

مجموعہ

رسائل چاند پوری

جلد اول

یہ کتاب حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں سے ہے
جو ان کے تلامذہ نے جمع کی ہے۔ اس میں ان کے علمی و ادبی
کمال کا اظہار ہے۔ اس کی تصانیف میں سے ہے۔



انجمن ارشاد السالین

۱۹۰۷ء شاداب کالونی، محمد نظامی روڈ، لاہور



رسائل چاند پوری

جلد اول

رہیں المناظرین حضرت مولانا سید مرتضیٰ الحسن چاند پوری نامہ تعلیم
و شعبہ تبلیغ دارالعلوم دیوبند ولیفہ مجاز حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی

ناشر

انجمن ارشاد اسلامیین

۶۔ جی شاداب کالونی، حیدرآبادی روڈ

کے کس عقیدت مند سے چھپے نہیں ہوں؟

انوار اقبال مشاعر

(۶) اس (دہرائے) متعلق مولوی سید اور شاہ صاحب سے جو دنیا کے اسلام

کے جہ ترین معنیں وقت ہیں سے ہیں میری خط و کتابت ہوئی ۔

انوار اقبال مشہور

(۴) ”مجدد الف ثانی رحمہ العظیم اور مولانا اسماعیل فہید رحمۃ اللہ علیہم نے اسلامی میرٹ

مکے اچھاہ کی کوشش کی مگر مولیٰ باد کی کثرت اور صدیوں کی جمیع شدہ قوت نے اس

گروہ احرار کو کامیاب جوتے دیا۔
اقبال نامہ حصہ دوم ص ۱۱۱

(۹) مولانا شبلی رحمتہ اللہ علیہ (۱۳۴۳ھ - ۱۳۹۱ھ) کے بعد آپ حضرت مولانا سید سلیمان

ندیدم خلفه نماز حضرت حکیم الامت مولانا شرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ استاذ الکلیہ

اقبالہ میٹھا اور لطف

عزیزنا اقبال بخدمت مولانا محمد انور شاہ کشمیری (مقربان اللہ)

(۱۰) مخدوم و مکرم حضرت قیام مولانا الاسلام علیہ السلام و رعیتہ اللہ و رکاتہ۔

مجھے ماسٹر عبداللہ صاحب کے ایسی معلوم ہوا ہے کہ آپ انجمن خدام الدین کے جلسے میں تشریف

لائے ہیں اور ایک دور و ز قیام فرما کر گئے، اسے انہی بڑی سعادت نصیب کر دی گئی۔

اگر آپ کا شمار اسے درمذہب محکمہ کے ہاں کیا ناگھٹا ہے، غبار کے وساطت سے رحمت

مروری رصید: المرحوم صاحب قضاة حضرت مولوی شمس الرحمن صاحب دہلی مفتی

۱۰۴۸ از الرحمن و احد با کفر محمد بن عبد الله التماره بر سر محمد احمد - که جز او در صومعه بغداد

شرف و غلبہ کے لئے کہ ان کو اس کی طرف سے مدد ملے۔

علماء دیوبند علامہ اقبال کی نظر میں

(۱) دلوں میں ایک ضرورت تھی۔ اس کے مقصود تھا ایک روایت کا تسلسلہ وہ روایت جس سے

ہماری تعلیم کا رشتہ ماضی سے قائم ہے: اقبال کے حضور ۱۹۳۷ء

(۲) "میری رائے ہے کہ درمنداورندو کے لوگوں کی عربی فطرت ہمارے دوسرے

ہوئے رستوں کے گونجوت سے است لڑا دھڑکتے ہیں۔ اقبال آباد دھڑکتے ہیں۔

[illegible]

اور محققانہ طور پر یہ ثابت ہو گیا کہ اگر کسی شخص کو اس سلسلہ کا علم ہو جائے تو اسے جہنم کی سزا دی جائے گی۔

۳۱۶

ابن تیمیہ رحمہ اللہ

ایسا باری سے ملنا کہ جو چاہے یہ دیو بدی یا نبی بھیجے، اہل ہر گروہ

پسندیدار امام و پیر بزرگ است

کے بارے میں یہ بات کہ وہ اس کے لئے ایک نیا راستہ تلاش کر رہے تھے۔

ہیں انہی کا مقصد یہ ہے کہ

معاملات اقبال مسدود

گرام ہیں کسی اور مسئلہ

ہیں۔" انرا اقبال میں

دیوبند

شاہ راشد شاہ ذری اس سرزمین پر چند
 ہند میں گرنے کی اسلام کا جھنڈا بلند
 قحط بڑھانے کی عزت کو لگائے ہمارے
 ملک پہلے کی قیمت کو کیا تو نے در چند
 راسم تیرا مستحق ضرب تیری بے پناہ
 دیو استبداد کی گردن ہے اور تیری کند
 تیری درجست پر ہزار قدم سہاں سے شمار
 قرن تول کی خبر لائی تیری الٹی زلفند
 تو حکم بردار حق ہے حق نگہاں ہے تو
 خیال باطل سے پہنچ سکتا نہیں جہر کو گزند
 نازک اپنے منتظر پر کر تیری ناک کو
 کر یا ان عالمان دین کی قہم نے پسند
 جان کر دیں گے جو ناموس تو بہرہ لدا
 حق کے رستہ میں نکلیں گے جو اپنا بندہ
 کفر تاہا جس کے گے بارگاہی کا پارت
 جس طرح جتنے کہے تہس کر تے پند
 اس میں تمام ہیں کہ انور شر کو گمراہی
 سب کچھ لے تھے وہ دروازہ سب کی منتظر چند

گر لٹی چنگ تیری ہے حسین احمد سے آج

جن سے پرچم بر دایا جٹ ملک کا برہند

نظر علی خاں

دارالتکفیر بریلی

اور جہر کا جنت نما خانے کئے بدست کا تھا
 دارالتکفیر کی ہے جگہ بان کی لاکھ کاف
 ہاشم کے کفن مازوں سے لایا ہے ادا
 شرک کمل انٹی بریلی کا یہ جھانڈا باف
 نہ جی میں کشمیر کو در ہے پھیلا یا ہوا
 گر چرا کا ہے نظر اُپر مٹائی کا مٹا
 یہ کبریا غوت ہے لپے رشائے مصطفیٰ
 باپ اعتقادش کھرا در مٹا اس کی باف
 شعلہ ان کا ہے تکفیر مسلمانان ہند
 سبہ وہ کا فرس کو جہان سے ڈرا بھی اعتقاد
 جب سے پہلے ہے بریلی کے کفر کی
 دید کے قاب میں ہے اس کا اعتقاد
 سید احمد نواز پر سبب شرم کی باش کیس
 اور کسب عداوت قبل کو گالی دا شگل کف
 جو سرفہ اسلام کا ہر آپ ہیں لکھے طیف
 اس کے دشمن آپ بڑا ہوا ہوا کھل کے کھلا
 کامتہ کیوں جس کے جھنڈے نے زور خیز جاز
 یہ وہ سنگی پرچم ہے جو نہیں سکتا صاف
 بہم چلاویں گے ناز سے نشان اسلام کا
 بندہ ہو کر نہیں دیتے یہ کیوں نما صاف

نزدگ اس کہ ہے وقت کے یہ پیغام موت

کہ باجوہ جہانے کہ جہوں کا طواف

نظر علی خاں

مقدمہ

الحمد لله وكفى وسلا على عباده الذين اصطفى

جہن میں نافع نوافی مری گوانا کر

انگریز نے اپنی مشہور رزاتہ پالیسی ڈیو ایڈر ایڈرول لٹاؤ اور حکومت کرو کے

ماخست ہندوستان کے مسلمانوں میں غم و اندھا کے دینے کے جو جہد ہی ایک

تھا اور نہت ہی کرتا رہا جوئے اور اقتراتی تشنیت کفینہ و قفس اور انتشار و اتار کی

ایسے نہ ہر جے نرانت جوشنل سے زیادہ تیج اور غور سے زیادہ غار وار سے امت مسلمہ

کے مابین اتحاد میں ڈال دئے اور انہوں نے نہ صرف نظریاتی اختلاف کے دھبوں سے

ان کے بلیغ و سخن کا غدار بنا بلکہ یہ اختلافات کمر اس نوعیت کے تھے کہ ساتویں ان کے

داس اتحاد کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نام نہاد کر دیا۔ شاطران یورپ نے ہندوستان کی بساط سیاست

پر اپنے مخالفین دھن میں جرحش و دلدور اور جہد جہاد آزادی کے مخالف سے مسلمان سب کے

پیش پیش تھے کہ کونکست دینے کے لیے جن بظہری ہر دلی کو استعمال کیا ان میں مرزا قاسم علی شاہ تبارانی

۱۲۶۹ء / ۱۱۹۰ھ اور جناب احمد رضا خان بریلوی ۱۳۴۰ھ / ۱۲۶۱ء سر نہت میں -

اول الذکر سے رو آدب، ردیسا نیت اور حنا نیت اسلام ایسے موضوعات پر اجناد کام یا

گیا۔ چنانچہ ان موضوعات پر انہوں نے متحدہ دکانیں اور رسائل تحریر کیے۔ نیز آریوں اور عیسائیوں

سے مناظرے کیے، اگر مسلمانوں کے غلوب میں ان کا احترام و عقیدت اور مٹا غلظت ثابت میں

ان کا نفوذ و برتری جاگزین ہو جائے اور ساتھ ساتھ غارق و کرامات اور کشف و شہو کے

دعویٰ کیے تاکہ ہر لوگ لبثا پرست اور شاخ و برگوں کے غلو کی حد تک عقیدت متواتق
ہوئے ہیں وہ بھی بآسانی زیر دام آسکیں۔ اور پھر ان تمام مراحل کے بعد اس کے ذریعہ جہاد کو
فسوخ کر دیا گیا اور پھر حکام الہیہ کی تسخیر صرف تہی کی زبانی معلوم ہو سکتی ہے اس لیے
دعویٰ نبوت بھی کر دیا گیا۔ نیز حکومت برطانیہ کی تعریف و توصیف اور اس کی بجا رہنمائی
اور مدد و انصاف کے اعلانات کرائے گئے اور جس کسی نے اس کی مخالفت کی اسے کافر
متردد قرار دیا گیا لیکن دعویٰ نبوت کے باعث اگر نیز کیا۔ خود کا سنبھل پڑا۔ اگر نیز کے
کما حقہ کام نہ آسکے۔ جو فرائض و ذمہ داریاں مرزا قاسم احمد دہلوی کا حقہ اور ادھر کا مٹا خان
کو مرزا اسامہ کے بیٹے نبوی مرزا قاسم قادر علی گئے شاکر در شیدہ جناب احمد رضا خان نے
باحسن وجود مرزا قاسم دیا۔

مرزا قاسم احمد دہلوی نے کہ ذرا اصول طور پر یاد کروا دئے۔ دانی شیعہ ہما و اور انگریزی حکمت

کی تعریف اور اس کے عدل و انصاف، زہد و بیباک رہنمائی کی اشاعت کیا تاکہ وہام کے

دلوں سے حکومت برطانیہ کی نفرت و عداوت ختم ہو اور یہی چاہیے آنا دلی اور ان تمام لوگوں کو فرو

مرزا قرار دیا اور ان سے بال رہنے کی تعلیم کرنا ہر اس کے اسل مشق کے خلاف ہوئی ۱۲۶۱ء ایسے

مفتاد و نظریات کی اشاعت کرنا جو نہ صرف قرآنی و سنت کے خلاف ہوں بلکہ امت مسلمہ کے

نیز ہر مسلمان جماع سے بھی تصادم ہوں تاکہ اس طرح ملت اسلامیہ اندرونی طور پر باہم کدست

و گریباں ہو کر باقی قسمت و طاف ختم کر ڈالے اور اگر نیز ہما و اور دام کے ساتھ حکومت کرنا

بیسے اور غدار و جناب غنہ سرکاری ذلی لٹ سے اپنے عشرت کردوں میں ختم و مستفید ہونے دیں۔

ملہ غفرلغات اعلیٰ حضرت بریلوی ملہ جالیں کراچی۔

یہی دونوں کام بری کی کٹے بڑے حضرت نے سرانجام دینے لیکن اس فرق کے ساتھ کہ پہلے تلخ بخمر کی بنا پر اس نے دعویٰ برت نہیں کرایا گیا بلکہ ان بڑے حضرت نے اپنے ذرائع اس طور پر سرانجام دیئے کہ اپنے سخی منہی ہونے اور مغانین کے وہابی، بخمری، یوہندی، ہندوی، رافضی، غیر متقدم کا فخر متواجب القتل بلکہ دین محمد نہ تو فریق اور اصولاً کیا کیا برکت کا زور دار ہو چکے نہ کیا اور علت اسلام کے اس لیے ہم وفضل اور شہسازان سیران سیاست پر وہ دن ڈھٹے ایسے ایسے الزامات لگے کہ اور ابھی ایسے غلط بات نہ لڑے کہ فخرم و جہا سریت کر رہ گئی اس طرح انتہائی جان کی اور عیاری سے انہوں نے پوری امت مسلمہ کو ذامی جنگ طے کر دیا مگر وہاں غواہ و درباب علم وفضل ہرگز ایسا معاذیہ ہو و دستار خواہ وہ میرا ہی ادب و صفات کے شہساز ہوں یا بالظہم یہاں سیاست کے تاجدار۔ اگر ان کے کسی الزام کا دوسن یا جواب دیا گیا تو قاضیوں نے ہزار بار اس الزام کو اس طرح دہرایا کہ اس الزام کا کوئی جواب ہی نہیں دیا گیا۔ ہمسے خیال جن اگر کسی فتنہ کی پیدائش کے وقت سے ہی دفاع پر سارا وقت صرف کرنے کے بجائے ان کے اصل مشن کو آگے لایا گیا تا اور ان کے عقائد و نظریات سے پردہ اٹھایا جاتا اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ان نام نہاد تشکیک اور دل سے خدا کو رسولی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہ تو روایہ و قطاع و مفسرین و محدثین و فقہاء کی شان میں جو گستاخانہ کی جن اس سے حرام کر دیا گیا تا قرب تک یہ فتنہ اگر ایک لمحہ ختم نہ ہو رہا تو قواسم کے پچھے پیوئے کے تمام مواقع یقیناً ختم ہو چکے ہوتے۔ لیکن انھوں نے سارا وقت اپنے اوپر سے الزامات کے وہ جنس میں ضائع کر دیا اور نہ واقف حرام نہ نہرے ہو چکے نہ کے باعث یہ سمجھنے لگے کہ بریلوی حضرت میں عشق رسول اور تابع سنت بدرجاءم آیا جاتا ہے اور دہی کی افواج سخی اور اہل سنت و جماعت ہیں اور ان کے مخالفت اول توہین اولیاء و کرام

و معاذ اللہ! اور گستاخی رسول علیہ السلام (جنگ جہنم گستاخی) کے باعث وائرس اسلام
 ہی سے ختم ہوئی۔ ورنہ کونکر! اپنی نشت (جماعت) سے مخالفین پر ترقی ہی پات ہے۔ صرف
 نظام احمدیائی اگر اس صورت حال کو دیکھتا تو شعر ضرور پڑھتا ہے۔

ماہِ مجنون ہم سبقِ ولیم در دیوانِ عشق
اولیٰ صحرانیت و دامنِ کج و ارسا نشیم

مرا فدا ہم احمد را یا نی سے متعلق دوسرے کام کو بریل کیے۔ بڑے حضرت سے نفسِ طرب
پر انجام دیا۔ اس کی تعجبِ کائنات کرم آئندہ کسی فرصت کے موقع کے لیے اٹھا رکھتے ہیں۔ اجہ
پہلے کام مرزا صاحب کے بڑے بھائی مرزا فدا ہم کو دریا کے شاگرد رشید شہاب احمد رضا خاں کے
باقول کسی طرح بحسن و خوبی انجام پایا۔ اس میں سلسلہ میں مذہب میں ہم یہاں عرض کرتے ہیں۔

(۱۱) چونکہ شرفیہا و آزادی کا وہ مدار ہندوستان کے دارالحرب ہونے پر تھا جس کی فوجی
حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۲ھ/۱۲۴۲ھ/۱۸۲۸ھ میں صدی کے بالکل آغاز
میں دیکھے تھے اور انہی کے فوجی کی بنیاد پر حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے
علیہ دہلی حضرت سید احمد شہید رحمہ اللہ ۱۲۴۹ھ/۱۸۳۲ھ/۱۸۴۸ھ اور شاہ صاحب کے حقیقی پیغمبر شاہ امین
مستبکم رحمہ اللہ ۱۲۴۹ھ/۱۸۳۲ھ اور نامور ناہید علی صاحب رحمہ اللہ ۱۲۴۹ھ/۱۸۳۲ھ/۱۸۴۸ھ نے
برصغیر میں اتنا مسیت ہر نام کا نام نفع فرما دیا تھا اس لیے سب سے پہلے ضرورت اس امر کی
تھی کہ اس بنیاد پر کہ منہدم کر دیا جائے۔ چونکہ مجاہدین اور انہ ۱۸۵۰ء کی جنگ آزادی کے بعد
انگریزوں کو اس کی ضرورت کا احساس شدہ تر ہو گیا۔ چنانچہ احمد رضا خاں صاحب فہم
طریقہ کر میدان میں آئے اور ۱۲۶۹ھ/۱۸۵۰ء میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی
کے چچہ کے بھائی فوجی دیکھ کر ہندوستان دارالاسلام بن گئے۔ اور بعد ازاں انھوں نے لاہور مغربہ ۱۲۶۹ھ/۱۸۵۰ء

ملحقین وقت شاہ شہید شہید بنیاد کے دارالحرب ہونے کا فرق دیا تھا، اس میں فرق ہرستان میں انگریزوں کو تسلط کرنے پر توجہ
۱۹۰۰ء میں دہلی کا اقتدار پر کچھ مہم جوں ہو چکا تھا احمد رضا خاں صاحب کیسے دارالاسلام کو فوجی کے لیے بنے تھے
میں تھیں اور ان کی سب سے تابکاریاں منہ

نزدیک دارالخبرہ ہے۔ نیز حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ان کا پڑا طرف منسوب نہیں کرتے تو
 چنانچہ ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ اگر گزشتہ صفحہ میں مخالف صاحب نے ہندوستان کو دارالاسلام بھی کہا ہے اور
 ان کی دلیل مکرر و مضبوط بھی دی ہے۔ "تقریر برافغان" میں یہ کہہ رہے ہیں۔ "بعض اعداد اضافی ج ۱ ص ۱۸۱ اور
 اگر ان کا اپنا مسلک ہی ہوتا ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے اور ان کی کتابت کرنے کے لیے رسالہ مذکور لکھا
 ہوتا تو یہ ان کی طرف سے فرستے کرتے۔ ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف رسالہ ہندوستان دارالاسلام
 میں بیان کیا گیا ہے۔ ناگیک ایسا نہیں کیا جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے صرف ان کو
 کہہ دیا کہ ہندوستان دارالاسلام ہے۔ کیونکہ ان کی کتابت کے لیے ایک مکتبہ بنایا گیا جس کے طور پر رسالہ مذکور میں ہندوستان کو دارالاسلام لکھا
 گویا ان کے قصد یہ ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے۔ ہندوستان کو دارالاسلام کہہ کر ان کی کتابت کے نام سے ہی یہ
 بات واضح ہو رہی ہے کیونکہ ان کی کتابت کے لیے ہندوستان دارالاسلام لکھا گیا ہے۔ ان کے خلاف ہندوستان دارالاسلام
 لکھنے مسلمانوں کو ان کے ہندوستان میں مسودہ کی صاف سے پکارا۔ لیکن یہ گھٹن اور منافقانہ صاحب کی کتابت
 کا نام ہے۔ "اصول الکلام" میں ہندوستان دارالاسلام یعنی شیعہ کے لیے لوگوں کو دعا ہے کہ ان کو یہ مسودہ
 کو مٹا کر ان کے ہندوستان دارالاسلام ہے۔ اس نام سے ہی یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ ہندوستان دارالاسلام
 مقصد ملک میں ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ان کو یہ مسودہ لکھا گیا ہے کہ ہندوستان
 مسلمانوں کی کتابت کے لیے ہندوستان دارالاسلام لکھا گیا ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ان کو یہ مسودہ لکھا گیا ہے کہ ہندوستان
 تو ہندوستان کو دارالاسلام قرار دیتے ہوئے بھی اس کے خلاف دلیل طلب ہونے پر ایک کتابت کفیل الحقیقہ افہام
 فی اسلام قرطاس اربعہ نام کی تصنیف کر کے شائع فرمائی ہے اور اس کی کتابت کے لیے یہ آسانی کوئی برحق
 چاہے ہندوستان کے خلاف کتابت کا وہ جس کی مخالفت ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان
 تو ان کو ان کی صورت میں پہنچا دیا ہے اور اس کو کہتے وقت یہ دیکھ کر کہ یہ نام کے خلاف قرطاس اربعہ نام لکھا گیا ہے کہ ہندوستان
 کہہ کر یہ ٹوٹ دینا ضروری ہے کہ ان کی کتابت کے خلاف قرطاس اربعہ نام لکھا گیا ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان
 وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان
 اب تو زائد ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان
 قسطنطین میں وہ کہتا ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان
 اب اگر کتابت کے لیے ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان

(۲) دنیا بھر کے مسلمانوں کی سلطنت کے تحت رہنے کے لیے اس کے خلاف صدارتہ احتجاج
 بند کر رہے تھے۔ نیز حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ان کا پڑا طرف منسوب نہیں کرتے تو
 کہہ لیے تیار تھے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ان کا پڑا طرف منسوب نہیں کرتے تو
 مسئلہ خلافت متفق ایک انتہائی معرکہ دارالاسلام ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام
 کے نام سے تحریر فرما رہا تھا کہ ان کی اس میں ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام
 پر زور دلائی کہ ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام
 واسطے اس مسئلہ خلافت کو محسن و قبولی رفع فرمادیا تھا لیکن اگر کسی کے کسی بھی ایک خط اور ایک خط

نوٹ کے متعلق جو مسائل کو ان کا نظریہ پر نظر فرمادیا تھا وہ اصل کو دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام
 صاحب ہندوستان کے خلاف کتابت کے خلاف کتابت کے خلاف کتابت کے خلاف کتابت کے خلاف کتابت کے خلاف کتابت کے خلاف کتابت
 سال کے بعد ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام
 کے چاروں صدی کے بعد ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام
 چند یہ کہ یہ ہی ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام
 معطلی کا وہ ایک شخص ہے جو یہی میں تیار رہا ہے

میں نقل و دانش یا دیگر گزشتہ

ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام
 ہے اور ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام
 روایت سے یہ سمجھا کہ ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام
 صدی کے بعد ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام
 کفیل الحقیقہ افہام فی اسلام قرطاس اربعہ نام کی تصنیف کر کے شائع فرمائی ہے اور اس کی کتابت کے لیے یہ آسانی کوئی برحق
 چاہے ہندوستان کے خلاف کتابت کا وہ جس کی مخالفت ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان
 اب تو زائد ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان
 قسطنطین میں وہ کہتا ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان دارالاسلام ہے کہ ہندوستان

ان تمام مسائل کے گھٹنے پر زور فرمادیا تھا کہ ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام
 دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام ہے اور اس کے خلاف ہندوستان دارالاسلام

اور بریلوی حضرات سے دنیا فرت لہرائے کہ جہاد آزادی کے سلسلہ میں جناب کی ہی خدمات
ہیں جن کی دنیا و پناہ اپنے آپ کو جہاد آزادی کا علمبردار قرار دیا جاتا ہے۔ سچ ہے علی

بہ عیا باشش و ہرچہ خرابی کن

بریلویوں کے منہقی اعظم ہند اور احمد رضا خان صاحب کے صاحبزادے محمد مصطفیٰ رضا خان
صاحب ہندوستان کے حالات کا ایک سن گھڑت نقشہ پیش کرنے کے بعد بریلوی گزہر
فرماتے ہیں یہ ایسی حالت میں جہاد چلو کہ رٹ لگے ناغیر تو قوں کو اپنے اوپر ہنسنا اور
ان سے یہ طعن اٹھانا ہے۔

اس سادگی پر کون زعموئے لے خدا
لاٹھتے ہیں اور اتھتے ہیں تواریہی نہیں
اور جبکہ وہ (جہاد) ان شائع تبائع پر شتمل ہے مرام مرام ہے وہ ہرگز مکمل شرع نہیں۔
شریعت پر انشاء اور زیادت ہے جو آج اسے مکمل الٹی دایرہ حضرت رسالت پناہی ٹھہر
رہے ہیں مسلمانوں کے صفت دشمن ہیں نہ

بریلوی حضرات سے سروسٹ ہم صرف یہ سوال کرنا چاہتے ہیں کہ ۱۹۴۷ء/۱۲/۱۹ء
میں پاکستان کے اندر چلنے والی تحریک نظام مصطفیٰ کو آپ حضرات جہاد قرار دیتے
ہیں یا نہیں؟ اگر آپ کی نظر میں یہ تحریک جہاد کا حکم رکھتی ہے تو کیا مذکورہ بالا فقرہ
ان حالات میں صادق نہ آتا تھا؟ کیا مسلمان عوام بالکل نئے اور غیر مسلح اور ہر پرستار
فریق پریم کے ہتھیاروں سے مسلح نہ تھا؟ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ تحریک نظام مصطفیٰ جہاد
کہلائے اور متحدہ ہندوستان میں چلنے والی تحریک آزادی بقول آپ کے مرام مرام قرار
قرار پائیں؟ اس کی وجہ اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ جو کچھ آپ کے معنی حضرات بھی

لے فرق احمدی نالہ زنادی انکلام امامت و لہما و لہما۔

کے لیے ایسے اہم موقع پر چار خوش بختیہ نہانک لکھے تھا۔ چنانچہ احمد رضا خان صاحب نے
ایک کتاب دوام العیش فی الاخرت میں تشریش و محکمہ ماری و سوا یک حدیث کا غلط سہارا
لے کر یہ ثابت کرنے کا کام کر کشش کی گرفتزد اسلمین کو نسبت قریشی پرنا مزدوری ہے۔
اور غیر قریشی شخص ٹیلا عینہ ہی نہیں سکتا۔ مطلب یہ ہوا کہ جس خلاف کو انگریز کی تشریح
سے پیمانے کی کششیں بروری ہیں جب شرعاً اس کا جواز ہی نہیں ہے تو تمام سماجی نہ
صرف یہ کہ لاعمل و بیکار ہیں بلکہ ناجائز بھی ہیں ماس لیے اولیٰ تو حکومت برطانیہ کا ہاتھ
بٹاؤ تاکہ وہ ایک غیر شرعی نام نہاد خلاف کو صفہ ہستی سے باسانی اور جلد سے جلد شام
درہم کم از کم آرام کے ساتھ گھر میں بیٹھو۔ کیونکہ ایک غیر شرعی چیز کی حمایت میں اتنی لمبی چوڑی
قرائین پیش کرنا اور اپنا جان و مال نقصان کرتے ہوئے نہ صرف حکومت برطانیہ سے شکرینا
کہنا کی دانشمندی ہے؟ دنیا و آخرت دونوں کے ضیاع کے علاوہ اور کیا حاصل ہوگا۔
اتحاد و اتنا لیسہ را جوں۔ ایسے ہی لوگوں کے ہاں سے میں علامہ اقبال مرحوم نے فرمایا تھا۔
گرتے ہیں غلاموں کو فلاں پر رخصت نہ۔ تاویلی مسائل کو نہاتے ہیں ہمارا

(۱۳) ہندوستان میں جہاد آزادی کے ہاں سے میں احمد رضا خان صاحب رقمطراز ہیں۔
”مسلمانین ہند پر حکم جہاد قتال نہیں“ نیز ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے جہاد
یشانی ہم اور یہ بیان کرچکے کہ ہنصرم قرآنی تعلیم ہم مسلمانوں ہند کو جہاد ہا کرنے کا حکم نہیں
اور اس کا واجب ہاتھ دے والا مسلمانوں کو ہونا ”یہ نہیں“ اس عبارت کو دوبارہ پھر پھر پڑھئے
فرماتے ہیں جہاد آزادی کو واجب ہاتھ دے والا مسلمانوں کو غیر نراہ نہیں بلکہ مکمل کھلا ہوا خواہ ہے

لے دوام العیش فی الاخرت میں تشریش و محکمہ

لے الحمد للہ تشریش فی آیتا تہمتہ و محکمہ

اسی ترکیب میں دیگر برائے نام ملتی، شامل تھے اس لیے یہ تحریر ایک نظام مصطفیٰ جہاد قرار پائی تاکہ اپنے آپ کو جہاد قرار دے سکیں اور مقدمہ ہندوستان میں مانگ ریز کے خلاف آزادی کی تحریکات میں آپ کی شریعت نہ ملے اس لیے وہ عزم عوام عوام قرار دے دی گئیں۔ اور اگر یہ تحریر ایک نظام مصطفیٰ بھی جہاد نہ تھی تو آپ حضرت نے مسلمان عوام کو کون عوام موت مروا یا خود (بالش) عبدالحکیم ثروت صاحب احمد رضا خان صاحب کے بارے میں نہ سمجھتے ہیں؟ نصاریٰ کی حکومت میں جہاد تو ممکن نہیں تھا، تقدیر تو تم تھا اسی سے شیعہ و سنی کا کام تھا، ایک دوسرے بزرگ کو صوفیہ کے بارے میں رقمطراز ہیں: یہ تو ہم اعداد اشر پر جہاد کے لیے پیدا ہوئی ہے۔ اب تلواریں نہیں رہی تو خدا سے قتال لے لی کٹ چھاٹ ان کے ظلم کو عطا فرمادی گئے۔ آپ حضرات کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ قلعی و سانی جہاد انگریزی حکومت کے خلاف تھا نہ تھا۔ بلکہ یہ قلعی و سانی جہاد جن لوگوں کے خلاف تھا

..... ہم حساب جیتنے پر اس سلسلہ میں ان کے تحریر کی ایک شہادت پیش کر دی جائے۔ بیگز شاہ کو گوانے پر کہ جیتنے، پاکستان کے مولانا ابی صدیق، بیگم کے مرکزی بیگز کی جرنل، فریاد خان، نازی، مسیح، ایک مراد علی بیگ، جن میں بیگم کی شہادت کی جگہ لی جہاد صلیب کرتے ہوئے، زانی صاحب پانچام گاہے، مکہ، ناسا، احمد زانی کی گشتہ دور میں ان کے زور و کوشش سے ہائی کے خلاف کوکوت، دھکے لگے، نظام مصطفیٰ کے خلاف کی حمایت میں مولانا نورانی کا گروہ کوہ طرہ اور پاکستان میں خاصہ کے ساتھ قائم کرنا، اس وقت کے خلاف سازش تھی اور انھوں نے اس اقدام پر ہائی قانون دار کی منت، دین مناسکے اشارے پر کیا..... انھوں نے خط میں اس نام لگا کر کوئی امتیاز نہ کیا، اس لیے وہ یہاں تو قانون نظام مصطفیٰ کے خلاف لڑ رہے، لیکن ان کے کہنا کہ شریعت جہاد، اور اس کے گوشہ آفت پیشانی کی ایک سازش کے تحت، بیگم، سنا لگا لگا گیا اور دغا منوں کے باوجود جہاد کی ترقی کا حساب نہیں کیا، اس طرح انھوں نے انھوں کو بے فروغ کر دیا، اور پنجاب اور ہندوستان کی قیادت کی بدولت انھوں نے ۱۰ ستمبر ۱۹۴۷ء کو جہاد کو بھری دھکے ڈالے۔

تک رسائی رضویہ جہاد اول

تک خاص الافقا دولا

ان کی تفصیل احمد رضا خان صاحب کی زبانی معلوم کیجئے۔ وہ فرماتے ہیں جہاد انسانی کر زبان و قلم سے رد۔ وہ ابھی سن چکے کہ ایوں ہی پرستہ اہم و اکہ۔ محمد اللہ تعالیٰ خدا ربان شرح پیشہ سے کہ جب ہیں اور اللہ و رسول کی دشمنی پر تو قدم افر تک کریں گے۔ وایہ۔ نیاجو۔ دیو بندہ۔ قادیانہ۔ روانہ۔ غیر مقلدین۔ ندوہ۔ تاریر نصاریٰ و غیرہ سے کیا اور اب ان کا مذہب زمرہ احمد علی جوتہر مولانا شوکت علی۔ مولانا عبدالباقی زنگی علی مولانا عبدالحامد رانی و دیگر سے بھی یہ سر پر کیا رہا۔ اس عبارت سے معلوم ہو گیا کہ ظلم انسان کے ذریعہ جہاد کو جن ہی صورت کھنکھائی ہیں اور لوگوں کی بے وقوف بنانے کا ایک جہاد و نہ ان بزرگوں سے پوچھ لیجئے کہ احمد رضا خان صاحب اور ان کی ذریت منور کی طرف سے حکومت برطانیہ کے خلاف کتنے رسائل اور کتابیں تحریر کی گئیں؟ اور قوم جن آزادی کا جوش و ولہ پیدا کر کے کے لیے قتل تھی جہاد کیا گیا؟ حکومت کے خلاف کتنے جلسے کیے گئے؟ اور کتنے جلوس لگائے گئے؟ اور اس سلسلہ میں آئے والے کتنے مصائب و آکام کو مقدمہ پیشانی سے برداشت کیا گیا؟ بلکہ احمد رضا خان صاحب اپنی اس عبارت سے واضح کر دیا ہے کہ ان قلعی جہاد صرف مسلمانوں کا آپس میں لڑنے اور ان میں افتراق و انتشار پیدا کر کے اور عوام کو جہادین آزادی سے برگشتہ کرنے کے لیے تھا اور لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لیے مسلمانوں کا آپس میں لڑنے اور ان کو فر قرار دینے کا نام رکھ دیا جہاد! احمد رضا خان صاحب

کہ اسی روش پر قبائل مروجہ نے فرمایا ہے

وہن حق از کافر می رسوا تراست
دیکھو کونین کا کفر گراست
کم نگاہ کو رو دنی و پھرہ گرد
ملت انتقال دلاؤ کشش قرو فرد

ملہ الحماہ و ختمہ و شہ

بریلور کے مفتی اعظم مہد اور احمد رضا خان صاحب کے فرزند ارجمند محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ غریب مسلمانوں نے جو روپ نہایت عرق ریزی و محنت جاکا کھا کر لیا اور اپنے مظلوم ترک بھائیوں کی امداد کے لیے دیا اس پر اس بید روی سے پکی چلائیں اور خود احمد رضا خان صاحب ارقام فرماتے ہیں۔ غریب نادار مسلمانوں کی کوئی کارہزار اور پران بنیادوں میں برباد یا راجہ اور پادشاہ کا اور بعض بے کار و فائدہ کارہزار بے اور بچا گئے۔ ان لیڈروں بلسلوں کی سیر و سیاحت کے سفر خرچ اور جلسہ و اقامت کے پلاؤ و قورسے سیر سے ہو گئے اور وہوں کے ساتھ اور احمد رضا خان صاحب کے خلیفہ اعلیٰ اور مظہر اعلیٰ حضرت مولوی مفتی علی صاحب دین گوہر افغانی فرماتے ہیں۔ تہذیب تبلیغ۔ تبلیغ۔ مسلمانوں کی حمایت، ادا کی مقدار کی مخالفت، مسطنت اسلامی کی اعانت یہ سب دیکھانے کے دانت کہ کسی طرح مسلمانوں میں اشتعال ہوا کون روپیہ کا چندہ بانٹا آئے۔ مولانا مفتی حسن چاند پوری نے اس اہم موقع پر احمد رضا خان صاحب کو ایک خط لکھا تھا۔ تفصیل خورانی کی قربانی ملاحظہ ہو۔ ہم نے خان صاحب کی خدمت میں ایک عرض لکھی کہ اس وقت اسلام پر جو وقت ہے۔ کیا آپسے ہو سکتا ہے کہ چندوں کے لیے یہ مخالفین اسلام پر تہذیب تہذیب کریں کہ مسلمان ایسے وقتوں میں باہمی نزاعات کو چھوڑ کر سب اسلام کی خدمت میں مصروف ہو جائے ہیں۔ اور ہم آپ منصف کر کشش سے متحرک مظلوموں کے لیے چندہ کریں۔ رجسٹری کر کے خط لکھا واپسی کا رقم بھی ہمیں۔ جواب نہ دیا۔ ہمارے ساتھ لی کہ چندہ کر کے

لے طرف العزیز دارالافتاء

لے حاشیہ العزیز دارالافتاء

خود پکچر کرتے وہ بھی معلوم ہے کہ اپنے مدرسہ کے بقیہ جلسہ ہوتا تھا اسی شان سے ہوا۔ بکر ادا تھے جب چندہ ترک ہو جانے کے لیے کہ جواب یہ خاکہ منقیر کس سے کیا تعلیق ہے۔ مولانا چاند پوری اس پر تبصرہ کرنے سے ارشاد فرماتے ہیں۔ واقعی فقیر کا منصب تو مسلمانوں میں اختلاف ڈالنا سب پر کفر کا فتویٰ جاری کرنا ہے۔ ناظرین! کہان کو معصومی فعل مبارک کی کہ وہ تعلیم کے سکے دیکھتے ہزاروں کا چندہ یا رکے گھر کے شامیائے کے لیے ہوا دریاں اسلام جاتا ہے مگر کان پر جوں نہیں دیکھتی۔ قابل توجہ لہر یہ ہے کہ کہان کو تکفیر اہل اسلام کے لیے سفر عرب ہوا اور کہان اس میں بیگ وقت چندہ کی بھی کوشش اور رسمی تبلیغ نہ ہو۔ دوسرے خلاف جھوٹے رسالے سو سے زیادہ لکھ کر ہزاروں کی تعداد میں شائع کیے۔ بقول اپنے منہ میاں مطہر حضرت دو بند کی مخالفت میں، ہم برسوں تک رسائل شائع کیے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ ترک مظلوموں کی امداد میں کے سطر لکھ کر مبلغ خیریت کے مسائل اور اشتہارات شائع ہوئے۔

بقول ملاحظہ فرمایا ہے یہ ایمان لوگوں کے اصل عقد و حال جو عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لاخر تک غیر سے واحد و یکتا نہ ہونے کے مدعی ہیں اور اپنے ماسوا نام لوگوں کو گستاخ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اور کافر و تہذیب القتل قرار دیتے نہیں دیکھتے۔

خود کا نام جوں رکھو یا جوں کا فود جو چاہے آپک حسین کر شہزاد کرے

لے توضیح البیان

لے توضیح البیان

یہ لوگوں کی اس قسم کی باتوں پر اصرار کرنا ہے
 کو کتنی ہے بے فکر مبینہ کی مخالفت
 ممکن نہیں تخلیق خودی مخالفوں سے
 اس مسئلہ پر غور ہے کہ کسے کا اثر کیا؟
 نیز بریلوں کے اس قسم کے نظریات و خیالات پر تنقید کرتے ہوئے ایک اور مقام پر
 ارشاد فرماتے ہیں کہ
 ایسی کوئی دنیا نہیں افلاک کے نیچے
 ہے مگر باہر گئے جہاں غیبت جہم دے

(۶) ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء میں جب کانگریس اور خلافت کی پٹی نے ترکہ موات کا فیصلہ کیا
 اور اسی مہینہ مسلم لیگ نے بھی کانگریس کے اجلاس کے اندر ترکہ موات کی قرارداد پاس
 کر کے کانگریس اور خلافت کی پٹی کی تائید کر دی تھی۔ اسی طرح متفقہ طور پر کانگریس کا
 بائیکاٹ شروع ہوا۔ اس وقت بھی احمد رضا خان صاحب اپنے آقا جان ولی نعمت
 کی امداد کو یہ دست پٹے چنانچہ بقول مرحوم ہے

کہتے ہیں قلاوٹ کو قلاوی پر متانہ
 تاویل مسائل کو بناتے ہیں بہانہ

اس وقت پر یہ بہانہ تراش کر شریعت میں کفار سے موات دہل سے دوستی کو کھانسی سے
 معاملات سے ہرگز منہ نہیں ہیں اس لیے شرعی طور پر اگر بیڑوں سے یہی دین خیر و فخر
 اور دیگر تمام معاملات بلا درنگ ٹوٹ چکے ہوتے ہیں۔ لہذا اگر بیڑوں سے ترکہ معاملات
 کا حکم دینے والے لیڈران کرام حفظ اقدام کر رہے ہیں۔ چنانچہ صلوات اللہ علیہ
 احمدی نے لکھا ہے کہ اگر بیگ مال کا بائیکاٹ ہو تو اس سے چند منافع ہوں گے۔۔۔۔۔ پھر اس سے
 روپ کو فروغ بھی ملے گا اور دہلی کو کیا فائدہ؟ کہ وہ صورت کیوں اس دس لاکھ روپے پہنچا سکتے ہیں؟

۱۔ حیات سدران نائل ۱۵۵۔

اور بریلوں کے صدر الافاضل نعیم الدین مراد آبادی ارشاد فرماتے ہیں ترکہ موات کا یہ
 مطلب ہے کہ اس نظام کو کھنڈ کر کے قتل و غارت کیا جائے۔ ایک انگریز فرانسس ٹرنٹ
 احمد رضا خان صاحب کے بارے میں رقمطراز ہے۔ "ان کا اصول کا طریق کار حکومت
 کی حمایت تھی اور جنگ عظیم اول اور تحریک خلافت میں انھوں نے مسلسل حکومت
 کی حمایت جاری رکھی اور ۱۹۲۱ء میں بریلی میں ترکہ موات کے مخالف علماء کی
 ایک کانفرنس منعقد کی۔ ان کا عوام پر قاطع خواہ اور تحریک مسلمانوں کے چڑھ گئے
 چلتے کی حمایت حاصل نہ تھی۔" جان کارل عامر اقبال مرحوم تحریک ترکہ موات کی
 عظمت و اہمیت کے بہت زیادہ قائل تھے چنانچہ ڈاکٹر عبدالسلام خورشید لکھتے
 ہیں "علا مہ تحریک ترکہ موات کو کتنی اہمیت دیتے تھے؟ اس سلسلہ میں ۱۹۲۲ء
 کا یہ مکتوب ہماری رہنمائی کرتا ہے۔

"ہندوستان میں بظاہر ہمارا گاندھی کی گرفتاری کے بعد امن و سکون ہے
 مگر قلوب کا یہ امن حیرت انگیز ہے۔ اتنے عرصہ میں اتنا انقلاب نہ دیکھ لیں بغیر
 ہے۔ ہم لوگ جو انقلاب سے خود متاثر ہوئے والے ہیں اس کی عظمت اور اہمیت کو
 اس اندر محسوس نہیں کرتے آئندہ نسلیں اس کی تاریخ پڑھ کر حیرت میں ڈوب جائیں
 گی۔"

ہندو اور مسلم دونوں طبقوں میں انگریز کے افشاہ اور پرنسپلٹے والے کو لوگ
 موجود تھے جو دونوں فرقوں میں طوائف جھگڑا پیدا کر کے انگریز کی حکومت کو دوام ورثہ

ملے حیات سدران نائل ۱۵۵۔ سید مہموز امین مدنی سلمہ علیہ السلام میراج بریلوی پریس ۱۹۴۴ء
 بحوالہ اقبال کے مکتوب علامہ ۱۵۵۔ سرگزشت اقبال ۱۵۵۔

کم انکم طول بخشنے سے اور اس قسم کے لگ بول نیک پالیسی، رطاف اور رکورت کردہ، کو عملی جامہ پہنانے میں اس کے آٹھ کاپٹے ہوئے تھے۔ چونکہ مسلمانوں میں اس فاش کے لوگوں میں احمد رضا فاضل صاحب اور ان کی ذریت مندرجہ سبک پیش پیش تھی اس لیے اس موقع پر ترک موات اور بایکٹاٹ کی تحریک کا مرکز انگریزوں کی جانب سے جو مرکز ہندوؤں کی طرف پھیرنے میں ان حضرات نے بڑی کردار و کوشش کا مظاہر کیا، پہلے تو کہا گیا کہ یہی ترک موات و بایکٹاٹ ہندوؤں سے بھی ہونا چاہیے کیونکہ وہ بھی زمرہ کفار میں شامل ہیں۔ اور جب حامیان ترک موات نے جو اُپا سونے متحرک کی اہمیت دیا، وہ کو پیش کیا جس میں صرف برسرِ بیکار کفار سے بایکٹاٹ کا حکم ہے اور دیگر کفار وغیرہ ماریاں سے ترواحسان کی اجازت دی گئی ہے تو احمد رضا فاضل صاحب نے ایک کتاب "الجمیعۃ الموقوتہ فی آیۃ المقتضیہ" تالیف فرمادی اور اس میں لکھا کہ آیت ذمہوں کے واسطے ہے جبکہ ہندو مذہبی نہیں بلکہ وہی ہیں لہذا ان کا بھی بایکٹاٹ ہونا چاہیے اور یہ یاد رکھنا کہ اس سے پیشتر وہ خود ہندوستانی کے ہندوؤں کے ذہنی ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں ان کے فتویٰ کی عبارت ملاحظہ ہو اس سے پہلے فقیر ایک مدلل فتویٰ لکھ چکے ہیں کہ ہندو زمانہ اہل حق ہیں انھیں کو فہم نہ رہی نہیں کہ سیکھ و تمام تحقیقہ فی فتاویٰ الملحقہ باسقاط البتوۃ فی الفتاویٰ الرضویۃ اور ظاہر ہے کہ شرح مسطورہ معاملات دہنوہ میں اہل ذمہ کو جانے سے قائل نہ کیا ہوئے۔ بہر حال اب احمد رضا فاضل صاحب کی فتویٰ مدلل ہے کہ ترک موات کے وقت کی کانگریس وہ کانگریس دہ قحی ۱۸۵۵ء میں ایک انگریز کے اعمول قائم ہوئی تھی اور اس کے اولین اغراض و مقاصد میں انگلستان اور ہندوستان کے درمیان اتحاد و

یگانگت پیدا کرنا بھی شامل تھا جبکہ ۱۹۰۲ء کی کانگریس ہندوستان سے انگریز کو بیخ کن سمیت اکھاڑ کر چھینک دینا چاہتی تھی اس لیے احمد رضا فاضل صاحب کی فتویٰ کے بدل جانے میں کوئی اچھٹے کی بات نہیں ہے۔ نیز یہ بات بھی قابلِ ملاحظہ ہے کہ احمد رضا فاضل صاحب نے ہندو فتویٰ میں صرف اسی پر اکتفا نہ کیا کہ ہندو میں عربی اور انگریز میں عربی بلکہ ہندو کو انگریز سے زیادہ بدتر ثابت کرنے کی کوششیں کی گئیں چنانچہ بریلویوں کے صدر افاضل نعم الدین مراد آبادی ارشاد فرماتے ہیں: ہندو تو شرک و بت پرست ہونے کے وجہ سے بدترین کفار میں سے ہیں..... ہنود نہ تو غیر ماریاں ہیں نہ ذی بلکہ وہ اہل کتاب اور انگریزوں سے بدتر ہیں ان سے معاملات درکنار یہ تو احسان بھی جائز نہیں، بہر حال مقصد واضح ہے کہ ہندو چونکہ انگریز سے زیادہ بدتر کفار ہیں اس لیے ترک موات کی تحریک ان کے خلاف چلنی چاہیے۔ خدا را انصاف سے بیان فرمائیے کہ انگریز سے وفا داری اور اُٹھنے سے وقت میں اس کی امداد و اعانت کی اس سے بڑھ کر اور اس سے زیادہ بہتر صورت اور کیا ہو سکتی ہے؟ یہ بات خاص طور پر یاد رہنی چاہیے کہ ہندو مسلم فسادات کے تمام اہم واقعات ۱۹۲۱ء کے بعد کے ہیں جبکہ ترک موات ۱۹۳۰ء میں شروع کی گئی تھی۔ اس لیے بعد کے واقعات کو ان میں جھانپنا کرنا بھی انگریزوں اور برطانیہ نوآزمی کو چھپا یا نہیں جاسکتا۔ علامہ اقبال مرحوم ایسے ہی لوگوں کے بائے میں فرماتے ہیں۔

یورپ کی غلامی پر دقت مند ہوا تو
چمکے تو انگریز سے بے یار و پست نہیں ہے

(۷) برٹش حکومت سے مقابلہ اور اس کے مخالفین کی امداد و اعانت کی بھی بریلوی

پارٹی پسند نہ کرتی تھی۔ اور ایک طبقہ میں کہ جس جہلوں میں جانا بھی ان پر انتہائی شاق گذرتا تھا جبکہ اس کو فساد فی الارض (بغادوت) سے تعبیر کرتے تھے۔ حالانکہ اعلیٰ ہر ہے کہ جمہور آزادی میں ان تمام مراحل سے گذرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ بریلویوں کے معنی اعظم اور احمد رضا خاں صاحب کے صاحبزادے محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب ارشاد فرماتے ہیں :-

”کیا یہ فتنہ و فساد میں کہ مسلمانوں کی عزیز اور قیمتی مایاں مفت شناخت ہوں۔ اس سے بڑھ کر اور فتنہ اور اس سے زائد فساد فی الارض کیا ہو گا؟“ اور بریلویوں کے صدر نعیم الدین مراد آبادی تحریر فرماتے ہیں :-

”بلکہ شک سلطان اسلام اور سلفیت اسلامی کی افانت فرض ہے۔ لیکن یہاں کے مسلمانوں کی عزت و حرمت اور زندگی کو بے ناغہ خطروں میں ڈالنا بھی جائز نہیں۔ یہ غلہ ہر ہے کہ گورنمنٹ بظاہر ہر طرح طاقتور، بیدار اور آئین ملک داری سے خوب واقف ہے اور تم اجتہاد پر کے کمزور، کمزور کار بردار دست سے تصادم پر تو جہنم کھلتا ہے دوسری ہماری اور گورنمنٹ کی لڑائی کا ہو سکتا ہے۔ ایسی حالت میں گورنمنٹ سے مناجات کے لیے تیار ہو جانا عاقبت اندیشی سے دور ہے۔ یہیں بزرگ ایک اور جگہ نظر آتے ہیں :- یہ کچھ ترنگ کی افانت نہیں کہ ہم جیل خانوں کو آباد کریں، اس سے سلفیت اسلام کو کچھ ناغہ پہنچ سکتا ہے۔ ایک مولوی صاحب قنوت کے واسطے ہوئے کہیں گرفتار ہو گئے تو بریلویوں کے صدر الافاضل نے جس طرح ان کی حوصلہ افزائی فرمائی وہ بھی قابلِ داد ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے :- ”اگرچہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ مولانا سید محمد فاضل صاحب اپنے جذبات کی صداقت ثابت کر دی لیکن میں ان کے اس طریقہ عمل سے متفق نہیں۔“

لے مارٹی اہل ہری واد رشید علیہ السلام صیاد مدظلہ العالی مدظلہ العالی

ایک عالم کا جہل میں جانے سے سلمان اس کے علوم سے محروم ہو گئے اس کے علاوہ اور کیا فائدہ ہے؟“ اگر بریلی حکومت کے طاقتور ہوں اور مسلمانوں کے کمزور ہوں گا تو حند و راپٹ کے مسلمانوں کو بزدلی اور ڈر پوک خانے والے نام ناز عاتقان مولانا علامہ اقبال مرحوم کے ان اشعار کو بغیر دیکھیں اور سچ اپنے گناہوں سے طریقہ عمل کا مشاہدہ کریں۔

انکس منہ لکس کس شاہیں نہ بانو دیکھے تری کچھ نے غرکے کشارت

قدر قیامت کا ہوتی ہے ازل سے بے جرم ضعیف کن ملزم مفاعبات

ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں :-

گراؤ ظلالِ مول کا ہر سوزِ نقیص سے کجنگاہِ فردا پر کشا میں سے اظہار

(۸) انگریز کی سیاسی خدمات مرزا خاں دینا اور اس کے جھنجھٹوں کی صفائی بیان کرنا بھی بریلوی بزرگوں کے مقدس میں من داخل ہے چنانچہ محمد رضا خان صاحب کے سوانح نگار

آپ کے کردار و اخلاق کا نظم علی خان صاحب کے ہاں ہے میں نظر آتے ہیں مولوی احمد رضا خان

کے کردار و اخلاق کا نظم علی خان صاحب کے ہاں ہے میں نظر آتے ہیں مولوی احمد رضا خان

درج، یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریز کی کجنگاہی اور کاسرہی احمد رضا خاں صاحب

کو اپنے آباؤ اجداد سے وراثت ملی ہے۔ اور انگریز سے خفیہ تعلقات کی بناء پر جو

کو اس کی سیاسی خدمات مرزا خاں دینے کے باعث پیدا ہو گئے تھے اس خاندان کو

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی وغیرہ کے زمانہ میں بھی اپنی جان و مال کا کبھی خطرہ محسوس ہوا

اور یہی احمد رضا خاں صاحب کے خاندان کو کسی قسم کے اندیشہ کا سامنا کرنا پڑا چنانچہ ان کے

لے جات مدظلہ العالی مدظلہ العالی حضرت محمد تقی علیہ السلام صیاد مدظلہ العالی

ایک سرائے نگار در نظر آئے ہیں۔ مسلمانوں کو گرفتار کر کے تختہ دار پر چڑھایا جا رہا تھا۔ سرائے نگار
رضا علی خان صاحب و احمد رضا خان صاحب کے داماد اس زمانہ میں بریلی کے محلہ ذخیرہ میں
قیام فرماتے تھے، شہر کے بڑے بڑے باخروگوں نے محروم کو ظہیر باد کو دیکھا تھا اور
دیہاتوں میں جا کر روپوش ہو گئے تھے۔ مرانا صاحب نے باجوہ لوگوں کے اصرار کے
بریلی نہ چھوڑی، اگر بیک وقت کے ذیل میں ہی اس کے ایجنٹوں کی صفائی بیان
کرنے والوں کی تصریحات میں نہیں آسکتا، ایک کر دیکھا بھی داخل ہے۔ چنانچہ مجاز محمد حسن
کے گورنر شریف کو لکھنے لکھنے کے گورنروں سے لی کر ترکیب حکومت سے جو فداوی کی اور
ترکوں پر جو بے پناہ مظالم ڈھائے اس کی تفصیلات آج سچ کا حقیقہ بن چکی ہیں۔ اسی
شہر شریف کو گورنر مجاز کے ہاتھ میں علامہ اقبال مرحوم کا یہ شعر زبان زد خیالی ہے۔
سہ چغتایہ باغی ناموس دین مصطفیٰ خاک نخل میں بل ہا ہے ترکانِ نکست
ایسے فدا رکشت کی صفائی بیان کرنے کے لیے احمد رضا خان صاحب کے صاحبزادے
محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب نے ایک کتاب بحجت و اہر و انامی تالیف فرمائی جس کے
سرورق پر یہ الفاظ درج ہیں حضرت شریف ادرک کی شہر پر سے فرود کا مذکورہ
کے تمام جھوٹے الزاموں اور غلط طعنوں کا قلع قمع کر دینے والا اسی کتاب میں شریف
کی صفائی بیان کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے کسی مسلمان کی فتن کی طرف نسبت
بے ثمرت صحیح شرعی جائز نہیں۔ بعض کذابوں، لکھنویوں، اناسقوں، ناخبروں، گاندھی
کے پیروؤں، لیڈروں کی بے سرو پا خبروں پر احمقانہ اور ان کا اعتبار جاننا نہیں، چونکہ
شہر شریف کو نسبتاً سیدہ قدامت سے لڑاتے ہیں کو اس کی فتن کرنے کے کافر ہوا ہے۔

ملہ سراج المصطفیٰ شاہ بخاری صاحب رحمۃ اللہ بحجت و اہر و انامی بحجت و اہر و انامی

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کیا کتب فقہ میں یہ تبیین کو تو بہن انحراف و ساداب کلام (کفر ہے
..... اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ شریف نے معنی بدلے وجہ ترکوں کو دھار محمد حسن
سے نکالا اور اپنے شہنشاہ حاکم بن بیٹھے اور انگریزوں سے ساز باز کر لیا تو اس پر یہ
کہنا کہ انھوں نے اپنی آخرت کو قربا دیا کیا مستحسن ہے؟ کیا ترکوں کو نکال دینا کفر
ہے؟ اور معاذ اللہ یہ گاندھوی کے طور پر کفر بھی ہو گیا تو یہ کا دروازہ بھی شریف پر
بند ہو گیا؟ ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے شریف کی ظلم رانی سخت کذابوں، لکھنویوں یا
نامعتبر مجاہدوں کی لڑائی ہے، نیز اس فدا رکشت و ملت کا نام ان انصاف کے ساتھ
لیا جاتا ہے۔ حضرت شریف غازیہ صاحبہ رحمۃ اللہ کا نام ان انصاف کے ساتھ
آجائے و کیا لیتے۔ ترکوں کی مخالفت سے قوائد دہے اگر گورنروں کے اشاروں
پر ناپچنے والے ملک و ملت کے فدا رکشت کو مخالفت قرار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ
انعام فرماتے ہیں اس اخبار میں شریف کے گئے خلاف بیان دیتے والے کا اصلی
منعہ اس ساری سبب باطل اور کشتن فی غافل سے یہ ہے کہ شریف کی مخالفت کو
کوئی قوت نہ پہنچ جائے۔ یہ ہیں بریلویں کے معنی، بہ ظلم ہندو مجاہدوں نے انگریز کا جی
نکس بخونی ادا کر دیا۔ جس پارٹی اور جماعت کے چور ہوں صدی کے مجدد اور
صدر الانامی اور مفتی اعظم وغیرہ ایسے ایسے حضرات ہوں گے ان کی فیثرت و
حمیت کا کیا پرچہ؟ ان لوگوں کو تو صرف اپنے غلبہ و خلافت و مراعات سے غرض ہے
وہ اسلام اور مسلمانوں کے معاملہ میں قویاں نہ کریں۔ کوشش کوئی صاحب علامہ اقبال
مرحوم کا یہ شعر ان کی خدمت میں پیش کر دیتے۔

ملہ بحجت و اہر و انامی بحجت و اہر و انامی بحجت و اہر و انامی بحجت و اہر و انامی

پنجاب کے ۲۰ سے زائد سرکردہ اہل چوٹی کے نام نماد برہمپوریوں کے دستخط ہیں۔
 بی و سپاسنامہ ہے جسے دیکھ کر جناب امیر فریخت مینو خطا داد شاہ صاحب
 بخاری دم ۱۲۸۱ھ (۱۸۶۱ء) بے حد غموم ہوئے اور پھر نئی دن تک شان کے باغ
 پہنچے خان میں اس سہا سہا کے غلامت، غفر پر کرنے رہے۔ اپنے اپنی غفر پر کے
 دوران پیران نظام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے سہرا بن طریقت! یہ
 سپاسنامہ فرنگی کے حضور پیش کر کے اپنے اپنے آباؤ اجداد کی غلامی ان کے
 اصول ان کی روحانی زندگی پر وہ کھل دی ہے کہ کیا مست تک یہ داغ
 نہیں دھویا جاسکتا اور نہ یہ سبائی مرث کفنی ہے۔ اگر میں اپنی سوکھ کا بیت
 کروں تو کہہ فرا دم ترکوں کے نکل پر مستعد کرو تو عرض؟ تم فخر نداد پر چڑھا کر دو
 مسلمان اور میں فرنگی سے آغاوی کے لیے ایلوں تو عزم! تمہارے غور و تہماری دعائیں
 کا فراگز نرا کی فخر کی آواز دے رہی ہیں۔ میں سلفیت برطانیہ کی بنیاد رکھاڑنے پر رہا۔
 تم نے انسانوں سے زیادہ کئے اور سو رو کی زندگی اور گناہ کو خواب کا دور دیا۔
 تمہاری قبائیں غریبوں سے دغا رہی ہیں۔ اے دم برہہ سنگان برطانیہ! ہوسو برافیل کا
 انتظار کرو کہ تمہاری فریادیں تمہارے سامنے لائی گئی ہیں اور تم اپنے نامہ اعمال کو نہایت
 کے آئینہ دیکھو۔ تمہاری تسبیح کا ایک ایک دانہ تمہارے غریب کا آئینہ دار
 ہے تمہاری دستار سکینہ پر دم میں بڑا دم پاپ ہم نے اپنے اور تم انہیں دیکھتے ہو
 مگر تمہاری زبانیں گنگ ہیں کہ ان کی عزت پر آفتوگ نہیں بنے۔ وقت کا انتظار کرو کہ تمہاری
 تمہاری پیشانیوں کے حجاب کی سبائی تمہارے چہروں کو کج کر دے اور تمہارا زہر ڈھوٹی
 ہی تمہاری رسوائی کا باعث بن جائے۔

پھر حضرت شاہ جی مرحوم نے باغ لکھے خان کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔
 - اس باغ کے گل بوٹے گراہ رہیں کہ میں نے ۲ دن کی مسلسل غفریروں سے
 باغیان قوم درویشی کے غفر پر کے جن نوع انسان کا گناہ کو دیا۔ باغ کی روشیں
 بری لنگھو کا اپنے دامن میں مٹو کر کہیں شاید نبیاست کے دن میں اپنی نجات
 کے لیے ان سے طلب کر دوں۔ اے باہمیاری کی خوشگوار جو محو اشراف
 رہنا کہیں نہ اہل خانہ کے سامنے حق و باطل کے درمیان دو اہل خانہ جی
 کر دی ہے۔
 البیس ہی پنجاب کے نام نماد پر نزادوں سے خطاب کرتے ہوئے اقبال مرحوم فرماتے ہیں کہ
 میں حضرت مجددِ عالمؑ کے مزار پر حاضر ہوا تو وہاں سے یہ آواز آئی کہ
 آئی یہ صلہ سلسلہ غفر ہوا بسند میں اہل غفر کشور پنجاب کے بھڑار
 عارف کا شکار نہیں وہ خطہ خوشی پیدا کلا غفر سے بر طرف دستار
 باقی کلا غفر سے تھا دلور حق طوں نے چھپا ہوا نہ غفر سے مکر
 بہر حال یہ ہے بریر رحیم کے - امام اہل سنت و مجددانہ حاضر "اور ان کی امت کا
 و خوش دماغ کا مافی جس کے بل بوتے پر وہ آج تک آزادی کا زورف کا کہیں کہ
 نامہ ہونے کے حوالہ رہیں۔ لیکن علامہ اقبال مرحوم کی نظر پر ایسے نام نہاد امام اہل سنت
 کی جو حیثیت ہے وہ لحاظ فرمائیں۔
 تفریقیت بھنا ہے امامت اس کی جو سلطان کو سلطان کا پرست کر رہے
 یاد رہے کہ ہندوستان میں احمد رضا خان صاحب بی و واحد شخص تھے جن کے پیروکار
 ملے حیات امیر فریخت مشہور

اُن کے منصب امامت پر فائز ہونے کے بعد دارالمراد کی زندگی میں ان کو اس منصب پر
 یا د کیا جاتا تھا اس لیے کہ جاسکتا ہے کہ اقبال مرحوم کے اس شعور کا مصداق صرف اور
 صرف احمد رضا خان صاحب کی ذات القدس ہے۔ کیونکہ امام احمد رولانا اور اکرام آزاد مرحوم
 پر موافق و مخالفت کسی نے بھی یہ الزام نہیں لگا کر وہ مسلک اُن کو بہت راسخ و مصلح بناتے
 تھے۔ اس لیے کہ اگر نزدیک بینی اور جہاد آزادی میں ان کا جو عظیم حصہ ہے وہ کسی بھی واقعہ
 حال سے مخفی نہیں ہے۔

(۱۰) جب خلافت اسلامیہ کو گھر سے گھر کے کیا جا رہا تھا اور مسلمانوں کو اپنے وطنوں
 سے زیر دستی نگہا جا رہا تھا اور مقامات مقدسہ پر اگر مزید اور اس کے ایجنٹ قبضہ کر
 رہے تھے اور جزیرۃ العرب پر حکومت برطانیہ اپنا تسلط قائم کر رہی تھی اس وقت
 ہر وہ مسلمان غوی کے آئینہ رو رہا تھا جو اپنے قلب میں کچھ بھی ایمانی حرارت اور دینی محنت
 و غیرت رکھتا تھا اور اس وقت ہر مسلمان کا یہ ایمان تھا کہ اگر سب کچھ قربانی کر کے اسلام
 کے ان مقامات مقدسہ کی حفاظت و حیانت کا فریضہ سر انجام پا جائے تو یہ سودا گانے
 کا سودا فطنی دہر کا نیز دینی یقین رکھتا تھا کہ اگر اس راہ میں اس کی جان بھی ملی جاتی ہے
 تو یہی بغولی قابل ہے۔

جان دی ہوئی ہوئی اسی کی نفی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا
 اسلام کے احکامات کا بدلہ نہیں چکا یا جاسکتا۔ مسلمانوں کی یہ نفاکاری دیکھتا رہی
 بھی بریلوی پارٹی کو ایک آنکھ نہ بھاتا تھی۔ چنانچہ انھوں نے جہانِ مسلم اور کعبۃ اللہ کا
 تقدیر اور روزِ خروج کر دیا اور مسلمانوں کو یہ سبق چڑھایا کہ ایک مسلمان کی جان کعبۃ اللہ
 کی برکت سے زیادہ قیمتی ہے۔ اس لیے حفاظتِ کعبہ کے لیے جان بھی عزیز اور قیمتی

منار کو اچھے سے دے دینا قطعاً جائز اور درست نہیں۔ کعبہ شریف اگر خیروں کے
 قبضہ میں جاتا ہے جانے دو کہ اپنی جان میں لڑائی بھائی کر اس کی خاطر کیوں دائر پر لگا
 رہے۔ چرچا نہ چلا احمد رضا خان صاحب کے نزدیک فریضہ محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب یوں
 گزیر اٹھائی فرماتے ہیں کہ ایک مسلمان ایک کعبہ میں ہزار یوں ان سے زیادہ افضل و
 بہتر ہے۔

دل بدست اور کرج اکبر دست از مرزاں کعبہ یک الیٰ ترست
 فیتہ مستعمل میں ہے علامہ ابراہیم علی قزوینی نے جو حُجَّۃُ الْمَسْلُوبِہِ اُنُو اِجْدَا اَنْجَر
 میں حُجَّۃُ اَبْقَیَہِ "کونیک جانی سلم کا اُلات کعبہ دھانے سے ہر تہے بلکہ ساری
 دنیا کا زوال اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مسلمان کے ناحق قتل سے کہیں بڑا ہے۔ دیکھ
 ہر صاحبِ علم اس امتِ دل پر انگشت بندان ہے اور وہ یہ سوچتے پر مجبور ہے
 کہ آیا ان لوگوں کا پہلے علم یہ ہے یا اپنے مفید نام کا قول کی خوشنودی کی خاطر قوم
 کو قصدِ اُبلے و قوت بنایا جا رہا ہے! ہر کھفت حوزہ کمال کچھ بھی جو ہم میں کہہ سکتے ہیں۔
 سے الیٰ کنت لات ددی ثلاث صیبت وان کنت تدروی فالعجبۃ اعظم
 علامہ اقبال مرحوم ان لوگوں سے بڑے کعبہ خاطر سے جہاد کام قرآن میں ملتی
 تاویلات کہہ کے کعبۃ اللہ کے لیے مقدس مقام کو کسی غیر قوموں کے حوالہ کرنے پر تیار تھے۔
 لیکن چونکہ ہند میں اسلامی حکومت قومی نہیں ہو ایسے خدا رسلانوں پر پابندی قائم کرنی
 بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ جمیع اوجہ حقیقی اسلام کو بڑا دیندار اس قسم کے نام نہاد خدا رسلان
 آزاد تھے۔ اس لیے علامہ مرحوم اس کے سوا اور کیا کر سکتے تھے کہ اپنی قوم کو ایسے لوگوں
 سے ملے طرق اندوی والا رشا و صفت

سے خبردار کر دیں۔ چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

چاہے ذکر سے کہے کو تھکے پارس
چاہے ترک سے اس میں نرنگی منم آباد

قرآن کو باز نہ پھر تاویل بس کر
چاہے خود راگ انوشیروان کرے بجا

بے ملکیت ہند میں لطف تو ناشا
اسلام ہے جس میں سلطان سے آزاد

(۱۱) بریلوی جو دعوت کو کئی سیاسی پارٹی قائم کر کے جہاد کو آزادی میں حصہ لینا توڑ کر کسی اور آزادی پسند جماعت کا بھی بن حضرت نے بالکل ساتھ نہیں دیا، جو اس کے گھرنے تمام حریت پسند افراد و جماعت پر کفر کا فتویٰ جاری کرنا ان کا مجرب پسندیدہ شہسوار ہے خواہ کافر کیس بر یا مسلم لیگ، احرار ہوں یا خاکسار، جمیعت علماء ہند ہو یا آل وائٹنر مسلم کافر بنیں آل انڈیا مسلم کافر بنیں کس نام سے مشہور ہوئی، پہلے ہم حریت پسند مسلم جماعت کے کابینے میں بریلوی حضرت کے رہبر کو نہیں کہتے ہیں، بعد ازاں جدید و جدید آزادی چاہنے والے مسلم زعماء اسے متفق فتاویٰ کفر سے تکیا سب سے پہلے کفر کریں گے۔

مسلم لیگ کے اغراض و مقاصد پر تبصرہ کرتے ہوئے بریلوئی کے "حضرت کبیر
مرووی سید العلماء و مشائخہ حافظ قادری حکیم سید ابی مصطفیٰ صاحب قادری برکاتی قادیان
مارہری" رقمطراز ہیں: "سب اغراض و مقاصد صریح و خفیہ شرعیہ پر مشتمل اور عوام
نفعی اور بحران خفاشیہ و بال و نکال و فکر و منہالی ہیں اور ان کے رتے ہوئے لیگ کی کثرت
اور کیفیت تحت مندرجہ و عوام ہے" اور بریلوئی کے "حضرت غلام ارباب جلیل القدر
ناجی العلماء و سراج العلماء مولانا حافظ مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب

سُئِلَ الْجَوَابَاتِ السَّيْفِ لِيُزِيلَ السُّؤَالَاتِ الْيُسْكِيَةِ

قبلہ قادری برکاتی قاسمی دامت برکاتہم العزیز پر مسند نشین سجادہ عالیہ قادریہ برکاتیہ
مرکزاوگان مارہرہ مظہر اپنے تئوی میں ہر شاد فرماتے ہیں، علامہ اکرام پرغرض ہے کہ پوری
قوت کے ساتھ حوام کو اس دیکم الیگ کی شرکت و کیفیت سے باز رکھنے کی سعی و کوشش
کریں گے۔ اور بریلویوں کے ایک اور بزرگ جوامد رضا خان صاحب کے خلیفہ اہل ہرنے کے
ساتھ ساتھ مظہر العظیم حضرت ہرنے کا شرف بھی رکھتے ہیں اور بریلوی حضرات انہیں ان
القابات سے یاد کرتے ہیں "حضرت امام الشافعی رئیس المکھنیں شیرینہ مسند نشین
دین و ملت، ابرق خرم سوز و دہایت و مجدیت اور زور انگین و قطرہ نفعی و خاصیت
عالم شریعت و کامل طریقت، مولانا موری حافظ تاریخی شاد مظہر عظیم ابو القویہ فیض
محمد شمس الخیال صاحب قادری برکاتی رعنوی مجددی مکنوی دام بالطف الخیال و فیض
اپنے تاجہ رعنوی میں ارشاد فرماتے ہیں "لیک کے مخالف شریعت کار و راجوں کار و دیک
کا نام ہے کہ پروزدہ و بدو گول گل الفاظ میں بد مذہبوں کے دینوں کار و دکنے سے عوام
لیک کار نہیں سمجھیں گے، مخصوص ایسی حالت میں کہ عاصی لیگ انہیں برسمحتے پیرے
ہیں کہ لیگ میں کہ بد مذہب بد مذہب نہیں رہنے بلکہ مسلمانوں کے معلم و حکم شہید قات
اور قاتل و عظیم و غیرہ ہر جانتے ہیں و العیاذ باللہ تعالیٰ۔ نیز یہی بزرگ ایک اور
مقام پر ارشاد فرماتے ہیں "لیک کی شرکت عامہ سلیں کے لیے شرکت کا گرس سے
اشد مذہب ہے اور ان کے دین و مذہب کے لیے کا گرس سے زیادہ لیگ جہلک اور
نعم قاتل ہے۔" بریلویوں کے ایک اور بزرگ جناب ابو جہات سید عبدالقادر قادری
راشدی و قطرہ زہی بن و جہات کہ پیش کر کے یہ کہا جاتا ہے کہ کا گرس مسلمانوں کی جان کی

له البراءات المستعده من الله ان لا يرضى عنكم الا ان تكونوا مسلمين

نعمۃ اللہ۔ خدام کبیر۔ غلامت کیٹی۔ جمیعت علماء ہند۔ خدام العربیہ۔ اتحاد ملت مجلس
 احرار اسلام۔ مشہور ایک۔ اتحاد کانفرنس۔ شہنشاہ آزاد کانفرنس۔ نوجوان کانفرنس۔ تقاری
 فروع۔ جمیعت تبلیغ الاسلام انبالہ۔ سیرت کیٹی جی شعل لاہور۔ انارٹ شرعیہ بہار شریف
 آل پارٹیز کانفرنس۔ شہنشاہ کانفرنس۔ جمیعت المومنین۔ جمیعت المنصور۔ جمیعت اللہ
 جمیعت انفریش۔ جمیعت الراعیہ۔ جمیعت الانصار۔ افغان کانفرنس۔ عینی کانفرنس
 شہنشاہ کانفرنس۔ جمیعت آل عباس۔ آل انڈیا کانفرنس۔ آل انڈیا کانفرنس
 اس کے بعد بعض اہل اہمائی کی بنا پر کہ شاید کوئی قیمت جماعت اس نہرست میں
 درج ہونے سے روک گئی ہو اور ذہن پر پورا زور ڈالنے کے باوجود ذہن میں ڈاک ہی اس لیے
 ایسی جامعوں کو بھی شامل کرتے کے لیے بعد میں ”ذہن کا نقطہ پر جا کر ہی کسر دی
 کر دی گئی ہے۔“

”انک نے تیرے متبع پر ڈالنے میں تیرے ہر منہ تلخا، شیا تے میں
 برہوی حضرت نے دید و ہمدانادی کبھی سرکردہ اور چلی کے سلم نہاؤں پر ہم
 سے کرکفر کے نری لگائے ہیں۔ اب ان توئی کے بھی چند امتیازات ملاحظہ فرماتے ہیں۔
 مولانا عبدالباری فرنگی علیؒ کو تحریر فرماتے ہیں علماء دیوبند کی کفر نہیں کہنا ہرگز
 ”ہم اسے کہہ رہے اعیان علماء دیوبند کی کفر نہیں کہنا اس واسطے جو حقوق
 اہل اسلام کے ہیں ان سے ان کو کبھی خود میں رکھنا نہ
 اس لیے احمد رضا خان صاحب نے ان کے تعاد ایک مستقل کتاب الطاری لاری فرمائی“

لے جناب اہل سنت و اہل ایمان کے علماء لاری اور کفری انسانے

نہایت بیعت کی اور اس میں ثابت کیا کہ وہ ایک سرچیز جو اسے کانفرنس میں نہر جا سب بار
 دھانے مصطفیٰ بریلی نے ایک کتاب ”جمع و باغ جنون“ نامی ۴۴۳ حصہ بریلی سے
 شائع کی تھی۔ اس میں ارشاد ہوتا ہے :-

”ابوالکلام آزادؒ و عبدالباری فرنگی علیؒ و محمد حسن دیوبندی فرخ البند
 کو خدا اور رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ان کی
 گستاخوں، دشمنانوں کے سبب انہیں حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 (احمد رضا خان صاحب) نہ صرف حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلکہ تمام
 علماء اہل سنت و برہوی علماء ہائے کانفرنس“

ایک صاحب جو اپنے آپ کو احمد رضا خان صاحب کا عقیدت مند قرار دیتے
 تھے ان کی عقیدت کا امتحان لینے کے لیے ارشاد ہوتا ہے :-

”مولوی عبدالباری فرنگی علیؒ نے تقاریر کو تیرا لایقین بالہرۃ یقین
 کھلا اور سخاوتی نے جبار گورسات کی قرین کہ اسے قرین نہ مانا
 جب وہی عبارت ان کے اب وجہ کے متعلق کی گئی تو اسے بری تشبیہ
 اور اپنے باپ دادا کی قرین سمجھا۔ جو وہ بالاکچے نزدیک اشرف علی و
 عبدالباری کانفرنس بائیں؛ حضور پر نور امام اہل سنت اہل معرفت
 قیود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشرف علی عبدالباری پر وجہ بلا سے کفر کانفرنس
 دیا۔ وہ قوی آپ کے نزدیک حق ہے یا عارض اللہ باطل“

بہر حال یہ بات ثابت ہوگئی کہ مولانا عبدالباری فرنگی علیؒ کو جو کفر نہیں ہے ایک

لے جمع و باغ جنون ۳۵ ۳۵ جمع و باغ جنون ۳۵

لوگ انیس۔ اندھ میان کہتے۔ لہذا کافر ملے

مولانا محمد علی جوہر مولانا شوکت علی:-
 علی بزدلان بھی بر غریبوں کے بھڑکھڑے نہ رہے
 تیکے مٹا پھر لانا شوکت علی صاحب کو کسی شخص

نے صاحبان اسلام میں سے کہا تو اس پر ارشاد ہوتا ہے شوکت علی صاحب کو بھی حامیان اسلام
 میں گناہ گار تھے۔ مگر یہ وہی ہیں جنہوں نے مشکوکین کو خوشنودی افغانی خوشنودی مانی ملام دہلانی
 پکارتی۔ خدا کی رسی مضبوط پکڑنے پر وہیں جاتا رہتا لیکن بتایا۔ نیز ان دونوں حضرات کے
 درجہ کو غریب سے ایک درجہ بھی گلی ہے۔

سیرت میں بیڈت متبادرام پر بیڈت بیڈت جیسے ایک تابلانہ تقریر کی اور شوکت علی
 کو بیڈت اور محمد علی کو لار کے طبقے منسوب کیا جس پر ان دونوں نے اظہارِ مسرت کیا تھا

دراستہ ملے اور ای کو کہ کافر ترکِ بیعت میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب خدا کا براعت کے
 خوف کو رضا علی اہل کی غفلت تحریکات پر مشتمل ہے جس میں بریلوی کے صدر الشریعہ محمد امجد علی اور
 جٹا جیسٹین رضا خان اور مولوی مفتاحی اور مدرسین مدرسہ اہل سنت و جماعت اور اکیس جٹ
 رضا نے مصطفیٰ بریلی اور مولوی فیروز علی آبادی، احمد رضا صاحب وغیرہ شامل ہیں۔
 اب آخر میں ہر ایک اور مولانا پیش کیے دیتے ہیں جس سے واضح طور پر معلوم ہو جائے گا بریلوی حضرات کے
 نزدیک مولانا عبدالباری مردم کی نوکِ بیعت کیا ہے؟ بریلوی حضرات نے غفلت کی کئی کئی ایک دیگر غری
 صاحب کو تو یہ شخص اور مجدد اسلام قرار دیا کہ حکم دیا تھا اس کے ساتھ ہوا شدہ فرمایا مگر فرنگی علی
 صاحب کی بھی تو یہ نہ ہو کہ

تو یہ سو بزرگ کی پر ذہنی ہی تو یہ
 تو کچھ کچھ تو یہ کہ ابھی تو یہ

میں دلائل میں ملتا ہے کہ جماعت سید رضا نے مصطفیٰ بریلی کی دلی بے شک اظہارِ اندھ
 نے آدھی ہندو کے دلائل غیر ملے سے حقیقتِ نادیدہ ملے

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

”جب انھوں دلی پر وارد ہوئے تھے شکر گاہ گاندھی کو اپنا نام دہنا تھا تاہم ادھر
 ہرنانی باہر سے اور یہ سب اس کے چنے نہ رہیں گے لہذا یہ تشبیہ و تمثیل ضرور
 مٹی کو زراعت گاندھی اور پرندہ اور پتھر دلی پر وارد ہوئے۔ چنے اور دھانے کے
 نام ہیں۔“

چونکہ بریلوی حضرات کے نزدیک یہ دونوں حضرات کافر مرتد تھے اس لیے ان کی رضا
 کے بعد بریلوی صاحبان غیر مسلموں کے مانند لفظ ”انجانی“ سے ان حضرات کو یاد کرتے
 رہے ہیں چنانچہ مسلم کو کشتی کا نفرین دلوں کے کفر و انداز پر اجماع رضامان صاحب کے
 فتویٰ ”الذائل القابری علی الحکفرۃ النیا شرمہ“ کو جب ۱۹۴۲ء میں مسلم لیگ پر چپا کر کے
 شائع کیا گیا تو اس میں رد ہوا۔

”ستمبر ۱۹۱۱ء کے سالانہ اجلاس مسلم لیگ میں مشہور لکچر پڑھ کر محمد علی انجانی
 اس کے صدر ہوئے۔ مگر جب وہ جو جماعت گورنمنٹ شریک ہوئے
 تو کمرٹی سدرت پر ان کا نو آؤ تیاں کر دیا گیا۔“

یہ مسلم لیگ کے خلاف دہنوی ہے جس پر ”رضا خان علی گڑھ کے دستخط ہیں۔
 لیکن انفرسنگ کتاب ناہر کے ایک بریلوی مکتبہ نے مسلم لیگ کے خلاف مولانا غازی کے
 شائع کیا ہے۔ اگرچہ لکچر انجانی ارشاد مسلمانوں کو کہہ رہا تھا کہ ۱۹۴۲ء دلا دلا دلا
 عکس صورت میں شائع کر دیا ہے۔ مولانا شوکت علی صاحب کے بارے میں بریلویوں کے
 غیر بدینہ سنت مولوی محمد علی صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔

”لے تحقیقات داریہ ۵۰“ کے احوال القابری علی محمد علی ۱۹۴۲ء

”بیگلوں کے ایک بڑے بھاری میسرکیشہ زنجبانی بابائے غلت الخ“
 برہمچری حضرات کے فتویٰ کی رو سے اب جو لوگ ان بزرگوں کو گرفتار نہیں دیں
 گئے وہ خود کا غرور بھائی رکھتے ہیں

علامہ اقبال مرحوم -۱-

عبدالحمید سکاٹس خط لکھتا ہے -۱-
 ”سلطان ابن سرحدی قلیب جہان کے غلطی نے
 ہندوستان میں مسلمانوں کو دودھ پی کپور میں قسبم کر رکھا تھا۔
 علامہ اقبال سلطان ابن سرحدی صاحب سربان دسے پکے تھے اور برہمنی
 غلامان کے خلاف غار کھانے بیٹھے تھے۔ ان میں ایک خوش طبع مسلمان کو
 دل لگی سوچھی۔ اس نے ایک استغفار مرتب کر کے مولانا ابو محمد سید بدیع الدین
 قلیب جہان کو درپیش کیا اور کہہ دیا۔ یہ صاحب اپنے شوق متبع کے لیے
 بے حد مشہور تھے۔ چنانچہ متعدد اکابر سکرین کو گرفتار پکے تھے۔ اس عرض طبع
 مسلمان نے اپنا نام پیر نواز محمد صدیق سہا پوری۔ منجور کیا۔“

چنانچہ احمد رضا خان صاحب کے خطبہ اور برہمنوں کے امام احمدین ”مروئی دیوار علی صاحب نے
 علامہ اقبال مرحوم کو گرفتار فرما دیا اور اسے حق ان کے بالکٹ کا حکم دیتے ہوئے ارشاد
 فرماتے ہیں۔“

دقیقہ عاشقہ و کلمہ کے مسطورہ اشعار اس کا سبب بنا تھا کہ اب ان کا اس بات کا احساس ہوا
 کہ ہر ایک گرس نہ اچھا، اوروں کے شربت سوار مگر ہے اس لیے اس سے پہلے گرسوں سے ہی دوجہ کہ ان کے
 نہ اپنا کلمہ ہی دوبارہ نہیں پڑھا، یا سکاٹس کے پیر لانا دیوانی و مہم تھوڑے نکلان نہیں فرمایا تھا۔
 درحقیقت یہ قوبہ کا فخر و کمال ہے تاکہ لوگوں کو براؤن بنایا گئے اور ان عبارتوں نے جس میں براؤن
 کو تہ اندر لگی تھی، ان کا بھی ”کھانچا ہے“ اس نثر کا لکھا جاتا ہے کہ سچ میں ہر گھر میں پڑا ہے۔ لہذا اب
 جو برہمنی حضرات علی بردار ان کو کسان قرار دے رہے ہیں، ان کے قوت کے کہ رو سے پھر یہ اسلام
 نکاح۔ خرمین کو کہہ کر ان کو گرفتار کرنا اور ان کو گرفتار سے جھجھکی ہوئی ہے اب پہلے والا سبب و ادال کا۔
 جو یہ ٹانگہ خود اوروں کا ٹانگہ قریب احوط امان لے دیکر اقبال ۱۳۱۱ھ

۱۳۱۱ھ کو نور پور شہر پر بم لگ گیا۔ ۱۳۱۱ھ کے بعض برہمنی حضرات نے یہ کہا شروع کر رکھا
 ہے کہ کل برادریان نے بھی اپنے تمام کفر پست سے تیر کر رکھی جس کی صورت برہمنی خلی کو برہمنوں کے
 صدر اٹھانے میں اہم ترین مراد پائی گئی جس میں وہ ناخوشی جو ہر کے نکلن پر شہر نشین گئے اور ان کو اسلامی
 احکام سے روکنا تھا کہ آفریت کے مذہب دشمنان سے ڈرنا۔ وہ ایسا وقت سیدھا کہ
 حضرت کربا بھی تھیں تو ان سے کچھ بڑے ایک ایک حرف نکلنے کے دل میں، اور کہیں ”چنانچہ انھوں
 نے ان کے دست اقدس پر قریب کرنا اور ان کا شرکت علی کے ہاتھ میں آج کل کے برہمنی فرما تے ہیں کہ
 وہ خود غرض و ہر اور یا تو شریف لائے اور ان کے صدر اٹھانے میں اہم ترین مراد پائی گئی جس کی صورت
 پرست پر قریب کرنا اور ان کی آفریت سنواری سجات صدر اٹھانے میں اہم ترین مراد پائی گئی جس کی صورت
 اس سے کہ کیفیت تا یہ طاقت کے زیادہ کہ نہیں ہے کیونکہ انھوں نے صرف کلمہ گرس سے نفق ہی دھکھڑ
 تھا کہ ہونا تھا مہا اہل دین تو گئی علی جو کہ برہمنی قوت کی رو سے کا غرور تھیں، ان کو نہ صرف مسلمان کہیں کرنا
 پیر اور شیخ و اہل سنت و ائمہ اور ایک مصلحتی سبب کفر سے مزید برآں حضرت شیخ ابو محمد مولانا محمد حسن و برہمنی
 کے دست مبارک پڑا تو ان سے بیعت چاہی کر گئی تھی جس سے قریب میں گئی تھی تا کہ پھر جہاد کی قریب
 ہی شہر و شہر غرضی ہے۔ اور شہر و شہر شاعت علی برہمنی بھی اور احمد رضا خان صاحب چاہتے ہیں کہ
 وہ دھوکا زنی، بکشت و اشیاء اور ان میں صاف صاف ہونا کرنا چاہتے ہیں، ان کا اصرار اور اپنی
 قریب اور اس رسالہ کا کردار ان کی شہادت کی خوب اشاعت کر رہے ہیں جس طرح قلم کے اعتبار و برہمنوں میں
 اس کی قربانی کا دھمکہ کہ شہر گرس میں چاہوں ہی چاہے جس کے کہ ہر ایک قریب اور اس کی شہادت کا
 اعلان ہے، ان کا استواری میں مصالحت علی اہل دین سے یہ کہیں تو ہو مگر چاہو و برہمنی کے اندر
 طریقہ سے ان کا چاہنے اور اس کا اعلان بکشت و اشیاء اور ان میں صاف صاف ہونا کرنا چاہتے ہیں، ان کا اصرار اور اپنی
 ہی شائع نہ کرنا اور ان کا اصرار کہ ان گرس سے تو ان کا قلم برہمنی علم نہ کرنا چاہتا ہے کہ ان کو دھوکا
 (عاشقہ بان مسکا سپر)

”جب تک ان کھرباں سے قابل اشعار نہ کر تو رہ نہ کرے اس سے ملنا جلتا
تمام مسلمان ترک کر دیں ورنہ سخت گنہگار رہیں گے“

ڈاکٹر عبدالستار م خورشید اس پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :-

”یہ ایک بڑی دھاندلی تھی۔ چنانچہ چاروں طرف شروع ہو گیا۔ مولوی دیوبند
صاحب پر طعن و ملامت ہوئی۔ مولانا سید سلیمان ندوی نے فیضانِ حجاز حضرت
حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اس فتویٰ کو باطلانِ فتنے
قرار دیا ہے“

چونکہ اقبال مرحوم پر کفر کا فتویٰ لگانے والے بریلوی عالم ریاست اُتر کھے رہے
و اسے تھے اس لیے علامہ نے ”اور“ کے عنوان سے نفی کی دیکھو کہ غلات درج ذیل چار
اشعار پر ردِ قلم فرمائے اور اسے انسانیت سے غاری اور اس حرکت کو گنہگار بن قرار دیا۔

۱۔ گزشتک در اور انداز دسترا
اسے کہی داری غیر خوب و درست

گرفت در مصروف بر جستہ
آگہ بر قرطاس دل باید نوشت

آدیت در زین او مجو
آسمان این داغ در اور زینت

گشت اگر کتابت برا درست
ناگہ خاکشیں فرست آبر و شست

یہاں سے معلوم ہو گیا کہ ڈاکٹر حفیظ عید الحکیم ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی نے اپنی

کتاب ”اقبال اور علامہ“ میں جو لکھا ہے کہ :-

”اقبال نے ملا کے خلاف بہت کچھ کہا لیکن اس بلقے نے کچھ کھرباں پر نہیں چلائی“

۱۔ دیکھ اقبال ۱۹۱۱ء مرکز مکتب اقبال ۱۹۱۱ء
۲۔ دیکھ دگر فیض علیہ دوم ۱۳۲۵ء

۳۔ اقبال اور علامہ

قطعی غلط ہے۔ البتہ ان کا یہ کہنا کہ ”اقبال نے ملا کے خلاف بہت کچھ کہا“ درست
ہے۔ لیکن کاش وہ یہ بتائے کہ نہعت گمراہ کر کے ملا کے کس طبقہ سے وہ نالائقی؟

کسی مولانا سید سلیمان ندوی نے فیضانِ حجاز حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ سے وہ نالائقی؟

یا پھر شیخ الاسلام مولانا محمود حسن دیریندی کے شاگرد و شاگرد مولانا نور محمد کشمیری شیخ الحدیث

دارالعلوم دیریند سے وہ خفا ہے؟ یا مولانا حبیب الرحمن صاحب ”مولانا شبیر احمد عثمانی“

اور مفتی عزیز الرحمن صاحب مفتی دارالعلوم دیریند سے روکیدہ خاطر تھے؟ اگر جواب نفی

میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے جس کا اقبال مزے کے غلط اس پر شاہد ہیں تو پھر کیا وجہ ہے

کہ ہم سنا و علما کے کفر ساز ٹوٹے کے خلاف جو کچھ انھوں نے کہا ہے اس کو تمام اہل حق علماء

پر بھی تبلیغ کر دیا جاتا ہے؟ بات صرف اتنی ہی ہے کہ لوگ جن کی نسبت ہی مادرِ پدر زاد

ماحول اور ایک اپنے نرنگی نظامِ تعلیم کے ماتحت ہوئی ہے جو یہی دندہ بیکے غلات ایک

جسم سازش ہے جس کا تباہی مردم فراموش ہیں نہ

اور یہ اہل کلبسا کا نظامِ تعسُّلیم ایک سازش ہے عقلمندین کے لئے

چونکہ لینے بعد از نظریات و خیالات کی اسلام کے نام سے شبیر کرنا چاہتے ہیں اور

علاقہ حق اس راہ میں سب بڑی رکاوٹ بنے ہیں اس لیے یہ لوگ اقبال مرحوم کی آڑ سے

خام علم، برہنہ سہنے ہیں چونکہ علامہ مرحوم ایسے یارِ پند و گوگل کے خیالات سے

آگاہ تھے اور جانتے تھے کہ یہ لوگ مجددِ اور ارتباط کے جاوید نظریات کے پرے

میں نرنگی نظریات و خیالات کی ترویج کرنا چاہتے ہیں اس لیے انھوں نے ایسے لوگوں پر

تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا ہے

لیکن مجھے ڈر ہے کہ یہ وارثِ بنجدید
شرق میں سے تعلیمِ نرنگی کا ہما

بہر حال یہ معلوم کرنے کے لیے کہ اقبالی مرحوم کا شمار سے کئی گنا تعلق تھا اور کس
پیشے کے عباد سے تھا، باقی افضل حق تشریف کی کتاب "اقبال" کے مروجہ غلام کا مطالعہ
اشد ضروری ہے۔

جسب بریلوی عہد کی عنایات مولانا ظفر علی خاں مرحوم دم
مولا ناظفر علی خاں

۱۹۰۹ء کی طوفان توجہ برہمنی تو احمد رضا خاں صاحب کے صاحبزادہ
اور بریلوی کے مفتی اعظم محمد عمر عظیمی خاں صاحب نے ان پر بھی کوثر نغمہ لگا دیا جسے
بعد میں بریلویوں کے سابق مفتی اعظم پاکستان اور شیخ الحدیث دارالعلوم مزب لاہنات
لاہر مولوی سید ابوبکر صاحب نے پچیس سے زائد دیگر بریلوی علماء سے متعلق کرانے
کے بعد کتابی صورت میں شائع کیا اور اس کا نام رکھا "سلف الشاہ علی گڑھ و دارالعلوم
بنام تائیخی" (المصورۃ علی ارداباھر، گفرتہ عقب، عقب تائیخی، ظفر علی دہلوی، مکتبہ "اس
نوری پر دستخط کرنے والوں میں بریلویوں کے صدر الشریعہ مولوی محمد امجد علی صاحب عفت
یہاد شریعت، اور ان کے صدر انٹرنیشنل نعیم الدین مراد آبادی اور شاہ احمد نورانی کے نام
جوان مولوی مختار احمد صدیقی میرٹھی بھی شامل ہیں، اسی نوے سے مولانا ظفر علی خاں مرحوم
نے فرمایا تھا۔۔۔

کوئی دیکھے گا اور کوئی مانے گا
کوئی مانے گا کوئی گریباں سے گیا
رو گیا خاتم باقی کف قضا اسلام کا
وہ جس ہم سے جیوں کے عہد رضا خاں کے

بانی پاکستان محمد علی جناح بھی بریلویوں کے خیر کفر سے بیز
قائد اعظم محمد علی جناح :- سیکے۔ چنانچہ مولوی اولاد رسول محمد میں قادری کی بگائی اور ارشاد

ملے نگارستان ۹۵

فرماتے ہیں۔

"ہر مذہب سائے جہاں سے بدتر ہیں۔ ہر مذہب جنہوں کے کہتے ہیں۔ کیا کوئی
سچا ایمان دار مسلمان کسی کہتے اور وہ ہیں روز نیل کے کہتے کہ اپنا قائد اعظم
دیکھو بیٹرا اور سرور دنیا بنائے کرے گا حاشا و کلا ہرگز نہیں"

اور بریلویوں کے مفتی اعظم سید ابوبکر صاحب الحدیث دارالعلوم مرکزی عرب لاہنات لاہر
اپنے نوے میں بیان کیا تھے کہ جسے جسے کہتے ہیں قائد اعظم کا تعریف کرنے والا مسلمان مرتد ہو جاتا ہے
اور اس کا نکاح بھی ٹوٹ جاتا ہے نیز ایسے شخص کو بائیکاٹ کرنا چاہیے چنانچہ ارشاد دہتا ہے۔
"اگر انہی کا تعریف حلال اور مضر عملی جناح کو اس کا اہل کجھ کرنا ہے
تو وہ مرتد ہو گیا۔ اس کی بیری اس کے نکاح سے نکل گئی، مسلمانوں پر نرضی ہے
کو اس سے کئی معاملہ و بائیکاٹ، اگر بیان کیا کہ وہ تو یہ کہتے"

اور مولوی محمد عیوب صاحب فیاض مرکزی ابھی حزب الاحناف لاہر اپنے نوے میں ارشاد
فرماتے ہیں :-

"ہر شریعت مضر جیسا اپنے ان عقائد کو قطعاً یقین دینا بنا پر قطعاً مرتد اور
خارج از اسلام ہے۔ اور جو شخص اس کے ان کفریوں پر معلق ہونے کے بعد اس کو
مسلمان جانے یا اسے کافر نہ مانے یا اس کے کافر مرتد ہونے میں شک نہ کھے یا اس کو
کافر کہنے میں تردد کرے وہ بھی کافر مرتد اور بے قریر اور مستحق لعنت عزیر
عند ہم" تے

اس نوحی سے یہ بات مزید واضح ہو گئی کہ اقولی توان حضرت تے مسلم جنہوں اور ایک بیعت

ملے مسلم نگار کفریوں کی بگائی اور ارشاد رسول محمد میں قادری کی بگائی اور ارشاد

کا نام سے کہ انہیں کا فرزند قرار دیا، یا ان کے نکاح ٹوٹ جانے کے احکامات صادر نہ کرنے اور ان کے بایں نکاح کے اطلاق نہ کرنے کے سبب اس پر بھی انہیں شوق کفر مروج ہوئی تو پھر کا فرزند اور ماہر جاعتوں اور اہل بیعتیہ کے علاوہ عام مولے بھالے مسلمانوں کو کا فر قرار دینے کے سبب یہ حربہ استعمال نہ کیا جا سکا۔ اس فتویٰ میں ملاحظہ فرمائیے جس پر بریلوی کے کا فر قرار دادہ لوگوں اور سبھا متون کو جو شخص مسلمان جانتے یا کہ فرما تھے یا ان کے کا فر نہ بدبوئے میں نہ لگے یا کا فر نہ کہنے میں توقف کرے وہ بھی کا فر نہ اور رضی انسان ہے۔

اس طرح کے فتویٰ دے کر غلبہ اسلام میں انتشار پیدا کر کے برطانوی حکومت علی۔
بقول اقبال مرحوم ۴

فتویٰ اہل حکمت از رنگ کا مقصود

مگر یہ پارٹی جس حق و عدل سے برہنہ کا مال ہے اسے دیکھ کر ہر شخص ہمسائیہ نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ کمزرائیت سے کہیں زیادہ بربریت انگریزوں کے ہندو مت کو یکے اور جہاں کا نا کو شدید تر نقصان پہنچایا۔ اور آج بھی جبکہ پوری غلبہ اسلامی اپنے تمام اختلافات میں پشت ڈال کر اسلامی تنظیم حکومت کی طرف کھینچ کر قدم بڑھا رہی ہے۔ یہ پارٹی جو اپنے مذہبی طرز عمل کے مطابق اختلاف انتشار اور تردید و اہت کے زہر پھیلے جراثیم میں نہ مٹی بڑی مگرانی سے مصروف ہے۔ اور اسے دن فرودار بیت پر مبنی رسائی، فہمیت اور ایک میں شلہ کرنے میں مشغول ہے۔ جن سے امن عام میں نخل پڑنے کا بھی شدید اندیشہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض رسائل پر حکومت کر پابندی عائد کرنی پڑی چنانچہ درج ذیل خبر ملاحظہ ہو۔

کنا پور منبجہ کر لایا۔ ۵۔ برہہ اکثر براباب، حکومت پنجاب نے بھی خفیہ شدہ رضویہ جگہ ۲۹۹ تحصیل مندری نئے فیصل آباد کی طرف سے جاری کر کے پتہ پزیر

۱۔ مناظرہ ہوا کہ تمام کجاں نصیب کر لی ہیں۔ یہ کارروائی وسیط پاکستان پریس ایجنٹ ڈیپیکیشن راولپنڈی جنس کی دفعہ ۴۴ کے تحت کی گئی۔ کیونکہ اس کا بوجھ ایسا عوام پر دھڑکا جس سے پاکستان کے شہریوں کے مختلف طبقات کے درمیان دشمنی و بدولت اور نفرت کے جذبات پیدا ہونے کا اندیشہ تھا۔

یہ معاملہ اظہار عجز اور تحریک ہنگامہ جو دہلیس ہے مگر تقریریں اور اخباری بیانات کے زیرِ دہ بھی بریلوی پارٹی فرزند و اہل کے نشے بڑھ گئے ہیں سرگرم عمل ہے۔ چنانچہ نگرانی شدہ دونوں ممالک میں ایک ممتاز لٹریچر کے مطابق ۵۰ لاکھ روپے کے خزانے سے بریلوی کا فرس کا نقصان کیا گیا تھا اس کی نام نہاد بیادھی فرزند و اہل۔ اس کا فرس سے خطاب کرتے ہوئے بریلوی کے ایک بڑے ممتاز عالم مفتی محمد حسین نیسی براہِ ابابگ برساتے ہوئے چنانچہ مفتی محمد صاحب مدظلہ العالی کو مفتی شریعہ کا گریس اور صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق صاحب کو لکھا، یا اور ان کے دفاع کو چاہتے ہوئے جس سے بیادھی ہو گیا۔ نیز بریلوی کو کھیل کھانے کے لیے ارشاد فرمایا۔

”تمہارے حق و عدل ہمال ہوتے رہتے تمہارا شوق رہے اور اب میں خاموش رہ۔

اس کا فرس کا انفرادیتیں صورتوں کی بیگنی کا احساس دلانے کے لیے کیا گیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ بریلویوں کے ان مفتی صاحب کے خلاف فتاویٰ شتان پریس نے مخفیہ درج کر دیا۔
خبر ملاحظہ ہو۔

”فتاویٰ اور اکثر روزنامہ و خصوصاً اہل بریلویس نے اس کا فرس میں قابلِ اعتراض

سے فراموش کر دیا۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳

اس لیے نہ برزخ معنوں کے بعض پہلوؤں کی مزید تفصیل کے لیے رسالہ مذکورہ کی طرف رجوع کریں۔

نوٹ ۱:- اس مضموع پر کچھ تکلف میں سبب بڑی رکاوٹ بریلی حضرت کے عدم ہونے کا بیان ہوتا ہے۔ اس لیے گذارش ہے کہ اگر کسی صاحبِ کلام یا بریلی حضرت کے اندر کم کتب سے حاصل ہانصوں بریلی سے طبع ہونے والا مشعر پروردہ پس ضرور مطلع فرمائیں۔ نیز درمضانِ حیات کے مسلسل بھی جانے والی اندیم کتب سے بھی آگاہ فرمائیں۔ بعد از استفسار بعد بخلاف نام واپس کر دی جائیں گی۔

اب ہم نہ برزخ کتاب مجموعہ رسائل پانچویں مہلکوں کے ان رسائل کے منظرِ قیامت کی جانب متوجہ ہوتے ہیں اس مجموعہ میں کچھ کیا گیا ہے۔

۱۔ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کسی شخص کی کئی عمر کے لیے شرفِ جہنم ایک ہی عزت و تزیینت الخواطر ہے۔

۲۔ بریلویں کے اہل حضرت احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمہ کو دیکھ کر میں نہ مرنا بیکرا سے نظروں اندر کہہ دیا جوں کہ اچھا ہے کہ بڑی پوری سے اس کا خون کیا ہے۔ اسی کے ذیل میں مولانا پانچہ پوری حرم نے دلائل عقلیہ قطعیہ کے ذریعہ یہ ظہر فرمایا ہے کہ جہاں باری کی بنا پر مظلوم نہ ہو کہ اگر فرار دیا گیا ہے ان کا وہ مطلب ہو ہی نہیں سکتا جو احمد رضا خان صاحب بیان کیا ہے۔ ہر خان صاحب جن مقدمات کو عقلی اور قطعی خیال کیا تھا وہ بالکل درستی اور عقلی بیان کے گھر سے ہوتے ہیں۔ اسی کے مطالعہ کے بعد آپ کی بات روزِ قیامت کی طرح واضح ہو جائے گی کہ احمد رضا خان صاحب نے کئی غیر کے بارے میں اپنی اصطلاح جو ضابطہ درمیان ہے وہ اس مشہور مثل کو پورا پورا مصداق ہے۔ "اچھی کے دانت دکھانے کے اور دکھانے کے اور"

۳۔ اس شخص میں جو بریلویں کا ایک قابلِ احترام شخصیت کی حیات و ذیل میں اس مضموع میں آکر پوری طرح برعکس کر دیا ہے نہ علماء و بریلویں کے کہ نہیں ہے۔ کچھ برصغیر مزارِ اعلیٰ احمد رضا خان صاحب باقی ہے جس میں لائے نام کرنے پر مجبور ہے۔ قاضی عبدالغنی کی کتاب ۱۴۱۳ھ ۱۹۹۷ء تکلف میں زیادہ بات مرقا (ماتہ باقی ملاحظہ) ۶۰

توضیح البیان فی حفظ الامان :- احمد رضا خان صاحب نے کمالِ سلامت حضرت مولانا شریف قاضی کو حفظ الامان کی ایک عبارت کی بنا پر فرار دیا ہے۔ حضرت مولانا پانچویں حرم نے اپنی اس کتاب میں حضرت قاضی کی متنازعہ خواہشات کی تفصیل اور مدلل شرح فرما کر ثابت فرما دیا ہے کہ اس عبارت میں کسی کفر یا معنوں کی بڑکائی نہیں دی جاتی ہے۔ اس کتاب کو بڑکے کتب اندر تجویر یا لائسنس میں نہیں لکھ کر پیش کیا گیا۔ بہت بڑی سادش کے تحت کتب مختلفین علماء دیوبند کے سر زبردستی تحویب بارے ہیں یا پھر ایسے شخص کا دل سے غایز لائی اخترا سے متاثر ہے جسے سیدی سادھی عبارات میں بھی کفر یا کفر نظر آتا ہے۔ مولانا غلام احمد قادیانی اور احمد رضا خان صاحب میں جہاں اور بہت سے اور مشترک ہیں وہاں اس کا بھی امکان ہے کہ مرزا صاحب کی طرح غلام صاحب کو بھی "مالغویا" سے کچھ حق ملا ہو۔

احمدی التفسیر والتفسیر :- اس رسالہ میں حضرت مولانا اسماعیل شہید اور مولانا دیوبند کو

(۱) بقید حاشیہ (۲) احمد رضا خان صاحب کے خلاف کہیں جاسکی ہے کہ ان کے مولانا دیوبند سے لاپرواہی کے لیے نہایت سخت اور سخت جواب لکھا تھا۔ اخوان نے درودِ جہنم کے سوا سب میں علم کی بعض عبارت کو کفر قرار دیا اور اس قرنی میں انھوں نے شرعی عقیدہ اور احکامات کو قطعاً ٹھوڑا رکھا جو ایسے نازک موقع پر حمولہ کفری ناگزیر ہوتا ہے۔ مقدمہ تھا قرآن مجید و مفسرین اور ائمہ اربعہ اور بریلویں اور احمدیوں کے ساتھ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانی نے نام لگا کر جو بریلویں کے خلاف پروردہ سے لاپرواہی کے لیے اپنی عبارت کو "دروہ بریلویں سے صحیح ہونے کے تہذیب کر دیا تھا۔ اور تبدیل شدہ عبارت کے ساتھ سندِ حدیث میں جو ان کے لکھنے کے اندر یہ خطا لایا ان کا ایک اہلِ تفسیر لکھا تھا۔ لیکن انھوں نے کہہ دیا کہ یہ نسخہ ہی عبارت متنازعہ کے ساتھ حفظ الامان " شائع کرتے رہے۔ جسے بریلی حضرت مہمل اور ان کے بعد علماء کے سامنے پیش کر کے ان کو علماء دیوبند سے متفرق کرتے رہے۔ جس میں اس عمر کے خیال کے پیش نظر ان کے اندر اس مسئلہ میں علما کی حضرت قاضی حرم کی ترمیم کے مطابق یہ عقیدہ لایا ان کے لئے نگرہری ہے اس

شکوہ العار و سلب الزام علی اللہ الشیعی جب کفر و ایمان کی کسوٹی

اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ جو شخص کسی ضروری دین کا ٹکڑا ہر باکسی ضروری دین کے ٹکڑے کا کافر نہ دیکھے وہ قطعاً کافر ہے۔ احمد رضا خان صاحب نے بتائے ہیں کہ اگر مذہبی اسلام تفریقاً ہی ضروریات دین کا ٹکڑا اور خداوند عالم جل مجدہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرتجع گاہاں دینے والا ہے تو اس کو بھی کافر نہ کہا جائے۔ جس سے لازم آتا ہے کہ نزدیک عقائد باطلان کے نزدیک موجب تکفیر نہیں ہیں۔ گویا احمد رضا خان صاحب نے عقائد باطلہ کا افراد مزاحمت نہیں کیا مگر مذہب کو باوجود عقائد باطلہ کفریہ کے کافر نہ کہنا اس کو تسلیم ہے کہ وہ عقائد باطلہ ان کے نزدیک اسلام سے خارج نہیں۔ اب جو شخص احمد رضا خان صاحب کو مسلمان کے ہاں کے کفر و ارتداد میں شامل کرے وہ ویسا ہی ہو گا جیسے خود وہان صاحب ہیں اور یہ تو علی حضرت مرلانا سید مرتضیٰ حسنین مرحوم کا نہیں ہے بلکہ خود احمد رضا خان صاحب کا ہے جس کا مفصل بیان اس رسالہ میں ہے۔

انوار احمد

ناظم اعلیٰ انجمن ارسنہ اسلامیین لاہور

استفادہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں۔

(۱) کیا کسی شخص کو کافر مرتد جانتے ہوئے وہاں کے نقطہ سے خطاب کیا جائے یا کہ وہ یا کفر یا کفر؟

(۲) لفظ "تو" کا ترجمہ جانتے ہوئے جو شخص اس عقد کو کسی ضرورت کے لیے استعمال کرے اس کے لیے کیا حکم ہے۔

(۳) کسی شخص کو کافر مرتد جانتے ہوئے اس کو دین عالم اسلام جناب... صاحب احکام یا کفر یا کفر کیا حکم ہے، جبکہ وہ انسانِ آداب و نظریوں۔

(۴) کسی کافر مرتد کے مرتد کے بعد اس کے نقطہ مردم یا رتہ تعلیم جیسے اخبار تک کہنا شرعی کیا ہے؟

(۵) کسی کافر مرتد کے مرتد کے بعد اس کے کفر و کفر میں بعض اس خیال کی بنا پر اسے کفر و کفر کا شائبہ نہ ہو بلکہ اسے پلے سے مکرمل ہو گا کہ یہ مرتد اس دین کا ٹکڑا ایک اہل عقل ہے واقعیت اس اہل ادنیٰ سامعی تعلق نہیں ہے یا اپنے عقائد کفریہ سے رجوع کر کے اپنے ثبوت از ادان کی بنا پر کسی شخص کو کافر مرتد کا کفر دیکھنا کیا ہے؟ اور شرعی ایسی شخص کا حکم کیا ہے؟

(۶) کسی کافر مرتد سے زبردستی اسلام لانے کا حکم ہے کہ بنا پر اس کی کثرت یا کمین تم پر اجماع دیکھ کر اسے زبردستی اسلام لے کر چلے جائے کفر و کفر میں اسے کفر و کفر کا شائبہ نہ ہو بلکہ اسے پلے سے مکرمل ہو گا کہ یہ مرتد اس دین کا ٹکڑا ایک اہل عقل ہے واقعیت اس اہل ادنیٰ سامعی تعلق نہیں ہے یا اپنے عقائد کفریہ سے رجوع کر کے اپنے ثبوت از ادان کی بنا پر کسی شخص کو کافر مرتد کا کفر دیکھنا کیا ہے؟ اور شرعی ایسی شخص کا حکم کیا ہے؟

براہ مہربانی مذکورہ رسالات کے نشانی انجمن ارسنہ اسلامیین لاہور سے فرما کر فرمائیں۔

بندہ نعیم الدین ۱۳۰۴ھ ہائیک مرتبی ردوڈ۔ لاہور۔ دین اسلام لاہور ۱۳۰۹ھ

حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری

تعلیم مجاز حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب کے والد حکیم تیرہ بیاد کی تصبیہ چاند پور ضلع بنجر کے مشہور اہل
 ماذن طیب تھے۔ آپ کے اجداد میں عالم ربانی علامہ سید خلیفہ علی صاحب کلات جناب
 سید مہدی شاہ صاحب تھے۔ جن کا سلسلہ نسب حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی سے جا ملتا ہے
 مولانا مرتضیٰ صاحب کی ابتدائی تعلیم اپنے والد کے ہاتھ سے ہوئی۔ آپ دربار نظامی لکھنؤ کے
 لیے ۱۸۶۰ء میں دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے۔ آپ ہمیشہ اپنی دامت برکاتہ عالمی و امتیازی فہم
 حاصل کر کے تقدیر امتیاز حاصل کر گئے۔

آپ کے بچپن القدر اور اساتذہ میں حضرت مولانا محمد تقی صاحب تھانوی، حضرت مولانا
 محمد رفیع صاحب علی، حضرت مولانا ذوالفقار علی، اور حضرت مولانا منصف علی صاحب
 شامل تھے۔ دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کی خدمت
 میں ایک عرصہ تک رہ کر در حدیث و احادیث میں صحبت حاصل کیا۔ پھر آپ کو فی حق تعالیٰ
 سے خاص دلچسپی تھی، اس لیے اس میں بھی تحصیل کمال کی غرض سے حق تعالیٰ کے ماموران و ہدایت
 مولانا محمد حسن صاحب کی خدمت میں کیا۔ فاضل حاضر ہوئے اور معقولات کی مکتب پر حوالہ اس
 فن میں کمال و مہارت کا نام حاصل کر

تحصیل علم سے فراغت کے بعد آپ اپنے وطن پتہ پور واپس آ گئے۔ وہاں اپنے والد کے
 مطب میں مشغول ہو کر تفسیر مرقع و تجرید تفسیر جات و فن و دوا سازی میں بدرجہ کمال عبور

۱) آپس میں کوئی کلام نہ جانتے ہوئے اس کو کوئی کلام جاننا نہیں۔ ہر ایک جواب کا جواب
 اس سلاہ سے ملتی ہے۔ ہر کوئی کلام کوئی کلام نہ جانتے ہوئے اس سلاہ سے ملتی ہے۔ ہر ایک جواب کا جواب
 ۲) اگر کوئی شخص کوئی کلام نہ جانتے ہوئے اس کو کوئی کلام جاننا نہیں۔ ہر ایک جواب کا جواب
 ۳) اگر کوئی شخص کوئی کلام نہ جانتے ہوئے اس کو کوئی کلام جاننا نہیں۔ ہر ایک جواب کا جواب
 ۴) اگر کوئی شخص کوئی کلام نہ جانتے ہوئے اس کو کوئی کلام جاننا نہیں۔ ہر ایک جواب کا جواب
 ۵) اگر کوئی شخص کوئی کلام نہ جانتے ہوئے اس کو کوئی کلام جاننا نہیں۔ ہر ایک جواب کا جواب

۱) اگر کوئی شخص کوئی کلام نہ جانتے ہوئے اس کو کوئی کلام جاننا نہیں۔ ہر ایک جواب کا جواب
 ۲) اگر کوئی شخص کوئی کلام نہ جانتے ہوئے اس کو کوئی کلام جاننا نہیں۔ ہر ایک جواب کا جواب
 ۳) اگر کوئی شخص کوئی کلام نہ جانتے ہوئے اس کو کوئی کلام جاننا نہیں۔ ہر ایک جواب کا جواب
 ۴) اگر کوئی شخص کوئی کلام نہ جانتے ہوئے اس کو کوئی کلام جاننا نہیں۔ ہر ایک جواب کا جواب
 ۵) اگر کوئی شخص کوئی کلام نہ جانتے ہوئے اس کو کوئی کلام جاننا نہیں۔ ہر ایک جواب کا جواب



عاجل کیا۔ اب آپ کا پتلہ جس نے کے ساتھ ساتھ ہم دعا و عاق طیبہ بھی تھے اسی زمانہ میں مولانا
مفت علی صاحب غلط حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نے درجہ ہجرت کے قریب مدرسہ امدادیہ
تاکم گیا اور حضرت قاضی دہ سے یک: علی و قابل علی کی قرآن شریف کی تب حضرت قاضی کا خوش
بر آپ میں شغل چھوڑ کر درجہ ہجرت شریف لے گئے اور وہاں علی مدرس میں معروف ہو گئے اور ایک نئے
مدرسہ میں مدرس رہے پھر کچھ عرصہ مدرسہ امدادیہ اور امدادیہ مدرسہ میں مدرس رہے۔ اسی دوران میں
آپ نے کریم سراج کے مذہبی متعدد مسائل تحریر فرمائے اور بالدرام چند سے مشہور تاریخی متاخر
کیا۔ منشی امین حضرت شیخ الحدیث صاحب دہلی برصغیر دارالعلوم دیوبند میں داخلہ کرنے کا حکم
دیا اور حضرت حافظ محمد صاحب اور مولانا حبیب الرحمن صاحب نے غیر معمولی اعزاز فرمایا
چنانچہ آپ دارالعلوم دیوبند شریف لے گئے جہاں آپ کو تافہ تعلیمات مقرر کر دیا گیا۔ ساتھ ہی
سلسلہ مدرس میں بھی ہائی اہل اسی مدرس آپ نے تعلیمات لے کر مدرسہ ہجرت و رسائل تحسیر
فرمائے جو خصوصیت کے ساتھ پنجاب و صوبہ سرحد میں بھٹہ مقبول اور پسندیدہ ہوئے جو کہ
عواضات متعجب پری ہیں اور کچھ تھے۔ اسی لیے تقریباً نصف صدی سے زائد اپنے وطن
چاند پور سے باہر نہ گئے اور وہاں صرف دو دو عبادت اور اور امتیازات صرف یہ
آپ کے علمی شغف کا یہ حال تھا کہ آپ کی ساری عمر کا ذخیرہ تقریباً اسی مدرسہ میں ہر ایک منفرد کی
صورت میں موجود ہے۔

تبلیغ و مواظظ

مولانا چاند پور کی ہی حضرت قاضی دہ کی طرح اس دور کے مشہور و مقبول مقرر تھے ملک کے اکثر
دانش کا کوئی بھی حشر ایسا نہ ہوگا جو آپ کے مواظظ حسنہ سے مستفید نہ ہوا ہو۔ آپ

کو فی تقریر میں کمال حاصل تھا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ وہ غلط سے تین دن میں کوئی مضمون نہیں
بہتر ہے۔ مضبوط پڑھنے کے بعد جو مضمون اس وقت میں ذہنی آتا ہے اسی پر جو رد و تعلیے تقریر
خوش بنا کر دیتا ہیں۔ آپ کی تقریر پر چند خواص کے ساتھ علاطف علیہ و کلمات کیہ مضمون عبادات
قصص و حکایات سے ملو جاتی تھیں۔ آپ کو فی مناظرہ میں بدلتی حاصل تھا۔ ابتدا میں مولانا پوری
کی ترویج میں بکثرت رسائل تصنیف کئے۔ آپ کے زمانہ قیام امدادیہ میں آریہ سماج مراد آباد
کی جانب سے بنام اہل مراد آباد متعدد مقالات شائع کئے گئے تھے۔ مولانا نے ان کے
بے مثل جواب تحریر فرمائے۔ اسی زمانہ میں آریہ سماج کے مشہور و معروف مقرر حضرت رام چند
سے امداد میں مناظرہ مراد آباد نہایت کڑا ہوا جو کوئی نہیں جانتا۔

زاغیت علوم کے بعد جب آپ اپنے والد کے پاس اپنی مشقوں میں مصروف تھے۔ اسی زمانہ
میں کچھ بیلادلی صاحب اپنے حذوں مائیتوں کو ہمارے کراچ کے لیے روانہ ہو گئے۔ اسی وقت
حضرت حاجی صاحب ہاجر کی بقید حیات تھے۔ حکیم صاحب کو حضرت حاجی صاحب سے جو
مقتید تھی۔ اور حضرت حاجی صاحب کو کچھ ایمان سے معمور تعلق تھا۔ حکیم صاحب نے مع مولانا
چاند پور کی راج کی سعادت حاصل کی اور امدادیہ میں حضرت حاجی صاحب کی صحبت سے جو فیضیاب
ہوئے رہے۔ بعد از غایت حج حکیم صاحب کا دیرینہ مقصد ہی میں داخل ہو گیا۔ صاحبزادگان کو حکیم
صاحب کی بھائی کا بے حد مدد ہوا۔ حضرت حاجی صاحب صاحب ہاجر کے مددوں کی سرپرستی
فرمائی اور ان کو تسلی و تسخنی دیتے رہے۔ دوسری مرتبہ مولانا چاند پور حج کے لیے کہ سفر شریف
لے گئے تو وہاں سے کتب ملیں کا ایک ذخیرہ فرما کر لائے تھے۔ پھر ہی مرتبہ آپ نے حضرت
شیخ الحدیث کی رفاقت میں حج کیا۔ اس سفر میں صرف مضمون رفقہاں تھے۔ جب فریضہ حج
کا انجامی کے بعد سب کے عزیز و متوہ پہنچے تو کچھ عرصہ قیام کے بعد مولانا مرقعہ حسن صاحب اور

دیگر تھا کہ حضرت شیخ احمد نے پاپی وطن کا مکہ دیا چنانچہ آپ ہندوستان اشریف آئے۔
 آپ تعلیم سے فراغت کے بعد حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مظہر حضرت شاہ
 عبدالغنی سے بیعت ہوئے اور حضرت شاہ صاحب کی صحبت میں رہ کر تعلیم و تربیت سے مستغنی
 ہوئے اور زاد قیام مکہ مظہر حضرت ماجن صاحب مہاجر کی خدمت میں رہ کر استفادہ فرمایا پھر
 شاہ رفیع الدین کے انتقال کے بعد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی سے بیعت کی اور مکرر
 حدیث پڑھی اور تعلیم و تربیت و ارشاد سے ایک مہر تک مستغنی ہوئے رہے۔

زاد قیام کا پورا اکثر مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی کی خدمت میں برابر حاضر ہوتے تھے
 حضرت گنگوہی کے انتقال کے بعد آپ نے حضرت شیخ احمد کی طرف رجوع کیا۔ پھر حضرت
 شاہ عبدالرحیم صاحب راستے پور کی سرپرستی میں زندگی بسر کرنے لگے۔ ان کے انتقال کے
 بعد حضرت مولانا محمد علی مونگیری صاحب کو سرپرست و مرقی بنایا۔

حضرت مونگیری کے انتقال کے بعد آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ سب ہی بزرگ اور سرپرست
 اللہ کو پسند سے ہونگے۔ ثواب نصیب ہے وہ شخص جس کا کوئی بزرگ اور سرپرست نہیں۔ جہاں
 اب تو میں نے اپنا بزرگ اور سرپرست حضرت تھانوی کو بنالیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کے فیوض
 جاریہ سے مجھ کو بھی مستفاد فرمائے۔ باوجودیکہ حضرت تھانوی آپ کے ہم عصر تھے اور دونوں حضرات
 نے ایک ہی استاد سے استفادہ کیا تھا لیکن اس کے باوجود حضرت تھانوی سے آپ کو تلقین و
 عقیدت ایسی ہی تھی جیسے اکابر و اسلاف سے تھی اور حضرت تھانوی کو بھی نسبت بیعت سے
 بہت قبل آپ سے مصومیت رہی ہونا چہرہ کبھی آپ تھانوی کے قریب نہ آئے تھے کہ حضرت
 تھانوی نے آپ کو اپنا مسلمان مخصوص بنالیا اور بعد ازاں مجلس ارشاد میں حضرت نے آپ کے لیے
 اپنے قریب مخصوص ہو کر مقرر فرمادی تھی اسی خاص جگہ پر نشست فرماتے تھے مجلس ارشاد میں

کسی کو نہ لے کی جرأت نہ تھی صرف مولانا چاند پوری اس سے مستثنیٰ رہے اور آپ اکثر علمی سوالات
 کیا کرتے۔ ایک مرتبہ زاد قیام تھانوی صاحبوں میں آپ کے دو صاحبزادوں اور قریبی مژدوں کو بلا کر تھانوی
 نے مل کر ایک مولانا چاند پوری نے حضرت تھانوی سے درخواست کی کہ آپ ان چاروں کو بیعت فرما
 لیں۔ حضرت تھانوی نے درخواست منظور فرمائی ہوئے کہ اگر آپ کے ساتھ یہ مصومیت
 ہے اور اسی مصومیت کی بنا پر آپ کے حرق ایک مرتبہ ہوا ہے چاروں کو کو بیعت کرتا ہوں۔
 مولانا اکثر اذیت فرمایا کرتے تھے کہ حضرت تھانوی کے غفلات و مراعات کا سطلانہ کرتے
 رہ کر یہ علم و تقویٰ میں ترقی کا باعث ہوں گے۔

۱۹۵۱ء میں آپ کو شملہ کے دنوں کے بعد غری مولوی سرری معلوم ہوئی۔ کچھ دن بعد صلاحت
 ہوئی۔ آپ نے نماز مشاء اور افرائی اس کے بعد جو وہی سواری کی کیفیت طاری ہو گئی اور حالت غشی
 پیدا ہو گئی۔ اسی حالت میں ہی زمانہ شکر کا احوال مصروف ذکر رہی۔ کچھ جوش آسمے پر ذکر میں اکلاز بعد ہو
 جاتی تھی۔ تقریباً ایک ہفتہ تک یہی حالت رہی۔ ذکر کے سوا زبان سے کچھ نہیں نکلتا تھا۔ اس حوالہ
 میں تو جلال اللہ کے ساتھ ذکر کرتے رہے۔ ۱۳ مئی ۱۹۵۱ء بروز منگل کو شملہ طبعہ پڑھتے ہوئے
 انتقال فرمایا۔

پہلو کی ہتی سے کٹ سکتا ہے ہے باوجود
 موداواں پر کلام زہم و نارک ہے اثر!



وَقُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُ الْكَوْكِبِينَ
 چہ ہو۔ کہتے ہیں کہ یہ بھی پانی وکیل لاؤ اگر تم

تزکیۃ الاخواط

عنا

القی فی امنیۃ الاکابر،

تصنیف لطیف

ترکیب الرائعین حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری ناظم اعلیٰ
 وشعبہ تبلیغ دارالعلوم دیوبند و ضیف مجاز حضرت حکیم الامت مولانا رفیع الحق

ناشر

انجمن ارشاد اسلامین لاہور

۶۔ بی شاداد کالونی حیدرآباد روڈ

صاحب نے مخیر کی اور کرائی ہے مراۃ تو درکنار جو بٹائے مخیر ہے اشارۃ و کنایۃ بھی نہیں نکل سکتی۔ اہل اسلام میں جو خان صاحب کی وجہ سے عام بے مینی پھیل ہوئی ہے وہ رائج ہو جائے۔ علماء ربانین کی طرف سے جو بعض حضرات کو بوجہ ناواقفیت کے اور بعض کو بوجہ فتویٰ اہل عرب میں زاد ہوا اندھن و تھوڑا کے اشتباہ واقع ہوا ہے دفع ہو جائے۔ اور جن پاک قلوب میں عناد کی آتش روشن ہے ان کی اصلاح و تمغیب القلوب ہی کے قبضہ قدرت میں ہے بظاہر کوئی تدبیر ہم سے ان کی نہیں ہو سکتی۔

ایک شبہ کا جواب

ہماری اس عرض کے بعد احوال یہ شد ضرور واقع ہو گا کہ جب وہ عبارات ایسی صاف و صریح ہیں کہ کمالی کفر بے مراۃ تو درکنار اشارۃ و کنایۃ بھی ان سے سمجھ میں نہیں آ سکتے تو پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ مولوی احمد رضا خان صاحب جیسے فاضل نے ان عبارات کا وہ مطلب سمجھا اور مخیر کی اور کرائی۔ حالانکہ خان صاحب موصوف مخیر میں بڑے ہی مقام معلوم ہوتے ہیں جو ان کی عبارات ذیل سے صاف ظاہر ہے۔

(۱) کہ فقہائے کرام نے یہ فرمایا ہے کہ جس مسلمان سے کوئی فقط ایسا صادر ہو جس میں تو پہلو نکل سکیں ان میں ۹۹ پہلو کفر کی طرف جاتے ہیں اور ایک اسلام کی طرف تو جب تک ثابت نہ ہو جائے کہ اس کے خاص پہلو کفر کا مدار رکھا ہے ہم اسے کافر نہیں کہے گا۔ اگر ایک پہلو اسلام کا بھی تو ہے کیا اسلام شاید اس نے ہی پہلو مار رکھا ہو۔ اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ اگر واقفیت میں اس کی مراد کوئی پہلو کفر ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله فذ
جاءت رسول ربنا بالحق من اقبل سبلها نجي ونود وان تلصقنا الجنة
الغيا ورشخوا بما كنتم تعملون . وصلی الله تعالیٰ علی خیر خلقہ
ونورہ رشہ سید السادات والفضل الموجودات سیدتنا و مولانا محمد
الله وحبہ ما دام اهل الفتنه فاشترینا و اهل البدع والکین۔

اما بعد۔ اہل اسلام کی خدمات عالیہ میں بکمال ادب عرض ہے کہ ان سطور کو جب تشہیر و غور فرمائیں۔ اس میں کسی مسلمان کی توہین ہے دیکھی کے مقتدا یا پیشوا کو سب تو تم سے یاد کیا ہے نہ بعض نفسانیت سے دل کے پھپھوے بھڑکنا منظور ہے دیکھی شخص پر ہے بالزام لگا کر فتویٰ مخیر حاصل کیا ہے۔

مقصود رسالہ

اس رسالہ کا مقصد صرف اس قدر ہے کہ بعض علماء ربانین پر جو بعض عبارات کی وجہ سے مولوی احمد رضا خان صاحب پر یرویئے کفر کا فتویٰ دیا اور دلیا ہے ان عبارات کا صحیح و صاف مطلب اہل اسلام کی خدمت میں بیان کیا جائے تاکہ یہ امر ظاہر ہو جائے کہ ان عبارات سے وہ مطالب کفر ہیں جن کی بنا پر مولوی احمد رضا خان

تو ہماری تاویل سے فائدہ نہ ہوگا وہ عند اللہ کافر ہی ہوگا۔ (تہذیب بیان صفحہ ۳۳)

(۲) یہ احتمال خاص اسلام سے تو متیقن نہیں اس قابل کافر نہ کہیں گے اگرچہ اس کی بات کے ایکس پلوٹوں میں سینس گھریں مگر ایک اسلام کا بھی بنے اعتقاد و تحسین عن کے سبب اس کا کام اسی پلوٹ پر عمل کریں گے جب تک ثابت نہ ہو کہ اس سنہ کوئی پلوٹ کفر ہی مراد دیا، تہذیب ۴۵

(۳) شرح فقہ الکبریٰ ہے۔ لکن ذکر اہل المسالک المتعلقہ بالکفر اذا كانت لیساً تسر وتسعون احتمالاً للکفر واحتمالاً واحداً فی نفعہ فالادنی للفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال المنافی لانتادی خلاصہ وجامع الفضولین وعیہ وفتاویٰ عالمگیریہ وغیرہ میں ہے۔ اذا كانت فی المسالک وجوہ توجب التکفیر وجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی والقاضی ان یمیل الی ذلک الوجه ولا یتقی بحکمو تحسین اللغز بالمسلم لہر ان کانت شیعۃ الماتیل الوجه الذی یمنع التکفیر فهو مسلم وان لہ یحکم لا یمنعہ حمل المفتی کلامہ علی وجہ لا یوجب التکفیر اسی طرح فتاویٰ برازیہ و بحر الرائق و مجمع الانہر و مدنیۃ ندیرہ وغیرہ میں ہے۔ (تہذیب صفحہ ۴۵ و ۴۶)

(۴) اتانار فایہ و بحر و مسل احکام ذہبیہ الولاہ وغیرہ میں ہے۔ لایکفر بالاعتقاد ان الکفر نہایتہ فی التوبتہ فیستدعی نہایتہ فی الجنایۃ ومع الاعتقاد لانہما یہ تہذیب ۴۵

(۵) بحر الرائق و تنویر الابصار و مدنیۃ ندیرہ و تہذیب الولاہ و مسل احکام وغیرہ میں ہے۔ والذی نہروانہ لایفتی بکفر مسلمہ امکن حمل کلامہ علی حمل

حسن الخیر (تہذیب ۴۵)

(۶) ضروری تہذیب افعال وہ مجرب ہے جس کی گنجائش ہو مرتکب بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے تہذیب ۴۵ شیعہ شریعت میں ہے اور اعدائے دلی فی نظر مراد لا یقبل مرتکب تہذیب تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا۔ شرح شائعے قاری میں ہے۔ و ہر دوہ عند القواعد الشرعیۃ۔ ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے۔ (تہذیب ۴۵)

(۷) اولاً یمنع السہو عن عیب کذب مقبول۔ دیکھئے کہ بار اقول شیعہ میں کھنڈہ طبع افوار عمری میں چھپا جس میں بدلائل قاسمہ دہلوی مذکور اور اس کے اتباع پر پختہ درجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے صنف فرماتے ہیں کہ ہم ایسے ہی کہہ کر طاعتیوں انہیں کافر نہ کہیں یہ ہی عوایب ہے وہو الجواب دہبہ بفتی و علیہ الفتویٰ وہو المذہب و علیہ الاعتقاد و فیہ السلامۃ و فیہ السداد یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہوا اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتقاد اور اسی میں سلامت اور اسی میں استقامت۔ (تہذیب ۴۵)

(۸) ثانیاً انکو کہل الشہادۃ فی کفر بات الی الاربابہ۔ دیکھئے جو خاص (مولانا مولوی محمد اسماعیل دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) اور ان کے بغیر، جس کے رد میں تعینت ہوا اور بار اقول شہان ۱۳۴۷ میں عظیم آباد طبع تحفہ حنفیہ میں چھپا جس میں نعیم جلیل قرآن مجید و امام دہلوی و تہذیب کات اثر سے بحوالہ صفحات کتب متعدد اس پر مشروح بلکہ زائد سے لزوم کفر ثابت کیا اور بالآخر فری لکھی ص ۴۲ ہمارے نزدیک مقام اعتقاد میں انکار یعنی کافر کہنے سے کف لسان یعنی زبان روکنا وغیرہ متار و

مناسب واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم (تہجد ۴۴)

(۹) ثانی سال السیوف اللہ علی کفریات باجائز۔ دیکھئے کہ صفر ۱۲۱۱ھ میں
عظیم آباد میں چچا اُس میں بھی (حضرت مولانا مولوی اسماعیل دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ) اور
اُن کے تبعین پر برہنہ قاضی لزوم کفر کا ثبوت دے کر صفر ۱۲۱۱ھ پر لکھا یہ حکم فقہی
متعلق بلکھات سبھی قاضی شہداء تعالیٰ کے لئے شہادتیں بعد رکعتیں ہمارے معاہدے کی
پر کہ یہ کچھ دیکھتے اس نفاذ کے پر سے بات بات پر سچے مسلمانوں کی نسبت حکم کفر و
شرک سنتے ہیں۔ ہاں ہر شدت غضب و امن امتیاط اُن کے ہاتھ سے چھوڑا
ہے نہ قوت انتقام حرکت میں آتی ہے وہ اس تک یہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ
لزوم و التزام میں فرق ہے اقوال کا کلام کفر ہر انوار بات اور قائل کو کفر مان لینا
بات ہم امتیاط برتیں گے سکوت کریں گے جب تک ضعیف و سانیع احتمال
ہے گا حکم کفر جاری کرتے نہیں گئے انتہی منقہ (تہجد ۴۴) (۴۴)

(۱۰) رابعاً ازالۃ الاموال کلام میں کتاب النار دیکھئے کہ بار اولیٰ خلاصہ
میں عظیم آباد چچا اُس میں صفر ۱۲۱۱ھ پر لکھا ہم اس باب میں قتل شکنج اختیار کرتے ہیں
اُن میں جو کسی ضروری دین کا شکنجہ نہیں نہ ضروری دین کے کسی شکنجہ کو مسلمان کتاب ہے
اُسے کافر نہیں کہتے۔ (تہجد ۴۴)

(۱۱) سیم السیوف میں بالا فرم فرم ۸۰ طبع اقل پر بھی لکھا کہ ما شاء اللہ عا شاء اللہ
ہر ہر ہزار بار عا شاء اللہ میں ہرگز اُن کی تحفہ پسند نہیں کرتا ان معتدلوں یعنی مدعیان بدید
کو قوی بھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگر ہر اُن کی بدعت و ضلالت میں شک نہیں اور
امام اعلیٰ القدر مولانا مولوی اسماعیل دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ) کے کفر پر بھی شک نہیں کرتا کہ میں

ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل الا الا اللہ کی کفر سے منع فرمایا ہے جب
تک وجہ کفر اتنا ہے زیادہ روشن نہ ہو جائے۔ اور حکم اسلام کے لیے اصلاً کوئی ضعیف
ساقیعت محل بھی باقی نہ رہے۔ فانہ الاسلام یصلو ولا یملی۔ (تہجد ۴۴)
(۱۲) اور ان دشنامیوں کی کفریہ قراب چرچا میں سنی مسئلہ بھری سے ہوتی ہے۔
(تہجد ۴۴)

(۱۳) بلکہ مراۃ صاف صاف شہادت دے رہے ہیں کہ ایسے عظیم امتیاط دلے
نے ہرگز ان دشناموں کو کفر نہ کہا جب تک یقینی قطعی واضح روشن علی طور سے اُن
کا صریح کفر اتنا ہے زیادہ ہی ہر نہ ہو یا میں اصلاً اصلاً ہرگز نہ کوئی گناہ کوئی
تاویل نہ نکال سکے۔ (تہجد ۴۴)

(۱۴) جب صاف صریح انکار ضروری بات دین و دشنام دہی رب العالمین و
تبارک و تعالیٰ علیہ و علیہ وسلم ہاں میں کھڑے دیکھی قراب ہے کفر چارہ نہ تھا۔
(تہجد ۴۴)

(۱۵) اٹھانا سب جانتے ہیں کہ دوسرے سے نہ ناپاک ادعا بھی کہ بندگان خدا
مہربان خدا کو قدر و منزلت مل جائے کہ استغاثہ کرتے ہیں ایک سخت بات ہے جس کی
شناخت پر اطلاع یا تو کم توں ہمیں تو بہر گز پڑے۔ اہل الا الا اللہ پر برگانی
حرام اور اُن کے کلام کو جس کے صحیح مننے سے تکلف درست ہوں خواہی غواہی
معاذ اللہ معنی کفر کی طرف ڈھال لے جانا قطعاً گناہ کبیرہ۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایہا الذین امنوا اجتنبوا کثیراً من ما غفلت ان
بعض ما نحن اشد۔ یعنی اے ایمان والو بہت گناہوں کے پاس نہ جاؤ بیشک کچھ

گمان گناہ میں اور فرماتا ہے دلائل قاطعہ مابین اللہ جہ علم ان السمیع والبعید
والخفا وکل اولیاء کان عنہ مسئولا۔ یعنی پیچھے وچڑا سب بات کے جو تجھے
تحقیق نہیں بیشک کان آنکھ دل سب کے سوال ہوتا ہے۔ اور فرماتا ہے تَوَكَّلْ
إِنَّ سَهْمَ تَوَكُّلِكَ فِی الْوُجُوهِ فَتَوَكَّلْ فَإِنَّ مِثْقَالَ نَبِيٍّ سَهْمٌ خَيْرٌ۔ کیوں نہ ہو اگر جب
تم نے اسے سنا تو مسلمان مردوں و عورتوں نے اپنی جانوں "یعنی اپنے بھائی مسلمانوں
پر نیک گمان کیا ہوتا۔ اور فرماتا ہے۔ يَعْظَمُكَ اللَّهُ إِنْ تَعُوذَ بِاللَّهِ أَبَدًا۔ ان
کنتم مؤمنین۔ "اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب ایسا نہ کرنا اگر ایسا نہ
رکھتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "ایاکم والنظر فان
الظن اکذب الحدیث"۔ گمان سے بچو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔
رواہ مالک و البخاری و المسلم و ابوداؤد و الترمذی اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم انما شققت من قبلہ۔ تو نے اُس کو دل چیر کر کیوں نہ دیکھا رواہ مسلم
وغیرہ۔ مٹا سنے کو نام فرماتے ہیں کہ اگر کسی کام میں اگر ۹۹ سو فی فی غم کے نکلیں اور ایک
تاویل اسلام کی پیدا ہو واجب ہے کہ اُسی تاویل کو اختیار کریں۔ اور اُسے مسلمان
ہی ٹھہرائیں کہ حدیث میں آیا ان لا سلام بصلو ولا یعنی۔ اسلام غائب رہتا ہے
اور مغرب نہیں کیا جاتا۔ رواہ الرازی و النورانی و البیہقی و الفیاض و الخلیل عن
عائذ بن عمر و الحدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
و سلمہ کہ بلا وجہ محض منہ زوری سے صاف ظاہر واضح معلوم معروف معنی کے انکار
کر کے اپنی طرف سے ایک عنوان مردود و معنوی معطوف و احتمال کھڑے اور اپنے
بے علم غیب و اطلاع حال قلبی دعویٰ کر کے زبردستی دوسری ناپاک مراد مسلمانوں کے

سرپانڈ سے ۔ دیرکات الامرا (صفحہ ۲۸۶)

یہ نذرہ عبادتیں ایسی صاف اور صریح ہیں کہ جن میں کوئی شک و شبہ بھی قابل اور تردد نہیں کر سکتا کہ مولوی احمد رضا خان صاحب نے جو کچھ کر دیا ہے کوئی بھی تکذیب الی اسلام کے بارہ میں امتیاط نہیں کر سکتا۔ اور فقط اضیاط ہی نہیں بلکہ عبارات مذکورہ سے اور بھی چند امور ثابت ہوتے ہیں جو اب زور سے کھینچے گئے قابل ہیں۔

(۱) امر اقول۔ یہ کہ فقہائے کرام کے نزدیک جب تک کسی مسلمان کے کلام میں کوئی احتمال بھی اسلام کا ہوگا اُس کو اُسی سننے پر عمل کریں گے جو اسلام کے موافق ہوگا اگرچہ اُس کے مخالف ۹۹ احتمال کیوں نہ ہوں اور ۹۹ قید بھی اتفاق سے اصل مطلب تریب سے کہ جب تک ایک احتمال بھی اسلام کا ہے تو اُسی کو تریج نہ لگی اگرچہ اُس کے مخالف بن کر اُن کی عمریں۔ الاسلام بیسولہ یعنی ۔

(۲) آخر دوم - اس کلام کو معنی اسلامی پر عمل کرنا واجب ہے اور اسی تاویل کو اختیار کرنا ضروری نہیں وہ مسلمان رہے ۔

(۳) آخر سوّم مسلمان کے کام کو ایسے معنی پر عمل کرنا کہ جو مستلزم کفر و بوجہ و کدائیس کے صحیح معنی پر بے تکلف درست ہوں یہ قطعاً ناگہیر و اور حرام ہے۔

(۴) امر چار قسم ہے۔ یہ کہ معنی اسلامی ہیں سے قائل مسلمان رہے اگرچہ وہ ضعیف ہی کیوں نہ ہوں اور معنی کفریہ اگرچہ قوی ہی کیوں نہ ہوں اگرچہ معنی اسلامی ہیں تکلف ہی کہنا پڑے اور معنی کفریہ نہ ہیاست، قوی بلا تکلف مفہوم عبارت ہوں مگر جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ قائل کی مراد معنی کفریہ ہیں، اس کا نام کو معنی اسلامی ہی پر عمل کریں گے اور قائل کو مسلمان ہی کہیں گے کیونکہ جب تک ضعیف یا ضعیف احوال پر عملی اسلام

کہ ہوگا تو اسے مسلمان ہی کہیں گے اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ جب یہ احتمال ضعیف سے ضعیف ہے تو اس کا مقابل قوی سے قوی ہوگا۔

(۵) امر پنجم - معنی اور قاضی کو مسلمان پر حرجی علی واجب ہے۔ عند اللہ کسی کا مسلم کا فرہونا اس کی تحقیق کا معنی و معنی کے متعلق نہیں کلام سے جب تک ضعیف احتمال بھی اسلام کا ثبوت ہوگا معنی کا فتویٰ اور قاضی کا کلمہ اس کے اسلام ہی کا ہوگا اگرچہ قصاصینہ دسین اللہ اس کے ارادہ کے موافق معاملہ ہوگا قاضی اور معنی کا فتویٰ واقعہ کو نہیں بتاتا بلکہ مفاد کلام ظاہر کرنا اس کا کام ہے۔

(۶) امر ششم - کسی کلام کے معنی اگر احتمال کفر رکھتے ہیں اور معنی کفری محتمل ہو۔ مزید ہوں تو اس سے ناقل کا کلمات نہیں ہو سکتا کیونکہ کفر عقوبت میں نہایت ہے۔ تو اس کی جاتی بھی اتہامی درجہ کی ہونی چاہیے اور جب معنی کفری محتمل ہیں تو اتہام درجہ کی جانیئے نہیں یعنی اتہام درجہ کی جانیئے جب ہوگی کہ جب معنی کفری ایسے مزید ہوں کہ اس کے سوا دوسرے معنی کا ضعیف سے ضعیف ہی احتمال باقی نہ رہے۔

(۷) امر ہفتم - کسی کو کفر کرنا نہایت معتد بہ فتویٰ معنی ہے کسی کو عند الشرح کو اس سے زیادہ سالی تکلیف نہیں دے سکتا اور اس قول سے زیادہ جرائیں کہ ممکن کر لے کہ فرمے کہ تو کو یہ نہایت معتد بہ سالی ہے تو اس بندہ پر اس کا قول بھی نہایت جانیئے فی القول ہوا اور وہ ہے کہ صریح کفر کہے اگر کفر اس کے کلام سے بطریق احتمال منہوم ہوگا تو یہ جانیئے کلام نہایت کو نہیں پہنچی اس وجہ سے اس کو کفر بھی نہیں کہا جاسکے گا۔

(۸) امر ہشتم - احتمال نافع اور واقع کفر ہوگا جو عبارت سے نکلن ممکن ہو اور جو عبارت سے نکلنا ممکن ہی نہ ہو اور باطل و دلائل کلام کا مدلول ہی نہ ہو کہ وہ احتمال مفید

ہو سکتا۔ فرض عبارت قبضہ کفر ہو جس میں باطن و دلائل و اسے کوئی طریقہ بھی مخالفت معنی کفری ہو سکے۔ درہم کی طرف سے قاعدہ میں اگر اس کا عمل حسن ہی سکے گا تو وہ شخص کا کفر نہ ہوگا اور اگر کام مجرب سے کفری کسی معنی کو بھی محتمل نہ ہوگا تو ایسے معنی جن کو احتمال کسی طرح ہی محتمل نہ ہوں اور ان معنی کی کسی طرح بھی کلام میں گنجائش نہ ہو تاہل قبول اور واقع کفر دیکھ سبھے جاویں گے۔

(۹) امر نهم - اور مذکورہ بالا جناب مولیٰ احمد رضا خان صاحب کے بھی مسلمات سے ہیں اور انھیں یہ جناب نافع صاحب کا علمدار آد ہے۔

(۱۰) امر دہم - خان صاحب جن حضرات کی تحفہ کفریہ جبری میں فرمائی ہے اس سے پہلے ان کو مسلمان بناتے تھے ان کے کفر کرنے سے ہزار ہزار بار تماشائی فرماتے تھے اور اس کا پانچا مذہب اور فتنے اور ارادہ استقامت و عتار و مرضی قرار دیتے تھے مگر جب ان کا کفر مزید یقینی قطعی واضح روشن بل طور اور آفات زیادہ ظاہر ہو گیا جس میں اصلہ اصلہ ہرگز کوئی گنجائش کوئی تاویل نہ نکل سکی کسی دوسرے معنی پر اس کا عمل کرنا محال ہو گیا تب آخر مجبور ہو کر ان کے کفر کا فتویٰ دیا جب صاف مزید و شتام وہی رب العالمین و مدبر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین انکھ سے دیکھی تب بدین کفر جاری ہی کیا تھا اگر عبارات مذکورہ کے اذاعات تو بہت زیادہ ہیں مگر تھک عشرۃ کا مصلہ ہی پر ختم کر کے اصل صحت کی طرف رجوع کیا جاتا ہے کہ جن عبارات میں معانی کفریہ کو سوا ہی نہیں ان کی بنا پر مولوی احمد رضا خان صاحب جیسے ناضل اور محتاط کیسے کفریہ کہتے ہیں دفع کفر کے واسطے قرادانی سے ادنیٰ او ضعیف سے ضعیف تر احتمال بھی کافی ہے پھر جب مزید معانی موافق اسلام ہوں

اور معافی کفر یہ بطریق من طرق اللہ کا یہ منہم کام نہ ہوں تو جناب خاں صاحب کی تکفیر اور
تکفیر بھی ایسی تکفیر کہ جو ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر نہیں ہیں اتنا اس مسئلے کو کون چاہے
تکرفع اشتباہ اور حق واضح ہو جائے۔

اس مشہد کا جواب ہمارے نزدیک تو ایسا دشوار ہے کہ مل بھی نہیں ہو سکتا سانپ
بھی مر جائے اور انھی بھی نہ ڈرے اُن عبارت سے مراد کفر بھی منہم نہ ہوا دھر
جناب خاں صاحب مخاطب بھی بنے رہیں قائلین کی تکفیر بھی ہو جائے عقل سے ظہر
بات ہے۔ ہاں دلع تعارض کی صورت ہماری رائے ناقص میں یا تو وہی ہے جو
مدرس العرب والجمہ العالم الجلیل والفاضل البلی قزاقا مثل مجدد الفاضل فارکس
میدان التحریر والتحریر المحدث المغیر القیصر الخیر جناب مولانا مولوی سید حسین احمد
صاحب مہاجر مدنی محنت فرماتے ہیں کہ رسالہ الشہاب النبی علی السنی لکھنؤ
میں تفصیل تام بیان فرمائی ہے جس کا جی چاہے رسالہ موجود کولاحظہ فرما کر تشکی کرے
اُس میں خاں صاحب کے حالات قدر سے تفصیل سے مذکور ہیں۔

ج۔ بدو زور و طبع دیدہ ہو شہد۔ جناب عالی کسی کا قول ہے جی چوں غرض ہر طرف
جب آدمی پر نواہشات نفسانہ کا غلبہ ہوتا ہے تو اُس کو کچھ خبر نہیں رہتی کہ وہی نے پہلے
کیا لکھا تھا اور اب کیا لکھتا ہے خاں صاحب نے دنیا کی تکفیر کرتے وقت جب اپنی بھی
تکفیر فرمادی اور خبر نہ ہوئی تو اُس کی کیا پروا ہے کہ پہلے کیا لکھا تھا اور اب کیا لکھتا ہے
رہا ہے بکواسی بنا نہ تو اپنی مع جملہ اتباع کی بھی تکفیر فرمائی اگر دیدہ و دوزی نہ ہو تو
تو کم از کم اپنی تو تکفیر نہ فرماتے جس کو روکھنفر علی الغاشش تکفیر میں مفصل بیان کیا گیا

سہ اور اسے نثری مسامحہ بین اور مناب خان صاحب ہی کے اقوال سے ثابت کر دیا
ہے کہ جناب خاں صاحب جیسے اپنے مخالفین کی تکفیر فرماتے ہیں اپنے دراپنے تبیین پر
بھی یہ ہی حکم نافذ فرماتے ہیں۔ یعنی جو شخص مولوی احمد رضا خاں صاحب اور ان کے اتباع
کو کافر نہ کہے اُن کے کفر میں کسی طرح کسی حال میں شک نہ کرے وہ کافر قطعی بنے لقی
الصفات اس کا نام ہے اور حق پرستی اسی کہتے ہیں۔

حکم ث۔ نہ یؤمن احدکم حتی یحب لاخیه ما یحب لنفسہ او کما
قالہ برنجان صاحب نے پرامل فرمایا ہے۔ پہلے خاں صاحب تکفیر میں اعتیاد فرماتے
تھے تو سب کے واسطے یہی حکم تھا اور جب باب تکفیر اس قدر وسیع ہوا کہ خود ذات شریف
بھی مرکز دائرہ کفر قرار پائے تو اور کسی کی کیا پروا ہے یا حافظ کا نقصان یا نباشد کا
مصدق ہے آخر آپ صوفی بھی تو ہیں اور ابن الوقت کے ایک یہ بھی سمجھتے ہیں کہ جو
مصلحت دقت ہو اُس پر عمل کیا جاوے جس کو توکل مذهب الغافلین پالیسی سے تعبیر
کیا جاتا ہے اُس وقت یہی مصلحت دقت عقلی کہ مرقہ جو سے کفر لازم کر کے دکھایا
جائے علم کلام کے فتوے نقل فرماتے جائیں تاکہ تمام لوگ ان کو کافر سمجھیں کافر نہیں
آخر میں کچھ سے بدل زبان سے یہ بھی کہہ دیا کہ ہمارے نزدیک تکفیر ختم اور درستی و
پسندیدہ نہیں ہے اگر کسی نے اس میں کیا تکفیر کیسے کہ تو آخری فقرہ سہرہری جاتے
کا در تمام رسالہ میں تو لکھ لکھا کفر کفر کی صدا میں بند ہیں حققت اُن تہذیبات کے
بناد پر مخالفین خاں صاحب کو کافر مقرر بھیجے گئے حقیقتہ الام کوئی کیا جائے۔

اب تو آدم سے گزرتی ہے آخرت کی خبر داجانے
کسی پندت سے سوال کیا تھا کہ اس سال بارش کیسی ہوگی جواب دیا کہ ٹھیک رہا

میں بے پیر دنگ اگر بادشہ ہوگی تو یہ مطلب کہ اتنی بارش ہوگی کہ گھر میں سے پانی پھیننے
 کر ٹھیکرا باختر میں دنگے اور نہ ہونی زیر مطلب کہ قلعہ سانی کی وجہ سے ٹھیکہ مانگتے ہوئے گئے۔
 یہ وقت جرمنی کا تھا کہ جو خان صاحب کی تکفیر کردہ اہل اسلام کو کافر نہ کہے وہ بھی قطعی
 کافر نہ یہ کیا خبر تھی کہ ایک سینہ زائد مظلوم کو رسائی کہیں سے دستیاب ہو جائیں گے
 اور وہ رقا تکفیر و فیرو بھی طلب کر اسی دے گا اس کا تو پہلے ہی کامل بندہ دست گرداننا
 کو رسائی خالصتہ کو نہیں مگر یہ مظلوم یہ بلائے آسمانی کیسے نازل ہوگئی آخر میں ہم نہیں کہہ سکتے
 کو خان صاحب نے بہ مزاج تعادق کیوں کیا ہے اور اس میں ان کی اصلی غرض اور مصلحت
 کیا ہے کہ پہلے رسائی میں تو تکفیر کے بارے میں وہ دنگ و دھج فرماتے تھے مگر اس معاملہ میں
 مذہب ہے اور مسئلہ بھری سے آج تک وہ جرمنی تک مداخلہ فرمایا کہ جو سامنے آئے
 پنج کمری نہ جائے وہ خود اور ان کے متبعین کی یوں نہ بول مگر چونکہ رسالہ اقتصادات
 البیرو من الذکاب المختصر ہے جس میں ہم نے خان صاحب کے جملہ متبعین کو غلام
 الطعان دیا ہے کہ بلا تفصیل اور سے جن کا بھی چاہے مرد میدان بنے اور جن امور کی
 سرانجامہ کا دعویٰ کرے غلام دربان میں اور اس ناچیز کی تکفیر کی ہے ان معنائیں کو تخریر ان اس
 ویرا میں قاطعہ و مخطوط الامان و اسکاٹ المندی میں دکھا دے مگر یہ تمام جماعت سے
 ہرگز نہ ہو سکے گا اور اگر وہ عبارات جن کی مراد کا دعویٰ کیا ہے دکھا سکیں تو اس
 معنوں ہی کو دوسری عبارات میں دیکھ دیں یہ بھی دیکھ سکتے تو ان مضامین کو لڑائی
 لازم ہی ثابت کر دیں گے تو کم فہم تکفیر نہیں جو خان صاحب کا دعویٰ ہے اور مفضل تھائی
 اس رسالہ کا اور رسالہ رقا تکفیر کا جواب ہر ناجی ہست ہی جلد ثابت ہو جائیں کہ
 ہم نے اپنے رسالہ الطعن الثلاثہ میں الاسود الذکاب میں مفصل بیان کیا ہے

ہم نے وہ دیکھا تھا کہ جن عبارات کو خان صاحب خواص و عام میں پیش کر کے مطلب
 بیان فرماتے ہیں ان کا مجمع مطلب خدا چاہے مستقل رسالہ میں لکھیں گے۔ اور یہ وہی
 رسالہ مرعوضہ ہے لہذا ہم اس بحث کو نہایت متعقبات طور سے عرض کرتے ہیں تاکہ مطلب
 کے سمجھنے میں کچھ غمخانی نہ رہے اور حق انشاء اللہ تعالیٰ روز روشن کی طرف واضح ہونے
 اس مقدمہ میں ہم مظلوم ہر کمرے پرست ہیں اور ان صاحب دعا علیہ اور داری انصاف
 اہل اسلام و اہل حق سے کہتے ہیں اور انھیں فی نفسہ کی درخواست اس حکم کی کہ ان سے
 کہتے ہیں جو عالم السرد و العلانیہ سے وہ جاسے بیان میں صدق کی دولت پوز تک دے
 اور اس میں راستی کا اثر پیدا فرمائے جس سے جاسے بھائی نقد اور انصاف کے
 طریقہ کو چھوڑ کر دوستی اور محبت کی راہ اختیار فرمائیں جن کے قلوب طلب حق کے
 لیے بے چین ہیں یہ مختصر بیان پر آگندہ تقریر باعث اطمینان و موجب حمیتہ خاطر ہو
 جائے۔ آمین ثم آمین۔

ہماری عرض یہ ہے کہ جناب مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے بلا وجہ
 بلا سبب محض ہوائے نفس و نفسانیت و حسب جاہ کی وجہ سے جملہ دست ویر مضامین
 کا خیر مفید مدعی ناکافی ثبوت کی بنا پر ہماری تکفیر کو اور ان کی اور اس وجہ شہرہ بگم
 جاری کیا ہے کہ جو ان کے مخالفین کو کسی حال کسی طرح کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔
 یہ امر خان صاحب کی حق پرستی و عبارات حق صاحب منقولہ سابقہ و تحقیق قدیم و
 دربانست و اخوت اسلامی سے بعید ہے۔

چونکہ ہم کو تحقیق منظور ہے لہذا جناب مان صاحب کی جانب سے جو واقعی
 عذرات کوئی ان کا بڑا فیر خدا پیش کر سکتا ہے وہ اپنی عقل کے موافق ہمیشہ کر کے

کے جوہر بڑا اور بہ بڑا عیب اس سے صادر ہو چکا تو اسے کفر بالاسمے طاق لکھی درکنار
فاسق بھی رکھو۔ ایسے عالم ربانی تو درکنار عالم دنیا بلکہ عالم علم بلکہ عالم سلطان بھی یہ گندہ سے
انفراط نہیں نکال سکے اس کذب و افترا کی وجہ بھی میری امر اولیٰ ہے اس کے جوہر میں
جناب خان صاحب ایک جعلی معنوی متولی چن کر مانتے ہیں جو مرنے والا تھا تو ان کا قابل
جنت نہیں۔

مؤلف برائین قاطعہ عمرۃ الشککین زیدۃ الخضرین عالم باعمل مولیٰ صفائی متقی حنفی
چشتی صاحب العلم والحلم مہبط اوارث البہل جناب مولانا ابوالخیر علی نقی صاحب
دامت برکاتہم وعلت ائزارہم کے دستر ایک یہ پستان عظیم شان عظیمت لہر یا کہ برائین قاطعین
تعمریج کی کہ ایسے کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے کیوں نہ کہ
تخروج من خواہم مدان یقولون انکذا یا برائین کی عبادت منقولہ تو درکنار برائین
قاطع کیا مولانا معروف کی جملہ تعینات بلکہ ہر سانس جملہ کا ہر کلمہ تعینات میں بھی اس
جمل گندہ سے نصیحت کفری محض کی تعمیریج تو درکنار شاہ و دارشاہ بھی نہیں نکل سکتا۔
اور انیس حضرات کی کیا تحقیص کوئی مسلمان بھی ایسا معصوم اپنے قلب میں نہیں لے سکتا۔
دوسرے یہ کہ ایسے معنی کو خدا کا شریک ماننا ضرور ماننا کہ جو بات مخلوق میں ایک کے لیے
ثابت کرنا شریک ہو کر دین کسی کے لیے ثابت کی جائے قطعاً شریک ہی رہے گا کہ خدا کا
شریک کوئی نہیں ہو سکتا بھلا شیعیں سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے
شریک ہو سکتا ہے ایسا عقیدہ اگر کسی بدعتی کا ہو تو احتمال بھی ہو سکتا ہے ان حضرات پر اگر
زراحت نہیں ہے تو اور کیا ہے تو کہ حضرت عائذ الحق والدین العین محبوب المسلمین البتہ معین
حضرت مولانا علی نقی صاحب برہانہ تعالیٰ معنیجو اسکندر اعلیٰ عتین نے

ان کا بھی جواب عرض کریں گے یا کاس معصوم پر میری صاحب کو تمام مقالے کی تکلیف ہی نہ
کرتی پڑے نہ شہادتی قاضی روی راضی آئی کا معصوم نہ جو گاجن کو دل انصاف خدا چاہے
خود دلائل فرمائیں گے خدا بندہ اپنے دعوے کو مستعمل اور مشرق عرض کرتا ہے اس سے
جواب شہید نہ کر دے بھی واضح ہو جائے گا۔

ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ مروی احمد رضا خان صاحب یہ دعویٰ کر کے کہ تعذیر و انصاف
میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی آخر الزمان ہونے سے انکار کیا ہے۔
حضرت خاتم المتقین خیر باب تحقیق قدوة اصحاب تہ قیام دگا و سلف محبت النعم
آمین آیات اللہ قاسم العلوم و انوارات مصدر العلوم والبرکات علی السنۃ و الاسلام
والسکین حمۃ اللہ علی العالمین امام الشریعہ و اعظمیۃ حضرت مولانا ابوالخیر علی نقی صاحب
محمود قاسم صاحب نافہ قوی قدس اللہ سرہ ارجم چنگیز شاہی مانتے رہائیں اور علوم عقیدہ
تفسیر کے ماہر ناسر اور باطن میں مقتدا امراض روحانی کے طبیب ہندوستان کے ہر گوشہ
میں ان کے قدس و علم فضل کی دعوم ایسا آؤنچا بلند پر دازنشانیں وقت خان صاحب
کو کونسا شکار تھا اس وجہ سے حضرت مولانا معروف کی تحفہ کی اور کرائی اور انکار
نہم زمانی مولانا معروف کے ذمہ کذب خالص دہشتان محض ہے۔

اسی طرح خاتم الخضرین و الفسیرین مزید مذہب انھما ابو حنیفہ و دوران و تلامذہ
ورشید الحق والدین مریع الکلی فی الکلی شیخ الزکوة و مصدر الہدایت و التیقین خانی
السنۃ السنیۃ حامی البعۃ لا یخفی فی اللہ و تر لائم حضرت مولانا علی نقی صاحب مروی
رشید احمد صاحب قدس اللہ سرہ ارجم پر یہ افترا فرمایا کہ وہ خدا کے کذب بافضل کو جانور
رکھتے ہیں اور جو اللہ سبحانہ تعالیٰ کو بافضل رکھنا مانتے اور تعمیریج کو سے معاذ اللہ کہتے تو

ہوئے نفس۔ جب جاہ عداوت اسلام وغیرہ وغیرہ میں تو اور کیا ہے۔

جناب خان صاحب کی جانب سے کسی ان کے سچے مستعد و نیر خواہ کے دل میں یہ خیال آئے تو حیدر نہیں کہ جناب مولا ماموی احمد رضا خان صاحب وہ شخص ہیں کہ ان کو مجدد زمانہ حاضر کہا جاتا ہے ان کے علم و فضل زہد و تقویٰ کا نعل سے نہ کہ حرب تک ہے جن امور کی صراحت کا دعویٰ کر کے خان صاحب کھٹیر کی اور کرائی ہے وہ امور تہذیب و اناس غیر میں ضرور صراحت ہی مذکور ہوں گے ورنہ محض نہیں کہ خان صاحب جھوٹی تہمت رکھ کر بلا وجہ ایک بے شمار جماعت سلین کو دائرہ اسلام سے خارج فرمادیں۔ وہ نہ کھٹیر بل اسلام کے بارہ میں اس قدر مضامین کہ دنیا میں اس سے زیادہ متصور ہی نہیں جیسا کہ عبارات سابقہ میں فوائد عشرہ سے ظاہر ہے۔ لہذا غایت قریح کی بناء پر وہ امور جن پر اس مسئلہ کی تشریح اور شخص موقوف ہے ان کو عرض کیا جاتا ہے تاکہ سند صاف اور متبع ہو کہ مہر ہی رائے کو راستے اور فیصلہ دینے کا موقع ہے۔

امور متفق طلب یہ ہیں

- (۱) مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے جن مضامین کفر کی وجہ سے کھٹیر کی اور کرائی ہے آیا وہ مضامین عبارات متقدیر تہذیب و اناس وغیرہ میں ہیں یا نہیں۔
- (۲) اگر مضامین کفر عبارات مذکورہ میں ہیں تو صراحت ہیں اور صراحت بھی ایسے جس میں کسی دوسرے مفہوم میں کمال نہ ہو اور عبارات میں سوائے مضامین کفر کے کسی صحیح معنی کی گنجائش ہی نہ ہو یا دوسرے کسی صحیح کا بھی احتمال نہ اول صورت میں حق بجانب خان صاحب ہے یا نہیں۔

برایں کا طعنہ نہ غرض کسی ہے اس وجہ سے کہ ان کو کسی اس پر ہم میں شریک نہ فرما کر ذہن و وقت کا مصداق فرمایا اور دہری کھٹیر کا حکم نافذ کیا گیا جو ان میں زبردہ اور اہل حقین کی صورت دیکھنے سے نمایاں آئے تاج الفخرین نیرتہ محمد بن علی مسلم فاضل علوم متقدم و فاضل جناب مولانا امام نظام الخاں اشرف علی صاحب تھانوی لا زالت شمس فیہ فرہم باز فہم و نجوم پر کا اہم امور کے پانچ نام خاص یہ برپا کیا کہ حفظ الایمان میں یہ تصریح کی کہ طریک کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر سچے اور ہر باطل جگہ ہر جا اور ہر جا پر پا کر حاصل ہے اور حفظ الایمان کی عبارت نعل ہر کا تہذیب و اصلاح پر فرماتے ہیں کیا اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صریح گالی دی گئی جس سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احتجاجی ہو طیب دیا گیا ضابطہ ہر باطل اور ہر سچے یا ہر کراصل ہے۔ یہ بھی مثل دیگر اہتمام کے کہ باطل بے اصل و دروغ ہے جس کی گنجائش آسمان و زمین میں تو ہمیں ملتی لگتی اگر ہو سکتی ہے اور بے وجہ جناب خان صاحب کے قلم کی زبان میں اور ان کی کچی تحریر میں صلائے مناظرہ میں جو الاسکاات المحدثی بندہ پر بھی یہی الزام اور ہتھان لگایا ہے کہ خدا کو صاف صاف جھوٹا کہہ دیا لغو و ہائے من ذالک۔

یہ وہ ہے جا الزام لگانے گتے ہیں کہ فرضی زور اور دہریوں کے فتنوں کو بھی خبر نہیں ہے کھٹیر قرآن اور کھٹیر اور صراحت پر موقوف ہے اور صراحت بھی کسی جس میں جانب مخالفت کا ضعیف سا حقیقت احتمال بھی نہ ہو لکن جس عبارت کا کتب مذکورہ سے خان صاحب نے نقل فرمایا ہے ان عبارات میں ان معانی کا ضعیف سے ضعیف بھی احتمال نہیں اور اگر معنی ان کے حالات اور سیاق و سباق کلام کے مقدم اور مؤخر کو دیکھا جائے تو ان معانی کفر کی کو بھی نہیں بلکہ خلاف ک کھٹیر پھر کھٹیر بھی اور گہ کھٹیر جہاں کھٹیر

(۱۲) مضامین کفریہ عبارت منقولہ تحریر الناس و تقریرہ کلامی ہوں یا صراحتہ ذہن پر بطریق افعال یا لازم مفہوم ہوتے ہیں تو حسب تک تامل کی مراد وہ مضامین کفریہ متعین نہ ہوں یا میں آفاق تامل کی تکفیر ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(۱۳) جب مضامین کفریہ عبارت منقولہ کردہ میں بالکل ہی نہ ہوں یا صراحتہ ذہن تو پھر غرض صاحب کی تکفیر فرمائی نیک نیتی اور اخلاقی صاحب کی عدم واقفیت اور عدم سلیقہ فہم عبارت امدود پر محمول ہوگی یا بد نیتی اور بالقد تصلیل ائمہ و ولادت اسلام داخل اسلام پر انگریزی صورت ثابت ہو جائے تو خان صاحب کی اعلیٰ درجہ کی بددیانتی خیانت تحریک اسلام اور بدترین مخالفین دین ہونا اہل عرب میں زاد جہانہ شرمنا و نگریں گویا ہو کر دوسرے کلام تمام دھڑک کر تکفیر کرنا ناقضہ عظیم ہو کر پڑ جائے۔ غرض صاحب کی بالقصد مرگب گناہ کبیرہ ہونا۔ غرض صاحب کی جود منقولات کا غیر متبرہ ہونا۔ اور اقول صورت میں جاہل ہونا تقریری دینے کے لائق نہ ہونا ثابت ہوگا یا نہیں۔ ان امور کی تفتیش کے بعد مسئلہ روشنی بحث ظاہر مقدمہ صاف حکم لگانا شائع کرنا بالکل آسان اور سہل ہو جائے گا لہذا وہ جود و جہد کی ضرورت نہیں۔

ہم اسے ذمہ ان امور کا ثبات کرنا ہوگا۔

(۱) عبارت منقولہ تحریر الناس وغیرہ میں مضامین کفریہ بالکل نہیں۔
(۲) یا اگر مضامین کفریہ صراحتہ ذہن ہوں مگر افعال اور لازم کے طور پر ہوں تب۔
والف ایسی صورت میں قاضی و مفتی کو تکفیر حرام نہ جانا ہے جب تک کہ کفر تامل کی مراد معلوم نہ ہو جائے کہ اس نے معنی کفریہ ہی مراد لیے ہیں اور اس وقت تک مفتی و قاضی پر واجب ہے

گراں کر سلطان ہی کہے جب تک کہ درویش کی طرح آتا ہے زیادہ روشنی نہ ہو جائے کہ اس نے سننے کفریہ کو اختیار کیا ہے اور حکم اسلام کیلئے اصلاح کوئی ضعیف نہ ضعیف مل بھی باقی نہ رہے۔ فاف الاسلامہ جلی و لایعلیٰ۔

(ب) معشیتیں تحریر الناس وغیرہ نے معانی کفریہ مراد نہیں لیے یا کم سے کم معانی کفریہ کا مراد لینا ثابت نہیں۔

(ج) در صورت عدم ثبوت مراد معانی کفریہ در صورت مراد معانی صحیحہ ازل صورت میں بوجہ حق نہیں کے اور ثانی صورت میں بوجہ مراد ہونے معانی صحیحہ کے تکفیر حرام ہے۔

(د) اگر عبارات متبرہ الناس وغیرہ میں مضامین کفریہ بالکل کی طرح نہ پائے جائیں یا صراحتہ ذہن ہوں اور ان کا مراد لینا بھی ثابت نہ ہو جائے صحیح کلام مراد لینا ثابت ہو تو مولوی احمد رضا خان صاحب کی تکفیر کرنی اور کرائی گس عمل پر محمول کی جائے گی۔

والف، آیا مولوی احمد رضا خان صاحب کو اردو عبارت کے سمجھنے کا سلیقہ نہیں اور وہ اس تحفہ میں مسند میں کیونکہ ان سے قطعی ہوں اور ان کے فعل نیک نیتی پر مبنی ہے مگر ان وہ عالم نہیں اور ان کو تقریری دینا اور اہل اسلام کو ان سے تقریری لینا جائز نہیں درہ و مطابق حدیث ناقتہ و ابغیر علمہ فضلہ و اصلہ و کما قال کے مصداق ہوں گے۔

(ب) یا مولوی احمد رضا خان صاحب پر غیری نے دیدہ و دانستہ عبارات صاف و صریحہ کا غلط مطلب بتایا یا بوجہ افعال محبت اور حکم کی مراد بھی مننے صحیح ہونے کے اور اس وجہ سے کہ حکم کے صحیح مننے مراد لینے کا حکم ہے یا اگر حکم کی مراد معلوم نہیں تو بوجہ حکم کی مراد کے علم نہ ہونے کے ہر وہ صورت میں اس کلام کو صحیح مننے ہی پر عمل کرنا ضرور تھا۔

مگر غرض صاحب بیتی لفظ و حسد و بجاہ و شہرت ناموری بغیر اہل اسلام عداوت

مسلمین کی وجہ سے باقاعدہ ترسب لگا کر کفر کے ہونے اور لڑائی عداوت کو کبر و بھڑک کے سہارا کر کے کفر سے علیحدہ کر دیا۔ اور اس پر اصرار بھی کیا اس وجہ سے بھی ناقص ہو کر اس قابل نہ رہے کہ اہل اسلام اُن سے خوفی لیں اور اُن کی جو کمزوریاں تھیں غریب و معیور بھی اس وجہ سے اُنھوں نے عداوت میں شریک نہ ہوئے۔ اہل اسلام کی بے شمار جماعتوں کا کھنڈہ بھندوستان جس میں وہ خود بھی متواجف تھے بلکہ تمام مسلمان روئے زمین کے داخل ہو گئے۔ سب کی تحریک لڑائی اور وہ بھی دھوکہ دہی کے اور دھوکے اور خوف کے اور وہ بھی عداوت کے اور وہ بھی ربا بنی کے اور پورا دور وہ بھی کسی دلیوری کے کہ رسائل اور دوسرے مضامین نام بھی پھر رسائل مطبوعہ اور جو رسا اور الہام بھی کہاں کہاں ہیں پھر عرب ہیں اور عرب میں بھی عربین شریفین اور اہل اہل بھی نام مسند ہرام اہم نام درج ہیں ۔

تو ایسا شخص عامہ اہل اسلام کو اور انور میں دھوکہ دینے کے کجائونٹ رکھنا ہے اس وجہ سے اہل اسلام زمان سے نفرتی ہیں زمان کے فاضلے قابل عمل ہیں۔

وہ امور جن کا ثبوت کرنا خان صاحب کے ذمہ ہے یہ ہیں

۱۱۱ جن امور کفریہ کی مصلحت کا دعویٰ خدائی صاحب نے کیا ہے وہ امور صراحۃً لہذا بات منقولہ
تسخیر الناس وغیرہ جس کو کھاتے مائی نہیں۔

(۲۱) اگر وہ اور عرصہ تھوڑا دیر اس دغیر کو گمان عبادت میں نہ بنائے جائیں بھی کرمو کوئی احمد رضا خان صاحب غفلت فرما بہت تیرہ اور عبادات مفرد لکھتے نہ گویہ میں از گناہ اور بطریق احتمال ہی کے سرور ہوں۔

(۳) اگر وہ ہو کہ کفر بہ بطور احتمال عبادت منقولہ تخذیر الناس وغیرہ میں ہوں تو ایسی صفائی کفر

کے مراد شکم پر دیل منبذ یقین کیا بت در صورت نہ ہونے دیل کے نقطہ معنی کفری کے متعلق ہونے سے قبل اس کے مراد شکم بھی وہی ثابت ہو کفر ہو سکتی ہے ۔

(۴) اگر وہ امور کفر بہ صراحت میں نہ دلائل تو کفر کفر کی کیا وجہ اور ہم نے جو الزامات مولوی احمد رضا خان صاحب کے زمرہ کے لئے ہیں لازم اور ثابت کیوں نہ ہوں گے۔

۱۵۱۔ اگر معافی کفر پر عبادت مفقود تہذیب اس دفعہ سے عداوت ثابت نہ ہوں اور دست برد
اختیار معافی کفر پر کے منظم کی مراد میں ثابت نہ ہو اور اس صورت میں کفر ناجائز اور عام ہو
تو ایک دفعہ عداوت دوسرے کلمہ کفر پر دو غیرت مولوی احمد رضا خان صاحب کے ثابت ہو کر
جما سے تمام الزامات خان صاحب پر کیوں ثابت ہوں گے۔ حجاب مولوی احمد رضا خان صاحب
کی جائے کوئی ان کے غیر ذراہ گیری رائے ناقص میں نہایت درجہ کی نا پسندیدہ کر سکتے ہیں چنانچہ
خان صاحب ایسے ترین اور نفی اور خیر اور بے وث عالم ہیں کہ اس دوسرے کا خودی غیرت
چلے گی۔ اور تمام امور کو رد بے نفس نفیس ہی نے فرما دیا ہے جو کہ تو حفظِ حلالی دینے کی ضرورت
ہے۔ یہ مقدمہ اعلیٰ حضرت پر اس طرح دائر نہیں ہوا ہے یہ شور وغل تو ایک مدت سے چل رہا تھا۔
مردمیں سے تو بہتیں سن کر ان کو کفر سے فوری کریں یا نہ تو ان کو کریں وہ کیوں کر خوش کرنے کی
غرض سے یہ شور مچایا۔ تاہم کہ جناب خان صاحب کے معنی میں کفر اور کفر ہی تو اپنی جے خلائ
کو کافر کہا۔ خلائ کی کفریہ ہی عالمہ۔ الزام اعلیٰ حضرت خان صاحب بالکل بے اصل اور
افسوسہ ملاحظہ فرماید ایمان و کفر اس میں ارشاد فرمانے ہیں۔

۱۶۱) امام جوادؑ علیہ السلام کی عمر کا کھانے اور دن و رات کے اُن پرانے جبرے ٹرانسے کو پرچال جیتے ہیں کہ علماء اہل سنت کے فتوے کی طرح کہ ایک اعتبار پر اگر وہ روزہ فرما سکیں بات پر کہ تو کہہ دے جسے سن کر کہیں میں پیشہ کشوری کے فتوے چھپ کر کہے ہیں (اردو نامہ مولیٰ) اہمصل و جری کو کہہ کر کہ وہ جبرے مولیٰ اسفنی

صاحب کو کہہ دیا۔ مروی عبدالحی صاحب کو کہہ دیا پھر جن کی کیا اور پھر بی بی کو کہہ دیا وہ اتنا اور
عانتے ہیں کہ عافانہ حضرت شاہ عبدالحق صاحب کو کہہ دیا کہ یہ شاہ ولی اللہ صاحب کو
کہہ دیا۔ حاجی احمد صاحب کو کہہ دیا۔ مولانا فضل الرحمن صاحب کو کہہ دیا۔ الخ یہ
الزامات بیان قرآن کریم فرماتے ہیں۔

(۸) کہ ان کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے۔ ان اللہ لایہدیکم سبیل الذین انتم انتم منہم۔ عقل
حالت یوحی انھم ان کتبہ تصاد فیہن۔ اس سے زیادہ کی جس حیاست نہ تھی مگر
یقیناً قہار نے ہم ان کی کڑائی کا وہ روشن ثبوت دیں گے کہ ہر مسلمان پر ان کا مغز ہی ہونا اتنا
سے زیادہ ظاہر ہو جائے اس کے بعد علیہ حضرت جناب خلیفہ صاحب دینی مبارات و بارہ امتیاط
کنفیہ نقل فرمائی ہیں جو اوپر تہذیب الیابان سے نقل ہو چکی ہیں ملاحظہ فرمایا جائے ان عبارت متحولہ
کے بعد مسئلہ میں فرماتے ہیں۔

(۸) کہ جس تندرہ مذکور زیادہ کنفیہ یہ شدہ امتیاط عیدین نصیحتات الخ فیہ غیر کہ اترا کنفیہ بلے
حیاتی اور کیا ظلم کنفی گنوا نا پاک بات پھر نہیں فرماتے ہیں۔

(۹) ان دشمنیوں کی کنفیہ قراب چند سال پہلے مسئلہ بھری سے فرماتے ہیں جب اللہ بختہ
چچی ان عبارت کو بغیر نظر فرماؤ اور انشاء اور رسول کے ثبوت کو سامنے رکھ کر انصاف کرو
یہ جو اتریں قطعان مغز یوں کہ انہی رو نہیں کرتیں کہ ملوڑ صاف صاف شہادت دے
ہی ہیں کہ لایسی عظیم امتیاط لائے ہرگز ان دشمنوں کو کہ فرما کہ جب تک یقینی قطعی واضح روشن
جلی طور سے ان کا مغز کنفیہ قراب سے زیادہ ظاہر ہو جائے جس میں اصلہ اصلاً ہرگز ہرگز کوئی گنجائش
کوئی تاویل و تکل سکی کہ آخر یہ تہذیب اندوہی تو ہے جن کے کا یہ پرستہ شتر وجہ سے لازم کو بغیر
دستہ کی جی کہتے ہیں کہ جس حاسہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لا الہ الا اللہ کی کنفیہ سے تہ

زیادہ ہے جب تک وہ کنفیہ قراب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور کہ اسلام کے لیے مسئلہ کوئی
ضعیف و ضعیف عمل بھی باقی نہ رہے یہ بندہ خدا کی فریاد ہے جو خود ان دشمنیوں کی نسبت جب
تک ان کی دشمنیوں پر اطلاع یقینی نہ ہو تھی بلکہ قہار نے کرام و کم کرام کو فرما کر ثبوت دے کر
کھچ چکا تھا کہ ہر بار ہزار بار عاشقین ہرگز ان کی کنفیہ نہیں کرتا۔ جب کیا کر ان سے
طالب خطاب و محنت ہو گئی جب ان سے باور آئی کہ شرکت نہ تھی اب پیدا ہو گئی۔ عاشقین مسئلہ ان
کا عطا و محنت و عداوت و عداوت خدا و رسول ہے جب مسئلہ ان دشمنیوں
سے دشمنی صاف نہ ہوئے یا اللہ و رسول کی جناب میں ان کی دشمنی نہ دیکھی نہ تھی جس وقت
تک کہہ کر ان کی پاس لازم تھا غایت امتیاط سے کام لیا حتیٰ کہ قہار نے کرام کے حکم سے طرح طرح
ان پر کنفیہ لازم تھا مگر امتیاط ان کا ساتھ دیا جنھیں غلام کامسک انہی کرنا۔ جب صاف مریج
انہر مغز و ریات دیو و شمس دہی رب العالمین و سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و علیہم السلام
آنکھ سے دیکھی تو اب بے کنفیہ زیادہ نہ تھا کہ اگر بارزادین کی تعزیریں سن چکے ہیں کہ من شک فی
حدیثہ دیکھو، حدیثہ کنفیہ تہذیب مسئلہ:

وہ تہذیب سے معنی میں تہذیب ان اس وغیرہ کو کہ کنفیہ یقینی قطعی واضح روشن جلی طور سے
آتماک زیادہ ظاہر ہو گیا جس میں اصلہ اصلاً ہرگز ہرگز کوئی گنجائش کوئی تاویل و تکل کے اور
حکم اسلام کے لیے مسئلہ کوئی ضعیف و ضعیف عمل بھی باقی نہ رہا ہو کہ جس کو اعلیٰ حضرت
خان صاحب تہذیب ۳ و ۴ و ۵ و ۶ پر بیان فرمایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔

(۲۰) وہ گناہ جن میں ہر گناہت کنفیہ میں دروں سے انھوں نے خود اپنی زندگی میں چھاپ کر
خاشا نہیں اور ان میں بعض دفعہ دوبار بھی چھپیں وہ تمام مدت سے غلام اہل سنت نے ان کے
رو چھاپے لیا و غلام نے کیے ۳۵۔

دو تھلے جس میں اللہ تعالیٰ کو صاف کا وہ پہنچا، مانا ہے اُس کا اٹھا دوسرے تھلے متعدد دفعات روشنائی ہوا آخر یہ دوسرے تھلے بھی صاف کا انتقال ہوا آخر اس وقت تک مسکت رہے۔ انہی مفعلاً ۱۵۴ و ۱۵۵ قید۔

(۲۱) نہ کہ گمان کہ تو نے میرا نہیں ہلا کر خود پہنچائی ہوئی تھی توں سے تو نے ہلا کر اسہل کیا۔ تیری بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو میں نے سنا تھا تب سے جس کو میرا مطلب یہ ہے کہ تو میری کن نسبت کوئی سہل بات بھی جس پر اتفاقی نہ کہ زید سے اُس کا ایک ہمراہی توفیق اُس کی زندگی تندرستی میں غلامی نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً میری کھڑ ہو اور سالہا سال اُس کی شہادت ہوئی رہے لوگ اُس کا رو پہنچا پا کر میں زید کو اُس کی بتا پر کھڑ تھا پا کر میں زید اُس کے بعد بزدل ہوں پئے اور ہر سب کچھ دیکھتے تھے اور اُس تو نے کہ اپنی طرف نسبت سے انکار ادا شائع کر کے بلکہ دم سادہ سے بیان تک کہ دم نکل جائے کیا کوئی عامل گمان کر سکتا ہے کہ اس نسبت سے اسے انکار تھا یا اُس کا مطلب کچھ اور تھا۔ قید ۱۵۴۔

(۲۲) اور ان میں سے جو زندہ ہیں آج کے دم تک مسکت ہیں شاہی چھاپی کتابوں سے منکر ہو سکتے ہیں۔ شاہی دشناموں کا اور مطلب کھٹکتے ہیں قید ۱۵۴۔

ان عبارات سے دلائل ثابت ہوتے، اول تو یہ کہ ان کتابوں میں یقینی باتیں داخلہ و حفظ اللہ ان و تحذیر الناس ذلہ سے خرب میں وہ کفریات مراعات ہیں۔ دوسرے اُن کے معنی کی مراد بھی وہ معانی نہ کہ یہ ہیں ورنہ بعد اطلاق تحذیر ان عبارات کا مطلب صحیح ضرور شائع کرتے ورنہ ہر عامل بھی یقین کرے گا کہ مصنفین کی مراد ہی معانی نہ کہ یہ ہیں اور ان ہی دو امر کتابت کی جناب مولوی احمد رضا خان صاحب کے ذریعہ جو مانے تحفہ سے پہنچے پانچ امور مندرجہ ترتیب سے دو ہی پر انصاف صاحب کے مدخل کا مدار تھا۔ سو وہ ثابت ہو چکا کہ مولوی کے

بیان کرنے کی حسب حاجت ہو کر ان دو امروں میں سے ایک بھی ثابت نہ ہو۔ اول بحول اللہ تعالیٰ وقوت اللہ جل جلالہ عایشہ الانبیاء شہ۔ آپ نے بھی اسی طرف کی تقریر کی ہے میری گزارش موقوف ہوگئی تو خدا چاہے صحت کا رنگ ہی بدل جائے گا جیسے اب عالم کفر و کفر کی اندھیری گھاٹی سے تاریک ہو رہا ہے خدا چاہے کوئی دم میں نور اسلام سے عالم منور ہو جائے گا۔ اور مولوی اور زید کسمی اور شاہی حکم تحفہ کے سند پر غلبہ گناہ مسلمان ہی مسلمان نظر آئے گئے و انتہا تک شہد حق قیادت۔

ابھی تک یہ جو تحریرات جناب مولوی احمد رضا خان صاحب ہی کی طرف سے تھیں ہوئی ہیں جن سے تحفہ میں اقتباس وغیرہ منبر باغ نظر آ رہا ہے صاحبو باقی کئے کئے کئے کے دانت اور جو تھے ہیں اور کمانے کے اور ایک شکاری کی کہ درکار ہوا تھا اپنی اُس کی آنکھوں سے پانی بہت جایا کرتا تھا کہ ناواقف آدمی دیکھے تو خیال کرے کہ یہ شخص رو رہا ہے ایک دفراس شکاری نے جال بھیلایا اور بہت سے خرچہ بیکٹا گناہ پر بندے چھین گئے شکاری اُن کو جال میں سے نکال کر کسی دوسرے طرف میں رکھ تھا۔ اور آنکھوں سے پانی جو جاری تھا اُس کو پوچھتا ہوا تھا ایک پرندہ نے اُس کی آنکھوں کے پانی کو دیکھ کر کہہ دیا کہ ہمارے چمن جانے پر رہا ہے دوسرے پرندے سے کہا کہ ہر شکاری بہت ہی بڑا حملہ ہے کہ ہمارے چمن جانے پر رہا ہے دوسرے سے جواب دیا کہ اُس کی آنکھوں کو مت دیکھ کر پانی آنکھوں کی طرف خیال کر۔

جناب خان صاحب کان دوازدہ سالہ عبارات کو خیال و فرمایا چاہیے ان پر تمام غرض ہوگئی اُن زمان صاحب کے جدید قانون سے عہدہ فسخ فرمایا ہے۔ اور اسی دوسرے خان صاحب اور ان کے جواہر جواہر ان کی حال کی طرح بھی کہ کر کے یہی تامل و شک اقتباس کر کے گزرتی

جناب خان صاحب ملکا کو نہیں جس کی تفصیل درالکلیہ میں نقل فرمائی ہے وہیں مرصع ہے جناب نعت صاحب وہ مقام صاحب میں ہے جو شمس سے قبل ہے بقدم مبارک ۱۲۳۰ سے قبل کی ہیں۔

ہم تمام امور میں کما ثبات کرنا چاہتے تھے کہ ان پر انشاء اللہ تعالیٰ مفصل بحث کریں گے اور خان صاحب کی ان عبارتیں چشہ کرہ ہی سے اپنا نسخہ ثابت کر کے نفع و فساد کا فیصلہ فرما چاہے حاصل کریں گے اسی وجہ سے ہر امر میں خان صاحب کی ان عبارتیں چشہ کرہ کے جناب خان صاحب اور ان کے اصحاب کو کاشف کو کاشف کی محال ہی ہو رہے اور فیصلہ قطعی اور مسلم فریقین پر مگر تفصیل سے قبل اس قدر عرض ہے کہ جیسے جناب خان صاحب کی اس عبارت سے ثابت ہو گئی ہے لطف کی بات یہ ہے کہ ہم بھی اپنا دعویٰ اسی آفری عبارت سے ثابت کریں تاکہ یہ ظاہر ہو جائے کہ جناب خان صاحب کی عبارت انہیں کے مخالف ہے بخور ملاحظہ ہو۔

جناب خان صاحب عبارت نمبر ۱۱۱ تہذیب و گم میں فرماتے ہیں کہ ہرگز کو نہ کرنا واجب تک یعنی قطعی واقعہ روشن بل طور سے ان کا مزید کو نہ کرنا جبکہ زیادہ ظاہر نہ ہو یا جس میں افسانہ جبر ہرگز کو نہ کرنا کائنات کی ناپید زکلی کے اولیٰ عبارت کے ذیل میں یہ بھی فرماتے ہیں کہ ہمیں چاہئے کہ ہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل بلاد اسلام کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وہ جو کفر آج تک زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لیے افسانہ کی ضعیف سے ضعیف عمل بھی باقی نہ رہے اجمال میں ان ہی دو عبارتوں پر کفایت کرے کہ عرض کرتا ہوں کہ اظہار ہوں عبارت مذکورہ تہذیب و گم ۱۱۱ کو جو فرمایا بیان فرمایا جاتی ہے۔ مقدمہ اولیٰ کو تخریج یزید بن زکریا و طبری میں کفریات مراد ہیں۔ مقدمہ ثانی کی کتابوں اور نمبر سے نسبت معنی میں اور بھی کی ہے اور ان عبارت کی مراد اس کا کفر ہونا معنی میں اس سبب کہ جو معنی میں اس کے کفر میں اور کفر میں کیا ہے۔ مقدمہ اولیٰ کی عبارت دوسری فرماتی ہے وہ عبارت یکے پر ہوتی ہے کہ افسانہ فرمایا ہر گاہ کہ اگر وہ عبارت

کا مطلب ہے جسے ملکا کو سمجھ میں نہ آیا ہر گاہ یا قصد اجہوت ہوا ہوگا۔ (مقدمہ ثانی کا کفر سے نسبت کیا ثبوت یحییٰ۔ ۱۰۱) اور یہ کہ ہر کفر کو کفر کہہ کر ۱۲۱) ساہ سال تک اس کا رد ہو کر اشد است ہر (۱۰۲) اس کی بنا پر لوگ اس کو کافر بنا لیں (۱۰۳) ازید مدت دراز تک زندہ ہے۔ ۱۰۵) اب سب کچھ دیکھتے تھے اپنی طرف نسبت سے انکا افسانہ شائع کر کے اور یہ کہ کفر کو فتنے میرا نہیں ہے بلکہ ان کو فتنے سے انکار دہل ہے (۱۰۷) ذی بربا کا مطلب وہ نہیں جو کفرین بتا ہے جس کو کفر کا مطلب ہے (۱۰۸) کو کفر میں کی نسبت کوئی سہل بات نہیں جس پر اقامت کرنا نتیجہ ان تمام واقعات کے بعد کیا کوئی قائل گمان کر سکتا ہے کہ اس نسبت سے اسے انکار تھا یا اس کا مطلب کچھ اور تھا یا مقتدا پر جرح حاضر ہوں (مقدمہ اولیٰ) کفر سے کی نسبت سے شک شکم کو اس کا اگر وہی معنی ہو جو مذکور ہوا تو مزید کفر ہے جس کے وہ معنی مراد ہوں وہ کافر مگر واقعی گنگو اس میں ہے کہ جو معنی میں خان صاحب نے نقل فرمایا ہے یا وہ معنی واقع میں اس کفر سے کہ ہے بھی یا نہیں (۱۰۹) خان صاحب ایک جگہ پر مسلسل ہے یا خان صاحب کا انتخاب ہے اس واسطے کہ جب بطور اور مسلک کتب کی طرف خان صاحب نے وہ معنی میں خوب فرمایا ہے کہ جس کی معنی میں کفر مشن کو بھی نہیں۔ تاہم ایسا فتنی جو کی ایک جگہ ہم زیارت سے بھی شرف نہیں اس کی نسبت کیا کہ کہنے میں کہ وہ معنی میں اس میں ہیں یا نہیں۔ مقدمہ ثانی کا مقدمہ اولیٰ میں ہے (مقدمہ) یہ بھی تسلیم کرنا کہ اس سال اس کے طبع کو کراشت ہوئی ہو چاہے طبع کر کے کراشت ہو گھر کو کراشت ہو اپنے دوچار مقتدین کو کہے دیا ہو یا اپنے طبع ہی نہ ہو یا جو ابھی طبع ہوا اور ستر پستے ڈال دیئے ہوں پھر اگر شخص اشد است قصور ہے تو تسلیم مقتدین اور اگر مراد اشد است صاحب جس میں موافق خلاف سب کو شائع کیا گیا ہو تو گویا میں تو مفید ہے کہ غیر ثابت ہو گا کہ اس کفر سے اور رو سے دیکھتے کبھی اتفاق میں ہوا کہ ایک نسبت کو شمس کی کہ جسے ساہ سال کی اشد است دنگو

اور آپ کو خبر نہ ہوئی تو وہ سب بیکار و سواسا، اگر وہ دیکھا ضروری بھی تھا اور کیا تو اس سے تو یہ کہ اقرار قطعی کرنا کہ میرا قہر ہے یہ بھی لازم نہیں آتا چنانچہ اس پر مترک کفر بھی ثابت ہوا اور دوجی بطریق التزام نہ لازم جناب خزان صاحب جنوری دور ہے ان مقدمات کا گنہ گار ہے کیا شدنی ہے ابھی تو منزل مقصود کو رسوں دور ہے (مقدمہ واقعی یہ مقدمہ تمام مقدمات سے عجیب تر ہے جس کا کوئی جز بھی صحیح نہیں پر سب کچھ دیکھ گئے تھے اور مذکور میں سے اولاً ابھی ہی کا دیکھنا مستحکم ثابت کر دینے چاہیے کہ سب آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ زید نے سب کچھ دیکھا سنا سنا، ثانیاً اگر تسلیم ہی کر لیا جائے کہ سب کچھ سنا مگر اس کو اس بات کی یقین ہی نہیں ہوا کہ مسلمان ایسی بات کیسے نہ کہ وہ ان کی طرف نسبت کرے گا دُعا تھا، اگر اسی یقین ہی ہوا اگر انکا نہیں کیا اس کی دلیل انکار کی ہو مگر آپ کو علم نہ ہوا (دُعا تھا) آپ کو علم ہوا مگر انقدر آپ اسباب یقین کو حاصل نہ کیا ہوا کسی وقت عجب ہو کر کفر غلط نہ ہو جائے۔

خالد جاری پانچ ریٹروں کے واپس کر کے کہ یہی وجہ ہو کہ وقت پر تم کھانے کا گنجائش نکل آئے کہ ماسے پاس رسالہ ہی نہیں گئے مہنہ گئے، یہی نہیں جواب کیسے دیتے زماشا، انکا کہ آپ کو کوئی علم ہو مگر آپ قصد چھپاتے ہوں۔ بھری خیال غالب ہے جس کو شاید بھی جانے لگے کہ دُعا تھا، آپ کو انکا کہ علم نہ ہو مگر آپ کو علم ہونا یا علم نہ ہونا ضروری کیا ہے۔ آپ کو شریعت کے حاکم نے تمام اہل اسلام نے یا اہل علم نے ملحق نہ کیا ہے۔ یا قاضی مقرر کیا ہے۔

آپ اگر کسی کو کہہ کر کہنے لگے کہ انکا کہ کوئی تمام لگا دوس اور وہ اس سے انکار کرے کہ آپ کو قابل خطاب سمجھے یا اس وجہ سے کہ آپ کے کہنے سے کوئی کافر ہوا جائے۔ انکار کرے

وہ نفی کیا زید نے نہ کہ ایک باا ہے۔ صاحب سال جس کی اشاعت یہ ہوگی کہ مکان کے اندر کی جانب چہاروں دروازے پر ہشتاد چنان کہ دیا اور نگہ دار صاحب سال سے شائع ہے۔ ہم کو تعجب آتا ہے کہ جناب خزان صاحب کی طرف سے سیف النبی کا یہ جواب دیا جائے کہ جن عبارات کتب کا حوالہ دیا ہے درحقیقت وہ کتبیں ہی نہیں بلکہ اپنی جانب کے کٹر لہجے میں کہیں جناب صاحب آپ کے میر جانی ایسی ہی تو دوسرا شخص دیکھ کر جس کا آپ جو فریاد تھیں یہی کھڑت ہی کھڑت ہے نہ تو قہر ہے اس کا کہ یہ سب کچھ حضور کے پہلے کے کارکنوں کی یا فتنائی اور آپ کے نزدیک کا اثر ہے جو چاہا لکھ دیا۔

مقدمہ اس پر مسلم نہیں اگر مولد عام مسلمان ہیں اور اگر جناب خزان صاحب اور ان کے گھر کا دایا مانا ہیں تو مسلم پر غیب نہیں۔ کل حزب بنادیدہ فخر حق آپ اور آپ کے معتقدین گھر میں بیٹھ کر کسی کو کافر بنایا کریں تو اس سے کیا ہوتا ہے جیسے کسی نے فریاد چرا کر کہنے پر چڑھ کر تو دوسرے کہا کسی کا اور بہت امت سے کہہ دیا کہ مرنے کو یا ہر تو لے جاتا۔ اسی طرح میں آواز میں دوسرے کہہ لیا۔ لفظ کی خوشی حق و دکر ہی خزان صاحب نے اپنے کہنے میں یا ان کے ہم مشر لوں نے کفر نہ دیا ہوا کہ ایسے لوگ اگر کسی کو کافر بنایا کریں تو انان کے کافر بنانے سے کوئی کافر نہیں ہو سکتا۔ پھر اگر کوئی نہ دُعا تھا اہل سیادت سے کہہ دے کہ کوئی کافر ہے۔

مقدمہ اس پر بہت دُعا تھا کہ نہ کہ سب سے جی ان غمرو سے کہ آپ کو کیا عقیدہ آپ کو یہ ثابت نہ کیا ہے کہ زید نے قہر سے کی اشاعت کے بعد مدت و زان کہ زید نہ دُعا تھا اور وہ حقیقت نفی دینے والا بھی تھا دُعا تھا، اگر تو قہر دینے والا تھا تو اس کو اس بات کی بھی خبر تھی کہ کوئی نفی نفی میری طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ روایا، بعد خیر اس پرورد اور انکا کہ بھی ضروری تھا دُعا تھا۔ وہ وہ آپ کے رویہ پر ہوا اس کی آپ کو خبر نہ ہوئی ضروری ہے اگر اس نے بد علم ردوالا کر کیا۔

فوسل نص فرکانی یا حدیث مہرب ہائی جس کو کوئی نظیر نہ تھی فیصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی آخر
 انبیاء و اولیائی یا دلیل عقلی یا قاعدہ نقلی بقانون سلطان سے یہ ثابت ہے کہ وہ خان صاحب
 کی تکفیر کے بعد انکار نہ کرنے سے واقع میں غلطی یا غلط فہمی کا فریبھا ہنسنے کا آپ کو کون
 فراموش تو رہی۔ آپ ہزاروں دفعہ فراموش اور اس کئے کا علم ہی ہو، مگر اس وجہ سے کہ آپ غلط
 فرماتے ہیں یا ثبات فحسے کے لائق نہیں ہیں۔ ثبات آپ کے فعلی ہوتی ہے اور نہ کہ فوری ہے
 اس کا معنوں نہ سمجھا، مانجا نہ رہنے وہ خود سے ہی دیا تھا۔ خاصا وہ شخص اس اہم اور عقیدہ
 کفر سے بری ہے۔ سادہ عالم اس کی اس برہت کو جانتا ہے آپ کا کھٹا اس کے قدم
 تین علم و عمل کے مقابل میں کچھ بھی ان میں رشتہ جو آپ کی تحریر کو دیکھے گا غلط کہے گا آپ
 کو متعصب یا غلطی میں مبتلا تصور کرے گا۔ ساقا، اس وجہ سے کہ آج اس کے اشتہار کا رد
 کر دینا کوئی بھی یا ان کو کوئی بھائی ایک اور دنیا انہم ترائی کہ کفر کا فوری جرح سے کہ ترجمہ
 اس شغل بریت سے کہی ہو رہے نہ تاشا۔ اگر بریت بھی کہ اور شائع بھی کیا گھر کیا معلوم
 ہے کہ آپ کاش کمال کمال کس کس سے کہے۔

اگر ان لوگوں کے پاس بریت نہ پہنچی تو نامو کیا وہ قربان صاحب کے کئے کی وجہ سے کفر
 ہی سمجھ جائیں گے اور یہ انکار اور اشتہار ان کے حق میں یکبارہ اور جس کے پاس انکار
 پنجاہ و پچیس بھی مسلمان نہ مانع تھے اور اب بھی۔ و علیٰ هذا التھایس۔

خان صاحب دم تکفیر کے لیے ایک ہی مثال کو کافی فرماتے تھے یہاں تو ۹۹۰ اسلام
 کی طرف اور ایک احتمال خان صاحب کا فرائض تائید کو کھر طرف داعی ہے پھر خان صاحب
 کھر کی کیوں اجابت فرماتے ہیں۔

ملا وہ از میں تاشا خان صاحب نے ان تمام امور کی زبردست اور اطلاع دی تھی۔ تاخیر اگر

اطلاع دی تھی خود طریقہ عقلی تھا، یا فنی اگر طریقہ عقلی تھا قرطاب کی اطلاع بھی خان صاحب کو
 ہوئی تھیں۔ اگر ہوتی تو قرطاب کی قطع یا فنی بلکہ کی نسبت تو خود ہی عبارات مذکور میں کس زور سے
 مخالفت فرما رہے ہیں اگر قطعی ہے تو اسباب بیان فرما کر خود حکومت پر بحث فرمائیں۔ اس قدر خلاف
 سے اتحاد نہ فرما کر کوئی جرح ہی بل واقع رہش و فطوریہ جو مزید فرمائیں۔

کیا مانا فلسفے کی قدر جواب نہ دے دے۔ اگر گنہگار غالب تو خیر فرماؤں کی تکلف کر ل
 گرا فرماتے ہیں۔ اگر خان صاحب کی نسبت بعض اختلاف جاری نہ ہوں تو نہ ہوں مگر دوسر
 شخص قرطاب صاحب کے قول پر جب تک غل نہیں کر سکتا کلا احوالات مخالف مرنفع نہ ہو
 جائیں اور خان صاحب کے لیے بھی مجرم قطع یعنی اس وقت تک حاصل ہونا محال ہے جب
 تک مجائے کل احوالات مذکور کردہ احوال ہیں پھر خان صاحب کا کھر کس قاعدہ سے فرمائی۔

پھر فرماتے ہیں اور یہ نہ کہے کہ یہ تو سے برائیں ہے۔ ای کیوں ہے اس کی جرح
 کو غرض ہے وہ عالم انبیاء تو ہے جس میں کس کو دنیا اور دنیا کے حالات کی خبر ہوئے کیا
 خود سے کہ دشمن کیا کہے اور یہ نہ کہ اطفاف میں خان صاحب پر فرمائے اس غفلت یا غفلت میں غلطی

ہے کہ نہ فرمائی ہیں بلکہ یہ مگر یہ رافضیہ کس سے متاثر دلائل سے جس دریافت کیا اگر آپ بھی دریافت
 فرماتے تو یہی حاطے سے کھر ان کی رافضیہ فرماتے مگر دنیا اسلام میں کھر کو کھر دلائل کا دار و مدار خود غلط
 غراب ہے جس کے متعلق قاعدہ الامم نامہ پر عمل فرما کر جرح ہی تھی کسی مقتدر علی الاسلام
 پر کھر کرنا یہ کوئی ہم مسئلہ طور اس صاحب کو دریافت فرما کر خود فرماتے۔ یہ نواب مولی بات
 روز مرہ کو کام تھا اٹھنا کھر دینا ہی کر ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بل لا الہ الا اللہ کھر سے تو
 اسی دی کے واسطے روکا تھا جس پر کھر ہے عمل کیا۔

امی حضرت آپ کے ملکہ نہ تاشا رہشیدہ نہیں دیکھا جس کے منہ ۱۰۸ پر اپنے شخص کی تکفیر کا

سے جو خدا کو ہوتا ہے اگر آپ فرمائیں کہ تو نے اپنے چچا پر انہیں قاضی بنا دیا تھا چھپنے کے بعد اپنے کیا کیا اپنی غلطی پر مطلع ہو کر اپنی پہلی خبر کا رد و شل کی کیا تفسیر سے تو یہ اپنی عدم امتیاط کا اعلان دیا آپ کو وہی دم ختم نہیں اگر فرمایا جاوے کہ ہم اسے پاس کسی نے وہ تو تھا ہی تھا ہوا تھا تو شادی تھا ہاں اسے پاس نہیں تھا اور پھر پختہ ہوئی ہی کیا تھا یا پھر گھر سے نہیں دیکھا اور دیکھا ضروری اور لازمی ہی کہی تھا یا دیکھی گھر میں کچھ اور خبر کا رد و شل کرنا لازمی ہی کیوں تھا۔ اہل اسلام خود خود دیکھیں گے اور دیکھیں گے کہ وہ اسباب قزوے کا نطفہ تھا۔ زید پکا اور سنا مسلمان ہے تو حضرت خان صاحب ہی اختلافات دوسرے کے واسطے بھی پیدا کر کے تفسیر سے باز رہے ہوتے یہ واقعات سے بعید ہے۔ آخر خود زید پسندی بروگزیلی پسند۔

پھر فریستہ میں مانا کہ قزوے سے انکار رہل تھا۔ بڑوں کا قول الگذب قید تصدیق۔ آدمی کی کیا ہی جو ہوا کیوں نہ ہو کسی نہ کسی بی بی لڑی ہی دیتا ہے جسے قزوے سے انکار رہل تھا کیونکہ وہ انہیں کے اعتقاد کے خلاف ثابت ہوتا اس کے ہاتھ کا کھانا نہیں اب تک جلی مصنوعی قزوئی پھر اس سے بھی انکار رہل نہ ہو تو کس سے گرتو تفسیر کا انکار تو جب کرے کہ قزوئی تو قزوئی قید کے تو فرشتوں کو بھی خبر نہ ہوئی۔

بندہ کو کشتہ جبری میں جلا رہی تو کچھ ہر دی کے ایک رسالہ کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ یہ افرا اور بہتان ہوا ہے اسی وقت گنگوہر علیہ الرحمہ کو کہ دینا فک کیا کہ حضرت کی معاملہ ہے۔ جواب ہی آیا کہ اس واقعہ کو خبر نہیں یہ اسباب میری طرف کریں اسے کیا قزوئی وہاں سے کہا تھا خدا جو ہاں ہے خطہ ہے سوائس میں اس کا کہنا ہوئی حضرت مولانا گنگوہری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کو کشتہ تک قزوے کی بھی خبر نہیں تھی فان صاحب نے تہمت قزویت سے تہمت جبری نکالی ڈالا قرآن ہر ناجا ہے اس کی اس صحیح گزشتہی اور قطعی پر۔

و مقدمہ شہدائی میں آیا کہ مطلب نہیں جو کفر میں تائب ہے میں کیا مراد مطلب ہے واقعی بڑا تصور کیا گھر اس کی وجہ اجماعی مقدمہ پنجم میں مذکور ہو چکی ہے۔ اعادہ کی ضرورت نہیں مطلب جب بتائے جب اس کو خبر برائے نہ کہا ہو۔

لیکن اس مقدمہ میں نے اپنے گھر کی روٹھا دیا کیونکہ اس سے معلوم ہوا کہ اگر زید مطلب کفر ہے انکار کر کے دوسرا مطلب بتا دیتا تو کفر نہ ہوتا اور عبارت کسی دوسرے معنی کو بھی عقل سے کیونکہ اگر کسی دوسرے معنی کو عقل ہی نہ ہوتی تو پھر مزید عبارات غیر عقلی ات دلیل میں انکار اور تاویل کیا نہ دیتی جس کے ذکر سے کو دلیل تکفیر ثانی جاتی ہے اور دعائی کفر ہے کہ مراد ہونے پر وہ قرینہ بیان کیا جاتا ہے۔

اب قزوئی مذکورہ سے جناب خان صاحب کے انذار پر تو کفر ہی نہیں کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ اصل قزوے کی عبارت مزید کفر نہیں جو کفر مزید جناب خان صاحب کے اہوا ہے۔ مقدمہ پنجم) ذکر کفر مزید کی نسبت کوئی دلیل بات تھی جس پر اختلاف نہ کیا۔ گواہ اول تو حسب فشار و مقدمہ کفر مزید ہی کہاں ہے جس کی نسبت کوئی دلیل اہر ہو۔ دوسرے کفر کی نسبت بھی تو نسبت کرنے والا کوئی مستند ہی تو ہے۔ تیسرے نسبت کفر مزید کی اگر ہوتی تو نسبت کا علم بھی قزوئی میں نہ بات نہ نہ کہ طوط اس کا کفری قزوے نسبت کیا گیا ہے کہ زید سنے قزوئی یا نہ سنے کہ کلام کیسے ہوا۔ چوتھے ہوا بھی تو پھر اس پر کلام نہ تھا کہ وہ اتفاقات ہی کہنا۔ پانچویں اتفاقات لازم بھی تھا کہ کوئی اس پر کفر مزید ثابت ہو جائے یہ کیسے ثابت ہوئی سے تو سکوت ثابت ہوتا ہے نہ ذکر کفر۔

مذا الکفر میں خان صاحب اور ان کی ہدایت میں یہ متعین ہیں مسک کفر ثابت کر دیا اور جس کی اطلاع بھی پہنچ گئی کہ مذکورہ جواب ہے و اقتباس کتاب ہے تو کیا سب کے سب کافر ہی ہوتے

کریہ پڑا تھا براہیے کو بھی نابل قبول نہ ہوا یا ہیے جب تک وہ عادل شاہ کو کسی مذبح کو بگاڑ نہ لائے
مخلص نہ ہائے سائے کھائے اور تو قاضی کی نقیض ہے جب اصل کا یہ حال ہے تو نقل تو نقل
ہی ہے۔

یہی ہیں وہ دلائل علیہ عقیدہ فقیرین سے کوئی دشمن پر گیارہ مشکل کم ہر رنگی معافی ہو گیا تھا
ہی نہیں رہا۔ جس فوسے معنوی جلی پر عزت قلب عالم رشید لائق والہ والدین کی تکفیر فرمائی گئی ہے
اُس کی حقیقت معلوم ہو گئی کہ راز حکمت سے ہی زیادہ ضیافت ثابت ہوا پس اشد معصوم کو جو تکرار
و غیرہ کے متعلق ہے کسی پتیا کیس کو روکا اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے۔ جو اشد اللہ نہ لے اعلیٰ فیاض
ہوا جاتا ہے مسلمانوں کے خلاف جو کہ وہی قاضی صاحب بنڈا ہیں کہ ان سے زیادہ تکفیر
اہل اسلام میں کوئی بھی محتاط نہ تھا یہی حیدر علیہ پر غرہ فرماتے ہیں۔

یہی کتب فتاویٰ میں جتنے الفاظ پر حکم کو فرما کر کہا ہے اسی سے مراد وہ صورت کے یکے تامل
نہان سے پہلے کفر اولیاء ہو رہا ہرگز کفر نہیں یہ وہی بدو خدا جہنم نزولے شکار ہی میں جو قید
مسلک پر فرماتے ہیں۔

ایسے عظیم قضایا دلا دے یعنی ذات شریف جناب مولوی احمد رضا خان صاحب نے ہرگز
ای دشا میں کو فرما کر جب کسی یعنی قطعی واضح روشن علی طور سے اُن کا مزج کو آفتاب سے
زیادہ روشن ہر جیسا میں اصل اصطلاح ہرگز کوئی گنجائش کوئی تاویل نہ رکھ سکے وہ یعنی واضح
روشن علی آفتاب سے زیادہ تابڑ میں اصل اصطلاح ہرگز کوئی گنجائش کوئی تاویل نہ رکھ سکے کیا امر
جیسے ایک کا قدر متعلق چھری کا دیکھ میں کا شریعت میں بدو شاہدین عادیں اعتبار میں وہ بھی
اطراف بتائی اور بدایہ میں پھر معلوم وہ اصل اور فروع میں موجود تھے نہیں۔ دوسرے
نوی معنوی جلی کا بار بار مسترد کے ساتھ ساتھ ایک شائع ہوا اُس سے انکار نہ کرنا وغیرہ مقدم

مذکورہ ہی نہ ہر ایک مجروح میں احتمالات کثیرہ اور قیود و پیر تہم خلاف مقصود بندہ خدا
نے یہ امتیاز کم میں کو کراپ معضلات نے ملاحظہ فرمایا۔ آپ کے قریب کے مطابق ایک بات بھی
تو ذکر کے رکھانی بکہ مراد کے خلاف کیا۔

مسلمانوں کو دینان صاحب وہی بندہ خدا ہے کہ ان معنی کے اکابر پر پشتر متوجہ سے
نزدیک کو کفر کثرت دے کر یہی کہتا ہے کہ ہوائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل اللہ اللہ اللہ کی
تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لیے
اصلاً ضعیف سے ضعیف اصل ہی باقی نہ رہے۔ منیدر علیہ۔

دیخا باقی کے دانت کمانے کے اوپر ہتھ سے اور دھکے کے اوتار کے ملاحظہ فرمایا کہ جو
اسلام آفتاب سے زیادہ روشن ہو گئی اور حکم کفر کے لیے اصلاً کوئی ضعیف سے ضعیف اصل ہی باقی
نہ رہا۔ گزرفان صاحب پھر بھی کافر ہی کافر فرماتے جاتے ہیں ہی تو فرماتے تھے کہ اگر تکفیر ۹۹ وجہ
ہوں اور اسلام کی ایک قوی غالب رہے لیکن کہاں اسلام کی ۹۹ وجہ بجز شواہد اور کفر کی ایک بھی
نہیں گزرفان صاحب وجہ کفر ہی کو غالب بنا کر تکفیر فرماتے ہیں۔ اب میں یاد دلاتا ہوں کہ عبادات
نہر ایک سے ہر ایک دو بارہ امتیاز کفر ملاحظہ ہوں۔ اور فراموش نہ کیے جائیں۔
پھر انصاف سے فیصلہ دیا جائے کہ گزرفان صاحب اہل علم کا کم کیا یا بے علموں کی راہ افتیاء و فتاویٰ
مسلمانوں کی غیر خواہی مجددی یعنی یا۔ خواہی یہ افعال ایک نیک نیتی پر عمل ہوں گے یا بد نیتی پر
و غیر وہی وہی تو حالت کفر سے کے متعلق مکی اب محمد بنیاس و غیرہ کو کثرت بیان ساری سس کر
اور یہی زیادہ ملاحظہ ہوں گے کہ دعویٰ اور دلیل میں تناقض ہے یا تضاد دلیل کو دوسرے سے نفی
دعویٰ دلیل کے مخالف پھر اس پر امتیاز کیا دھولے۔

افشاہ شدہ تاملی ہم اہل ہی میں دیکھا ہوں گے کہ گزرفان صاحب اور ان کے اتباع نے بہت

مذہب شریعت اور مذہب کفر کی راستہ اختیار فرما جائے ہر ایک مذہب ہی نہیں بلکہ مذہب خود غلبہ و مہارت کی طرف جیسا کہ ہم جتنی بھی وقت تک کسی نے قدم نہ اٹھایا تھا اس کے بعد بغیر قائلے سوائے فک سیاہ کے اور کچھ بھی نہ ملے گا۔ واللہ الحمد علی ابرار الحق و اذہاق الیاطل و حق رسولہ الصلوٰۃ والسلام علیہ وآلہ وصحبہ فی العاجل والاجل۔ کل بول کی نسبت معصرت خان صاحب تہمد و مع پر فرماتے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کو ان میں یعنی تہذیب اناس وغیرہ میں کلمات کفریہ ہیں اور جو ان کے معنی میں سے کچھ تک نہ ہو نہ تو وہ ان کو بول سے انکار کر سکتے نہ اپنی دشناموں کا اور مطلب کفر کر سکتے ہیں۔ حالانکہ مدت سے ان کے مخالفین ان کا رد کرتے ہیں اگر ان کی وہ ہیں نہ ہوتی تو ان سے انکار کر سکتے (مقدمہ اولی) یا ان کلمات کفریہ کا جو ان میں ہیں کچھ اور مطلب بیان کر سکتے۔

مقدمہ ثانیہ۔ اگر ان دشناموں کا اور مطلب بھی نہیں بیان کر سکتے معلوم ہوا کہ ان کا مطلب بھی وہی دشنام ہے جس سے کفر پرانی مقدمہ ثانیہ مقدمہ اولیٰ ان کو بول سے انکار نہیں کر سکتے بالکل حق اور مسلم مقدمہ ثانیہ، ان کو بول میں کلمات کفریہ صحیح ہیں بالکل درست ہے۔ قیامت بھی آجائے گی تو جیہ خان صاحب اور ان کے اتباع نہایت نہیں کر سکتے اگر نہایت کرتے تو انصاف ابیری پر یہی بل میں مناظرہ کیوں نہ کرتے جو حیرانت ان میں ہیں اور کفر مزاحہ و ردکارہ اشارت و کنایہ بھی نہیں اور جو کلمات کفریہ ہیں وہ ان میں پائے نہیں جاتے جس کی تفصیل میں انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ اجمالاً اس قدر کہ یہ کہ یہ فرمان صاحب نے مذہب ہی عبارت متغیر و متبدل وغیرہ سے مسلم ہے کہ کفر پرانے تہذیب کے نہیں ہر سکتی۔ جب تک ایک مذہب مسالہ ضعیف احمال ہی جو اسلام کا باقی رہے گا تو کفر پرانے نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ ہم نے انصاف ابیری اور نو ہزاری اشتہار میں حام اعلان دے کر خان صاحب کے جملات سے یہی مطلب کیا ہے کہ کن مطالب

کی تہذیب کی بنا پر دعویٰ کفر کیا ہے وہ عبارت صحیحہ یا ان کا معنی مزہبی مزاحہ عبارت دیگر جو پہلے الفاظ کے ہم معنی ہو ان کو ان میں میں ہو کر نہ ہو مگر بغیر قائل اس اوئی اور ضعیف کیا بات کے کرنے سے بھی عاجز ہیں تو اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ ان کو ان میں معنی میں کفر مزاحہ نہیں جس سے کفر پرانے ہو سکتی ہے اور نہ ضرورت مذہب مزاحہ فعل میں یا اگر فعل میں تو ان کا مراد ہر نہایت نہیں اور یہ نہیں فرما سکتے کہ رسالہ انصاف ابیری کی ان کو غیر نہیں یہی میں ہزار آدمی شاید ہیں کہ ان تک رسالہ پہنچ گیا جس کا مفصل حال الطین الاندلس میں مذکور ہے چونکہ یہ اجمال ہی یہاں اسی قدر کافی ہے۔

مقدمہ انہیں یہ دعویٰ خان صاحب کا ہے اس مقدمہ کو نہایت کر ان کے مذہب سے رہا (مقدمہ ثالث) کہ ان عبارت کا اور کوئی دوسرا مطلب سوائے دشناموں کے نہیں ہو سکتا۔ یہ خان صاحب کا دعویٰ ہے اس کو نہایت قراویں ہم یہ کہتے ہیں کہ ان عبارت کا مطلب دشنام ہو ہی نہیں سکتا اہل انصاف تو ہمیں سے سمجھ گئے ہوں گے کہ ہم کو زیادہ افکار کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ فتویٰ اور تہذیب اناس وغیرہ کے بارہ میں ہماری بغیر قائل کامل قیاس ہو چکی اور خان صاحب کی ان خلاف واقعہ ثابت ہو چکا ہے کہ جو کہ ہم عدہ کر چکے ہیں اور انی اسلام کو پورے طور سے صاف صاف مطلب بھی ان عبارت کا بتا ہے اور ضعیف قطعی منظور ہے اس وجہ سے خدا چاہے دوسرے حقیقین معقل بحث کریں گے واللہ تعالیٰ مولود حق ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العلیہ۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہم نے نکرتہ الخواطر کے دو حصہ کیے ہیں ایک جمل دوسرا مفصل۔ یہ پہلا حصہ جمل ہے یعنی خان صاحب نے جو اہل باطلہ کے کفر پرانے فرمائی ہے اور عبارت کا ہر ایک نسبت بظاہر کہ ہے کہ ان میں معنی میں کفر مزاحہ موجود ہیں جن میں اصلاً اصل ہرگز ہرگز کوئی

ضعیف ساضیف احتمال ہی اسلام کا دھکل مسکا اور کفر و زندقہ میں طرح آفتاب سے زیادہ ظاہر
 دیکھا گیا اور بدین کفر کے کہی جا رہی تھیں بدتیسہ مجبور بزرگ تھے فرانی و درخان صاحب نے
 کفر کے بارے میں اس قدر قاطع ہیں کہ باوجود عقیدہ ہرنے کے کفر فقہ کو چھوڑ دیا اور مذہب متعلی
 اختیار فرمایا اگر بد ترک تعلیق کے دو سے خان صاحب وہابی غیر متقدم ہر گزے کو کویہ مجاہد فہما
 کا مذہب اور فتوے جو موجود ہیں تو ایک عقیدہ کو کباب مذہب کے خود باقی دانے سے نفات حکم جاری
 نہتا فرمے جسے اگر کوئی شخص رفع یدین یا مین یا پھر کفر سے وہابی غیر متقدم داری و زندقہ
 نہ جانے کیا کیا ہو جائے گفران صاحب چونکہ عقیدہ ہونے کے ساتھ ستر علوم کے مجدد بھی ہیں ۔
 دیکھا ایک ایک مجدد ہی نہ ہوتے ہیں جسے ان کو ترک عقیدہ اور بدایت بازنہر ہر حال
 جو کہہ بھی ہو مگر خان صاحب نے مذہب فقہ کو چھوڑ کر مذہب متعلی کے دوبارہ اختیار کیا مگر اعتبار
 فرمایا مگر کیا جائے کہ تخریر اناس و برہان میں قاطع و غیرہ کی عبارتیں مضامین کفریہ میں ایسی مرتج
 نصوص قطعیہ ہیں کہ جانب مخالف یعنی اسلام کا ان میں کوئی منفعیت سے ضعیف بھی احتمال
 باقی نہ رہتا تب خان صاحب اگر کفر کا فتنے نہ دیتے ترحیب تعزیر کا کردین تو کفر فرماتے
 علی ہذا التماس خان صاحب میں سے کو کفر نہ دیا اب اگر کوئی شخص ان کے کفر و فساد میں شک
 تردید کرے وہ کیسے فتنی کا فتنہ ہوگا ۔

خان صاحب کو اختیار تھا کہ جس کو چاہے کہ فرستے جس کو چاہے مکان شخص کو اختیار ہے
 کہ جو چاہے اصطلاح مقرر کرے مگر یہاں تو مسلمانوں کے وقت پیش آئی اگر وہ وہابی کو رشت
 کفر کے مستند کو لوگوں کو کفر نہیں خود کفر مذہب و عوام الارشاد و غیرہ ہوتے ہیں ۔ اس سے
 زیادہ دشوار امر ہے کہ اگر خان صاحب ہی تسلیم ہوتے ہیں گناہش علی کہ کفر خان صاحب
 تشدد و تعصب اولاد علی حق خداوند مسند نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والتسلیم کہ مخالف ہوتا

ایک مذہب تسلیم ہو چکا ہے، یہاں تو خان صاحب کے ساتھ علمائے عرب و شریفین کی بھی جڑی بڑی
 مہر کی گئی ہوئی اور ہر شک اور کفر کے دیکھا علم سے عرب تک گنج رہی ہے۔
 یہ امر عام کو جس قدر پریشان کرتا بھی تھا کو کفر خاص پر غصہ تھا ایسی لکھ نہا بیگی
 اثر نہیں کر سکتیں، لیکن چونکہ علمائے اسلام پر خاص سے زیادہ علم کا اثرال مغزوری ہے۔ اس وجہ
 سے مقرر ہو کر خان صاحب کے اس طعن پر شرابہ کو دو طرح سے سکولایا جائے پہلی تو اس طرح سے
 کہ دلائل قاطعہ میں سے ہر نصف کی قسم جو جائے پیش کر دی جائیں کہ خان صاحب کا دعویٰ سراپا
 غلط ہے۔ دھان صاحب کفر کے بارہ میں اصطلاح کیا کہ جس نے دہائی عبارت کا مطلب اور
 معنوں کفری ہے۔ اور مقتضی اس طرح سے کہ ان عبارت کو دکھا دیا جائے کہ وہ عبارت بلا غبار
 ہیں۔ یہ عبارت میں اسلام ہیں ان کو کفر نہ کہنے کا مطلب ہے کہ وہ ان میں کوئی مسلمان ہی نہ رہے۔
 اور ہر جمع سے صحیح معنوں کو پہنچ کر ان کو کفر نہ دیا جائے۔

تو بیچ کی فرض سے شال عرض ہے ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ کفران مکہ میں سلطان وقت
 جوہر افروز ہے اس میں شک نہ دنا مل کر سے باقی اور مقابل مثل سے دوسرا کہتا ہے کہ یہ مکان
 باطل شکستہ ہے داس کے اس پاس روح و شکر نہ کر لے سادو سامان شاہی نظر آتا ہے دیکھی آدمی
 کی آواز آتی ہے ذل میں معافی نہ رات میں چلے رختی مثل سیم کے نزدیک سلطان وقت کا اس
 مکان میں موقوف افروز ہر زماناں ہے۔ یہاں دلیل سے بخلاف ثابت کیا گیا کہ وہی اپنے دوسرے
 میں باطل ہے اور دعویٰ کا دعویٰ عقلاً غلط اور نامقولیت۔ مگر طریقہ نصف کے لیے مفید ہو
 سکتا ہے اور جس شخص کو فقط تحریر ہی ناہ ہے حق ناحق سے بحث نہیں اس کو یہ طریقہ مفید نہیں
 اس کے واسطے طریقہ تفصیل یعنی شاہد کا ہے کہ ہر کو کو کفران کی ایک ایک کفری دیکھا
 دے کہ کچھ تمام مکان غالی ہے تا بادشاہ اس انٹ پتھر کا نام رکھا ہے بادشاہ وقت دیکھا یہاں

اسی طرح ہا بات بھی اہل فہم پر راجح ہے کہ جن عبادت گزاران صاحب نے غفران سے دغیرہ سے نکل فرمایا ہے ان کو ان میں مضامین کو فراموش ہونے تو ممکن تھا کہ غفران صاحب ہا ان کے ہوا خواہوں میں سے کسی بھی اس کے ثابت کرنے کے لیے تیار نہ ہوتے ماس کے کیا سنیہ کرنا حق تکلیف سفر و عرب کریں ہزار ہا دوسرے عبادت گاہوں میں غفران صاحب کے پیغمبر کو ان کے گاہوں میں دکھا دیں جس پر غفران صاحب کے اقرار کرنا ثابت ہو گا کہ وہ مضامین کو فراموش نہ ہو گئے تو ہم فراموش کر گئے جس سے تمام مجاہد القدری نے ہڑا ہے۔ انصاف البیری من العکاذیب المفقری

کوشش ہوتے نہ ہو گیا اس میں بھی انصاف ہے اور غفران صاحب ہی سے نہیں بکرو کرنا صاحب بھی غفران صاحب کے ہوا خواہ ہوں اس ادنی سے کام کے لیے مسند ہو جائیں مگر برکت کے کوئی صاحب اس کے لیے مستعد نہ ہوئے۔ یہ بات ایک دانشمند کے لیے بالکل کافی دلیل ہے کہ ان عبادت میں مضامین کو فراموش نہ کرنا ہے خواہ وہ اور اگر بعض حال کسی طرح ان میں سے مضامین کو فراموش نہ ہو جائیں گئے ہیں تو قائل کی مراد ہونا ہرگز کوئی ثابت نہیں کر سکتا اور نہ اس کا کیا مطلب کہ غفران صاحب خود اور اپنے متقدروں کے نام سے رسائل التہنات قائل کریں اور اس ادنی بات کے لیے کسی کو مستعد نہ فرمائیں۔

یہ اہل دلیل اہل فہم ہیں جن کو یہاں بیان کرنا غرض تھا کہ غفران صاحب اور ان کے ہوا خواہوں سے امید نہیں ہے کہ وہ اعلان فرمائیں کہ ان حق واضح ہو گیا ماس وجہ سے دوسرے حضرات انشاء منہ منہ سے بحث کر کے گویا یہ دکھائیں گے کہ وہ عبادت پر ہیں اور ان کی مطہریت ہے اور غفران صاحب جس مطلب کو ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ ان سے ثابت نہ ہو سکتا ہے نہ نکل سکتا ہے نہ فراموش کر سکتا ہے جس میں انشاء اللہ حق ہے کسی کو بھی انکار کرنا گناہ نہیں ہو گا۔

الحاصل غفران صاحب کے ذریعہ ثابت کرنا تھا کہ باقائ عبادت میں وہ مضامین کو فراموش

موجود ہوں اور اگر مراد موجود ہوں بلکہ شافہ ٹھکنے میں تو قائل کی مراد وہی ہے جسے ہر گز فراموش نہ کرنا غفران صاحب کے بیان میں ان دونوں باتوں میں سے ایک بھی ثابت نہیں ہو سکتی پس اس لیے اصل انصاف کے مقابہ کے جب غفران صاحب مضامین کو فراموش کرنا ثابت کر کے واضح رہا ہونے کی مراد سے حکم کی مراد یہاں ان کے کہنے کو غفران صاحب کی کفر دینا ہے یا مراد حق وغیرہ اور مراد کہ بیعت میں اہل غفران خود ہی انصاف فرمائیں۔ ہاں کوئی صاحب یہ فرما سکتے ہیں کہ غفران صاحب کے کہے۔ لیکن قلم اور کف دشمن مست کا مستحق ہے یہ بات تو ثابت ہو کر غفران صاحب ہاں کوئی ہوا خواہ رسالہ لکھے اور ثابت کر کے اس کا جواب یہ ہے کہ بیعت شاکت جمیع ہے گرم نے انصاف اغفر غفران صاحب کی جانب سے دغیرہ کر کے غفران صاحب بھی اس سے زیادہ نہیں کر سکتے اور اگر عبادت اور مطلب سے غفران صاحب ہاں کے کوئی ہوا خواہ بھی ہوا خواہ انشاء اللہ حق ہے ہر حق کر کے بتا دیں گے ہاں تو غفران صاحب کی جانب اجمال دلیل بیان کی گئی ہے کہ غفران صاحب سے معلوم ہونا ہے کہ ان کی مراد وہی ہے کوئی ہیں اس کو جواب دینا کہ جس خدا اور خدا کو خبر ہو ان میں سے کوئی بھی ثابت نہیں ہو سکتا اب اگر غفران صاحب کا کہنا تھا کہ مذہب یا مذہبی ہی سے اصل بات کا جواب منہ بنت فرماویں گے تو ہم انشاء اللہ حق ہے اور باوجود حق کرنے کو ہوا خواہ ہیں۔

حضرات اہل اسلام آپ بالکل مطمئن ہیں کہ ہماری جانب سے انشاء اللہ حق ہے مذہبی ہے ہرگز نہ غفران صاحب کے بلکہ ہمارے اکابر اہل اسلام کو ثابت میدہوی اور مذہبی سے وہ گواہیاں دیں کوئی شخص کی ممکن ان کو ان سے زبان پر نہیں کر سکتا اور یہ اس وقت کا معاملہ ہے کہ ہماری جانب سے غفران صاحب کے ساتھ اصلاً کسی قسم کا تعارض ہی نہ تھا تو غفران صاحب کا خواہ اقرار اور غفران صاحب کے سامنے ملکر گویں گے ہر سے ہر سے جو ہیں ماس پر البتہ ہم خط لکھیں بعض رسائل میں یہ لکھا گیا کہ

جس پر خان صاحب کے نام پر اغوا ہو کر میں غلام کیا۔ لیکن انشاء اللہ غلامی سے ہم اس قدر بھی تیز
کھائی و کھری گئے بشر شکر وہ بھی بڑا عاقل و درجہ اس طرف سے بھی چپ رہا شکل ہے۔
ہاں یہ وعدہ ہے کہ رسائل علیہ اس سے بالکل نئی ہوں گے۔ جیسے سبیل السداد فی مسئلہ الامور
استغانت بالیخبر کے بارہ میں ثابت مفصل قابل دیدار و معتبر رسالہ دہلی احمد رضا خان صاحب
اور مولوی ریاست علی خان صاحب شاہ جہا پوری اور مولوی کریمت اللہ خان صاحب دہلی
کا جواب ہے علی بن ابی القیس صاحب المدار فی توضیح احوال الانبیاء میں جس مقدمہ پر ان سے براہین
کا طبع حفظ ایمان کی عبارت کے مطابق ک توضیح کی ہے اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان کے مطابق
بالکل پاک و صاف ہیں جس میں انشاء اللہ نئی کسی منفعیت کو ان کے کمال نہیں جس میں اس رسالہ
کو ضروری ملاحظہ فرماویں بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ تزکۃ الخواطر کے بعد دوم کا یہ رسالہ ناقص نام ہے
تو بالکل بجا ہے۔ صمد دوم تزکۃ الخواطر میں بھی ہی عنایتیں ہوئے۔ مگر اس سے زیادہ مفصل لیکن
مختصر و مفید بھی انشاء اللہ تعالیٰ کی جاسے خود مفصل ہے۔ اب اس صمد کو ہم میں غم کر کے دکھاتے ہیں
اس کے دوسرے حصہ کو بھی پورا فرما دے اور ہم کو انھیں اور اہل اسلام کو فتنہ پہنچنے اور فتنوں
اور بے جا جھگڑوں سے اہل اسلام سے بچانے دیں۔ آمین ثم آمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ
سیدنا واولادنا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین و آخر دعوانا ان لا اله الا الله رب العالمین۔

کتبہ زندہ محمد مرتضیٰ حسنی علی عنہ چاند پوری قادم الطریقہ العلوم نبوی دیر بند

(کتابت: محمد نواز قادیان کمالیہ شریعتیہ کل رتلا پور)



توضیح البیان حفظ الایمان

تصنیف لطیف

تیسرے الناظرین حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسنی چاند پوری ناظم تعلیمات
و شعرت تبلیغ و ارا العلوم دیر بند و خلیفہ محمد مرتضیٰ حسنی قادم الطریقہ العلوم نبوی دیر بند

ناشر

انجمن ارشاد المیلین

۶۔ جی نشاداب کالونی، حیدرآباد دکن

114

ہوت۔ بالکل خارج ہیں اس قسم کے سوال و جواب سے ہم ضروری درجہ کے لیے بالکل
میل نہ رہنا چاہتے ہیں اس کا وقت ابھی نہیں ہے۔

دوسرے یہ امر کہ جہاں حفظ الایمان کی ضرورت ہے اس میں تین مقاصد شان
سرور علیہ السلام کی سزا ہے جو تاویل کو نہیں بلکہ نہ کر کے تاویل اس میں سمجھ
نہ ہو یا کوئی شخص حراست تو نہ ہوا شافہ یا نہ ہو ہمارا یہی جو پرچہ کو قائل کی مراد ہی ہے
اس دوسرے قائل کی تکلیف ضروری ہے حتیٰ کہ جو قائل کی تکلیف میں تردد شک کرے وہ بھی
قطعی کافر ہو جائے و خدا کو جھوٹا۔ یا اس کلام کا مطلب صاف و صریح و صریح و درست
ہے اس میں تین مقاصد شان والا کلام بھی نہیں نہ مصنف کی یقیناً مراد ہی کی بنا پر مصنف
بالکل حنفی مفسر ہیں ان کی جانب تکلیف کی نسبت محض غلط اور غور سے بجا نہیں
بلکہ گناہ کبیرہ اور گستاخانی اور گستاخانی ہی ہے۔ چہ جائیکہ تکلیف قطعی۔

یہ امر تو حرم ہوا مفسود ہے اور اسی کو ہم بیان کرنا چاہتے ہیں جس کو حضرات متعینین
افتادہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے کہ حفظ الایمان کی عبارت بیشک آئمہ کی طرح صاف و
بے غبار ہے۔ حق تعالیٰ کو اپنے دلوں کا عیار اور عدالت اور بدگمانی نظر آتی ہے اور نہ
وہاں لبس کا کوئی گناہ نہیں۔

یہ ظاہر نامناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو پرچہ بھی عرض کریں گے بسط البیان ہی کی
توضیح ہوگی کوئی جدید بات نہ ہوگی ہاں عنوان کے بدلنے سے ان شکوک کا رفع ہو جانا
ممکن ہے جو غلطی کی بنا پر ہیں اور جو آخر میں لغت اور حدیث کے حرم سے جان بوجہ کر
کئے گئے ہیں ان کا دفع کرنا کسی تہریر اور بیان سے ناممکن ہے وہ محض مقبول تعویب
کے حوالے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

”خلا الایمان میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرور عالم علیہ السلام کو علم غیب
بامطلے الہی حاصل ہے چنانچہ اس عبارت سے کہ نبوت کے لیے جو علوم لازم اور ضروری
ہیں وہ آپ کو تمامہ حاصل ہو گئے تھے انظار پرچہ کی تاویل کے بعد پھر بھی آپ کو
عالم الغیب کہنے کے لیے منع کیا گیا ہے جو عبارت ذیل سے ظاہر ہے اور جو علم
جو اسطہ ہوا پھر غیب کا اطلاق محتاج ترہیز ہے جو تاویل نہ مطلق پر غیب کا اطلاق
— جو ہم شرک ہونے کی وجہ سے ممنوع اور

ناجائز ہو گا اور اگر کوئی تاویل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز ہو تو حقائق اور اذنی وغیرہما
بتاویں اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا جائز ہو گا کیونکہ آپ علیہ السلام اسباب
اور بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا تعالیٰ نامک اور معبود یعنی مطاع کنا بھی درست
ہو گا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاویل خامس سے جائز ہو گا اسی
طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی متحد بل و ملا شان سے بھی جائز ہوگی یعنی علم
غیب بالحق نشان پر اسطہ اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت نہیں ہیں اگر اپنے ذہن میں معنی ثانی
کو حاضر کر کے کوئی شخص یوں کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں
اور حق تعالیٰ شانہ عالم الغیب نہیں تو خود اللہ نہ تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی
ماحول متعین ہوا نہ دینا اگر ادا کر سکتا ہے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو چاہیے
کہ سب کو عالم الغیب کہنا جائے۔ انتہی مضامین۔

عبارات ذیلہ بالا سے روشن ہے کہ باوجود کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت
یہ علم ہے کہ آپ کو جو علوم لازم اور ضروری نبوت کے لیے تھے وہ سب حاصل تھے

لئے عبارت میں عبارت سے دوسرے صحت ہے اور نہ

مگر پھر بھی آپ کو صلی اللہ علیہ وسلم کا قرینہ عالم الغیب کہنا جائز نہیں۔

اس دعویٰ پر ایک دلیل کو عبارت بالاین مذکور ہے: چونکہ دوسری دلیل عبارت ذیل میں بیان کی گئی ہے جو متنازعہ نہیں ہے۔ پھر یہ کہ آپ کو ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا یہ نہیں فرمایا اگر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کے لیے نفس الامر میں علم غیب ثابت ہو یا نہ ہو اس سے بحث ہی نہیں وہ وثابت اور متفق امر ہے گفتگو تو اس میں ہے کہ بعد ثبوت علم بعض منیبات کے آپ کو جو عالم الغیب کہا جاتا ہے یہ حکم اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے یعنی وہ غیب جو لفظ

عالم الغیب میں داخل ہے جس کا اطلاق ذات مقدسہ پر کیا جاتا ہے اس کے بعد جو غیب کا لفظ ہے اس میں گفتگو ہے اور غیب کا علم ذات مقدسہ کے لیے نفس الامر اور اربعہ میں ثابت ہے اس سے تو یہاں بحث ہی نہیں وہ تو مسلم ہے کہ وہ امور لازم اور متعلق بقوت کے تو ضروری ہیں مگر اگر تقریر میں حال میں امور کا علم غیب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نفس الامر اور واقع میں حاصل ہے مگر متنازعہ ہے بعض بھی ہوں جب یہاں سے بحث نہیں گفتگو فقط اس کی کہ غیب جو لفظ عالم الغیب میں واقع ہے اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ کل کے مقابلہ میں جب لفظ بعض آیا تو اس سے مراد مطلق ہے جو ایک کم لک کو بھی شامل ہے اور فقط ایک کو بھی اور یہاں تو اگلی ہی سطح پر موجود ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے۔

عربی طریق پر حاصل یہ مسئلہ کہ عالم الغیب یا علم الغیب میں جو لفظ غیب کا معنی ملے جس عبارت پر شرط لگایا ہے وہ مفقود الیافی کی ہے اس سے

بالام ہے اس سے مراد الف لام استغراقی ہے جو مفید حاصل افرد کو ہے جس سے ایک فرد میں نہ نکلے یعنی ہر غیب کے عالم یا ہر غیب کا علم جو خاصہ خداوندی اور بالاتفاق است اس کا اطلاق سوائے خدا نے و محدودا شریک کے کسی پر جائز نہیں۔

یہ امر الف لام سے معنی ہے۔ جو ایک کو بھی شامل ہے کیونکہ حد ضابطی جو ہر دم تعین کے مراد نہیں ہو سکتا علاوہ ازیں گفتگو اس صورت میں ہو رہی ہے جہاں اطلاق لفظ کا بذریعہ صاف ہو اور اگر کوئی فرد خاص درمیان محکم اور حاطب کے متعین ہو جاوے اور عالم الغیب سے کسی خاص شے کا علم مروا دیا جائے جو دونوں میں متعین ہے تو پھر اطلاق جائز ہو جائے گا اور چونکہ آج تک مسلمانوں میں یہ اطلاق سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ شائع ہوا نہ ثابت ہوا ہے اس لیے بعض افروغین مراد ہو ہی نہیں سکتے۔

فَقَدْ رَوَيْنَا فِي شَرَاهُ نَظْمًا قَائِمًا بِطَلْقِ الشَّقِيِّ الْفَالِئِيَةِ۔ کیونکہ یہ امر تو مسلم ہے کہ ایک یہ اطلاق ثابت نہیں ہوا نہ سلف نے اس لفظ کا بذریعہ آپ پر اطلاق کیا مگر غیب امور متقدہ بہا یا سب مخلوقات سے زبان غیب کا طرف اشارہ کیا جائے تو اس متعین ہو گیا کہ الف لام سے مراد یا استغراقی ہے جو کل افرد کو شامل ہے یا بعضی جو ایک کو بھی شامل ہے اور اگر مزید ذہنی لیا جائے تو وہ بھی ممکن ہے جس ہی کے ہو گا جس کا حاصل مطلق افراد ہوتا ہے لامی تعین جو کم کی کم افراد کو بھی شامل ہے۔

اور یہ تحقیق الف لام ہی کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ اطلاق کا بھی میں حال ہے ملاحظہ ہو مختصر المعانی۔ مطول مان کے حواشی تو چاہے عالم الغیب معارف ہو یا علم غیب علم غیب باقائہ جو حاصل ایک ہے۔

توزید جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم الغیب کہتا ہے اس لفظ غیب سے جو اس

میں واقع ہے اس کی مراد اگر بعض علوم غیبی ہیں تو اس میں پہلے ہی اس کا لفظ آیا ہے اور یہاں پھر وہی لفظ آیا ہے ان دونوں کا اشارہ ایک ہی طرف ہے یعنی جو غیب کا لفظ علم غیب اور عالم الغیب اسم کے اندر ہے وہی مراد ہے وہ غیب ہرگز مراد نہیں جو نفس الامر اور واقع میں خواتم قدر کے لیے ثابت ہے کیونکہ لفظ اطلاق لفظ عالم الغیب میں جو رہی ہے اور جو واقع میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت ہے اس سے یہاں گفتگو نہیں وہ اسلام مرہ ہے۔

مطلب یہ ہو کہ علم غیب یا علم غیب یا علم الغیب میں جو اس لفظ کے اطلاق کی قوت ہے اگر اس سے مراد بعض علوم غیبی ہیں جو کم سے کم ایک کو بھی شامل ہے تو اس بعض میں حضور کی کیا تخصیص اگرچہ سینہ سینہ گنجین میں لاکھوں کروڑوں عجب کے علوم ہیں مگر چاہے غیر متنا ہی عجب کے علوم بالفعل و بالحق انما الاقرن کر دے مگر غیب جو علت اطلاق لفظ عالم الغیب کی ہوا ہے وہ اس تقدیر پر زید کے نزدیک مطلق بعض ہے جو ایک فرد علم غیب کو بھی شامل ہے اگرچہ اس کا تحقق واقع اور نفس الامر میں لاکھوں کروڑوں مگر غیر متنا ہی کے ضمن میں ہوا ہے مگر اس تقدیر پر کہ جب علت اطلاق لفظ علم غیب کی ایک فرد ہوا ہے تو جیسے یہ ایک ہوا لاکھوں کروڑوں مگر غیر متنا ہی کے ساتھ مستحق ہو کہ علت جواز لفظ عالم الغیب کی ہوا ہے اسی طرح فرض کر دے کہ معاذ اللہ تعالیٰ اگر واقع میں یہ تنہا ہوتا اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہی عیب کا علم ہوتا جیسا کہ عالم الغیب کننا صحیح ہوتا کیونکہ اس تقدیر پر زید کے نزدیک عالم الغیب سکے یہ معنی ہوئے جو کم سے کم ایک عیب کو بھی جانتے تو یہ بعض غیب جو ایک کو بھی شامل ہے اور لاکھ کو بھی اور پھر چاہے لاکھوں کے ساتھ مستحق جو یا حتی تنہا ہر صورت میں اپنے علم کو عالم الغیب کہلاوے گا۔

تو اس میں مستثنیٰ کی کیا تخصیص ہے اسلام غیب تو زید و عمر و بکر ہر مہی و جن و ملک و جمیع حیوانات و برائے کسے لیے بھی ماحول ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی دیکھی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہلائے۔ کیونکہ ہر قدر علم غیب کو عالم الغیب کہلانے کی قوت زید نے اس تقدیر پر فرض کیا ہے وہ سب میں موجود ہے پھر وہ سب عالم الغیب کیوں نہ کہلائے گئے زید کے نزدیک عالم الغیب کے یہ معنی تھے کہ کم سے کم ایک غیب کی چیز کو بھی جانتے ہو جب زید و عمر و بکر سب ہی کم سے کم ایک غیب کی چیز کو جانتے ہیں تو زید کے نزدیک عالم الغیب کہلانے کے یہ یوں نہ مستحق ہوں گے ورنہ ان تراق معلول کا علت سے لازم آتا ہے۔

واضح ہو کہ اگر اس کا لفظ فقط ماند اور شہر کے معنی میں مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی اس قدر اور اتنے کے بھی ہیں جو اس جگہ متنا ہی میں نہ معلوم اس قدر صرف اور زیادہ مطلب کو کسی غرض سے لٹا کیا جاتا ہے۔ یعنی زید اگر عالم الغیب کے اطلاق کی ہر مطلق بعض کو قرار دیتا ہے گو وہ ایک ہی کیوں نہ ہو جو اس بعض میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا اور اس تعدد میں ہوا ہو نہ کہ زید اور جو ایک کو بھی شامل ہے چاہے وہ لاکھوں اور کروڑوں کے ضمن میں مستحق ہو یا غیر متنا ہی کی کنوش میں نہ است یا سب سے لاکھوں اور کروڑوں جو ہر بعض سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر نہیں مگر جو افراد ان میں مستحق ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی دیکھی غائب چیز کا علم تو ہوتا ہی ہے جو دوسروں سے مخفی ہوتی ہے تو چاہیے کہ زید اپنے متوال کی بنا پر سب کو عالم الغیب کہے اور یہ بالکل صحیح ہے کیونکہ اس صورت میں عالم الغیب ہونا مصحت کمال درہا اور یہ بالکل خلاف عدل ہے۔

غرض گفتگو اس معلق بعض میں ہو چکی ہے جس کو زید نے اطلاق لفظ عالم الغیب

کی ملت قرار دیا ہے اور وہ مضمون کا مرتب سب بگڑا ہوا ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ جس
تقدیر غیب حضور اقدس کی ذات مقدسہ کے لیے واقع میں ثابت ہیں اسی تقدیر غیب زید و عمرو
بجزو غیب کے لیے حاصل ہیں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بعض مضمون غیبیہ حاصل
ہیں اس سے تو محال بحث ہی نہیں بحث تو اس میں سے ہے جو عالم الغیب کو لانے
کی ملت اور ہر واقعہ جو اسے جو بعض مضمون غیبیہ کی واقعہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے ثابت ہیں اس سے تو یہاں نہ گفتگو ہے نہ اس کو کوئی ماقبل مراد سے نہ کہتا ہے نہ کوئی
ماقل یہ کہہ سکتا ہے اس کا وہم ہو سکتا ہے۔

خان صاحب کی ذہانت اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت جو خان صاحب
کو ہے اس کا افسوس کہ یہ جو مضمون کو چھوڑ کر وہی مضمون مراد لے جاتے ہیں جہاں آپ کی
صلی اللہ علیہ وسلم تو ہیں جسکے گو صنف کے شوق کو بھی خبر نہ ہو چہ جائیکہ وہ مولیٰ لفظوں
سے نکلیں یا نہ نکلیں یہاں سابق مرید ہو یا نہ ہو مگر کہیں کہ خان صاحب دل سے مجبور
ہیں سوائے ایک مضمون کے کسی عبارت کا اور مطلب ہی کچھ میں نہیں آتا کہ لفظ کی تینک
سے تمام عالم کو دیکھتے ہیں۔ فوجہ بالشر العظیم۔

تو مضمون کی فہم سے شال عرض ہے، ایک بادشاہ جو میں نے اپنے ملک میں مختلف
قسم کے راجے رکھے ہیں جو عام رعایا کو بوجہ برقع و بالی و لیرہ خزاہ شاہی سے تقسیم ہوتے ہیں
لیکن جو اہل ہرات عام لوگوں کو تقسیم نہیں ہوتے ان مقامات کو قیمت و بوجہ عام کو بھی ملتے ہیں۔
اور جو خاص تقریب میں ہیں ان کو حسب حیثیت بوجہ نایاب دیتے جاتے ہیں اس کے ملک
میں مالک الدیام و الدنایا تو سب رعایا کہلا تے چہ گراں ملک البجواب ہرات، بجز بادشاہ کے
کو انہیں کہلا یا جا سلطان وقت، نے اپنے وزیر راظم کو اس قدر بوجہ اہل ہرات عالیہ علیہ

میں ہوا دیتے کہ اس قدر کی کو نہ دے نہ زیادہ دے گا اگر تمام ملک کی رعایا کی خواہش
مترقیں کے بھی تمام بوجہ اہل ہرات کو لایا جاوے تو اس کے ایک جوشہ کا بڑا کسے ہر مضمون نہ ہوتا
چونکہ سرکار شاہی سے اس کو سب سے زیادہ بوجہ اہل ہرات ملتا ہوئے ہیں تو کوئی شخص مالک
البجواب ہرات اس کو بھی کہنے لگے، اب دوسرا فرض اس سے یہ کہے کہ بھائی بوجہ اہل ہرات
بجز بادشاہ کے کسی کے واسطے میں بولا جاتا۔ تو چونکہ اس میں شرکت شاہی کا وہم
ہے اس جوشہ سے گونا گویا راظم واقع میں بوجہ اہل ہرات کا مالک اور جس قدر بوجہ اہل ہرات
کے لیے لازم اور ضروری تھے وہ بادشاہ نے اس کو دے دیتے مگر یہ اہل ہرات میں ہی اس
میں وہم شرکت خلعت شاہی ہے لہذا یہ اہل ہرات عورت ہے پھر یہ کہ افسر مالک البجواب ہرات کا حکم جو
کیا جاتا ہے اس سے کل بوجہ اہل ہرات کا مالک ہو نہ لڑا ہے اب بعض کا اگر بعض بوجہ اہل ہرات کا
مالک ہو نہ لڑا ہے تو اس میں غلطی کیا کیسی تخصیص ہے اس کا مالک ہونا تو ضرور ہو چکا ہو چکا یا
ہر مطلق آتا ہے اور اگر کو بوجہ اہل ہرات شاہی کا مالک ہو نہ لڑا ہے تو یہ قدر سے نزدیک ہی
ثابت نہیں۔ ہر حضرت متعین کیا اس حکم میں غلطی کی تو میں ہوتی یا اس کا مطلب یہ ہوا
کہ جن قدر بوجہ اہل ہرات وزیر راظم کے پاس ہیں اسی قدر رعایا کے ہر فرد کے پاس ہیں، جب
خاصی تسلیم کرتا ہے کہ وزیر راظم فقط ایک ہی ہے اس کو بادشاہ نے جو اہل ہرات اس قدر
دیتے ہیں جو اس کے ہر فرد بوجہ اہل ہرات کے لازم و مناسب ہے تو کسی کے پاس اس قدر بوجہ اہل ہرات
کیا ان کا مشترک نہیں ہیں مگر ہاں ان کا کھل میں ایک ہی حرد ہے اور ایک ان ہی حرد
کے پاس ہی حرد ہے گو یہ کہ چاہی کہ پاس کے پاس تو قطعی ایک وزیر راظم کے پاس ایسے ایسے
لاکھ ہیں۔ اور چہاں کا ایک اس کے ایسے ایسے لاکھ ہیں جو زیادہ ہیں ہر مالک صاحب زید
مالک البجواب ہرات کا لقب ایک ہی جو ہر کے ملک ہونے سے جدا کرتا ہے گو وہ ایک کتنا

ہاں جسے قدر ہو تو پر ملازم ہے کہ اس کا التزام کرے اور قابل ہو کہ سب کو اکملہ عبادت
کے میں اس طرف سے دیر عظم کی کیا تو یہ کہن کی ۔

عنان صاحب کے اصحاب میں نظر کو ضرور بھائی کا حکم ہو گا کہ کونکر کے کہے کر غناں صاحب
کے یہاں اس کلام کے یہ معنی ہیں کہ تہذیب و ادب و عزت و ذل و عظم کے یہاں میں ہی قدر ہونی
سے ادنیٰ رعایا کے پاس بھی ہونا غرض یہ کہ عظم کی نسبت تو یہ کہن کی سمت سے سخت گالی کی
لفظ اور ذرا جیب افشاق ہے انشاء اللہ رب العزت ۔

اہل زبان اہل انصاف سے انصاف کیا میر ہے ادنیٰ حق میں بھی مل کو مشیہ نہ بننے پر
سے گزیرا تو فہم کی ضرورت نہیں حاصل ہے کہ سرور عالم سے مشیہ پر علم کو ہم سب کا
اس قدر دیا گیا تھا کہ دنیا کے تمام علوم بھی مل گئے ہائے تو آپ کے ایک علم کی بارزہ ہیں
مگر چونکہ اطلاق عالم الغیب کا جو ہم شرک ہے لہذا یہ اطلاق صحیح نہیں اس میں نہ معلوم کیا گالی ہے
اور کیا تو یہ ہے ۔

کہاں تو خان صاحب کی کفیر کے باہمیہ وہ اعتقاد حق جو ہم نے تحریک انحراف کے حصہ
فرائی میں غناں صاحب کی عبارتیں نقل کی ہیں اور کہاں یہ غضب کر صاف اور سیدھی عبارت کے
مطلب کو غلط بتایا جاتا ہے ۔ پھر فرمیں یہ ہے کہ ایک تہذیب و عظم میں کی عبارت فی الجملہ
متحمل ہو سارا ایک وہ کہما ہے الفاظ کے ٹکڑے ٹکڑے میں کہ وہ گردان مانی باطلہ کا حق
ہی نہ کر سکیں مگر غناں صاحب میں کوئی معنی کو تسلیم کے سرکہ کہ کفیر قطع فرماتے ہیں قیامت
ہے کہ غناں صاحب کے اذنب تو اسے ہی کہتا ہوں کہ کہ غناں صاحب کی عبارت بنائی
میں تو اصل عبارت جو ہم نے نقل کی ہے اب ہم انھوں کی خدمت میں وہ عبارتیں پیش کرتے ہیں
جن میں غناں صاحب نے غلط لایمان کی عبارت مذکورہ کا مطلب بیان کیا ہے ماریں

دعینی حفظہ الایمان میں انصاف کی ہے کہ عیب کی باتوں کا عیب علم کو سوان اللہ علیہ اللہ تعالیٰ
طلب علم کو ہے ایسا تو ہر بچہ اور ہر بچہ یا کل اور ہر جانور اور ہر جانور کے کو حاصل ہے ۔ حرام
اور حرام صلا ۔

دوسری جگہ عبارت مذکور نقل کی ہے کہ کیا اس نے محمد رسول اللہ علیہ السلام کو علم کو
ملائی نہ دی کیا ہی نہیں اللہ علیہ السلام کو اتنا ہی علم عیب دیا گیا تھا جتنا ہر جانور اور ہر جانور کو حاصل
ہے ۔ تسمیہ الایمان صلا

غناں صاحب کے اذنب کچھ تو شراب میں کو ہم نے جو معنی نقل کیے ہیں وہ تاہیں سبیا
غناں صاحب نے صبح کر کے قویا تھا معنی جو بیان کیے ہیں وہ تاہیں بلکہ صبح ہے ۔ اور انھوں
صاحب کے معنی کی تشریح کو ملاحظہ فرمائیے ۔ ایک شخص کا دعویٰ ہے کہ سرور عالم سے اللہ
علیہ السلام کو باوجود علم غیب حاصل ہونے کے عالم الغیب کنا جائز نہیں کہ اگر بقول زید
ہے تو دریافت طلب امر ہے کہ اس غیب سے معنی جو ہم نے غیب سے اللہ علیہ السلام کو علم کو
میں حاصل ہے اس سے آپ کی بعض غیب راہ میں یا کل مطلب تو مطلب ہے الفاظ
ہی پر ہے ساختہ تو یہ ہونے کو دل چاہتا ہے جب آپ کا ہی علم غیب مراد ہے تو کچھ
علم غیب اس کا کیا مطلب پھر اگر آپ کا بعض علم غیب مراد ہے تو اس میں ان کی کیا
تفصیل اس سے زیادہ میر ہے جب آپ کا بعض علم غیب مراد ہے تو آپ کے ساتھ
خاص نہ ہو گا پھر یہ کہ آپ کو حاصل ہے زید و زید و زید و زید ہونے کے کیا معنی ۔

صاحب حفظہ الایمان کا دعویٰ تو یہ ہے کہ سرور عالم سے اللہ علیہ السلام کو باوجود علم غیب
مطلبی ہونے کے عالم الغیب کنا جائز نہیں اور میر ہے کہ ایک صورت میں زید و زید
بجز صبی و جمہورین بلکہ حیرات پر بھی اطلاق عالم الغیب کا لازم آتا ہے ۔ اور دوسری

صورت میں عالم الغیب کا مفہوم ہی متحقق نہیں جس پر عقل و نقل دونوں کو شاید ہندو قرار دیا گیا ہے اب اگر مولد علم غیب کا مفہوم مذکور ہو مولد ہر واقع اور نفس لامرئیت سرور عالم سے اللہ علیہ السلام کے لئے متحقق اور ثابت ہے تو حاصل کلام یہ ہو گا کہ اخلاق عالم الغیب کا ذات مقدسہ پر منحصر ہے۔ اور دریافت غیب یہ ہے کہ اس غیب سے یا تو وہ بعض غیب مولد ہے جو آپ کے لئے ثابت ہیں وہ نیر و نور و بحر و زمین کیا آپ کے سوا کسی اور متحقق نہیں ہو سکتا تو اس صورت میں ملکہ اخلاق علم غیب کیا آپ ہی کے ساتھ مخصوص ہو گی اور اگر آپ کے کل علم غیب یہ لایوں میں سے آپ کے علم کا ایک فرد میں نہ چھوٹے تو وہ بھی آپ ہی میں متحقق اور ثابت ہیں چنانکہ باطلان کسی دلیل عقل و نقل سے ثابت ہو سکتا ہے۔ باطلان کیا اس صورت میں متحقق اور واقع ہو گیا نہ عرض ہر معنی تمام مناسب نے حفظ الایمان کی عبارت کے بیان فرمائے ہیں وہ معنی جو یہی نہیں سکتے۔ محال بھی حدیث کلام بالکل بے عقل اور لغو و بے ہودہ ہو جائے گا کیونکہ مقصود تھاں یہ ہے کہ ایک صورت میں علت اخلاق علم غیب کا مستند دیگر متحقق ہے اور دوسری صورت میں علت بالکل محدود ہے اور زمانہ صاحب کی تجویز کے مطابق اولی صورت میں جو علت ہے وہ آپ ہی کے ذات مقدسہ کے ساتھ خاص ہے تعدد اور اشتراک کی بات نہ کہ مختلف ملک علت سے لازم آوے اور ثانی صورت میں علت تباہا متحقق ہے یہ باطلان کی سبب علم سے مراد عقل لینے ہو گئی ہے حال ہے۔ مشکوکہ در ذوق اور اگر جو کفر کی تشبیہ علم نبوی علیہ السلام و جو کہ ہے تو یہ اس پر موقوف ہے کہ لفظ ایسا تشبیہ کے لئے ہو حالانکہ یہ یہاں غلط ہے اور مولد غلط ہونے کے محتاج ہے حذف کلام بلکہ نسخ کلام کا۔ ایسے دلائل تمام صاحب ہی کے کلام میں جوتے ہیں گئے۔ دنیا کا اور عالم اور انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہے جسے کلام نکلیں

سکتا تو ثابت ہو گیا کہ مولد مفہوم علم غیب ہے جو ایک ہی ہے اس کا ایک فرد ذات مقدسہ کے لئے ہی متحقق ہو سکتا ہے اور نیز کے لئے بھی اور اسی کا دوسرا فرد ہے جو نہ آپ کے لئے ثابت ہو سکے نہ آپ کے غیر کے لئے وہ مخصوص بذات باہمی عرض کر رہا ہے۔

بیان بالا سے یہ ثابت ہو گیا کہ سرور عالم سے اللہ تعالیٰ علیہ السلام کو علم غیب حاصل ہے نہ اس میں گنگو ہے نہ یہاں ہو سکتی ہے نہ کوئی مائل اور اسے سکتا ہے نہ اس کے مولد لینے سے قائل کا دعویٰ ثابت ہو سکتا ہے یہاں گفتگو علم غیب کے مفہوم میں ہو رہی ہے۔ جو سرور عالم سے اللہ علیہ السلام کے علم غیب پر بھی صادق کہتا ہے اور میرے علم غیب پر بھی اور وہ ایک نہایت ادنیٰ درجہ ہے اور اعلیٰ درجہ میں ضرور متحقق ہو گا اس کا تحقق اعلیٰ درجہ کے تحقق کو ماننے میں بلکہ اگر وہ درجہ متحقق نہ ہو تو اعلیٰ درجہ متحقق ہی نہیں ہو سکتا جب ایک ہی نہ ہو گا تو وہ لاکھ کیسے متحقق ہو سکتے ہیں۔ اور دوسرا فرد اس مفہوم کا وہ ہے جو کسی مخلوق میں بھی متحقق نہیں ہو سکتا جس کے اعتقاد پر دلیل عقلی و شرعی قائم ہے وہ غرض بذات پاک خالق المخلوقات ہے۔

خان صاحب کا تراشیدہ مطلب حفظ الایمان کی عبارت کا مرہم بھی مطلب تو کیا بزرگ دسائط بھی بغیر تعالیٰ نہیں ہو سکتا جس کی عقل سلیم میں اب بھی مطلب نہ آئے اور میری میں کہے کہ میں اس عبارت میں سرور عالم سے اللہ علیہ السلام کو مرہم گالی ہے نہ کہ اسے کم یہ عبارت متعین شان والا کو جو کم ہے تو حاشائے کہ وہ اپنی موش قسمتی پروردہ کے کلام کا تصور نہیں اس کی عقل کی خوبی سے غفلت و لجاجت و خنوع الحق۔

گستاخی صاف خان صاحب کا مطلب یہی ہے کہ باقرانے پاگل کہہ دے تو کہہ دے اور تو کوئی ادنیٰ طالب علم میں نہیں کہہ سکتا چہ جائیکہ ایک علامہ زمانہ ایسی صاف عباراتوں

فرق بیان کرنا ضروری ہے۔ تو یہ فرما دیجئے کہ جو آپ میں سے اللہ علیہ وسلم اور دوسرے مرسلین میں وجہ فرق دریافت کرے کہ اس نے نبی کو گائی نہیں دی کوئی نبی کی پرورش کو دین ایمان کے اور تولد کی عبادت کو شرک اس پر کوئی مسلمان کہنے نبی اور سنت میں وجہ فرق بیان کرنا ضروری ہے تو کافر کہہ دیجئے کہ نبی اور سنت میں فرق پوچھنے بیچارہ یہی علم و دیانت ہے اور عوام کو سو کہ وہ ہیں خدا سمجھے۔ اس پر از ناب کا اعلیٰ حضرت نے لطیف فرماتے ہوئے منہ نکل پڑتا ہے۔ اگر کسی میں دیانت ہے تو اعلیٰ حضرت کی دیانت کی اب خبر لے دیانت کے نام سے کام میں چلتا۔ عوام بیچارے کیا کریں نہ ان قانون کا ہے جو عالم بھی کہلاتے ہیں اور پھر جو ان غیبا تھوں پر مطلع نہیں ہوتے یا باوجود اطلاع و بدوہ و دانستہ ایمان کو رست کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مطلب وہی ہے جو اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں اس گراں میں کچھ حمت ہے تو خان صاحب کو مستعد فرما دیں اور اپنے دین و دیانت ایمان کی تہلیلیں۔

اس صاف اور سید سے طلب پر خان صاحب نے یہ ضرور فعل چاہا ہے کہ خدا کی پناہ اب ناظرین تکیہ الفاظ پر حیرت لعل کو ضرور عطا فرماں تب معلوم ہوگا کہ خان صاحب کے کھانے کے ذلت کون سے ہیں اور کھانے کے کون سے۔ بعید تو کفر کی تکلف رکھی ہے۔

گو پست خان دل میں جز دوست الخ

کے منظر ہو گئے ہیں۔

لفظ آساکہ تحقیق عبارت ذیل سے معلوم ہو جائے گی یعنی بعض خان صاحب کے معقیدین فرماتے ہیں کہ لفظ آساکہ تو تشبیہ ہی کے لیے آتا ہے سرور عالم علیہ السلام کے علم کو مطلق الا ایمان میں علم زید و عمرو جیسو و ہامین و ہاشم تشبیہ دی اور یہ جڑی

گت غنی ہے۔ ان حضرات کو اس مینائی کی یہ عبارت سمجھا دیجئے اور اگر جناب ملت میں بھی عہد ہوں اور کسی کی ضمانتیں تو پھر آپ کا حکام بھی موجود ہے گو قابل محنت نہ ہو اور اللہ میں لفظ آساکہ تحقیق میں کہتے ہیں۔

۱۔ اس قسم کا اس شکل کا فقرہ ایسا قلندران ہر ایک سے بے غلط و غلط ہے۔ آتش۔

محبوب نہیں باج بھائی کوئی تھوڑا بورکتا ہے گل ایسی ذلت عمرانی

۲۔ اس قدر اتنا فقرہ ایسا مارا کہ اور عمو کر دیا۔ برق۔

اس باد کش کا جسم ہے ایسا لطیف صاف

زنا پر گمان ہے موج شراب کا

۳۔ ماش اور اندر فقرے تم ایسے ہتیرے بن جائیں گے۔ ہم اسوں سے تو وہ بات

بجرا نہیں کرتے۔

۴۔ اس طرح یوں فقرے ہیں نے ایسا سنا ہے کہ آج دونوں صاحبوں میں چل گئی تم

ان سے صاف صاف کہہ دینا کہ میر صاحب ایسا کہتے ہیں۔ اور کبھی اچھائی بڑائی

کی جگہ بطور بدلفظ بھی استعمال کرتے ہیں فقرے ایسا وقت سمجھنے سے سنا ہے کوئی

ایسی بات منہ سے نکالتا ہے۔ ہیر لفظات صفت ۲ جلد دوم۔ پانچ معنی لفظ ایسا کے

کہتے ہیں۔ پھر بھی یہ فرما کر لفظ آساکہ تشبیہ ہی کے لیے آتا ہے کس قدر اوصاف ہے۔

عبادت متنازعہ فرمایا میں لفظ ایسا بمعنی اس قدر و اتنا ہے۔ پھر تشبیہ گہری۔ تو ماسوں یہ جواب

کہ میں تدارک دیتے مگر مکرر اطلاق عالم الغیب کی فرض کی تھی وہ زید و عمرو جیسو بھی متحقق

ہے نہ اس میں تشبیہ ہے نہ توہین۔

اگر خان صاحب کی طرف سے یہ اعتراض کیا جائے کہ کیا گیا ہے کہ مطلق الا ایمان میں

فقط دو ہی احتمال کیوں بیان کیے گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک علم کوئی شے
سے اللہ علیہ وسلم میں صرف دو ہی احوال تھے یا علم کل مغیبات کا یا بعض کا دلو کا واحد
ایک یہ بھی احتمال ہے کہ آپ کو علم مغیبات مستند بنایا جو مخلوقات کے مغیبات سے زائد
کا جو ادراسی کو اطلاق عالم الغیب کی علت قرار دی جائے اور یہی احتمال قوی بھی ہے۔
چنانچہ اس معنی کو یوں فرماتے ہیں۔

”پھر خیالی کہ اس سے کہہ کر محقق علم اللہ علم مطلق میں مصدق کیا اور ایک دوسرے
جانتے اور ان مطلق میں جن کے لیے وہ ہے دشمار کے فرق نہ جانتا تو اس کے
نزدیک انفعلیت اس میں مضمحل ہوگی کہ پورا اساطیر جو ادھاریت کا سلب
واجب ہوا اس کمال سے میں کہ بھیجی ہو جائے۔ (مقام ۲۲)“

خان صاحب بنورہا حفظہ فرماتے۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب دہلوی فرماتے
ایسا نہیں کیا۔ جنوری کی قدر دانش کی خوبی ہے۔ اس اقتراض کا جواب لفظ البیان میں بخوبی
ذکر ہے۔

حضرت مولانا مصوف فرماتے ہیں کہ

”علم بطریقہ اور علم جمیع اشیا کا کہ جس سے کوئی چیز بھی باقی نہ رہے
یہ باری تعالیٰ شانہ کے ساتھ خاص اور جو علم لازم اور ضروری مقام نبوت
کے لیے ہی وہ سرور عالم سے اللہ علیہ وسلم کو حاصل میں اس میں آپ کا کوئی
شریک نہیں کیونکہ جن درجہ آپ کی نبوت ہے اسی درجہ کا آپ کا علم تو
جو علم آپ کو مرحمت ہوئے جہان میں آپ کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا
لاہ مستند الانبیاء والمرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام التسلیم اور تسلیم

در علم الغیب کا وہ ہے جو نہ وہ دیکھ کر کسی جہاں میں جو سرحدات کو حاصل
ہے اس میں کوئی کمال نہیں اس مراتب شامہ کا ذکر حفظہ الامان میں بھی موجود
ہے۔ چہرہ اقتراض کو مطلق علم اور علم مطلق میں ہی مصدق دیا جناب چرکے
شایان شان ہے۔

خان صاحب مقل کی ہر جگہ ضرورت ہے نفس الامر میں اس مراتب شامہ کا ہونا
بات ہے اور ہر تفسیر میں ذکر نہ کرنا کیا بات ہے بلکہ ذکر ہی ایک طرح کا تیس کی کسی کا ذکر
ملاحظہ ہوتا ہے اور کسی کا تھن اوکنا شہ اور دوسرا جواب اس شہ کا وہ ہے جو بندہ نے
اشارہ ذکر کیا ہے۔ یعنی جو ذکر کا سرور عالم سے اللہ علیہ وسلم پر سلف سے خلف تک بقایہ
ملاحظہ کے اطلاق عالم الغیب کا متعارف نہیں اور نگہگو بھی ہی صورت میں ہے کہ اطلاق بقایہ
موجود اس دور سے یہ معلوم مغیبات مقتد یا جملہ مخلوقات سے زائد در بیان مخاطب
اور متکلم کے متعین ہیں یہ نہیں لفظ الغیب سے یہ مراد ہی نہیں ہو سکتا اس جواب میں
اور حضرت مولانا مصوف کے جواب مذکور میں فرق کو بنورہا حفظہ فرماتے دونوں جواب ایک
نہیں ہیں اور اگر عالم الغیب صرف بالام نہ ہو بلکہ عالم الغیب باضافہ ہو تو امتناع کا بھی وہی
حال ہے جو معرف بالام کا چنانچہ سے عرض کیا گیا یہ مشائخ تزکیۃ الخوارج معتزہ میں
ما حفظ فرماتے بشرطیکہ آپ جواب دیں وہ ناظرین کی تسکین کے لیے ہی کافی ہے ان
اگر ملت کا دعویٰ ہے تو علم یا تقدیس پر کچھ ہے پھر نشانہ اللہ تعالیٰ سے ہم عرض کر دیں گے۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ ان صاحب تو یہ فرماتے ہیں کہ علم مغیبات مقتد بنایا زائد
من موم الملوکات کو ذکر نہیں کیا حالانکہ یہ احتمال صحیح موجود ہے جن میں نہ تو ایک ایک میں ہر موم
ایک کو بھی ذکر نہیں کیا مگر یہ تو فرمایا جائے کہ احتمالات واقعہ کے ذکر نہ کرنے سے جو

عبارت مذکور ہوئی وہ مرصع گالی کیوں ہو جائے گی جو آپ کا دھوئے ہے خدا خود سے کام لیتے فرق لطیف ہے۔

چوتھا جواب یہ ہے کہ ذکر نہ کرنے سے یہ کیسے لازم آیا ہے کہ وہ شخص مواقع اور انفعالات میں بھی اس احتمال کا قائل نہیں۔ مذکور کو اور مذکور میں فرق تو ایسا نہیں جس کو آپ خیال نہ فرمائیں اور یہاں تو عدم ذکر میں بلکہ مرصع کو کہہ لیکن دیکھئے جو چشم دینا چاہتے تھے۔ اس پر خان صاحب شاید یہ قول فرمائیں کہ اگر یہ ہمارا اعتراض مرصع میں اور عبارت مذکور میں تو یوں سرور عالم علیہ السلام نہیں تو اس کو اپنے اکابر کی شان میں کہہ دو چنانچہ فرماتے ہیں مگر بالاس سے دریافت کرو کہ آپ کی یہ تقریر آپ اور آپ کے اساتذہ میں چلتی ہے یا نہیں۔ میں تو کیوں اور اگر ہے تو کی وجہ اس بھر چاہتا ہوں خان صاحب نے اس تقریر کو قائل سے آخر تک جاری فرمایا ہے۔ اور یہ بھی منجملہ ان اعتراضات کے ہے جو میرے قوی شمار کیے جاتے ہیں جن پر خان صاحب کو ناز ہے۔

پہلے خان صاحب اور ان کے اذتاب یہ فرماتے تھے کہ اگر واقعی حضرات دیوبند کے یہ عقائد نہیں جو ہم ان کی طرف منسوب کرتے ہیں تو صاف گویا نہیں کھ دیتے کہ ہمارے عقائد ایسے نہیں جھگڑاٹے قبضہ ختم ہو کر گمانے والے جانتے تھے کہ یہ نقطہ زبانی جمع خراج ہے اس کے بعد بھی وہی حالت رہے گی۔ جواب ہے کہ ذکر یہ کثیر و بھر تعالیٰ نہیں ہے بلکہ ضمن بعض و منلو اور عداوت اسلام پر سبب ہے جب تک ان کے مخالف مسلمان وہیں گئے اور سنت کے فریضہ زمان صاحب کا بعض ان سے باہر نہیں سکتا۔ ان کو پڑھن جیسے ہزار گروہ بھی خان صاحب ہی جیسے ہو جائیں تو پھر خان صاحب کا کوئی جھگڑا نہیں۔

لیکن جن حضرات کو خان صاحب کی اصل عرض معلوم نہیں تھی ان کو البتہ علمبان چڑھتا تھا کہ واقعی حضرات دیوبند ایسا کیوں نہیں کرتے اور ان بات میں جھگڑاٹے ہوتا ہے قطعاً تو میں کہہ چکے ہوئے مدت ہوئی جس میں صاف ظاہر کیا گیا ہے کہ جن امور کی نسبت خان صاحب تحفہ فرماتے ہیں ان عقائد کو ہم بھی کھڑے کرتے ہیں اور ان کے مخالف کی تکفیر کرتے ہیں۔ اور یہ مجبور قول ہی قوی رہتا بلکہ بعض حضرات جو اس عالم سے تشریف لے گئے یعنی حضرت مولانا محمد قاسم صاحب ناٹو قوی جہاں خدا تعالیٰ فی الامن حضرت مولوی رشید احمد صاحب رشید الاسلام والمسلمین تیس ہر جان کے رسائل مطلوبہ کی عبارت لکھیں اور جو حضرات اس عالم میں مدتی فرماتے ہیں ان کے دستخط و قلم خاص ہیں مگر خان صاحب ہیں کہ ان کے یہی نام ہیں اور وہی لوگ تڑیاں جھگڑاتے ہیں۔ اسی طرح اب بھی کہا جاتا ہے کہ اگر یہ عبارت توہین اور گالی کی نہیں تو آپ اپنے اساتذہ کی شان میں ہمارے فراموش بہت اچھا سنئے اگر کوئی ہمارے اکابر کو ملامت نازل بنا کر کہتا ہے کہ وہ عالم جمیع اشیاء کی نفی قطعاً مقولاً نقلاً باطل ہے۔ اور اگر اس بنا پر عالم کہتا ہے کہ ان کو بعض اشیاء کا علم ہے تو میں اس کی کیا تفسیر بعض اشیاء کا علم تو زیادہ مجرد و مجہول و مجاہل بلکہ حیوانات کو ہے اس بنا پر عالم فاضل کنگاؤی کہاں کی بات نہیں تو اگر قائل التزام دکرے تو جو مرقی بیان کرنا ضرور ہے۔ گویا وہ ہے کہ ہمارے اکابر و اساتذہ اور دنیا کے علماء کو عالم فاضل اس وجہ سے کہنے والا دنیا میں کوئی بھی نہیں سمجھے گا۔ ہاں اگر کوئی ہو تو برہنہ کیے باطل خان میں سمجھے کہ ذکر یہ تقریر یہاں جا کر نہیں ہو سکتی۔ وجہ ملاحظہ ہو یہاں عالم فاضل مولوی صوفی ان حضرات کو کہا جاتا ہے اور یہ عرف عام ہے۔ اور جب سے یہ اطلاق جاری ہے اس وقت سے نہ مراد ہے

تحریر فرماتے ہیں اس لیے کہ یہ،

حیرت انگیزی تصور را اگر علم الشیخ و عرب میں جاری نہ ہو تو خود قدرت الہی کی یہ عینیت
بغیر کسی متکلف کے جاری ہے جیسے کوئی بے دین براۓ خدا سبحان کی قدرت
عامہ کا منکر ہو اس منکر سے کہ علم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتا ہے یہ منکر کہ
یوں کہے کہ اللہ عزوجل کی ذات مقدسہ پر قدرت کا حکم کیا جانا اگر تعقل کیلئے
صحیح ہے تو دریافت مطلب اسی ہے کہ اس قدرت سے مراد معنی اشیاء
پر قدرت ہے یا کل اشیاء پر اگر کوئی معنی پر قدرت ہے ہونا مراد اسے تو اس میں
الہ عزوجل کی کیا تخصیص ہے ایسی قدرت تو یا عز و جبر ملکہ ہر جہی و مجنون
بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے اور اگر کل اشیاء پر
قدرت مراد ہے اس طرح کہ اس کا ایک فرد بھی مخلوق نہ رہے تو اس کی بطلان
ذلیل قطعی و دغلی سے ثابت ہے کہ اشیاء میں خود ذات باہمی ہے اور

اسے خود اپنی ذات پر قدرت نہیں الخ ص ۲۲۲ ۲۵۱ امام الحرمینؒ

عنانِ مناسب تو میں فرماتے تھے کہ جو ہر روز عالمِ علیہ السلام کی لگاتار ساری عمر وہ کافر رہے اور ہم یہ کہتے ہیں کہ جو اولیاءِ اکرام اور طہاتے معظمہ اور صلحا نے اللہ کے ساتھ جی گستاخ ہو اس کے بھی سلبِ ایمان کا خوف ہے اور عقل کے مسخ ہونے کا اندیشہ ہے۔

خان صاحب کے ہوا خواہان کہاں ہیں ان کو عالم فاضل مجددانہ حاضر و مشتر علم کا
مجدولہ منسلک والے کسی طرف ہیں۔ اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت کہتے کہتے مرنے تک ہوتا ہے
ان کے کہتے ہیں اور معتدوں کی وجہ سے مرید اور معتد ہوتے ہیں۔

کہ وہ کل علوم کے عالم ہیں نہ کہ ان کو بعض امتیاز کا علم ہے۔ وہ لوگ ان واحد اسمیں ہیں جو
عالمین و جملہ عزائمات شریک ہیں مگر یوں کہ وہ علم متبادل کے عالم ہیں بلکہ
عالم الغیب کے کہ اس کا اطلاق غائب ہی نہیں بلکہ یوں کہا جاسکے کہ یہاں بھی امور
مستورہ کا علم غیب مراد ہے ناقصاً۔

چیلنے اب تو ہم نے یہ تقریر کر دی اب تو اشتہار یہ مجید بنے کہ ان ہمارے ہی مطلب
تھو تو اتنی اس مبارک میں تو یہ نہیں ہے کہ یہ ہم تینوں عہد و پیمان انتہا پر برسی
ہیں اللہ تعالیٰ تو خیر عنایت فرمائے ہم کو تو امیدیں ہیں ہاں اللہ تعالیٰ کے شک
توادر ہے۔

اس کے بعد جناب نمان صاحب نے بہت زور و شور سے اسی تقریر کو انبیا
 علیہم السلام میں جاری فرمایا، جنہیں ہے اس تقریر سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب
 نہیں کہہ سکتے چاہئے کہ عالم بھی مذکورہ کس نے چنا، غرض اس میں:

”اوند علم غیب میں جاری ہونے سے مطلق علم میں اس کی تقویر حیثیت کا باری

میرنا زادہ نظام ہے۔ ص ۲۲ حاشیہ صاحب زبیدی جگہ اشعار میں کا نام لینے

اور علامہ غیبی کی جگہ مفتوحہ علیہ السلام نے تصدیق فرمائی ہے۔

اس کا جواب دی ہے جو مذکر ہوا کہ جب آپ کے سے اشد علیہ وسلم اونی مقبول پر عالم کا
اطلاق با مقبلا معلوم مقدرہ ہوا کے تعارف اور واقع ہے تو پھر زوات مقدرہ پر عالم کے
اطلاق میں کیا قائل ہے۔ اور یہ تقریر مردانہ لیل ہی تمیں کہتے۔ غافرتھا۔ جن جنہات پر خزان
ماسب کو ناز ہے ان کا یہ حال ہے۔

اور اس سے زیادہ عجیب تر یہ ہے جو اس کے بعد جناب نمان صاحب

لئے سکینے والی مالتوں پر رحم فرمائے کہ تو آنکھ کھول کر دیکھو کہ میرا صاحب کون ہیں
 کس زور کی تقریر فرمائی ہے اور حضرت مولانا عطاء اللہ حق تعالیٰ تعالیٰ قدرت نے میرا عالم الہیہ کو کس قدر مست
 سست کیا۔ اگلیاں دی ہیں گراہیے منہ کھل کر لے کرے کہ جہاں ہیں مگر کئی اس
 شہ کا جواب دے جسے بلکہ منکر بھی جواب دے لیں تو ماضی ہم بھی خان صاحب کی
 ذہانت کے متقدّم ہو جائیں گے ورنہ آپ سب صاحب تو ہر فراموش ہیں تو حضرت
 کا توفیق چاہئے۔

جس تقدیر کو عثمان صاحب نے اس قدر موردِ فکر سے لکھا ہے اس پر مخالف کو اس قدر سخت کہا ہے جو مناسب نہ تھا پھر خود اس قدر لغزبات کی جو بن جو نہیں سکتی اور کتنا فایده ہے کہ اس غلطی پر فرغ فرما کر صحیح کئے والے کو گالیاں دیتے ہیں۔ جس کی ایک حوصلہ کو اس امر کا کام ہے

ایں کار از تو آید مردمان نہیں گفتند

مجھے دین قدرت کا مہر ملے گا مگر ہو اور مقتدا ایمان کی تقریر جاری کرے
تو اُسے آپ یہ جواب دو یہ کہ بریل کے پاگل خانہ سے کب نکلے جو ہم خداوند تعالیٰ کو
قتلہ اور قدرت کا مہر شامہا پر قتلہ جمع ملکات کے کہتے ہیں ایک کو جس استشار
نہیں کرتے اور یہاں قتلہ طلاق قدرت کے ہے اور ہم اس کو قتلہ بالذات کہتے ہیں۔
اس کی قدرت ذاتیہ ہے اور یہ دو عروسی دعا میں جملہ حیوانات کو قدرت مہر ہے۔
اسی بنا پر اگر بغرض عمل یہ ہو کہ قدرت جملہ ملکات پر ہی تسلیم کریں تب بھی یہاں قتلہ
قدرت ذاتیہ کے ان کو قتلہ نہیں کہہ سکتے۔ مَنَّانُ الْكَوْنِ قَوْلُهُ فَانْجَا اَوْجَا اَخْبَرَا فَاَنْجَا
مُطْلَقِي الْقَدَرِ لَا تَقْدِرُ الْاَزْیٰ طلاق ذاتیہ میں قدرت کا اطلاق ثابت ہے۔ مختلف

جاری فرما سکتے ہیں اور اگر آپ ایسا کریں تو میرا جواب مذکور کو ملاحظہ فرمایا لیجئے حفظ اللہ
پر کوئی مشتبہ نہیں۔

خان صاحب اعلیٰ نہیں کرتے خدا کا فضل میان کرتے ہیں منظرہ اسے کہتے ہیں آپ
کو رسائل کہنے کی کیا حاجت تھی۔ تبصیر منست سے عداوت ذاتی ہے اسی کو منافقت
کہہ دیا کہنے دلیل وغیرہ کہنے کی ضرورت نہیں ایک اشتہار دوسے دیکھنے کو چوم کو ایسا
ایسا کہے اس کو ہم کافر نہیں گئے تو ان کو حدیث پر لفظوں مشتق کی جاتی ہے فقہ پر کہہ دیجئے
کہ جو پختہ حقیقی ہیں وہ سب کافر ہیں۔

اگر خان صاحب اپنے اذتاب میں باقاعدہ ہمارے جواب دی کر یہ تقریر میری نہیں
یہ تو ایک بے دین کی طرف سے تقریر کی ہے تو جواب یہ ہے کہ آپ اس تقریر پر کمر عادی
کرنے کو جہد کھلف تسلیم کرتے ہیں۔ کفر تقریر کی وجہ سے آپ پر لازم نہیں کیا گیا چونکہ اس
تقریر کے جان کر کہنے کو آپ جہد کھلف تسلیم فرماتے ہیں اور تقریر کا جاری کرنا اس پر ضرور
ہے کیا تو خدا کے لیے قدرت عظیم ثابت کی جائے یا ممکنات کے لیے قدرت
ذاتیہ اور وہی کفر مروج کی صورتیں ہیں لہذا یہ کھڑا ہی نہیں سکتا۔

لو پھر کیا یاد رکھو گے پہلے ہاتھ ایک کفر اور دوسرا کفر ہے۔ وہ یہ کہ آپ فرماتے ہیں
کوئی بے دین اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی قدرت ملاحظہ نہ کرے۔ اور اس کی مثال میں یہ فرماتے
ہو کہ ذات باری نہایت باریست خاص ہے تو چونکہ ذات باری تعالیٰ قدرت باری تعالیٰ کے تحت
میں داخل نہ ہوئی تو قدرت ماحول میں تو گویا ذات خدا کو مقدر سے یہ خارج ہوتا تھا کہ
ماحول کا احاطہ ہے اور یہی وجہ ہے وہی کہ ہے تو معلوم ہوا کہ آپ عداوت و ظلم کو قادر مطلق
اس معنی کو جانتے ہیں کہ ذات باری تعالیٰ کو بھی قدرت کے تحت میں داخل ہائے ہیں۔

اور یہ کفر مروج ہے۔ دوسرا پھر اس غریب کی لیے دین کی وجہ کیا ہے یہ دوسرا کفر ہے۔ پھر
جواب دیکھئے کیا بلا کھلف تقریر یہ جانے منسوب الی کہ آپ کا لڑکا کافر ہونا دوسرے سے ثابت
ہو گیا۔

حفظ الایمان کے متعلق جو کچھ بھی خان صاحب نے حرام الخمرین میں تہدید ایمان میں
بیان فرمایا اقصان تمام باتوں کا بغض کافی اور ذاتی جواب ہو گیا وہ کلمہ اور حکیم قبول فرما کہ
اہل اسلام کما اس سے نفع پہنچائے کہ میں شرم ہوں۔

اب خان صاحب کا کوئی مشبہ ایسا نہیں رہا جس کا آپ نے ذکر کیا ہو اور اس کا
جواب ذکر نہ ہوا ہو۔ لیکن ابھی ایک اور دست بڑا مشتبہ باقی ہے اس کا ذکر اور جواب
بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔

خان صاحب کو شاید تعجب ہو گا کہ اب کوئی ایسا بات نہ لگتی ہے۔ یہاں تو مطلع صاف ہے
خان صاحب اب کیا اعتراض فرمادیں گے ان کو حفظ الایمان پر بے جا جرح و قدر کر کے
کاہاتوں باقاعدہ بدل کر لیا۔ دوسرے کفر لازم آیا ایک یہ کہ اتنے بڑے ملازم سے یہ
تو جہت ہی مستبعد ہے کہ دوسرے کچھ ہوں کہ ظلم غیب کی تقریر قدرت باری میں نہیں
ہیں سکتی۔ اب دوسری احتمال ہیں، ایک تو یہ کہ خان صاحب نے کچھ بوجھ کر جھوٹ بولا کہ
وہ بڑے خان، دیوانت ہوں۔ دوسرے یہ کہ ایسے جاہل ہوں کہ برسر تک خود نہ کر
کیا کریں نہ کچھ کریں تقریر قدرت میں نہیں سکتی ہے یا نہیں لیکن ان دونوں احتمالوں کو خان
صاحب کے اذتاب تسلیم نہ کریں گے کیونکہ خلاف شان خان ہے ہاں ایک احتمال
ہے کہ خان صاحب کا عقیدہ یہی ہے کہ یہ کفر یا تو معاذ اللہ عالم کو قدرت
عزیز ہے یا مخلوقات میں قدرت ذاتیہ غیر اعطائے الہی ہے اور دونوں صورتوں میں

خان صاحب جہاں گئے ظاہر ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ ان کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کائنات باری تعالیٰ کو
بہی داخل قدرت مانتے ہیں اور یہ بھی مسلم کفر ہے۔

ناظرین کا خیال صحیح ہے کہ خان صاحب یہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک تو
حفظ الایمان کی عبارت بہر صورت کفر صریح اور مرد عالم سے اللہ علیہ وسلم کو کافر دینا ہی
ہے اور گو حفظ الایمان میں یہ مذکور ہے کہ سرور عالم سے اللہ علیہ وسلم کو ہر ملام لازم نبوت
اور ضروری حقہ وہ سب ملام ہو گئے تھے مگر وہ تو میرے اندر اس کو ذکر نہیں کیا یہ بیان
کے علم عجب کا اظہار ہے اور آپ کی توہین ہی ہے۔ اور اگر کوئی دریافت کرے کہ اگر
اس مشہور منشائے کیا ہے یہ کہاں سے پیدا ہوا تو یہی فرمائیں گے کہ اس کا منشأ ہٹنہ سحر
مرا اللہ۔ کچھ نہیں اس شبیر کا جلد تب توہینیں گے ورنہ نہیں۔ اور گواہی تقریر کو اپنے
استاذ میں بھی جاری کر دیا گیا ہے مگر پھر بھی توہین اور مرد عالم سے اللہ تعالیٰ کو کافر
فرم رہے۔

تو جواب یہ ہے کہ اس مشہور جواب کا جواب دیں گے کہ آپ سے پھر بھی یہ امید
نہیں کہ آپ کی غیروہائیں کو نہ کہ ہٹنہ دھری کا جواب ہی کیا ہے۔ اور اس کا جواب بجز
اس کے اور کچھ نہیں کہ اسی قوم کی عبارت جہاں اکابر کی پیش کردہ ہیں جن کو آپ اور آپ کے
بزرگوار کیا صدیوں سے جبر ملتا ہے امت مستعد اور عالم تہذیب تسلیم فرمائیے یا اور ان
کے علم دینی ہونے پر اجماع ہو گیا ہے اگر آپ ان کی نسبت کچھ بھی فرمائیں تو پھر
دیکھئے کہ اذنا اب بھی پیچھے سے آگے آجائیں۔

ناظرین نہایت عجیب بات اور سننے کے قابل ہے کہ ۱۳۲۵ ہجری میں جس

در سر معیاد التہذیب بریلی میں بندہ گیا اور حیدر یقینی ہو گیا کہ خان صاحب بناؤ
نہیں کریں گے تب بندہ نے شرح مواقف کی عبارت اپنے بیان میں پیش کی کہ دیکھو
میر سید شریف اور قاضی معتمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ فرماتے ہیں۔ گویا حفظ الایمان
اس عبارت کا ترجمہ ہے تو کیا خان صاحب ان حضرات کو بھی کاذب کہہ دیں گے اور اگر
تو آپ سے مشکل نہیں ہے مگر کلمہ موبہس کے منہ قند مسلمان السیدات اور قاضی
معتمد رحمۃ اللہ تعالیٰ کو مسلمان ہی نہیں مسلمانوں کے پیشوا جانتے چلے آتے ہیں
اور ان سب کو کافر نہیں گئے۔ مگر اللہ سے دل گرا دے کہ جب خان صاحب کو شرح
مواقف کی یہ عبارت پہنچی تو پوش و حاس باختر ہو گئے اور سنا ہے کہ پہلا کلمہ ہی حاکم
وہ بھی تخریق میں سے ہیں کافر ہیں کہیں نہ ہو آخر دواغہ جنم کو اس کا پیٹ بھی تو
بہر ناخورد ہے۔

اب ناظرین شرح مواقف کا مطلب تو جس سے سنیں تب معلوم ہو جائے گا کہ
ہٹنہ دھری سے بھی حفظ الایمان کو دانا سنا ملتا نہیں ہے اس میں ان کے اذنا اب
سے بھی امید ہے کہ ساتھ دہیں گے اور سوائے غلط فہمی مری لوگوں کے سب کے دل
کی صفائی ہو جائے گی کیونکہ میر سید شریف اور قاضی معتمد رحمۃ اللہ تعالیٰ نے خود باہی
حقہ نے غیر متقدم و درمرد بندہ کے فلاح اقصیٰ پر صد باہل سے کیسے کیسے ملار
اولیا کرام نے ان عبارتوں کو دیکھا مگر کسی نے سفاقرائے تک بھی نہ کیا اور خان صاحب
کے نزدیک اسی کی مثل عبارت صریح کفر اور مرد عالم سے اللہ علیہ وسلم کی توہین اور
گال۔ تو خان صاحب کے مذاق کے موافق معاذ اللہ تعالیٰ شارح ماقن اور اس وقت
سے لے کر اس وقت تک کے تمام مسلمان تھیں کافر ہوئے۔ آمید ہے کہ خان صاحب

ترجمہ کرتے ہیں جو مرقع ہے۔ بیان کہ ہے چند وجوہ سے مردود ہے کہ کوئی تم جی کہنے مطلق
مغیب کو لازم کہتے ہو اس کی ملاوہ ہے کا مطلقاً بلا اطلاع ضروری کہتے ہو اس پر اگر کوئی کہتا ہے کہ اگر
الاطلاع تو تمہارے ہمارے نزدیک باتفاق ضروری نہیں اور اس وجہ سے سید الانبیاء
علیہ التہیۃ والثناء نے فرمایا کہ اگر میں غیب وال ہوتا تو بہت خیر جمع کر لیتا اور فقہ کو حقیقت
پہنچتی۔ اور اگر اطلاع بعض مغیبات پر مردود ہے تو اطلاع بعض مغیبات پر نبی کے ساتھ
مخصوص نہیں جیسا کہ تم خود اقرار کرتے ہو اس واسطے کہ تمامین اور برہمنوں کو زمانہ میں
کے لیے بھی اطلاع بعض مغیبات پر جائز رکھتے ہو جس میں غیر نبی سے متفرق ہو گا انتہی
ناظرین انصاف فرمائیں کہ اس عبارت اور حفظ الایمان کی عبارت میں کیا فرق ہے
اب اگر کوئی غائب صاحب کا یا ایسا نبی تاملی حضرت اور یہ سیدہ العبد سے وہی کہنے لگے جو
آپ نے حفظ الایمان کی نسبت حرم کے صفحہ ۱۲ پر کیا ہے کہ تاملی صاحب اور یہ صاحب
نے موافقت اور اس کی شرح میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا سید عالم انبیاء علیہم السلام کو
مردود ہے ایسا تو ہر تاملی اور تاملیہ فرمایا اور اسے مانی کو ہر سکتا ہے چاہے وہ فاسق
کیا کافر ہی کہیں نہ ہو اور اس کی مطلق عبارت یہ ہے اس واسطے کہ اطلاع کل مغیبات پر
نبی کے لیے باتفاق ضروری نہیں اور اسی وجہ سے سید الانبیاء نے فرمایا ہے کہ اگر میں غیبی
ہوتا تو خیر کثیر حاصل کر لیتا اور فقہ کو برائی نہ چھوڑتی اور اطلاع بعض مغیبات پر نبی کے ساتھ
مخصوص نہیں جیسا کہ تم نے اقرار کیا کہ حرا میں اور مرقع تاملی کے لیے بھی جائز ہے۔
میں کہتا ہوں کہ اشتہار سے اس پر اثر ہو چکا کہ تاملی صاحب اور سید صاحب کی برائی کہتے
میں انبیاء علیہم السلام اور پیش اور پست میں اور کوئی تاملی بات ان کی سمجھ میں نہ آئی کہ مرقع تاملی
تاملیوں کو اطلاع ضروری تھا اور اس میں شیخی گھارنے والے کے یہ بڑے جن کا انہوں نے

ہم لیا انیس غیب کی بات معلوم ہو گی ہی کو بعض بطور تاملی مائل ہو گئے انہیں غیب پر علم تعین
تو اساتذہ خاص انبیاء علیہم السلام کو عطا ہے اور غیر انبیاء کو جن انہیں پر بعض مہتا ہے وہ
انبیاء کے ہمتانے سے مقلد ہے علیہم السلام نہ انہیں کے علم صلا حرام اور حرم -

تو عثمان صاحب سید صاحب اور تاملی حضرت صاحب رہا اشتہار سے اور جو ابلی
اسلام کی طرف سے جواب دیں گے وہی ہم حضرت مولانا تاملی کی طرف سے جواب
دیں گے۔

اب اگر تاملی جہاں کہتے تھے کہ میں نہیں حفظ الایمان کی عبارت میں مردود عالم علی التہیۃ
عبدولم کی ضرورت تو پتہ انداز لگائی ہے نہ عاک بدہش اگر یہ مقلدان کا یہ صحیح ہے تو ہر موافقت
اور شرح موافقت کی نسبت بھی کیا یہی حکم صادر ہو گا یا اس کا کوئی مطلب صحیح ہے اور قصور
فہم شریف کا ہے۔

تاملی صاحب یہ جواب نہیں دے سکتے کہ یہاں تو جواب غلامتہ کو بطریق الزام دیا
ہے کہ تم نے بعض مغیبات پر اطلاع غیر نبی کو جائز رکھی ہے مسلمانوں کا اعتقاد تھوڑا ہی
میان فرمایا ہے چنانچہ کہ اکثر تم کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ کوئی تاملی یا تاملی ہے ورنہ یہ مطلب
نہیں کہ غلامتہ کو بعض مغیبات کا علم غیر نبی کے لیے جائز رکھتے ہیں اور ابلی اسلام ہا تاملی
رکھتے اس واسطے کہ اگر ایسا ہو تو غلامتہ کا مذمل ثابت ہو جائے گا کہ اطلاع بعض مغیبات
پر خاصہ نبی کا نفس الامر اور واقع میں ہو سکتا ہے اور تاملی غیر نبی کا جی سے ہو سکتا ہے اذیر
شادرت لاد تاملی دونوں کے خلاف متعقد ہے۔

علامہ و انیس بلاغت شرح موافقت کی عبارت میں ہے آگے جو مطلق الانظار کی عبارت
آئی ہے اس میں کوئی ایسا الفاظ نہیں ہے وہاں یہ جواب غلامتہ کو نہیں ہو سکتا اس سے

قطع نظر فلاسفر کی اصل دلیل جو تعالیٰ یا مادی العالم ہے وہاں بھی اس کی تباہی نہیں۔
ملاوہ ایزی یہ امر کو ثابت ہے اس کا منکر کوں کر سکتا ہے کہ اطلاع علی البعق حقیق
بالغی نہیں کسی نہ کسی غیب کا علم تو غیر نبی کو بھی ضرور تھا پس یہ لفظ اعتقاد ایمان اور شرح
موافق کی عبارت میں کوئی فرق نہیں۔

پھر وہی خان صاحب کا چھوٹا بھائی فلاسفر کی طرف سے خان صاحب سے یہ کہہ کر
میر سید شریف اور قاضی معتمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے کو مخاطب کر کے اپنے استاذ کی بات
سامعین پر متبییناً مناسب پیش کرے تو کیا جواب ہوگا۔

دیکھو میر سید شریف اور قاضی معتمد رحمہما اللہ تعالیٰ نے کسے آخر ان شریف کو چھوڑا اور
ایمان کو نصرت کیا اور یہ پوچھنے بیٹھے کہ نبی اور تائبانوں اور سریر الہی اور مایعولیا والوں
میں کیا فرق ہے ایسے ہی اللہ تعالیٰ ہر لگا دیتا ہے ہر مفرود پر دے دنا ہمارے دل پر پھر
خیال کرو کہ اس نے کیوں کہ منطق ملازم منطق میں مھر کر دیا اور ایک دوحرف جاننے اور
ان منطقوں میں جن کے لیے مدہ شہادہ کچھ فرق نہ جانا تو اس کی نفسیت اس میں مخفی ہو گئی
کہ پورا عالم ہو اور نفسیت کا سبب واجب ہوا ہر اس کمال سے جس میں کچھ بھی باقی رہ
جائے تو غیب اور شہادت کی کچھ نفسیں ضرور منطق ملک نفسیت کا سبب انبیاء عظیم
السلام سے واجب اور علم غیب میں ہماری ہونے سے منطق میں ان کی تقریر غیبیت کا
جانی ہونا زیادہ ظاہر ہے کہ ہر آدمی و جاور و متراض و بالغ و ناولے اور نائم کے لیے
بعض امتیاز کا منطق علم حاصل ہونا ان میں علم غیب ہونے سے زیادہ روشن ہے پھر
میں کہتا ہوں تو وہ دیکھو کہ کوئی شخص انبیاء عظیم السلام کی شان گھٹائے اور وہ ان کے
سبب بدلہ ملا کہ تنبیہ کر تا ہوا مائشہ خدا کی حکم ان کی شان میں گھٹائے گا جہاں کے رب

میں ایک دہائی کی شان گھٹاتا ہو گیا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ فلاسفوں نے قرار دیا تھا کہ نبی
کی تقدیر پہنچانی میں ہے کہ یہ گندی تقریر اگر کلم اللہ عزوجل میں ہماری نہ ہو تو وہ قدرت الہی
میں بھیج دینے کی تکلف کے بجائے ہے جیسے کوئی بے دین جلاشہ سہانہ تعالیٰ کی قدرت مامر کا
خبر ہوا اس منکر سے کہ علم غیب انبیاء کے لیے ضروری نہ جانے کیلئے کہ ان کے کہہ کر اللہ
عزوجل کی ذات معتمد پر قدرت کا حکم کیا جانا یا اللہ تعالیٰ کے لیے قدرت مامر کا مفرد
ہونا یا قدرت مامر کا عوام باری تعالیٰ سے ہونا اگر بقول مسلمان صحیح ہو تو دینا غیب طلب
یہ امر ہے اہم احوال تو بدکاری کو دیکھو کیلئے ایک دوسرے کی طرف کھینچنے لگتی ہیں جتنی
عام الخیرین سے اللہ تعالیٰ تفسیر میں غلام صاحب نے شک بدکاری ایسی ہی نہیں ہے کہ ایک دوسری
کی طرف کھینچ لے جاتی ہے آپ نے ایک مقبول خدا کی عبادت پر جرات مست کے
کی اور صحیح اور بلا غبار عبارت کا مطلب غلط قرار دیا دیکھو اس کی نوبت کہاں تک پہنچی
کہ وہ قہر قاضی معتمد اور میر سید شریف اور رحمہما اللہ تعالیٰ کے کلام میں بے نیہ چل گئی جس کا نتیجہ
ایسا ہوا جو غیبت ہے کہ آپ کے قول کے موافق جو وہ مسلمان ہی نہیں بلکہ صمدی ہر اس کے
موسے ملا و صلحا اولیاء سب کی تکفیر لازم آتی ہے معاذ اللہ تعالیٰ من الحسد العتصاف
والغباۃ و ملائع الخبائث کا ہا البعدۃ و تباہا و اھلہا ایہا اعادنا اللہ تعالیٰ
منہ و صائر المسلمین آمین۔

آپ نے لفظ ایمان کی تقریر قدرت مامر الہیہ میں چلائی تھی نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے
کے کفر لازم ہوا خان صاحب ہا کا ہرگز نہ نیست بنجاری۔ ہم نے آپ کی تمام تقریر کو
شرح موافق میں جاری کر دیا ہے آپ میں اگر غیبت ہے تو اس میں اعتراض کر کے دہر
فرق بیان فرمادیں۔ اور آپ تو کی آپ تمام اقوال تمام جہات قبول کر اس کام کو انجام

دے لے۔

یہ تو سامع المؤمنین کی مخالفت کا بیان تھا اب تیسرے ایمان کی ایلاوس کو بھی جاری کر کے
ملاحظہ فرمائیے۔ پھر وہی آپ کا چیلہ فلاسفہ کی جانب سے آپ کی تیسرے ایمان میں دیکھ کر
تامنی معذور میرے شریف جمہا اللہ تعالیٰ سے یہ آپ کی جلدت تبخیر فرمے کہ تو
کیا بجا ہے۔

۱۱ مسلمانوں کا خدا داد ایمان کی توہین کرنے والا کافر نہیں۔ مروز ہے کیا جس دفاعی مقصد
اور میرے شریف رحمہ اللہ تعالیٰ اسے کہا کہ بعض علوم غیر مذہبی ہیں تو اس میں ایسا علم السلام
کی کیا تخصیص، ایسا علم تو ہر مومن و کافر فاسق مجنون مانعوں والے اور سونے والے کو بلکہ
ہر شخص کو حاصل ہو سکتا ہے کیا اس نے ایسا علم السلام کو مزید کالی ترویج کیا ایسا علم السلام کو
۲ ہے جتنا ہر پاک اور ہر شخص کو حاصل ہو سکتا ہے مسلمان مسلمان لے انبیاء
کے احق تھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ کیا اس ناپاک معون کے مروجہ گالی جو سننے میں
تجھے کچھ شبہ گذر سکتا ہے معاذ اللہ کہ ایسا علم السلام کی عظمت تیرے دل میں سے ایسی
نکل گئی ہو کہ اس شدید گالی میں بھی ان کی توہین نہ جانے تہدید ایمان صلا ۱۳

خانی صاحب آپ نے اپنا امتداد حلاس ملاحظہ فرمایا اس صاف دہاک کلام جس کو
چار بار علاء اور ادب اور امت نے دیکھا ہی نہیں چڑھا پڑھا ہے عاشر اور شروح کھے
ہیں ان کو آپ جس قدر مروج اور شدید گالی سے تعبیر فرماتے ہیں کیا یہ مدین سے مسلمان
آپ کے نزدیک کافر تھے یا لے سے بدھوں تھے کہ ایسی صاف و مروج اور شدید گالی کو گالی
نہ سمجھا۔ معاذ اللہ من بعد الخرافات ۱۵

سخن شمسائی مدنی ملاحظہ فرمائیے

حق یہ ہے کہ بدعت پر خدا کی لعنت اگلی کے دین ہی کو نہیں عقل کو بھی مسخ کر دیتی
ہے خانی صاحب کے اقواب ہوا خدا و ملت حضرت اعلیٰ حضرت کھنے والے کہاں ہیں۔
مفتی الاسلام کی عبادت کو دیکھا گیا اسم ہا می ہے ہاں کے پاس پہنچے ہی سے ایسا
نہ ہو تو اس کو ایمان کی کیا گند اور کیا مخالفت اب سب بھی مل کر جواب دے دو تو حقیقت
معلوم ہو جائے گی۔

خانی صاحب آپ کا یہی بھائی شرح مواقف کی یہ عبارت خلاصہ پر الہی من غیو
ہر اگر آپ کی یہ جلدت تبخیر پیش کرے تو کیا جواب ہو گا کیا انبیاء اور درویشوں اور
سوتے والوں اور پانچوں اور ہر شخص میں فرق نہ جانتے والا انبیاء علیہم السلام کو گالی نہیں دیتا
کیا اس نے ان حضرو میں کے کلام کو مراء حد و ابطال ذکر کیا تیسرے صلا

خانی صاحب اگر آپ کی یہ الہی عقل ہے تو دنیا میں چاہے کوئی سب سے یا نہ سب سے
مگر مسلمانوں کو تو آپ مروز ہی نہ رہنے دیں گے۔ مولانا تھانوی کے حدیث آپ کو
اٹھا کر کہا ہے وہیں درویش یا میرے شریف تامنی معذور و غیرہ جملہ علاء و صلا کچھ بھی
نظر نہیں آتے۔

یہ کہ عبارت شرح مواقف کی تھی اب ایک اور عبارت بھی پیش ہوتی ہے جو صلا علیہ
شرح طوابع الانوار فی مشاہیر کی ہے اور ممکن ہے کہ حفظ الایمان یا اعتراض کا مفید ہی
ہو کہ یہ اس میں حق خالص بلین اعتراض نہ ہو کہ اس کو علاء ہر فردیتے اور کہ
حدیث نہ ہوتی تو پھر آپ کا کمال اور جہادیت کی حق کیا ہوتی مگر شرح مواقف اور صلا علیہ
ہر آپ کو کمال فتویٰ ملے کہ تو خود اقواب ہی میں نہ کہ آپ اس اڑا دیتے اس وجہ سے حضرت
مولانا تھانوی مدظلہم کی عبارت ہو گیا ان عبادات کا تجربہ یا مفاد تھا اس پر کفر کی مشق

کی جب لوگ اس معنوں کو سمجھ جائیں گے تو جہاں کہیں یہ معنوں ہو گا سب کو کافر
کسوں کے گو آپ کو اس قدر عقل و ذہانت میں نہیں کو تکفیر میں اگر مشرک نے سمجھا دیا ہو تو
بعید نہیں کہ یہ کوہ جس کو بھی بتا سہے اور جس ہی بات جتا سہے پوری نہیں بتاتا۔ غیر ہو چکے
بھی ہوا اللہ تعالیٰ اعلم ہے۔ عبارت ملاحظہ ہو۔

فإن هب الحكماء إلى أن التبيين من كان مختصاً بخلاف ثلاثة الأولى أن يكون مطلقاً
على التقييد بصفاء جوهر نفسه وشدّة اتصاله بالمبادئ العالية من غير
سابقية كسب تعلم وتعليل غير فرسے ہیں وقد اور علی هذا یا نہر ان ارادوا
بالاطلاق الاطلاق على جميع الغائبات فهو ليس بشروط في كون الشخص نبياً
بالاتفاق وان ارادوا بالاطلاق على بعضها فلا يكون ذلك خاصة لنبی اذ ما من
احد الا يتوزان اطلاع على بعض الغائبات من دون سابقية تعلم وتعليل و
وايضاً النفوس البشرية كلها معتدلة بالبرهان فلا يختلف حقیقتها بالصفاء والكد
لما جاز بعض جار ان يكون لبعض اخر فلا يكون الاطلاق خاصة للنبی ۛ
مطالع الانظار بوجہ شبه شوم موافق، جلد اول ص ۳۳۰ و ص ۳۳۱ ۛ

ترجمہ: مگر اس کی طرف سے کہیں کو نیوہ ہے جو تین خواص کے ساتھ متفق ہو سلا
یہ کہ غیب پر مطلع ہو اور بوجہ نفس اور مادی عالم سے زیادہ اتصال کے اور اطلاع
غیب پر بے تعلیم و تعلیم کے ہو اور اس پر یہ خبر پیش کیا گیا ہے کہ اگر ان کی مراد اعلیٰ
عالم غیب سے قیاس غیب پر اطلاع ہے تو یہ بھی کہیں ہو سنے میں بالاتفاق شرط
تھیں، اور اگر وہ بعض ہے تو یہ بھی کے ساتھ خاص نہیں اس واسطے کہ کوئی بھی اس میں
جس کو بعض منیبات پر اطلاع بدون تعلیم و تعلیم کے نہ ہو سکے اور نہ ہو کہ تمام نفوس

لہ معلوم ہوا اس مقام پر انہیں بیان ہے ۱۲۷

بشرہ حقیقت میں باعتبار صفاتی اور کدورت کے ایک سے بھی تو جو ایک کے لیے
جائز ہے دوسرے کے لیے بھی جائز۔ تو اب اطلاع منیبات پر خاصہ نبی کا نہیں ہو سکتا
یہ وحدت بعینہ وہی ہے جسے میں پہلے شرح موافق کی مذکور ہو چکی بلکہ اس سے
میں زیادہ ہے کہ اس میں تو اطلاع بعض منیبات متراض اور بعض اور تالم ہی کو کھاتا اور
یہاں تو کسی کی بھی تخصیص نہیں ہو کہ تمام افراد انسانی کو شریک کر دیا کہ جس میں باگلی مجوز بھی
نہ ہو ورنہ جو مسلمان کفر سب ہی شریک ہو گئے۔

ابن ان ماسب فرما کر شارح اصحابی کو اور تمام است جو اس کتاب کے مصنف
کوسلہا سمجھتے ہیں ان کی نسبت کیا فرماتے ہیں۔ اب جو سام الحرمین اور تسمید کی عبارت
تسمیہ تسمیہ ہے نہ فعل کی ہے نہ ظن ان میں کو سمجھ یہاں بھی خیال فرمائیں اور طرہ غیب
کی علیت و ریاست کی دو ہیں۔

ناظرین کے لیے جواب یہ کہ کھایا گیا ہے بل سے بہت زیادہ ہے اور زیادہ عرض کرنے
کی ضرورت نہیں مگر ہاں اس عبارت کے بعد جو عبارت ہے اس کے ذکر کرنے سے محتاج نہ
کی بہت دھری بھی تاکہ میں اس بات سے اس کو ذکر کیا نہیں مناسب معلوم ہوتا ہے نہ صفا کے
کے متناظر میں جو اس منت نے جواب دیا تھا کہ اگر غیب مدویں تو بالاتفاق مدوی نہیں اور اگر
بعض مدویں تو اس میں انبار کیا کی تخصیص بلکہ ہر نفس کو خاص ہو سکتے ہیں اس تقدیر پر شارح
متراس میں کہتا ہے فی ہذیہ الاشیاء فان تکلّموا انک قولکم فکلّموا انک قولکم فکلّموا انک قولکم فکلّموا انک قولکم
علی بعضیہا فان تکلّموا انک قولکم فکلّموا انک قولکم فکلّموا انک قولکم فکلّموا انک قولکم فکلّموا انک قولکم
وکلّموا انک قولکم فکلّموا انک قولکم فکلّموا انک قولکم فکلّموا انک قولکم فکلّموا انک قولکم فکلّموا انک قولکم
وہ مطلق بعض اشیاء کا غیب نہیں ہے بلکہ وہ ہے کہ جو غیب مادی نہ ہو اور وہ بھی بدل

تعلیم و تعلم کے اور دونوں کسی عارض کے ہوا اور سبک ایسا یعنی غیر نبی کے لیے حاصل نہیں ہوتا عارضی ہے کہ یہ مطلق بعضی چیزوں کے خلاف ہیں بلکہ وہ بعض افراد ہیں کہ جن کا علم لوگوں کو علامۃ یعنی تعلیم و تعلم کے حاصل نہ ہونے کی وجہ سے خود غیر عارضی علم بغیر تعلیم و تعلم کے حاصل ہوتا ہے خاصہ نبی کا یہ ممکن ہے۔

اس عبارت نے عارضی صاحب کے تمام خیالات پر بانی پھر کیا کہ یہ بیان سابق میں قطعی نقصان بتایا کہ ایک احتمال باقی رہ گیا ہے جس کو نہ اسف کہہ سکتے ہیں کہ ان سنت کے بیان میں ایک شق باقی رہ گئی کہ اس شق کے بیان نہ کرنے کی وجہ سے مسلمانوں کو نہ کافر کہا نہ یہ کہ مسلمانوں نے انبیاء علیہم السلام کو گالی دی اور مرتد گالی دی لہذا یہ قطعی کافر ہیں جو ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے اور نہ یہ کہ اگرچہ یہ شق ثالث بیان نہیں کی تو ان کے نزدیک علم فقط علم مطلق نہ بلکہ علم پر ہوا گیا جو ان صاحب نے یہود و استغراق حرام میں کیا ہے۔

یہ شبہ کیا کہ متوقع بیان میں چونکہ بیان نہیں کیا تو دلیل اس امر کی ہے کہ ان کے نزدیک فقط وہی احتمال ہی مطلق علم یا علم مطلق علامہ کے احتمال میں ہے۔

اور بعضہ تعالیٰ مفضل الایمان کی عبارت میں تو یہ بھی نہیں کہ کوئی احتمال بالکل متروک ہو چنانچہ اس کی تفصیل پہلے مذکور ہو چکی اس قسم کے اعتراض وہی لوگ کرتے ہیں جن کو اشتقاق نے ہم سے بے نصیب کیا ہے وہ نہیں مانتے کہ علامہ اور ان کی طرح کیا کیا کرتے ہیں اور ان پر اعتراض کرنے کا کیا طریقہ ہے۔

اور اگر عارض صاحب ہی نہ مانتیں تو ہم راضی ہیں یا تو مفضل الایمان کی عبارت میں وہ شرط مراد تعاقب اور صلاح الاطلاق کی عبارت میں فرق بتلاویں ورنہ جوابی حضرت کو کہتے

ہیں وہی حضرت مولانا عارفی مدظلہ کو بھی کہیں جو ان کو کہیں وہی ان کو بھی کہیں عارض فرق کوئی نہیں ہے وہ ان عبارتیں ایک ہی طرح کی ہیں گویا ایک دوسرے کا ترجمہ ہے۔

خائن صاحب جہاں اس بات کا بھی انشاء اللہ تعالیٰ کچھ جواب نہیں دے سکتے۔ ہاں اپنے اذتاب کو گوارا کرنے کے لیے ایک بات کہیں گے ہم اس کو بھی کھڑے جواب کہتے دیتے ہیں۔

وہ یہ ہے کہ ان عبارتوں میں اس علم کا ذکر نہیں جو انبیاء علیہم السلام کو نفس الامر اور واقع میں ہے بلکہ اس علم کا ذکر ہے جس کو نبوت کے لیے لازم اور ضروری کہا جاتا ہے اور مفضل الایمان میں اس کا ذکر ہے جو واقع میں سرور عالم سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل میں ہے یہی فرق واضح ہو گیا۔ تو جواب یہ ہے کہ مفضل الایمان میں بھی اس علم کا ذکر نہیں جو نفس الامر اور واقع میں سرور عالم سے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے بلکہ گفتگو اس علم میں ہے جس کو عالم الغیب کہنے کی زیادہ علت قرار دے رہا ہے چنانچہ مفضل مذکور ہوا میں پھر دونوں عبارتوں کا حاصل ایک ہو گیا۔ یہ متذکرہ راجحاً تقریباً لغیوۃ

اس شبہ اور جواب کو ہم نے نہایت مجلس بیان کیا ہے کہ اہل فہم کے لیے کافی ہے اور اگر عارض صاحب نے یہ ان کے کسی اذتاب نے حرکت کی اور کچھ کہا تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ ایسا کھڑے کران کی جہالت اور زیادہ کوتاہیست کریں گے جس کو دنیا دیکھے کیسی ان میں بہت تو برکتیں فرماں خدا فیض کے دینے تو اب پڑے ہیں۔

عارضی یہ ہے کہ ممکن سے ممکن خود وہ عارض صاحب کی جانب سے ہو سکتا ہے اس کو بھی ہم نے ذکر کر کے جواب دے دیا ہے تاکہ عارض صاحب یا ان کے اذتاب کو جواب کہنے کی ہمت ہی نہ رہے اور جواب نہ کہنا محض عجز ہی کی دلیل ہوا ورنہ عارض

کئی صاحب مل فرمائیں۔ حق صاحب کو اسلام اور اہل اسلام سے ایسا کیوں عداوت ہے
بار بار اپنی تعصبات میں یہودیوں کا ذکر فرماتے ہیں۔ ایک یہود کو اسلام سے ایسا ہی عداوت
ہے۔ اس دعویٰ اہمیت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک عجیب تماشا یہ ہے کہ موجودہ جنگ
ترک و بلقان کے وقت برائے اسلام کی پتیاں بہت دھڑھکی رہے ہیں کہ ہر طبقہ ہے عربی ہے
ہم نے حق صاحب کی خدمت میں ایک عربی لکھا کہ اس وقت جو اسلام پر ہوتے ہیں کیا
آپ سے جو شکایت ہے کہ چند دفعوں کے لیے مخالفین اسلام پر یہ ثابت کر دیں کہ مسلمان
ایسے دھوکوں میں باجی نرا عداوت کو چھوڑ کر سب اسلام کی خدمت میں معروف ہو جاتے ہیں۔
اور ہم آپ متفقہ کوشش سے ترک مظلوموں کے لیے چندہ کریں۔ رجسٹری کے خط لکھا
واپس کاڑھی بھی ہم جواب نہ دیا۔ ہمارے سابقہ کارکن چندہ نہ کرتے خود ہی کچھ کرتے وہ بھی
معلوم نہیں کہ اپنے مدرسہ کے لیے جیسے ملبرہ ہوتا تھا اسی شان سے ہوا بلکہ اذتاب نے
جب چندہ ترک جمہوریوں کے لیے کیا تو جواب یہ ملا کہ فیک کو اس سے کیا تعلیق۔

واقعی فیک کا منصب تو مسلمانوں میں اختلاف و لو انساب پر کفر کا فتوے جاری کرنا ہے
یہ وقت تو بڑی سخت میں دیکھنا نصیب ہوا ہے کہ دہلائے نزار ہا مسطورا ہے۔ جو اور بچے قلم
ہوں مسلمانوں کہ اس بلا میں تو وہی شریک ہو۔ جس کے قلب میں اسلام کی محبت ہو اور جو
اسلام کی عداوت کا قلم قلب میں لیے ہو اور مدت اور نہ ہو جسے تو قلم ہی سے مسلمانوں کے
خاکہ سفر میں معروف ہو جائے کہ مسلمانوں کو تیرتین بیس دیر لکھ دیکھ کر کیسے خوش نہ ہوگا۔ مگر
جب اس پر اذتاب لکھو گئے تو بعد ازاں تمام جملہ ایک روز چندہ ترک جمہوریوں کے لیے
بھی مقرر کیا جس میں پکا پاس دے پئے خود بھی دینے اور اسکے سو کا چندہ ہوا نہ معلوم وہ بھی دیا
ہوایا نہیں۔

خانہ میں آگیا تو معنوی فعل مبارک کی وہ تعلیم کہ کئی ہزاروں کا چندہ بار کے گھر کے
شعبہ کے لیے ہو اور یہاں اسلام جاتا ہے مگر کان پر چلے نہیں دے گئی۔ قان تو جو رہا
ہے کہ کماں تو تکفیری اسلام کے لیے مضر عرب ہو اور کماں اس مصیبت کے وقت چندہ
کی بھی کوشش اور اسی طریقہ نہ جو مدعوں کے خلاف میں جھوٹے رسالے سوسے زیادہ
لکھ کر اہل کفر و تشیع کی قبول اپنے من میں اس مٹھو حضرات دلوں کی مخالفت میں
۴۷ برس تک رسائل شائع کیے۔

حیاتیات طلبہ یہ امر ہے کہ ترک مظلوموں کی امداد کے سطر طبع شریف سے رسائل
اور اشتہارات شائع ہوئے حق صاحب دعویٰ محبت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو بارہ
مطالعہ اگر سر خیال غلط ہے تو خدا معاف فرما دے تو یہ کہتا ہوں کہ سب جہاں ہے۔
اگر محبت نبوی کا دعویٰ نہ ہوتا تو عام مسلمان کیسے پھٹتے آپ کی عداوت بہت زیادہ مضر
ہے۔

تمام اہل انصاف اور اہل اسلام کی خدمت میں یہ کمال ادب عرض ہے کہ خدا کے لیے
خاکہ ریوی کے معاملہ میں خود سے کام لیں ہمارا کوئی ذاتی نقصان نہیں۔ زمانہ کے گننے سے
ہم کو قرض ہو سکتے ہیں زمانہ کے دار و مدہ جتنے ہوں گے ہم جتنے ہی جاسکتے ہیں۔ اگر وہ جنت
کے دار و مدہ ہوتے تو دہشتہ میں شباب اگر کچھ ٹھکر ہوگا تو ان کے معتقدین ہی کو پونا چاہیے
ہم فقط غصہ مستحقین عرض کرتے ہیں کہ ان صاحب کی چال اور جہاں سے منبر دار ہو جائیں
جہاں تک ہمارا علم ہے وہ دیدہ و دانستہ اسلام کے شراذہ کو منتشر کرنا چاہتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ
حافظ و ناصر ہے اسلام کے مخالف ظاہر و خفیہ ہمیشہ ہر سب کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل
فرمایا اور الحمد للہ جو جہہ کھانے کہ حق صاحب کے شر سے بھی اللہ کھانے نے اسلام کو

نجات دی، اور ایک نہایت ضعیف تیر سید زانو سے ان کا تافہ رنگ کرا دیا، اب حق
فاضل ہو گیا ہے و لا اله الا

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و نورہ شہ سید نادر مولانا محمد
واللب و صعبہ اجمعین

دارین الاول ۱۳۱۱ھ

دعائے خیر کا طالب

بنہ

محمد تقی حسن معنی عمر پانڈ پوری فاضل طب و دارالعلوم دیوبند



انعل لہکوس علی الاضر المنکوس

احدی التسعۃ والتسعين على الواحد من الثلاثين

تصنیف لطیف

رسید الناظرین حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن پانڈ پوری فاضل طب و دارالعلوم
دیوبند تبلیغ دارالعلوم دیوبند خلیفہ نما حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی

ناشر

انجمن ارشاد المیلین

۲۔ بی شاداب کالونی حیدرآباد

مولوی احمد رضا صاحب کفر و علمائے دیوبند کا ایمان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خود مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی
اور علمائے حرمین شریفین نے مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی
مصنف جہاد الحرمین پر کچھ حجاج نو میں کفر کا فتوے لے دیا، جو
بریلوی کے کفر میں کسی طرح کسی حال میں شک و شبہ کرنے کا فرا

اجی جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب اسی یہ ہے کہ آپ بھی مجیب چیز
ہیں۔ بلیس کر جس تیر بھی آپ کے وجود پر ناز ہو بھاسے۔ دوم دھاری شیخ سید فیرہ
دغیرہ۔ سب کی آپ میں بکھشت ہے۔ یہ تو فرماتے کہ آپ لا بشر طے ہیں لا بشر
شے آخر آپ کا حوالہ کیا ہے۔ بعد مدت الشتر محمد عبدالغنی صاحب کے خاص لباس
میں آپ جلوہ افروز تھے ہیں؟ اجی جناب! شہناز کا جواب ہے میں عنان علی کے سر
مڑھا۔ آپ نئے رنگ میں کوئی ناہر مچتے کیا اب لڑہرا کی خواہش نہیں رہی؟
خواہش تو کہیں نہیں مگر یہ محقق ہو گیا کہ اس کے لیے بہت عقل کی ضرورت ہے
جو آپ کے جڈوں کو بھی نصیب نہیں ہوئی غلیت ہے اعلیٰ حضرت سے تو آپ

ہی اچھے ہے۔ بشرطیکہ آپ کوئی اہل دین نہ فقط عزائم ہی کا فرق ہے تو کیا حاصل۔

خیر ہر کو باشد۔ اب ذرا گوش ہوش سے سنئے۔ جب رد الحنفیہ کا کفر جو خاں صاحب اور ان کے اتباع پر اسی حاکم الحرمین کے حکم سے عائد ہوا جس کو مخالفین کے لیے عربیہ صیقل کو کر لاتے تھے تب سارے مروج کو نکر ہوئی کہ یہ کفر تو اپنا مسلم اور اپنی مسلمات سے ہے۔ یہ تو اٹھنا حال ہے۔ اب کوئی تدبیر ایسی ہونی چاہیے جس سے جان بچے۔ اس کی تدبیر یہ نکالی کہ مولانا اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تکفیر کا مسئلہ چھوڑا جائے تاکہ کچھ تو نجات ملے مگر آپ کو معلوم نہیں کہ یہ تدبیر کچھ مفید نہیں دنیا اگر کافر ہوا علی رغم اذیت مسلمان مولوی احمد رضا خاں صاحب آپ کو اور آپ کے اتباع کو کیا مفید جب تک آپ اپنا اور اپنے اتباع کا کفر نہ اٹھا دیں اور اسلام نہ ثابت کر دیں مگر بات یہ ہے کہ آپ کو اپنے اسلام کی کیا پروا ایمان تھا۔ کب جس کے جانے کا انفس کو ملال ہو وہ نہ کیا معنی اپنا ایمان جا رہا ہے اس کی تو کوئی فکر نہ ہو۔ فکر ہو تو دوسروں کے اسلام کی دنیا میں کوئی مسلمان کہیں ہے۔ آپ کی آنکھ میں تو کفر کی بینک لگی ہوئی ہے۔ آپ کو کسی کا ایمان کیونکر نظر آ سکتا ہے۔ آپ دیوبندی مولویوں کے ایمان کفر میں کیوں سرگرداں ہیں جس کو اپنا ایمان بھی نظر نہ آتے وہ دوسرے کا ایمان کس آنکھ سے دیکھے۔ بریلوی گروہ کا ایمان آپ کو کم بتلاتے ہیں۔

آپ نے ایضاح الحق کی عبارت نقل فرما کر اس پر فرماتے کفر علما۔ دیوبند و گلوہ و مولود آباد نقل کیا ہے۔ اول تو یہ معلوم نہیں کہ یہ فتاویٰ واقعیہ ہیں یا فتنیہ۔

دوسرے اگر ان بھی لیا جاتے کہ یہ عبارت مضمون کفر ہی پر مشتمل ہے تو آپ کا یہ توجیہ کہ علما نے دیوبند وغیرہم نے مولوی اسماعیل صاحب پر کفر کا فتویٰ دے دیا بالکل لغو اور بے جا ہے۔ اس میں اہل کسی کی عبارت کیا نقل کر دیں بہتر ہے کہ آپ کے مجدد ہی کا کلام پیش کر دیں۔ جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب اس عبارت پر بھی مولوی اسماعیل صاحب کی تکفیر نہیں فرماتے۔ ان کلمات کو کلمہ کفر نہ کہتے ہیں مگر قائل کہ کافر نہیں فرماتے۔ آپ جس قدر بھی صحف لکھنے کی باتیں کریں گے ہم ہر مسئلہ میں خدا چاہے خاں صاحب کے مسلمات ان کا کفر ثابت کر دیں گے۔

سچہ رنگ بند کی صدا جیسی کے وہی سنئے

خاں صاحب کو اہل اسلام کی تکفیر کا جو شوق ہے اس کو عالم جانتا ہے حرمین شریفین کا سفر بھی اسی غرض سے کیا۔ اس نوش تکفیر کا کام جو حرمین شریفین سے حاصل کر کے لاتے ہیں حاکم الحرمین شریف نام رکھا۔ بالخصوص جناب مولانا مولوی اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ تو خاں صاحب کے لیے لاجل بلکہ عداوت ذاتی میں بمنزلہ آدم علیہ السلام کے ہیں۔ ان پر تو مبت ہی دانست پڑتی ہیں اور یہ بھی نہیں کہ خاں صاحب کو یہ عبارت ایضاح الحق کی معلوم نہیں۔ یہ عبارت اور نیز دیگر عبارات ملامتیں الکوثر الشاہیہ میں جمع فرمائی ہیں۔ پھر بھی تلبہ تکفیر جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب تہذیب ایمان ص ۴۴، ۴۵ پر بولا کہ اسماعیل صاحب کی نسبت یہ حکم فرماتے ہیں اولاً سبحان السوج عن عیب کذب مقبوح دیکھیے بار اول مشہد

میں لکھنؤ مطبع انوار محمدی میں چھپا جس میں بدلائل قاسم دہلوی مذکور یعنی مولانا
 مولوی اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ اور اس کے آباء پر پختہ فرما
 وجہ سے لڑم کفر ثابت کر کے منہ پر علم خیر بھی لکھا کہ علماء رفقا طین انبیاء کافر
 نہ کہیں۔ یہی صواب و ہر جواب و بدیلتی و علیہ القواسم و ہر مذہب علیہ القواسم
 و فی الامت و فیہ السلام۔ یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہو اور اسی پر
 فتوے ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتقاد اور اسی میں سلامت اور
 اسی میں استقامت تہمید ۱۴۴۔ مولوی عبدالغنی صاحب دیکھا یہ تال کہاں
 فتنی۔ گو جو ہر جوانی کے آپ کی آواز اچھی ہو مگر استاد جی کی سننے کو وہ کیا
 الاپ ہے ہیں۔ آپ نے ایک ہی عبارت کو نقل فرما کر کفر کا فتوے ڈالت
 دیا۔ وہاں پختہ ویرا اسی اسی پیش نظر ہیں اور پھر بھی حکم یہی ہے کہ مولانا اسماعیل
 صاحب کو کافر نہ کہو۔ یہی صواب ہے۔ یہی جواب اسی پر فتوے ہو۔ اسی پر
 فتویٰ ہے۔ اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتقاد اور اسی میں سلامت اور اسی
 میں استقامت کہیں۔ اب تو آپ کے مقدمہ پر پیشوا مجدد مائت حاضر و جن کے
 مخالف سیجہ جنتی یہ فرما ہے ہیں کہ مولانا اسماعیل صاحب شہید کو کافر کہنے والا
 غیر محتاط ہے۔ اس کا فتوے خلاف صواب یعنی غلط وہ سلامتی اور استقامت
 کی راہ سے الگ ہے اور یہی اپنا مذہب قرار دیتے ہیں کہ کافر نہ کہا جائے
 اب ذرا ہوش درست فرما کر غصہ سے کہیں کہ جناب مولانا اسماعیل صاحب
 آپ کے نزدیک کافر ہیں یا نہیں، اگر نہیں تو پھر صفحہ پر آپ حضرات
 مولانا گو ہی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ اعتراض کیسے فرماتے ہیں کہ وہ مولانا اسماعیل صاحب

کے کافر کہنے والے کو کافر کہتے ہیں۔ مسلمان کے کافر کہنے والے کو جناب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود کافر فرماتے ہیں۔ غالباً اس علم میں تو آپ نبی ظلم
 نہ کریں گے۔ اب فرمائیے جو لوگ مولانا اسماعیل صاحب کو کافر نہیں کہتے
 ان پر آپ کا اعتراض ایمان داری ہے یا بے ایمانی۔ یہی بات کہ علماء
 دیوبند و غیرہ اس عبارت البیان کو کفر بتا رہے ہیں جب کلام کفر ہے تو تکلم
 کیسے کافر نہ ہو گا، اس کا جواب بھی مولوی احمد رضا خاں صاحب ہی کے
 کلام سے لیجئے تاکہ ہر چین و چراگی گشتاں ہی نہ ہے۔ مولانا شہید کی نسبت
 خاں صاحب تحریر فرماتے ہیں: نالناہل السبوح الہندیہ علی کلمات
 بابا النجدید۔ دیکھیے کہ صفر ۱۴۴۲ میں عظیم آباد چھپا۔ اس میں بھی اسماعیل
 دہلوی اور اس کے تمعین پر جو ہر قاسم لڑم کفر کا ثبوت ہے کہ صفحہ ۲۲۱
 پر لکھا۔ یہ حکم فقہی متعلق ہے کلمات معنی خدایا مگر اللہ تعالیٰ کی بے شمار صفیں عجب
 برکتیں ہمارے علماء کرام پر کہ یہ کچھ دیکھتے اس طائفہ کے برے بات
 پر سچے مسلمان کی نسبت حکم کفر و ترک سنتے ہیں، بایں عجز و شدت غضب
 و اہم احتیاط ان کے ہاتھ سے چھوڑا ہی ہے نہ تو بت انتقام حرکت میں آئی۔
 وہ اب تک بھی تحقیق فرما ہے ہیں کہ لڑم اور الترام میں فرق ہے۔ اقوال کا
 کلمہ کفر ہونا اور بات اور قائل کا فرما لینا اور بات ہم احتیاط برتیں گے،
 سکوت کریں گے، جب تک ضعیف سا حدیث احتمال ملے گا، حکم کفر جاری
 کرتے نہیں گے۔ تہمید ۱۴۴، ۲۲۔ آپ نے خاں صاحب کا کلام سنا۔ کلام کا
 کلمہ کفر ہونا اور بات ہے، حکم کا کافر لینا اور بات ہے۔ یہ کلام اپنے معنی

حقیقی یا التزامی کے اعتبار سے کفر پر یہ بات اور ہے اللہ تعالیٰ نے بھی وہی معنی کفری مراد لیے ہیں یہ امر آخر ہے۔ لازم اور التزام میں فرق ہے مگر اسماعیل صاحب شہید کے کلام سے اکثر یہ خیال صاحب نے اپنی تفسیر طبعیت مگر غیر نہیں کے زور سے لازم کفر پر نکال لیے ہیں کہ متکلم کے مقتول کو بھی ان کی خبر نہیں ہے۔ متکلم کا مدت العمر ان معنی کی طرف خیال کیا ہو، ہو کہ لازم و التزام میں فرق ہے اور یہ امر خاں صاحب کے نزدیک بھی محقق ہے کہ معنی کفر یہ کامر اولینا ثابت نہیں۔ لہذا خاں صاحب مولانا دہلوی کو مسلمان ہی جانتے ہیں۔ یہاں ایک خبر اور باقی رہ گیا وہ یہ کہ یہی عبارت اگر مولانا اسماعیل صاحب کی طرف نسبت کر کے سوال کیا جاتے تو حکم کفر نہیں لگاتے اور اگر یوں کہا جاتے کہ ایک شخص یوں کہتا ہے تو اس کو کافر کہہ دیا جاتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولوی اسماعیل صاحب کی یہاں تک پسند لایا ہے کہ باوجود کفر کے ان کی تکفیر نہیں کی جاتی۔ اُن کے کفر کو بھی اسلام سمجھا جاتا ہے۔ اس خبر کا جواب بھی اسی عبارت سے ظاہر ہو گیا کہ اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر نہ لانا اور بات باوجودیکہ کلام مضمون کفری پر مشتمل ہے مگر قائل کی وجہ سے مکمل بدل جاتا ہے۔ اس کلام کا متکلم اگر کوئی ہے دین ہے یا یہ بات معلوم ہو جاتے کہ قائل کی مراد معنی کفری ہیں تو اس کو کافر کہا جاتے گا اور اگر قائل مسلمان ہے، عالم ہے، متدین ہے آئین مراد معنی کفری پر کوئی قرینہ نہیں یا معنی صحیح مراد لینے پر قرینہ قائم ہے تو اس وقت قائل کو مسلمان کہا جاتے گا۔ یہی وجہ ہے کہ انا حق یا مافی جوتی۔ غیر اشد یا سبحانی یا عظم شانی یعنی میں خدا ہوں یا میرے جبر میں سوا خدا کے نہیں

ہے یا میں پاک ہوں۔ میری شان بڑی ہے، وغیرہ وغیرہ کلمات کفریہ اگر کوئی ایسا ویسا کہتا ہے کہتا ہے تو اس پر فتوے کفر دیا جاتا ہے اور اگر ان کلمات کے کہنے والے اولیاء صلحا ہوتے ہیں تو ان کلمات کی تاویل کی جاتی ہے۔ یعنی صحیح معنی ملتے جلتے ہیں ورنہ اگر یہ فرق نہ ہوتا تو اولیاء اللہ کی بڑی تعداد پر کفر کے فتوے لگ جاتے۔ حال متکلم یقین مراد پر بڑا قرینہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انجیل النبیع البطل اگر مسلمان کہے تو مجاز عقل اور قائل مومن اور اگر کہنے والا کافر ہے تو وہی کلمہ مذکورہ کلمہ کفر اور قائل کافر نا واقعہ زید اللہ کے تو غلط اور اگر متکلم فصیح و بلیغ ہو تو کسی کلام فصیح و بلیغ شجاع سے بلیغ قافی شخص خلاف مقتضی ظاہر حال کلام کہے تو ساقط اور حکم فصیح و بلیغ ہو تو وہی کلام مقتضی حال کے موافق ہونے کی وجہ سے فصیح و بلیغ۔ سب کو ایک لاشعری سے نہیں لایا جاتا۔ لہذا لو الناس منان لایم۔ آپ نے نہیں سنا۔ مولوی احمد رضا خاں صاحب خشک دار عہدہ تفتیش باوجودیکہ مولانا دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بے حد مدد بعض وعاد رکھتے ہیں مگر پھر بھی تکفیر مذکور کے اور عقیدہ لازم ہوتی جو عبارت سابقہ تفسیر سے ظاہر ہے۔ ایک عبارت اور بھی پیش کرنا چاہوں اور امام الطائفہ اسماعیل دہلوی کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا۔ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے۔ جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن ہو جاتے اور حکم اسلام کے لیے اصلاً کوئی مصلحت مصلحت محل باقی نہ رہے فان الاسلام یعلو ولا یعلیٰ۔ تفسیر صفحہ ۴۲

لے یعنی وہم راہے سے سنگ کو اٹھا۔ ۱۲۔

آپ کو اپنی یا خاں صاحب کی یہ عبارت مد نظر نہ تعین۔ قلم اٹھانا غرض کا کام نہیں ہے۔ دیکھ لیجئے یہ عبارت ایضاً الحق کی خاں صاحب نے انکو بہ انشاء یہ وغیرہ میں نقل فرمائی ہے اور پھر بھی مولانا دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی نسبت کیا سخن فرماتے ہیں۔ اگر یہ قائل کی وجہ سے فرق نہیں ہوتا اور کیا وجہ ہے ایک شخص کے سر پر کوئی تزار لیسے کھڑا ہے اور کہتا ہے کہ کھڑے کھڑے نہ تسلیم کروں گا اور اس شخص نے اس اگر وہ کی حالت میں کھڑے کھڑے زبان پر جاری کیا اور دوسرے شخص نے بضاد و غیبت بعینہا وہی کلمہ کفر زبان سے جاری کیا۔ فرمائیے کلام! تو دونوں کا بعینہ ایک ہی ہے۔ ایک حرج کی بھی کمی زیادتی نہیں پھر کیا آپ کے دارالافتاء میں دونوں کا ایک ہی حکم ہے اگر حکم جدا ہے تو جرح حال حکم اور کیا وجہ فرق کی ہے۔ فرمائیے اب تو آپ کو معلوم ہو گیا کہ جس نے بوجہ عدم تعین قائل کے ظاہر ہی معنی پر حکم کفر فرما دیا بھی بالکل صحیح ہے اور جس نے مولانا اسماعیل صاحب کی نسبت ایمان کا حکم دیا۔ باوجودیکہ آپ نے وہی کلام مذکور فرمایا وہ بھی بالکل صحیح رہا۔ بات کہ وہ کون سے معنی صحیح ہیں جن کی بناء پر حکم تکفیر عطا اور خلاف عطا معنی استقامت بلکہ تکفیر اور مولانا تائید کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ اس کو آپ خود ہی جانتے ہیں۔ اگر آپ خاں صاحب ہیں تو آپ خاں صاحب سے دریافت فرما لیجیے، اس میں وہ ہم دونوں برابر ہیں جب خاں صاحب ایسے معنی بیان فرمائیں گے جو خلاف ایمان نہ ہوں ہم ایسے معنی بیان کر دیں گے جو خلاف عقیدہ اہل سنت والجماعت بھی نہ ہوں۔ علاوہ انہیں اچھی اس کی بحث نہیں اس وقت تک بحث تکفیر و عدم تکفیر

میں ہے۔ اب اگر آپ یا کوئی مولانا دہلوی کے مومن بنانے والوں کو کافر کہے تو سب سے پہلے مولوی احمد رضا خاں صاحب اور ان کے اتباع کو کافر کہے۔ کیونکہ یہ تمام بحث اس صورت میں ہے کہ جب آپ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کو کافر کہیں اور اگر آپ کے نزدیک مولانا اسماعیل صاحب کا فر ہیں تو یاد رکھیے اس عقیدہ سے مولانا کا کوئی نقصان نہیں، وہ تو آپ کے کافر کہنے سے کافر نہیں ہو سکتے۔ مگر ان آپ اور مولوی احمد رضا خاں صاحب اور ان کے جملہ اتباع و معتقدین ایسے کفر کی دلدل میں پھنس گئے کہ قیامت تک رہنا کفر کا حال ہے۔ علامتے دیوبند گنگوہ مراد آباد وغیرہ یہ جواب دے کر سبکدوش ہو جاتیں نے کہ چونکہ ہم مولانا موصوف کو بہت بڑا عالم، متبحر جانتے ہیں کہ ان سے ان سائل کا اتنا حال عادی لہذا جیسے اور اگر کار کے ایسے کلمات کی تاویل کی باقی ہے، ان کے کلاموں کی بھی تاویل مضبوط ہے۔ جب عدۃ ذوق مولوی احمد رضا خاں صاحب مرکز تکفیر عقیدہ میں کو بھی تکفیر کی گنجائش نہ ہوتی اور مومن ہی کہے بنی تو پھر جن لوگوں کو مولانا کے ساتھ حسن ظن ہوا اور کلام ایسا ہے جس کا محض دشمن کے نزدیک بھی صحیح ہو۔ وہ لوگ کیسے اس کلام کے صحیح معنی نہ لیں گے اور مولانا موصوف کو مومن نہ کہیں گے اور اس فرق کی وجہ کہ اگر کوئی اور کہے کہ کافر اور مولانا کی طرف نسبت ہو تو مومن اس کا جواب اچھی مفصل مذکور ہو چکا کہ حال منظم تعین معنی پر بڑا قریب ہے مگر یہ فرمائیے کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب کی نسبت آپ کیا فرمائیں گے۔ وہ مولانا دہلوی کو مسلمان ہی جانتے ہیں اور کافر کا مسلمان جانتے والا خود کافر۔ لہذا مولوی

امیر رضا خان صاحب آپ کے نزدیک کافر ہوئے تو اب نہ تو علمائے
دیوبند گنگوہ مراد آباد کو نقصان ہوا نہ ان کے ایمان میں نقصان آیا نہ مولانا
دہلوی مشید آپ کے کافر کہنے سے کافر ہوتے مگر ان مولوی احمد رضا خان
صاحب اپنی ہی عبارت سے آپ کے نزدیک ہزد کافر ہوتے۔ ملاحظہ ہو،
صفحہ ۲۵ کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے، اس
صعدت میں مولانا دہلوی آپ کے نزدیک کافر اور جو ان کے کفر میں شک
کرے وہ خود کافر۔ لہذا مولوی احمد رضا خان صاحب نے کافر کہیے یا دیکھیے مولوی
احمد رضا خان صاحب اپنی ہی عبارت کے ایک نزدیک کافر ہو گئے۔ وہی نہیں ہوا نہیں کفر نہیں کرتا وہ
بھی کافر ہو گیا جبکہ آپ خود بھی کافر ہو گئے۔ اب صفحہ ۷ کی عبارت اپنی شان
میں لکھیے۔ انہوں قسمت کافر کہاں جاتے۔ اگر خاں صاحب کی جان بچانے
کے واسطے یوں کہا جاتے کہ انہوں نے حسن ظن کیا اس صریح عبارت میں
"تاویل فرمائی تو اول تو یہ جواب ہے کہ حضرت علماء دیوبند وغیرہ نے بھی
ایسا ہی عمل فرمایا ہے۔ خاں صاحب کی تاویل مقبول اور دوسروں کی مردود
ہونے کی وجہ دوسرے خاں صاحب ہی کے کلام سے یہ وجہ میری رد ہوتی ہے
ملاحظہ ہو، صفحہ ۲۵ اور سبک الزائق وغیرہ میں فرمایا جو بد بیزوں کی بات
کی تحقیر کرے یا کہ کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کوئی صحیح معنی ہیں، اگر اس
کہنے والے کی وہ بات کفر ہے تو یہ جو اس کی تحقیر کرتا ہے یہ بھی کافر ہو
جاتے گا کچھ تو فرمائیے کہ خاں صاحب اور ان کے معتقدین کفر میں کیسے جھپٹے
اور وہ بھی ایسے کلام سے کافر ہو گئے یا نہیں یا گئے تھے رونے بھونکنے، نماز لگے

پڑی یا نہیں۔

باجملہ اس وقت آپ مولوی احمد رضا خان صاحب اور ان کے اتباع
کو بھی ہزد کافر کہیں گے۔ واقعی گھر چھوٹ نک تھا شا اس کا نام ہے، کہ پہلے
خان صاحب ہی کی تکفیر فرمائیے پھر جو ان کے معتقد ہوں جو ان کو کافر نہ
کہیں ان کے کفر میں شک کریں جس میں خود صاحب سیف بھی آگئے۔
کیسے یہ تلوار بدعت کس پر چلے۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ حزب الشیطان ہی کی
سیف تھی تو ان کے خلاف اللہ ہی پر واقع ہوئی۔ آپ جس قدر بھی تلواریں نہیں
لگے یا دیکھیے ہم ان کا رخ آپ ہی کی طرف پھیر دیں گے۔

اس مقام پر ایک عجیب لطیف قابل غور ہے جس سے خاں صاحب
کی تمام عمر کی کمائی کفر و تکفیر میں آگ لگ جاتی ہے۔ خاں صاحب کا تمام
اندوختہ دم کے دم میں بفضلہ تعالیٰ سوختہ نظر آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ عبارت منقولہ
حسام سے ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ جو کافر کو کافر نہ کہے خود کافر ہے، اس کے
کفر و عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے جو اس کے کلام کی تحقیر کرتے تاویل
کرے یا کہ کچھ معنی رکھتے ہیں وہ کافر ہے۔ یا کہ اس کلام کے کوئی صحیح معنی
ہیں وہ بھی کافر۔ پھر حسام صفحہ ۱۵ میں فرماتے ہیں، اشعار نبی میں فرمایا: ہم
اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملت اسلام سے سوا کسی ملت
کا اعتقاد کیا یا ان کے پاس سے میں توقع کرے یا شک لگے اور تہذیب ایمان
صفحہ ۳۱ میں یہ فرماتے ہیں یعنی کتب فتاویٰ میں جتنے الفاظ پر مکمل کفر کا جہدیم
کیا ہے اس سے مراد وہ صورت ہے کہ قائل نے ان سے پہلوئے کفر مراد لیا ہو

ورنہ ہرگز کفر میں۔ یعنی جس جگہ بھی حکم کفر ہو گیا ہے، وہاں یہ مطلب ہے کہ
 قابل کی مراد معنی کفری تحقیق ہو جائیں مگر معنی کفری مراد لینے کا علم نہ ہو یا
 صحیح معنی لینے کا علم جو تب تک صحیح نہیں۔ نیز اس عبارت سے یہ بھی معلوم
 ہو گیا کہ جس عبارت کا مفہوم معنی کفری ہو اور کوئی مفتی قابل پر تکفیر کا ثبوت
 نہ دے تو اس کے نزدیک یا تو قابل کی مراد معنی صحیح ہیں یا معنی کفری مراد لینے کا
 علم نہیں۔ ورنہ تکفیر لازم اور ضروری ہے۔ اگر باوجود اس علم کے کہ قابل کی مراد
 معنی کفری ہیں تکفیر نہ کرے گا تو یہ شخص جو قائل کہ کفر میں تاویل یا شک یا
 تردد کرتا ہے تردد کا ذریعہ۔ خاں صاحب تہذیب صفحہ ۳ میں یہ بھی فرماتے ہیں
 احتمال دہ متبر ہے جس کی گنجائش جو مرتب عبارت میں تاویل نہیں سنی جاتی
 ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ ہو۔ ان تمام امور مسلک خاں صاحب نے **اولیٰ** یہ بات
 بخوبی ثابت ہوگئی کہ خاں صاحب نے جس قدر عبارت مولانا اسماعیل شہید کی
 تعویۃ الایمان، ایضاح الحق، صراط مستقیم وغیرہ رسائل مولانا
 موصوف سے اپنے رسائل میں لکھ کر ان میں مضامین کفریہ بیان فرماتے ہیں
 اور پھر بھی آخر میں یہی حکم لکھا کہ ہم ان کو کافر نہیں کہتے۔ یہ مسلمان مومن
 ہیں ان کی تکفیر کو پسند نہیں کرتے۔ یہ مذہب مفتی بر ہے اس میں سلامتی
 اور استقامت ہے اور یہی صواب ہے اور ان کی خلاف ضد جواب یعنی
 غلط ہے۔ وہ تمام عبارات معانی کفریہ کے سوا معانی صحیحہ کو بھی محتمل ہیں ورنہ
 سوائے تکفیر چارہ نہ تھا اور مولانا شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کے وہ معنی کفری یقیناً
 مراد نہیں ورنہ تکفیر لازم ہو جی یا مولوی احمد رضا خاں صاحب کو علم ہو گیا ہے

کہ مولانا موصوف کی مراد معنی صحیح ہیں، ورنہ اگر خاں صاحب کے نزدیک معنی
 صحیح محتمل عبارت بھی نہ ہوتے۔ یہ معنی کفری کا مراد ہونا خاں صاحب کے
 نزدیک محقق ہوتا۔ تب تو خاں صاحب کو تکفیر لازم تھی۔ **دوسرے** یہ بھی
 محقق ہو گیا کہ وہ تمام عبارات معانی کفریہ میں صریح نہیں ہیں، ورنہ حسب
 عبارت مذکورہ معنی صریح کے مقابل میں تاویل میں نہیں سنی جاتی۔ اسی تہذیب
 صفحہ ۳ میں فرماتے ہیں۔ شفا شریف میں ہے، اوقاتہ التاویل
 فی لفظ صراح لا یقبل۔ صریح لفظ میں تاویل کا دعوے نہیں سنا جاتا۔
 شرح شفا تباری میں ہے، هو مردد عند القواعد الشرعیۃ۔ ایسا
 دعوے شریعت میں مردود ہے۔ ۱۲

یعنی صریح لفظ کفر میں تاویل کا دعوے سموح نہیں ہے۔ قواعد شریعہ
 کے نزدیک یہ دعوے مردود ہے تو اب اگر مولانا مرحوم کی عبارت معانی
 کفریہ میں صریح ہوتیں تو کوئی کیسا ہی تاویل کرنا مگر خاں صاحب اس تاویل
 کو ہرگز نہ سنتے اور ضرور حکم تکفیر جاری ہی فرمادیتے، چہ جائیکہ خود حکم ایمان جاری
 فرما کر اس کو صحیح و پسندیدہ و مختار فرمائیں، اس سے معلوم ہو گیا کہ ان تمام
 عبارات میں سے ایک عبارت بھی معنی کفری میں صریح نہیں ہے۔

جناب کے کفری فہم میں کچھ آیا۔ المحکمۃ الشہابہ، سلاسل الہند
 صص ۱۵۸ اور جس قدر رسائل نہایت عرق ریزی سے حضرت مولانا مولوی
 اسماعیل شہید جلا شعلہ علیہ کی فالغت میں لکھے تھے اور جن پر بڑا ناز تھا جن
 میں ازال فقہاء سے حضرت شہید مظلوم کا کفر ثابت فرمایا تھا وہ سب جسم میں

مجتہد تک ٹپے گئے۔ آج کے بعد یہ نہ کہنا کہ اس کا جواب نہیں ہوا دیکھا جواب اس کا نام ہوتا ہے کہ دو سطروں میں بفضلہ تعالیٰ عمر بھر کا اندوشتہ خاک سیاہ ہو گیا۔ قدرے تفصیل سے عرض کرتا ہوں۔ مولانا اسماعیل صاحب پڑو دعوں اہل بدعت نے فرماتے تھے، اولاً تو ان کی تکفیر دوسرے مرتبہ میں تفسیق اور یہ کہ وہ اہل سنت سے خارج ہیں، تکفیر کی چیزوں کو کٹ گئی کہ حضرت مولانا کا کلام معنی کفر میں مولوی احمد رضا خاں صاحب اور ان کے اتباع کے نزدیک ایک ہی صریح نہیں ہے۔ ورنہ اس میں تاویل کی گنجائش نہ ہوتی اور تکفیر لازمی ہو جاتی۔ مگر چونکہ خاں صاحب اور ان کے اتباع کے نزدیک حضرت مولانا کی تکفیر ناجائز ہے، لہذا ان کا کوئی کلام بھی معنی کفر میں صریح نہیں ہے۔

حرف ششم اگر کوئی کلام معنی کفری کو محتمل بھی ہے تو معنی کفری کا مراد ہونا ثابت نہیں ورنہ پھر بھی تکفیر لازم ہوتی اور کلام محتمل معنی کفری میں تکفیر جب ہی جائز ہے جب معنی کفری کا مراد ہونا معلوم ہو جاتے ورنہ ہرگز تکفیر جائز نہیں۔ پس جن عبارات کی یہ حالت ہو کہ وہ معنی کفری میں صریح ہوں نہ ان کے معانی کفریہ محتمل کا مراد ہونا ثابت ہو۔ اور تکفیر کی یہ دو صورتیں ہیں تو اب خدام مولانا موصوف تکفیر کے بارہ میں کس چیز کا جواب دیں وکنی اللہ المومنین القتال والحمد لله تعالیٰ عنی ذلک۔ رہی یہ بات کہ اس فقرہ کا حاصل تو یہ ہے کہ مولانا شہید کا کفر نہیں، آقا س اور بدعتی بھی نہیں یہ کیسے لازم آیا، اس کا جواب یہ ہے کہ جب مولوی احمد رضا خاں صاحب ایسے معنی بیان فرمائیں گے جن سے تکفیر ناجائز ہو ہم ایسے معنی بیان کریں گے جن سے تفسیق اور قتل

بھی ہو سکے اور جیسے خاں صاحب مسائل مذکورہ کی عبارت کے ایسے معنی بیان فرمائیں گے جو صحیح ہوں گے اور جن سے تکفیر حرام اور ناجائز ہوگی ہم ان شاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ صاف اور بے شکست معنی تخریج رائے اس، راہین قاطعہ و حفظ الایمان کے بیان کر دیں گے جن میں کفر کی کو بھی نہ ہوگی۔ فرمائیے سامعین صاف اور کتنی یا نہیں ایسے ہی روحانی کی کید اس اللہیم۔ فرمائیے اب بھی تسلی ہوئی یا اور کچھ کسر باقی ہے۔ دیکھا مولانا اسماعیل صاحب شہید کی تکفیر کا مراد بڑوں کی شان میں گستاخی کا یہ نتیجہ ہے اپنا اور اپنے گرد اور چیلوں سب کا اینٹ لہان اپنے ہی ہاتھوں سے کھو بیٹھے، اب پڑھیے یہ شعر ہے

دوگونہ بچ و عذاب است عاجزون را بلائے صحبت سیل و فرقت لایلی

اگر مولوی احمد رضا خاں صاحب کے موافق ہو تو کامرنگ خود ہی نہیں گھر بھر جان ہی نہیں انڈے بچے لطفہ تک کافر ہونا جاتا ہے اور جو ان سے علیمہ ہوتے تو کس گھر کے ہے۔ اہل دیوبند کی گفٹش بڑی کرنی ہوگی جس کے مقابلہ میں جنم جاتا قبول عار پرنا کوڑے ترجیح دیتے چلے آتے ہیں مولانا اسماعیل صاحب شہید کو کافر نہ کہیں تو حق کی اتباع لازم آتی ہے جو ایلو سے زیادہ تلخ ہے جس سے طبعا نفرت ہے پھر اس سے زیادہ یہ غضب کہ علانے لنگوہ و مراد آباد کا مومن ہونا تسلیم کرنا پڑے گا۔ اس قدر مسلمان کس آنکھ سے دیکھنے جائیں اور جو کافر کو تو ان سے پہلے اپنا کافر ہونا پڑتا ہے جس کا فقط ظاہر میں قبول کرنا باعث شرم ہے۔ آپ کو ان علمی مسائل میں قدم رکھنے کو کس نے کہا تھا، آپ کے لیے تو یہی مناسب تھا کہ مراد کھال پر گدے کی دم بھائی گدے

کدام کی مشق کرتے خواب کے ہاتھ تلم سے کب آشنا ہو سکتے ہیں۔ دیکھا علماء
دیوبند کا ایمان یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوة
الدنیاء فی الآخرة اولیک کتب فی قلوبہما الخ ایمان کے آٹھ اشارے
تعالیٰ مصداق ہیں یہاں تک تو جواب تھا، اب جو آپ نے ملا۔ دیوبند
گنگوہی مراد آباد وغیرہ سے سوالات فرماتے ہیں ان کو تو واپس لے کر ہمارا شکر ہے
ادھر فرمائیے اور یہی یہ تازہ سوالات جناب خاں صاحب کی خدمت میں
پیش کیجئے، ہاں تو یہ پیش کون کرے۔ جناب خاں صاحب ٹی کی آڑ میں شکار
کیلئے نامزدوں کا کام نہیں۔ اب آپ سوال بغرض ہوش سینے اور جواب دیجئے
یہ آپ کو اختیار ہے کہ نام کسی کا ظاہر فرمائیے۔ بہن تو کام سے کام ہے۔
دُنیا جانتی ہے کہ آپ کی قسمتی سے آپ کے ہاں کوئی ایسا بھی نہیں ہے
جو آپ کا ہاتھ بٹاتے اگر ایسا ہوتا تو اب تک کیا انتصاف البری اور انکفیر
کا کوئی بھی جواب نہ دیتے۔ خاں صاحب یہاں تو نام بھی آپ لکھ لیتے ہیں
لیکن اذ تبرأ الذین اتبعوا من الذین اتبعوا اور اذ العاد ولفطحة
بہم الاستباحہ۔ کادن خیال فرمائیے۔ وہاں کوئی اتنا بھی نہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ
کے واسطے اپنی ضعیف جان پر رحم فرماؤ، دیکھو مذہب فعلوندی کا کوئی تحمل
نہیں ہو سکتا، چلے گئے ہی بیٹے خاں کیوں نہ ہو۔ دیکھو حق کے قبول کر لے ہیں
عزت نہیں گھٹی۔ واللہ تعالیٰ ہوا الموفق۔

جب یہ امر محقق ہو گیا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور جناب سرورِ عالم صلی
اللہ علیہ وسلم کی توہین یا تنقیص یا کسی ضروری دین کا انکار کرے تو وہ قطعی کافر

اور جس شخص کے نزدیک یہ محقق ہو جائے کہ زید نے ضروری دین کا انکار کیا ہے تو وہ
عالم جل و علا شانہ یا سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین یا تنقیص شان کی گالی ہے
تو اگرچہ واقع میں زید ایسا نہ ہو مگر اس شخص پر زید کی تکفیر اور اس کا کافر کہنا ضرور
لازمی امر ہے۔ گو زید کو جب وہ واقع میں ایسا نہیں ہو تو کسی تکفیر سے کچھ حضرت
نہ ہو مگر عہد کافر نہ کہنے کا خود کافر ہو جاتے گا بلکہ زید کی تکفیر اور کافر کہنے میں
کچھ بھی شک و تردد داخل کرے گا تب بھی کافر ہو جاتے گا چنانچہ یہ امر تنہید
ایمان اور حرام میں مذکور ہے۔ اور جملہ اہل اسلام کا یہی مذہب ہے۔ اب اس
بعد جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب اور ان کے جملہ مستندین سے سوالات
ذیل جواب طلب ہیں۔

سوال اول۔ ملاحظہ ہو عبارت المکوبۃ المشاہیہ صفحہ ۳۱ سطر نمبر ۳،
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت بید پرک یہ مرتع سب دشنام
کے لفظ لکھ دیے اور وزیرِ آخر اللہ عز و غالب تمہارے غضب عظیم و عذاب
الیم کا اصلاً اندیشہ نہ کیا۔ ۱۷۔ کیوں جناب خاں صاحب جب آپ کے نزدیک
قاتل نے بید پرک سب دشنام اور گال کے الفاظ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و سلم کی شان میں لکھ دیے اور وہ بھی مرتع کہ جن میں حسبِ عبادت شفاء شریعت
شرح شفاء شریعت کوئی تاویل بھی مقبول نہیں تو پھر ایسے شخص کو کس دل سے آپ
مومن و مسلم فرماتے ہیں اور یہی نہیں کہ مومن و مسلم کسی کے نزدیک ہو یا نہ مذہب
تہذیب ہو نہیں بلکہ اس کو آپ مفتی بہ ہونے کے لائق فرماتے ہیں اور مفتی ہے
بھی اور اسی میں سلامتی اور استقامت تلاتے ہیں اور اسی کو اپنا مذہب قرار دیتے

ہیں۔ کیوں صاحب جو شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے وعترک سبب و شتم گایاں دے اس کو مسلمان کہنا آپ کا مذہب ہے۔ اسی کو آپ سلامتی کی راہ بتاتے ہیں۔ یہی صراطِ مستقیم ہے یہی صواب ہے اس کا مخالف غلط ہے۔ یعنی جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سید بزرگ صریح کلامی دینے والے کو مسلمان نہ کہے، کا ذکر کے وہ سلامتی اور راہِ مستقیم سے ہٹ گیا، مگر اہم ہو گیا، اس نے غلطی کی راہ اختیار فرمائی۔ اب فرماتے آپ اور آپ کے جملہ معتقدین اور جو آپ کے اور ان کے کفر میں شک و تردید تامل کرے کافر ہوایا نہیں، فرماتے حاکمِ اکرمین کا یہی حکم ہے یا نہیں ضمنِ شک فی ہذا بہ و کفرہ فقد کفر۔ جو اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے۔ یہ عبارت اپنے حکم میں نقل فرمائی ہے یا نہیں۔ فرماتے حاکمِ اکرمین صریحاً کا حکم اپنے حق میں بھی مقبول ہے یا دوسرے ہی پر تلوار چلانے کو جو، فرمائیے یہ کفار سے دوستی جوئی یا نہیں تنبیہ ایمان کے مغفہ کو ملاحظہ فرما کر ان عیدوں سے دور جو کفار سے عداوت نہ رکھنے کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جس شخص کو ایذا دہندہ خیال کرو۔ اُس سے یہ برتاؤ ایمان ہے اگر دل میں ایمان اور محبت رسول انس و جان علیہ الصلوٰۃ والسلام من الرحمن رکھتے ہو تو کہہ کافر ہوئے یا مسلم۔

اگر کوئی یوں کہے کہ خاں صاحب نے یہ لکھ تو وہاں ہے مگر ان کو اس کا یقین نہیں ہوا ہے کہ واقعی اُس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گایاں دی ہیں تو صاحبِ جواب یہ سہے کہ اگر اس قدر بات ہوئی تو پھر کیا بات تھی۔

خاں صاحب کو تو ایسا یقین ہو گیا ہے کہ اس پر دوسری قسمی کھا ہے نہیں۔ ملاحظہ ہو اسی عبارت کے بعد کی عبارت الکویتہ الشہادۃ صفحہ ۳۳ سطر ۶ میلانوں کیا ان گالیوں کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہیں ہوئی یا مطلع ہو کر ان سے انہیں ایذا نہ پہنچی، ہاں ہاں واللہ واللہ انہیں اطلاع ہوئی واللہ واللہ انہیں ایذا پہنچی۔ واللہ واللہ جو انہیں ایذا دے اس پر دنیا اور آخرت میں اللہ جبارِ قہار کی لعنت اس کے لیے سختی کا عذاب شدت عقوبت ۱۲۔

فرماتے جناب خاں صاحب تو اپنا ہی علم نہیں بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطلاع پر بھی قسمیں کھا رہے ہیں۔

جناب خاں صاحب آپ کے اس حلف شدت کی بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی اطلاع ہوئی یا نہ ہوئی۔ ایسے شخص کو پھر بھی آپ نے مسلمان کہا مومن فرمایا مکمل مومن اخوة کی حد میں داخل فرما کر گویا آپ نے اپنا بھائی بنالیا۔ آپ ہی فرماتے اس سے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا پہنچی یا نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو ایذا دے وہ ملعون ہے یا نہیں، اس کے لیے سختی کا عذاب شدت کی عقوبت ہے یا نہیں اگر مسلمان ہو تب اور کافر ہو تب کہہ کہ ہاں ہاں واللہ واللہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا پہنچی۔ واللہ واللہ جو انہیں ایذا پہنچائے وہ ملعون ہے یا نہیں اور اس کے لیے سختی کا عذاب اور شدت کی عقوبت ہے۔

جناب خاں صاحب تنبیہ ایمان صفحہ ۸ پر کیا۔ آپ نے یہ نہیں

لکھا، ان آیتوں سے اس شخص پر جو رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگروں سے
محبت کا بڑا ذکر سے سات کوڑے ثابت ہوتے (۱۱) وہ ظالم ہے (۲) مگر وہ
ہے (۳) کا فر ہے (۴) اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (۵) وہ آخرت
میں ذلیل و خوار ہو گا (۶) اس نے اللہ و احد قہار کو ایزادی (۷) اس پر درزیں
جہان میں خدا کی لعنت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲۔ فرمائیے خاں صاحب
ظالم گمراہ کا فر دردناک عذاب کے مستحق آخرت میں ذلیل و خوار اللہ تعالیٰ
کے موزی دونوں جہان میں خدا کی لعنت سے ملعون ہوتے یا نہیں۔ مگر تو
دیکھو کوڑوں کا اثر ہے یا نہیں۔ مگر نہیں شیشے میں منہ دیکھو خدا کی لعنت نازل
ہوئی یا نہیں سنا زنا خدا کے لیے کچھ تو کو کیا اس کا جواب خاں صاحب
یا ان کے اتباع دے سکتے ہیں اگر دے سکتے ہیں تو کس امر کا انتظار ہے
اب تو ایمان پر بات آن پڑی۔

ہم تو عرب بھی نہیں گئے۔ ان کے ہی حسام شریف نے نظم لگا دی ہے جس
مسئلہ نو کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس صورت میں مولوی احمد رضا خاں صاحب
یا ان کے اتباع میں کوئی بھی ایمان کا حصہ باقی ہے۔ خدا کے لیے اس معا کو کوئی
صاحب حل فرمادیں۔ کیا اب بھی خاں صاحب کو مجدد و آقا حاضر ہو گئے،
اب بھی عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو گئے، یہ حرکت توادنی مسلمان سے
بھی نہیں ہو سکتی، چھ جائیکہ عاشق اور عاشق بھی کیسے ستر علم کے مجدد اور اس کلام
میں تو کوئی تاویل کی بھی گنجائش نہیں وہ تو صراحت کا دعوائے فراموشی گھار ہے
جس پھر اس میں تاویل کی گنجائش ہی کب ہے۔ خدا کے لیے اگر ایمان بنایا ہے

یا کچھ یا رہے تو بڑا مزہ کھو تو تم کوڑے گویا تھے، بڑے بلبل بستان تھے اب
تو غراں بھی نہیں ہے

فضل گل موسم بہار بھی ہے پھر کو کوئی نہیں چمکتے ہو
صریح بات میں تو تاویل کی بھی گنجائش نہیں اس میں کیا کوئی غائب صاحب
دیکھنا یہ ہے سیدنا کا وارہم تو مظلوم ہیں، آپ کو معلوم ہو، مظلوم کا خدا
خدا مامی، جس کا خدا مامی اس کا مقابلہ کر کر سکتا ہے، ہاں خدا سے لڑو تو
مستعد ہو جاؤ اگر سچے ہو تو متہید ایمان صفحہ ۱۰ کی سطر ۱۲ سے آخر تک کی عبارت
پڑھو اور شرم ہو تو شرافت۔ دیکھو نائی دلوئے کام نہیں آتا۔ یا ستخان کا وقت
جب دیکھا ایمان کا استخوان ٹوٹ جاتا ہے۔ افسوس آپ نہایت اگام ہے۔
سوال دوم۔ ملاحظہ ہوا لکھو کہیۃ الشہابیہ صفحہ ۱۲ سطر ۱۲۔ یہاں اللہ سبحانہ
کے علم کو لازم و ضروری نہ جانا اور عذاب اللہ اس کا جمل ممکن مانا کر عیب کا ذیافت
کون اس کے اختیار میں ہے۔ چاہے درافت کرے چاہے جاہل ہے۔ یہ صریح
کفر ہے ۱۳۔ صریح کفر کے اعداد کے بعد بھی قائل کہ کافر نہیں کہتے، بیٹاں صاحب
اور اتباع خاں صاحب پر دوسری وجہ سے کفر خاتمہ ہوا اور خاں صاحب ان کے
اتباع خود قطعی کافر ہوئے۔ اور جب یہ صریح کفر ہے تو اس میں تاویل کی بھی
گنجائش نہ ہوگی۔ ملاحظہ ہوا لکھو کہیۃ الشہابیہ صفحہ ۱۲ سطر ۱۲۔ یہاں اللہ سبحانہ
مسموع نہیں ۱۲۔ ہاں کوئی خاں صاحب کا کافرائی یہ مذکر کر سکتا ہے کہ خاں صاحب
لے یہ فرمایا ہے۔ یہ صریح کفر ہے، یہ تو نہیں فرمایا کہ اس کے قائل نے التزام
بھی کیا ہے۔ جواب یہ ہے کہ عبارت ملاحظہ ہو، یہاں اللہ سبحانہ کے علم کو لازم

ضروری نہ جانا، پھر اور التزام کس چیز کا نام ہے۔ اور اس سے زیادہ اور کیا کفر ہو گا، قائل کی مراد یہ ہو یا نہ ہو مگر خاں صاحب کے نزدیک تو یہی مطلب ہے کہ قائل نے خدا کے لیے علم ضروری نہ جانا جمل ممکن جانا اس بنا پر خاں صاحب کو تکفیر لازم تھی مگر پھر بھی تکفیر نہیں فرماتے۔ چنانچہ پہلے عبارت تہید کی مذکور ہو چکیں اب خاں صاحب لکھتے تبارک کی تکفیر میں کیا شبہ ہے اس سے زیادہ تصریح مقصود ہو تو ملاحظہ ہو مصہم سنت صفحہ ۹۰ سطر آخر بالجملہ کفر یہ اولیٰ میں علم قدیم الہی کا اقرار کلام اسماعیل سے ہرگز رد ثابث نہیں بلکہ بالیقین التزام ہے۔ فرمائیے اب تو التزام بھی بالیقین فرما رہے ہیں۔ اب کو خاں صاحب اور ان کے اتباع کے کفر میں کوئی شک شبہ باقی نہ رہا۔ خاں صاحب یہ فرماتے ہیں کہ جو خدا کے لیے علم لازم و ضروری نہ کہے اس کا جمل ممکن جانے وہ مومن مسلمان ہے حالانکہ خود ہی عالمگیری کی عبارت اعلیٰ کر کے ترجمہ بیان فرماتے ہیں۔

ملاحظہ ہو المکحول کہتے الشہابیہ صفحہ ۱۰ سطر ۱۰ عالمگیری ترجمہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ایسی شان بیان کرے جو اس کے لائق نہیں یا اُسے جہل یا عجز یا کبھی ناقص بات کی طرف نسبت کرے وہ کافر ہے۔ بحر الرائق مطبع مصری جلد ۱ صفحہ ۳۲۳ مطبع مصری جلد ۲ صفحہ ۲۹، بزازہ مطبع مصری جلد ۲ صفحہ ۳۲۳ جامع الفصولین مطبع مصری جلد ۲ صفحہ ۲۹۸ نو و صحت اللہ تعالیٰ بہا لا یلیق یہ کفر۔

ترجمہ اگر اللہ تعالیٰ کی شان میں ایسی بات کہے جو اس کے لائق نہیں کافر ہو گیا۔ اب ان عبارتیں منقولہ کے حکم سے خاں صاحب خود بھی کافر ہوتے اور جو ان کو کافر نہ کہے کافر کہنے میں شک و تردد و تامل کرے وہ بھی کافر ہوا۔

اور تماشایہ ہے کہ ان ہی کے حکم سے۔ کہوں جناب خاں صاحب آپ کا یہ عقیدہ نہایت ہلکا کہ خدا کے لیے علم کا ثابث کرنا لازم و ضروری نہیں جو اس کا جمل ممکن مانے وہ بھی آپ کے نزدیک مومن ہے حالانکہ عالمگیری بزازہ جامع الفصولین سے کفر نقل کیا گیا۔ فرمائیے کچھ دین کی پرمال باتیں باقی رہنے دو گئے یا سب کو نبی بنا کر رہو گے ابوداؤد اب مطلب سمجھ میں آیا غرض شریعت یہ ہے کہ تمام فقہاء علمائے کرام حدیثین مفسرین جس عقیدہ کو کفر کہیں اور کفر بھی کیسا جو ثناء و قطعا یقیناً وہ بھی آپ کے یہاں ایمان تو گویا آپ کے یہاں ایمان و اسلام کوئی نئی چیز بنائی گئی ہے جس کو دنیا کے فقہاء و محدثین علماء فضلاء سے اہل سنت کافر کہیں جس نے آپ کے نزدیک التزام کفر بھی کیا ہو وہ تو آپ کے نزدیک مومن ہے تو نہائیے تو کسی کافر اب کون ہو گا۔ ملاحظہ ہو کہ اب جو تمام دنیا کے نزدیک مومن ہو گا وہ آپ کے یہاں کافر ہو گا۔ قربان جائیے چودھویں صدی کے مجدد کے مجدد ہو تو ایسا ہو کفر کو اسلام اسلام کو کفر کر کے دکھا دستہ خاں صاحب یہ سوالات ہیں کہ خدا چاہے تہمیں بھی سوچو گے تو جواب نہ ہو سکے گا۔ اب تو آپ اپنے قول سے لٹھا کے قول سے ہر طرح کافر ہو گئے اس تکفیر کو بھی نہ اٹھاؤ گے تو کون اس تکفیر اٹھانے کے قابل ہو گا۔ خاں صاحب اب بھی توبہ کر لو کہ دیر تو بے باز ہے۔

سوال سوم، ملاحظہ ہو المکحول الشہابیہ صفحہ ۱۰ سطر ۱۰۔ یہ خود اپنے اقرار سے طے ٹ کافر کے ثبت درست ہیں یہ خود ان کا اقراری کفر تھا۔ پھر اسی صفحہ پر فرماتے ہیں۔ یہی اقرار کر لے کہ جو اپنے کفر کا اقرار کرے وہ کفر کافر ہے۔ ۱۲۔

پھر نازل فقیرہ اولیث اور علامہ اور مذکورہ سان الحکم کی عبارت نقل فرما کر صفر ۱۱
 سطر ایک پر ترجمہ فرماتے ہیں، جو اپنے امادہ کا اقرار کرے کافر ہے۔ پھر اشتباہ
 فرائی اور فتویٰ مالگیری کی عبارت بھی اسی مضمون کی نقل فرمائی ہے۔ پھر
 آپ اپنا حکم بھی فرماتے ہیں کہ جو اپنے کفر کا اقرار کرے کافر نہیں فرماتے پھر کفر کا ترجمہ بھی فرماتے ہیں
 آپ کے نزدیک کافر کو کافر ہو گا۔ دوسری ہو گا جو غریب بولے کہ میں کافر ہوں۔
 ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو باحاثہ و صفاتہ تسلیم کرتا ہوں، جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو برحق نبی جانتا ہوں، کیوں نہ ہو۔ اگر ایسے نہ ہوتے تو پھر
 جہد و کس بات کے کہلاتے۔ فرماتے اپنی تحریر کے موافق اور کتب مذکورہ کی
 عبارت کی رو سے آپ خود اور جو آپ کے کفر میں شک کرے، تو ذو تاقل
 کرے کافر ہوئے یا نہیں فمن شک فی کفرہ وعدا بہ فقد کفر۔
 عبارت شفا شریف کی یاد ہے یا نہیں، قال صاحب ملاحظہ فرمایا، آسمان
 سے آپ کا بیجا ہر کوئی بھی درج ہو کر مبارک ہو گا۔ دستا فضیلت کو
 ہوتی تھی۔ یہ دستار کفر آپ کے لیے تجویز ہوئی۔ جہد کے سر پر لگائی بھی توئی
 ہوتی چاہیے تھی۔

قسمت کیا ہر ایک کو قسم اولیٰ ہر شخص کو جس چیز کے قابل نظر آیا

یاد رہے بَعَثُوا بِالْبَلَدِ یہ مطلب نہیں کہ حضرت مودہ ناشید مرحوم
 نفس الامر میں اپنے کفر کا اقرار فرماتے تھے۔ لہذا ان کی تکفیر ضروری تھی مطلب
 یہ ہے کہ جیسے عام ہیں بے گناہ حضرات کے ذمہ ایک کفری مضمون کی طرح
 کا دعوے کر کے کفر کا فتوے دے دیا۔ اگر واقع میں یہ الزام صحیح ہے تو یہاں بھی

کفر کا فتویٰ لازم تھا ورنہ خود کافر ہوتے اور اگر جھوٹا الزام لگا کر تکفیر سے دُور
 تھے تو حرام میں بھی گونا ونا آخرت کا خوف کیا ہوتا۔

سوال چہارم، المتکو بہ الشہابیہ صفر ۱۱ سطر ۱۰ اسی قول میں تمام
 امت کو کافر مانا یہ خود کفر ہے۔ شفا شریف امام کا حنفی مباحث صفر ۱۲ ص ۱۰۴ قطع
 بتکفیر کل قائل قال قولہ بتوصل بہ الی تصلیل اللاحۃ (ترجمہ)
 جو کوئی ایسی بات کہ جس سے تمام امت کو گمراہ ٹھہرانے کی طرف راہ نکلے وہ یقیناً
 کافر ہے۔ ۱۲۔

خال صاحب آج ویکننا ہے کہ شفا شریف کا حکم آپ کہاں تک تسلیم
 فرماتے ہیں جناب جہان کے نزدیک یقیناً کافر وہ آپ کے نزدیک مومن
 مسلم منقی۔ فرمائیے اب بھی آپ اور آپ کے معتقدین قطعی یقینی کافر ہوتے
 یا نہیں جو آپ کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ شفا شریف کی رو سے کافر
 ہوتا یا نہیں۔ قماشیا ہے کہ جناب مولانا مری امین شہید رحمہ اللہ تعالیٰ
 واقع میں بھی مسلمان مودنا اس بھی مومن اور آپ کے نزدیک بھی مومن مگر کافر
 ہوتے تو آپ اور آپ کا تمام گروہ مودنا مومن منصل اویا۔ اللہ اللہ تعالیٰ
 کے دوستوں سے دشمنی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔

جناب خال صاحب میں ان شاء اللہ تعالیٰ بات کو اس قدر صاف کر کے
 بیان کر دگا کہ نہ کسی کو دھوکہ ہو نہ آپ اُس کو لایکس۔ آپ اس وجہ سے کافر سمجھتے
 کہ آپ کے نزدیک اگر کوئی ایسا لول کہ جس سے تمام امت کی گمراہ ٹھہرانے کی طرف
 راہ نکلے وہ مومن ہے اور شفا شریف میں ایسے شخص کو یقیناً کافر پایا گیا ہے اور جو

قطعی کافر کو مسلمان کہنے کی معنی اس کے کفر میں شک و تردد بھی کرے وہ کافر
لہذا آپ اور آپ کے جملہ معتقدین آپ کے ہی حکم سے بلا تاہل کافر قطعی
ہوئے۔ آپ کے نزدیک مولانا اسماعیل صاحب نے تمام امت کو کافر مانا
گمراہ ناپر یہ محض اتہام ہے۔

مگر یہاں اس سے بحث نہیں۔ گفتگو اس میں ہے کہ جب آپ کے
زادیک انہوں نے ایسا کیا تو آپ پر ان کی کفر فرض بھی مگر آپ تکفیر نہیں
فرماتے بلکہ اس پر بھی ان کو مومن ہی جانتے ہیں۔ لہذا آپ اور آپ کے کلی
ہم مشرب سب آپ ہی کے قول سے قطعی کافر ہوئے۔ مسلمانوں اب نے خاں صاحب
کا بیچا چھوڑو ان کو کفار سے ایسی محبت ہے کہ دنیا و آخرت میں ان کا ساتھ
چھوڑنا نہیں چاہتے۔ تم کو ان سے کیا مطلب۔ ہوش میں آ جاؤ۔

سوال پنجم: دیکھو المکوبۃ الشہابیہ صفحہ ۱۲ سطر آخر جب چاہے دریافت
کرنے کا حاکم یہ مطلب ہے کہ ابھی تک دریافت ہوا نہیں۔ ہاں افتحا ہے
کہ جب چاہے دریافت کر لے تو علم الی قدیم نہ ہوا اور یہ کھلا کلمہ کفر ہے عالمگیری
جلد ۲ صفحہ ۲۶۲ لوقال علم خدا قدیم نیست لیکن کذا فی التارخانیہ
ملخصاً (ترجمہ) جو علم خدا کو قدیم نہ مانے کافر ہے۔ ایسا ہی ہے نا تاثرانیہ
میں۔ ۱۲۰۔

خاں صاحب کیا پتھر پڑ گئے ایسا کافر تو ہم بھی آپ کو نہ جانتے تھے۔
بندہ ہر اسے جو شخص تمہارے نزدیک خدا کا علم قدیم نہ مانے تم اسے بھی کافر
نہیں کہتے تو بتاؤ پھر کسے کافر کہو گے۔ ہاں ہاں بھولے آپ تو مجدد و صاحب

ہیں۔ آپ کا کافر تو وہی ہے جو خدا کے علم کو انہی آدمی مانے۔ گو معنی دوسرے
ہیں مگر ہم بھی اب آپ کو مجدد ہی کہتے ہیں۔ مسلمانوں خاں صاحب کے کافر اور
مومن کو دیکھا۔ فرمائیے جب خاں صاحب کے نزدیک جو خدا کو
نور و راشد جاہل کہے، اس کے علم کو قدیم نہ کہے وہ مومن ہے تو پھر خاں صاحب
بے شک اور ان کے اتباع اور جو ان کے کفر میں شک تو دوسرے ضرور کافر ہونا چاہیے
ہاں کوئی خاں صاحب کے کفر کا عاشق یہ کہ دے کہ یہاں اس قول کا لزوم ہے۔

الترزام نہیں تو جواب یہ ہے کہ خاں صاحب تو یہ فرماتے ہیں کہ صاف مطلب
یہ ہے۔ یہ نہیں فرماتے کہ اس کلام سے یہ لازم آتا ہے۔ اچھی جناب قلم تکفیر
مرکز کفر سے کفر کیسے ملے گا ہو سکتا ہے ملاحظہ ہو صفحہ ۱۶ سطر ۱۰ المکوبۃ الشہابیہ
جس طرح کفر یہ ۳ میں صفت علم غیب کو مراءۃ اختیار کی گئی تھا ۱۲۔ فرمائیے
اب الترزام میں کیا کسرہ گئی۔ علاوہ ان میں ملاحظہ ہو مصباح سنت صفحہ ۵۶ کی سطر
آخر۔ یا بجلد کفریہ اولیٰ علیہم قدیم الی کا انکار کلام اسماعیل سے ہرگز نہ مانا تا
نہیں بلکہ بالیقین الترزام ہے۔ ۱۲۔

فرمائیے اب تو خاں صاحب مع اتباع قطعی کافر ہوئے یا اب بھی
شک ہے۔

سوال ششم: المکوبۃ الشہابیہ صفحہ ۱۳ سطر ۹۔ یہاں صاف
اقرار کر دیا کہ اللہ عز و جل کی بات واقع میں جموں ہی ہوجانے میں ترجیح نہیں
پھر صفحہ ۴۱ کی آخر سطر میں فرماتے ہیں حضرت امیاء علیہم السلام والکذاب کا کذب
جائز ماننے والا بالاتفاق کافر ہوا۔ اللہ عز و جل کا کذب جائز ماننے والا کیونکر

بالاجمل کافر و مرتد نہ ہو گا۔ ۱۲۔ جناب خاں صاحب جو خدا کے کذب کو یانہ لڑتے ہوئے ہیں
 جانے وہ بے شک بالاجمل کافر ہے مگر آپ ہی اس جملہ سے نکلے ہوئے ہیں
 آپ کے نزدیک ایسا شخص بھی مومن مسلمان ہے کافر نہیں۔ لہذا اپنے کلمے ہوئے
 کے موافق آپ خود کافر اور آپ کے کفر و عذاب میں شک کرے کہ وہ بھی کافر۔
 آپ نے خود شفا شریف سے نقل فرمایا ہے۔ علاوہ دین پر تو اہتمام ہی تھا۔
 مگر یہاں تو معلوم ہو گیا کہ آپ خدا کے کذب کو معاذ اللہ جانتے کہتے ہیں۔
 کیوں جناب آپ کو کذب باری کو ممتنع بالذات فرماتے تھے مگر عقیدہ یہ نکلا۔
 سوال ہفتہ صفحہ ۱۵۷۱ الحکمۃ المشاہیر اس میں صحت
 تصریح ہے کہ جو کچھ آدمی اپنے لیے کر سکتا ہے وہ سب خدا سے پاک کی ذات پر
 بھی روا ہے۔ جس میں کھانا، پینا، ہونا، پھانا، پھینا، کرنا، جلنا، ڈوبنا،
 مرنے سب کچھ داخل ہے۔ لہذا اس قول ختم کے کفریات حدیث سے خارج ۱۲۔
 خاں صاحب اول تو تصریح ہے آپ کے نزدیک وہ صحت ہے جہاں تاویل
 ممکن کی گنجائش نہیں۔ پھر تصریح کے ساتھ صحت لفظ بھی آپ نے بڑھا دیا۔
 حق تو یہ ہے کہ خاں صاحب شیطان بھی اگر اسی حرکات سے شر مانتا ہو تو تعجب
 نہیں کہ حضرت انسان کی ایجاد اور وجود مجھ سے بھی بڑھ گئے۔ کیوں خاں صاحب
 دنیا بھر کو آپ کے نزدیک کافر۔ مگر بعض آپ کے نزدیک صحت تصریح
 کرے کہ خود باشند خدا کا کھانا، پینا، سونا، باگنا، پھانا، پھینا، کرنا، جلنا، ڈوبنا
 مرنے سب جائز ہے۔ وہ مومن۔ تو پھر آپ ہی فرمائیے کہ آپ کا مذہب کیا ہے
 ہمارے نزدیک تو اس عقیدہ والے سے زیادہ کوئی بھی دنیا میں کافر نہیں جب

یہ عقیدہ والا بھی آپ کے نزدیک کافر نہیں کہ بے شک پھر آپ اپنی تحریر کے
 موافق ایسے ہی ذیل کافر ہیں کہ جو آپ کے اور آپ کے کفر میں شک کرے
 وہ ضرور کافر ہو چکا ہے۔ جناب خاں صاحب یہ سوالات ہیں جن کا جواب
 آپ پر اور آپ کے جملہ کامیوں پر فرمے۔ مگر امید نہیں ہے کہ کچھ بھی
 جواب بھر تسلیم کفر کے آپ دے سکیں گے۔ میلان اب بھی خاں صاحب
 کی حقیقت معلوم ہو گئی یا نہیں۔ حضرت حمزہؓ یا بھر کو کافر مانتے ہیں اور خود
 کفر کی باتیں چڑھی ہوئی ہیں۔ تیسرا بیان کے صفحہ ۱۱۶، اکی عبارت کو پڑھو کہ
 انصاف فرمائیے کہ آپ کے اندر ایمان کی کڑی ہے یا خالص کفر کا دریا موجزن
 ہے۔ ہم کچھ بھی عرض نہیں کرتے آپ کا بھی لکھا ہوا یاد دلاتے ہیں۔
 سوال ہشتو، اس میں صحت اقرار ہے کہ اللہ عزوجل کا جھوٹ
 بولنا ممتنع یا غیر لیکہ حال مادی بھی نہیں ۱۲۔ پھر اسی صفحہ ۱۵۷۱ کی سطر آخر میں
 فرماتے ہیں تو ضرور کہہ دو کہ کذب الہی محال عادی بھی نہ ہو۔ یہ صریح کفر ہے۔
 صفحہ ۱۶۱۵۔ الحکمۃ المشاہیر۔
 کیوں خاں صاحب جو شخص آپ کے نزدیک صحت اقرار کرے کہ اللہ
 عزوجل کا جھوٹ بولنا محال عادی بھی نہیں، وہ تو آپ کے نزدیک مومن
 مسلمان اور سامعین میں کذب بالفعل کا جو قائل ہوا وہ ایسا کافر ہوگا کہ
 جو اس کے کفر میں کسی حال میں کسی طرح شک و تردید کرے وہ کافر اور یہ عقیدہ
 کا جو دیکھ کر کفر اور پھر مقرر بھی آپ کے نزدیک اقرار صحت کرے مگر آپ
 کے نزدیک مومن۔ فرمائیے اب بھی آپ اور آپ کے مستقرین آپ ہی کے

قول سے کافر ہوئے یا نہیں۔ آپ بھی جب عقیدہ رکھتے ہیں کہ ایسے لوگ بدعقیدہ بھی آپ کے نزدیک مومن ہیں اور آپ سے مومنین کو کھینچ تان کر کافر بنایا جاتا ہے۔ مگر تو یہ تھا کہ درجہ بدری حضرات امکان کذب کے قائل ہیں مگر معلوم یہ ہوا کہ آپ ہی کے نزدیک محال عادی بھی نہیں ورنہ اس کے قائل کی کم از کم تکفیر فرمائی۔

یہ الزام مولانا شہید پر نہیں رہ اس عقیدہ کے معاذ اللہ کیوں معتقد ہوئے غرض یہ ہے کہ جب وہ آپ کے نزدیک ایسے ہیں تو آپ پر تکفیر لازم تھی، کیا دھوکہ دی اور اتنا ملبے جا کا نتیجہ یہ ہے کہ خود کافر ہوئے۔

سوال دھوا الخوکیۃ الشہادیہ صفحہ ۱۶ سطر ۲۔ اسی قول میں صراحت مان لیا کہ اللہ تعالیٰ میں عیب آلائش کا آنا جائز ہے مگر مصححان فرغ کے لیے اس سے بچتا ہے۔ یہ صراحت اللہ عزوجل کو قابل ہر گونہ نقص و عیب آلودگی ماننا ہے کہ یہ بھی مثل کفر ہے مفسم ہزاروں کفریات کا خیر ہے ۱۲۰۔ پھر اعلام بتواضع الاسلام کی عبارت نقل کر کے ترجمہ یہ تحریر فرماتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی شان میں کوئی ایسی بات نہ یا ہاں کہ جس میں کھلی منقعت ہو کافر ہو جاتا ہے۔

صفحہ ۱۶۔ فرماتے بندہ خدا کیوں یا تم میں خدا کیوں اس لقب سے یاد کر دل پر بھی تو نہیں کہ لازم ہی ہو، بلکہ جب یہ فرماتے ہو کہ صراحت مان لیا تو التزام اور کس چیز کا نام ہے جو شخص اللہ تعالیٰ میں عیب آلائش کا آنا جائز سمجھے، ہر گونہ نقص و عیب آلودگی کو جائز مانے پھر اگر وہ بھی کافر نہیں تو اور کون؟ کافر ہو گا، آپ کا یہ عقیدہ ہوا کہ خدا کی نسبت یہ اعتقاد بھی جائز ہے۔ نفوذ باللہ تعالیٰ من بندہ

انکفریات غالب صاحب جام آخرین میں آپ نے دوسروں کا کفر کیا ثابت کیا۔ کچھ خدائی کفر ٹوں لوٹ کر آتا ہے اگر مسلمان ہو تو اس کو اٹھا دو درجہ یا دو کھوکھو کہ کفر قبر میں ساتھ جاتے گا۔ گالیاں دینا اہل علم کا کام نہیں، علم کی بات یہ ہے کہ آپ اپنا اور اپنی تمام جماعت کا کفر اٹھا دو درجہ آپ کا جمل اور کفر مسلم ہو جانے کا، جس طرح آپ کے نزدیک یہ قول کفریات کا خیر ہے اسی طرح آپ کا اس عقیدہ والے کی تکفیر نہ کرنا یہ آپ کے تکفیر کا بھی خیر ہے متعدد دھوکہ سے آپ پر تکفیر لوٹی ہے اگر اس کو آپ نے نہ اٹھایا تو بوجہ غیرتناہی آپ اپنے اقرار سے کافر ہوں گے۔ جس کا عقیدہ کفریات کا خیر اس کی محبت یعنی اس کو مومن مسلمان کہنا حکم حدیث شریف اس کو درست رکھنا آپ کے خیر میں داخل پھر ایسے کفری خیر کی تکفیر نہ ہو تو کس کی ہر تہید صفحہ ۸ پر عبارت، آپ ہی نے لکھی ہے۔ پچھلی دو آیتوں میں قرآن سے دوستی کرنے والوں کو ظالم و مکرہ ہی فرمایا تھا۔ اس آیت کریمہ میں بالکل تصدیق فرمادیا کہ جو اس سے دوستی کئے وہ بھی امتیں میں سے ہے۔ انہیں کی طرح کافر ہے۔ ان کے ساتھ ایک سی میں بانٹنا جاتے گا اور وہ کوڑا بھی یا درگئے کہ چھپ چھپ کر ان سے میل کھٹے ہو۔ اور میں تمہارے پیچھے ظاہر ہو سب کو خوب جانتا ہوں۔ جناب غاں صاحب خدا آپ کے کلمے میل کر بھی جانتا ہے یا نہیں، فرمائیے حکم آیت مذکورہ کافر ہوئے یا نہیں۔

سوال دھوا ملاحظہ ہو الکعبۃ الشہادیہ صفحہ ۱۶ سطر ۱۱ اسی قول میں صدق الہی بلکہ اس کی سب صفات کمال کو اختیار ہی مانا۔ پھر اس صفحہ کی

مثلاً تھے۔ سب کے ساتھ کفر کرے۔ اس سے بڑھ کر اوکافر ہو گا۔ ۱۱۔ غاں صاحب
 آپ ہی نے تو فرمایا تھا کہ جو کسی ضروری دین کا انکار کرے وہ قطعی کافر ہے۔ جو
 اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی قطعی کافر ہے۔ کیا حرام الحرمین کا
 یہی فتوے نہیں۔ آپ تو تمام ضروریات دین و ایمانیات کے منکر کو بھی کافر
 نہیں فرماتے بلکہ مومن ہی فرماتے ہیں کیسے ہزار ہا دوسرے آپ پر کفر عاید ہو گیا یا
 نہیں۔ آپ اور آپ کے جملہ معتقدین کافر ہو گئے یا نہیں۔ کہو کوئی تادیل ہے
 اگر ہے تو بیان فرماؤ ورنہ اپنے معتقدین کا اور اپنا کفر اپنے مسلمان ہو کر تو یہ
 شائع کرو دو السو بالسی والعلانیۃ ورنہ یہ کفر آپ سے اور آپ کی تمام جگہ
 غاں صاحب : ہم بھی مانتے ہیں۔ کافر ہو تو ایسا ہو جیسے آپ اپنی
 خوشی و رغبت سے تمام انویع کفر کو جمع کر لیا۔ اور سب کافروں کو مسلمان ہی
 بنا دیا۔ اب بھی اگر کوئی آپ کو جہودہ کہے تو واقعی بڑے اوصاف ہے۔ ۱۲
 چہ دلاور راست ڈرو سے کہ بعت پڑاؤ درو۔

صفحہ ۲۰ سطر ۲ میں یہ بھی تو لکھ دیا یہ کفر یہ بھی صد ہا کفریات کا مجموعہ ہے
 مسلمانوں کے مذہب میں جس طرح اللہ عزوجل کا ماننا ضرور ہے، یوں ہی
 ان سب کا ماننا جزو ایمان ہے۔ ان میں جسے نہ مانے گا کافر ہے۔ ۱۳۔
 مگر افسوس ہے کہ آپ کے نزدیک جو سبکے ماننے سے بھی انکار کرے
 اور وہ بھی صریح انکار وہ بھی کافر نہیں غصہ ہے قیامت ہے کہ حاشیہ ۲۵
 پر یہ بھی بیان فرمایا کہ اس میں کچھ تادیل بھی نہیں ہو سکتی۔ یاد رکھو کہ آپ بھی
 اپنے مسلمات سے ایسے کافر ہو گئے کہ خدا چاہے اس میں بھی قیامت تک

تادیل نہیں ہو سکتی۔ بسے دشمن ایمان و اہل ایمان اے تو فرماؤ کہ جب کلام
 مستعمل تادیل بھی نہیں اور صریح طور سے تمام ضروریات دین کا انکار کر لیا تو پھر
 کس دل سے اس کے کفر میں کف ساقی ماخوذ و مختار ہے۔ وہ زبان کٹ جائے
 جو اپنے منکر کو بھی کافر نہ کہے مگر عرض تو وہی ہے کہ اگر کوئی تمام ضروریات
 بھی انکار کرے کسی کو بھی نہ ملے تو کافر نہیں فقط ہڈی پر کفر یا پھر نواز، رزہ تمام ضروریات
 دین کا انکار کچھ مضرب نہیں۔ معاذ اللہ معاذ اللہ! جناب غاں صاحب ہم نے
 نہ تو کسی کو دھوکہ دیا نہ نذرینا پیش کی فقط آپ ہی کی جبارت پیش کرتے ہیں
 اپنی جبارت سے کافر ہو جاؤ۔ نہ نذوق، لمذہبے دین جو چاہو نہ ہم تو اپنی زبان
 سے کچھ بھی نہیں کہتے۔ ہاں یہ ضرور کہیں گے کہ کر کہ کیا فت کروی غرض اہل
 پیش : من حفر بیدار لاخلیدہ ففقد و قہ فیہ۔ اس کو میں سے نہیں
 نکل سکتے۔ بہت اہل اٹھ کا دل دکھایا ہے۔ یہ کہیں غالی غلو رہی جاتے گا
 جناب غاں صاحب صلعم صفحہ ۲ پر آپ کا ہی تو کلام پاک ہے۔ یعنی ہر وہ
 شخص کہ دعوی اسلام کے ساتھ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو اس
 کے ویسے نماز پڑھنے اور اس کے جنازے کی نماز پڑھنے اور اس کے ساتھ شادی
 بیاہ کرنے اور اس کے ہاتھ کا دفن کیا جائے اور اس کے پاس بیٹھنے اور اس سے
 بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں اس کا حکم بعینہ وہی ہے جو مرنوں
 کا حکم ہے جیسا کہ کتب مذہب مثل ہدایہ و مرقع متقی اللہ بحر ذکر مختار و مجمع الفوائد
 شرح نقایہ برجندی و فتاویٰ ظہریہ و طریقہ محمدیہ و صلیحہ ندویہ و فتاویٰ عالمگیری وغیرہ
 متون و شرح و فتاویٰ میں تصریح ہے۔ غاں صاحب یہ حکم تو اس کا ہوا جو کسی

عزوری دین کا باوجود وہ اسے اسلام کے انکار کرے۔ اب وہ شخصی جو ایسے کو
 کافر نہ کہے اس کا حکم بھی اسی صفحہ میں آپ نے ہی بیان فرمادیا ہے تو آیا مسلمان
 پر فرض ہے کہ انہیں کافر نہ کہے جیسا کہ تمام مسلمان عزوریات دین کا حکم ہے۔
 جن کے بارے میں علماء متعین نے فرمایا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کیے
 خود کافر ہے۔ ۱۲۔ فرماتے آپ کے نزدیک تو جو تمام عزوریات دین کا انکار
 کرے وہ بھی کافر نہیں تو اب جس قدر احکام آپ نے بیان فرمائے ہیں ان
 میں آپ کا حکم مرتد کا سا بڑا یا نہیں۔ حال صاحب کچھ تو فرماتے تہید صفحہ ۲۰
 کی سطر آخر تا اہل بات یہ ہے کہ اصطلاح ائمہ میں اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام
 عزوریات دین پر ایمان رکھتا ہو۔ ان میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو قطعاً
 یقیناً اجماعاً کافر مرتد ہے۔ ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ ۱۳۔
 حال صاحب ایک عزوری دین کے منکر کو جو کافر نہ کہے وہ کافر اور آپ
 کو تمام عزوریات دین کے منکر کو بھی کافر نہیں کہتے۔ فرمائیے تو آپ سے
 بڑھ کر کون کافر ہوگا۔ لا لئحة لہ علی الکافرون۔ آپ تو سر علم کے مجدد
 ہیں۔ اگر سچے ہو تو اپنا کفر اصرار و درود تسلیم کفر کا استہوار دے دو یعنی ہذا
 انقیاس عبارات تہید صفحہ ۲۸، ۲۹ وغیرہ متحقق اہل قبلہ میں جو آپ نے
 نقل فرمائی ہیں ان کو ملاحظہ فرماتے اور ہرجہ سے اپنا کفر تسلیم فرمائیے۔
 حال صاحب ابی تہید اور حسان پرناز تھا جو آپ کے کفر کی تہید اور ایمان کی
 حساس ثابت ہوئی۔ اسی وجہ سے اپنی تصانیف مخالفین سے چھپاتے ہو۔
 سوال سیر دھوا، الحکیمۃ المشاہید صفحہ ۲۲ سطر ۴ کا منظر بھی

قابل دیکھ ہے۔ حال صاحب فرماتے ہیں، اس قابل ناپاک میں اس قابل
 بے باک نہ ہے پردہ و حجاب صاف صاف تشریحیں کہیں کہ (۱) بعض لوگوں
 کو احکام شرعیہ جزئیہ و کلیہ بے وساعت انبیاء اپنے نور قلب سے بھی پہنچتے
 ہیں (۲) خاص احکام شرعیہ میں انہیں وحی آتی ہے۔ (۳) ایک طرح وہ انبیاء
 کے مقلد ہیں اور ایک طرح تقلید انبیاء سے آزاد احکام شرعیہ میں خود متحقق۔
 (۴) وہ انبیاء کے شاگرد بھی ہیں اور سہم استاد بھی ہیں (۵) عقلی علم وہی ہے جو
 انہیں بے توسط انبیاء۔ خود اپنی قلبی وحی سے حاصل ہوتا ہے۔ انبیاء کے ذریعہ
 سے جو علم ہے وہ تقلیدی بات ہے (۶) وہ علم میں انبیاء کے برابر دوسرے
 ہوتے ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ انبیاء کو ظاہری وحی آتی ہے انہیں باطنی۔ وہ
 انبیاء کے مانند معصوم ہوتے ہیں اسی مرتبہ کا نام حکمت ہے۔ یہ حکم کھل
 غیر نبی کریم بنا آئے۔ ۱۲ واقعی اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے اور ایسی باتیں صاف
 صاف صریحی بغیر تائید کے تو اس نے غیر نبی کو نبی بنایا مگر یہ تو فرات آپ
 کے بیان تواریخ جاتر ہے۔ ایسے اقوال کا مستند مومن مسلمان ہے۔ کہو
 اب بھی اپنے قول سے خود اور تمہارے جملہ معتقدین کافر ہو گئے یا نہیں۔
 حال صاحب اگر اب بھی کافر نہ ہو گئے تو ہمیں ہی بتا دو وہ جب بڑی شدہ
 اسلام کہاں سے مل گیا ہے جس کو کوئی چیز مضری نہیں ہوئی۔ آسمان کا ٹوکا
 گر بیان میں آتا ہے۔ نقل مشور ہے۔ آپ ہر جگہ بہت کہتے ہیں صاف
 صاف صریح کہ اؤ کہنا وہ کہاں صاحب خدا کو منظور ہے اور کچھ تمہاری ہاوی
 زندگی باقی ہے تو دو دو جاکر چلا چلا چلا کہ پھر تک مارا رہتا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

ان غفلتوں کو ایسے محمولوگے کہ کہنے سے بھی نہ کہو گے۔ دیکھایہ ہے جو شاہ مازہ
اب اس صاف صاف صریح کو اٹھا کر کہیں تو رکھو آسمان زمین میں کہیں گناہ کش
ہے۔ انا لعنة اللہ علی الظالمین۔ یہ کہے ہو تو اپنے اپنے مستحقین کا کافر ہونا
کہوں نہیں تسلیم فرماتے۔ اعلان دے دو۔

جناب خاں صاحب آپ ہی تو منکر غلام زمانہ کو کافر فرماتے تھے و کافر
بھی ایسا جو اس کے کفر و عذاب میں شک کیسے خود کافر اب کیا ہو گیا۔ جو
شخص قبر نبی کو صاف صاف مزاحمت ہی کی ہے اور وہ بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد وہ مومن ہو کہو اب منکر غایت زمانہ ہوئے یا نہیں۔
خفیہ نفاق کوں ظاہر ہو رہا ہے۔ اگر ہمت ہے پیچھے ہوا اہل قلم ہر توان کا جواب
لکھو۔

سوال چہار دھو۔ مائتہ الکوبہ الشہابہ صفحہ ۲۲۔ یہ قول یقیناً
باجاہ اہل سنت بہت دور سے کفر ہے۔ ازان جملہ یہ کہ اس میں اللہ تعالیٰ سے
بے وسالت نبی اکرام شریعہ ملنے کا ادعا ہے۔ اور یہ نورت کا دعوئے ہے۔
اگم الوبایہ کے کفر اجماعی کا یہ خاص جزیرہ ہے والعیاذ باللہ رب العالمین ۱۱
خاں صاحب اہل توفرا بیتے کہ اجاہ کا منکر بھی کافر ہو رہا ہے یا نہیں فرمائیے
مذہبہ اب میں کہتا ہوں کہ یہ آپ کے اور آپ کے جملہ مستحقین کے اجاہ کفری
کا خاص جزیرہ ہے یا نہیں۔ کہوں سرکار جو اجماعاً کافر ہو اس کو بھی آپ کافر
نہ کہیں وہ آپ کے نزدیک مومن ہو تو فرمائیے اب آپ کے کفر میں قبول آپ
کے مشہد باقی رہا خاں صاحب اب تو ہی کہنے کو سبہ ساختہ جی چاہتا ہے کہ

مجید جمع ہوتی تو آپ کے ہی شاید صورت میں ظاہر ہوتی اور آپ اگر مومن ہوتے
تو کفر اور کفر ہی آپ کا عزائم ہوتا۔ ماشاء اللہ کیا مبارک عزائم اور کیسے
خوب صورت مومن جہی روح دیسے ہی فرشتے۔

سوال پانزدھو۔ خاں صاحب کارشاد الکوبہ الشہابہ صفحہ ۲۱ کی
آخر سطر ملاحظہ ہو۔ دہائی صاحبو! تمہارے پیشوا نے یہ جمارے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی جناب میں کیسی گستاخی کی۔ ۱۲۔

پھر جناب آپ نے گستاخی کرنے والے کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا یا جو
صریح گستاخی کرنے کے بھی اُسے مومن ہی کہا۔ نف ہے اس ایمان پر کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی گستاخی کرے اور پھر بھی
مومن کے نزدیک وہ گستاخ مومن رہے۔ کو ایمان کیا یا پہلے ہی نہ تھا پھر
صفحہ ۳۲ پر دوسری جگہ فرماتے ہیں اور انصاف کیجئے تو اس کھلی گستاخی میں
کرتی تاویل کی جگہ بھی نہیں۔ ۱۲۔ افسوس ہے آپ کے دعوئے ایمان پر کہ
گستاخی اور سب جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں بھی لگتی
دی جائیں جس پر منکر نہیں کہاں۔ کلام میں بھی تاویل کی گناہ کش نہ ہو تو قابل
اقرار بھی کہے۔ تمام علماء ایسے شخص کی جہاد قطعاً واجباً تکفیر بھی فرماتیں مگر
دنیا کے خلاف آپ ہیں کہ اس کو مسلمان کہتے ہیں۔ آپ ہی فرمائیے یہ اس کی
دلیل ہے یا نہیں۔ کہ آپ کو دشنام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
دوستی ہے اور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت جلی۔ پھر فرمائیے
آپ اپنے ہی قلم اور زبان سے دلیل بخین کر کے مستحق ہوئے یا نہیں۔

تہید صفحہ ۲۸ شفا بزازہ وغیرہ کی عبارت نقل فرما کر آپ ترجمہ فرماتے ہیں تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے مذہب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر۔ ۱۲۔ پھر مجمع الانہر ودر مختار کی عبارت نقل فرما کر ترجمہ فرماتے ہیں جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا، اُس کی تو یہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اس کے مذہب اور کفر میں شک کرے خود کافر احمد مشرہ نفیس مسئلہ کا وہ گرا نہما خرینہ ہے جس میں ان بدگوئیوں کے کفر پر اجماع امت کی تصریح ہے اور یہ بھی کہ جو انہیں کافر نہ جانے خود کافر۔

اب بندہ عرض کرتا ہے الحمد للہ یہ نفیس جزیئہ آپ کے کفر اجماعی کا نکل آیا جس کا حاصل یہ ہے کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب اہل ان کے اتباع یا جہاد تمام امت کا قطعی ہیں کیونکہ جس نے ان کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں صاف مرتع گستاخی کی اور گالی دی اور گالی دینا بھی ایسا یقینی کہ جس پر خاں صاحب تین کھاتے ہیں پھر بھی خاں صاحب نے اُس کی تکفیر نہ کی تو خاں صاحب قطعی کافر جو انہیں کافر نہ کہے وہ کافر خاں صاحب تکفیر کوئی مجاہد کرتی ہے، جھوٹ بول کر الزام رکھ کر فتوے تکفیر حاصل کیا تو کسی کا کیا بگڑا۔ اپنا ہی ایمان کھویا۔ اس عبارت کو سوال اول کے ساتھ بھی لگا چاہیے چونکہ آپ کی جانب سے بھی ۱۵ ہی سوالات ہوئے تھے لہذا اس طرف سے بھی اسی پر اکتفا کی گئی۔ "وان ہد تم ہذا" اس وقت چند ضروری تنبیہات ہیں جن پر مطلع کرنا ضروری ہے تاکہ جناب خاں صاحب اہل ان کے اتباع کو کہ علبیس کا کوئی موقع نہ ملے۔

تنبیہ اول: شاید کسی صاحب کو شبہ ہو کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب اہل ان کے اتباع کی تکفیر تو صرف اسی وجہ سے کی جاتی ہے کہ انہوں نے حضرت مولانا مولوی اسماعیل صاحب شہید کی تکفیر نہ کی اس میں امتیاز کی اگر کسی مسلمان کی تکفیر میں خاں صاحب نے امتیاز کی تو کیا یہاں تکفیر اگر تکفیر کرتے ہیں تب تو ان پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ان کی مشین میں تکفیر ہی تکفیر جھپتی ہے، دُنیا بھر کو کافر کر دیا، سب کافر کافر بنے لگا دیا۔ صاحب وہ تو صحیح کلام کو کھینچ کر ان کو معافی کفری پر حمل کرتے ہیں اور اگر وہ احتیاط برتتے ہیں، امتیاز کرتے ہیں، کلام میں تاویل فرماتے ہیں تب اُن پر الزام کفر نہ لگایا جاتا ہے کہ صاحب انہوں نے کلام کفری پر تکفیر نہیں کی لہذا وہ بھی کافر اور جو انہیں کافر نہ کہے وہ بھی کافر۔

پھر خاں صاحب کیا مسلک اختیار فرمادے جو اس ضمن میں متبیین اور اس کفر سے نجات پائیں۔ جواب اس شبہ کا یہ ہے کہ خاں صاحب کو اتباع حق نہ مانا جاتا ہے جو واقعی کافر ہے اسے کافر کہیں جو مسلمان ہے اسے مسلمان۔ خاں صاحب نے ایسا امتیاز اختیار فرمایا ہے، جس میں نجات حاصل ہے جو واقعی کلام صاف تھے اُن کو کھینچ کر ان کو معافی کفری پر حمل کیا اور جو واقعی عقیدہ کفر ہے اسے اس میں کفر نہیں کی۔ تو اب مجھز اس بات کے کہ خاں صاحب کے دونوں امتیاز مذکور اصحیح ہیں۔ اہل انصاف اور کیا کہہ سکتے ہیں چنانچہ ہماری اس عرض کو ناظرین خدا چاہے ابھی قبول فرمالیں گے یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں کہ حضرت مولانا اسماعیل صاحب شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کے اعتقادات کا کام واقع میں ایسے ہیں کہ ان کی تکفیر ضروری تھی مگر خاں صاحب

نے نہیں کی۔ لہذا وہ کافر اور خاں صاحب کے جملہ اتباع و معتقدین بھی کافر
 اگر حضرت شہید مظلوم کا کوئی عقیدہ یا کوئی کلام بھی ایسا ہوتا کہ جس میں کسی
 طرح بھی تکفیر اور کافر کہنے کی گنجائش ہوتی تو خاں صاحب ایسے شکاری کہاں
 ہیں جن کا تکفیری فشاہ خطا کرے۔ سب کے ہر طرح کے پہلے وہی کفر کا فتنہ دیتے
 مگر یہ تو احمد روبر اللہ تعالیٰ کہ خاں صاحب یعنی جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب
 نے بھی تسلیم فرمایا کہ حضرت مولانا مولوی اسماعیل صاحب شہید کی تکفیر ناجائز
 ہے۔ وہ ضرور مسلمان ہیں۔ ان کا کوئی بھی عقیدہ یا کلام ایسا نہیں جس میں
 خاں صاحب کے بعد کسی کو تکفیر جائز ہو۔ مولانا موصوف کی اب جو تکفیر کرے۔ وہ
 خود کافر ہے۔ مولانا موصوف کا کوئی کلام بھی صریح کفر نہیں، ورنہ اس میں کوئی
 تاویل مسموع نہ ہوتی۔ خاں صاحب شفا شریف کی عبارت نقل فرما چکے ہیں کہ لفظ
 صریح میں تاویل مقبول نہیں ہے۔ اب اگر کوئی کلام ہو تو ایسا جو جس میں معنی
 کفری بطریق احتمال کے معلوم ہوتے ہوں۔ مگر وہ احتمال حضرت مولانا شہید
 کا تفسار اور نہیں۔ درنہ پھر بھی خاں صاحب پر تکفیر فرض ہو جاتی۔ تو یہ مسئلہ تو
 بالکل صاف ہو گیا کہ حضرت مولانا مولوی اسماعیل صاحب شہید اور ان کے
 اتباع یقینی مسلمان اور مومن ہیں اور جو ان کو کافر کہتے ہیں وہ خود گمراہ، بے دین
 بد مذہب، راہ استقامت و سلامت و سدا سے منحرف اور غلطی میں مبتلا ہیں،
 کیونکہ جو مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے۔ اب حضرات علماء دیوبند و گنگوہ
 مراد آباد پر جو اعتراض کرتا ہے وہ غلطی میں مبتلا ہے اور بے تکی یا نکلتا ہے۔ ان
 یہ بات قابل بیان ہے کہ خاں صاحب کی تکفیر نہ کرنے پر پھر کیوں اعتراض ہے

اور اس عدم تکفیر سے ان کی اور ان کے تمام گرد و کی تکفیر کیوں کی جاتی ہے۔
 جو جواب یہ ہے کہ جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب اور ان کے اتباع
 ناراض نہ ہوں۔ واقعی بات یہ ہے کہ جناب مولوی احمد رضا خاں صاحبیت
 خلافت کو غلط تفسیر اور مغضبی ہیں، ان کے دماغ میں قلعی اور تشخص اس قدر
 ہے کہ اپنے ہر کسی اور نہیں سمجھتے۔ کتاب بہت دیکھتے ہیں مگر بہت کی کلمت
 سے صحیح بات سمجھ میں نہیں آتی سیدھی بات کو الٹا سمجھتے ہیں۔ طبیعت
 کچھ تیز ہے مگر منایت کچھ جب ذہن جاتا ہے الٹی طرف۔ ان تمام باتوں
 کے ساتھ تو نے لکھنے اور تصنیف کرنے کا شوق پریشی اس درجہ کے کہ جو بات
 ایک دفعہ زبان سے نکل گئی اس سے تمام دنیا تو مل کر مٹا دے۔ دن بٹتے
 ایمان برباد ہو مگر وہ اپنے کہنے سے کہیں نہ نہیں گئے۔ مثلاً یہ میرے الحفاد
 ناظرین کو تیز اور ناگوار معلوم ہوں گے مگر خدا جانے تھوڑی دیر میں اس کا قیام
 ہو گا کہ یہ بالکل حق اور یہی جواب ہے اور یہی خاں صاحب کے ان عجائبات
 میں پھنسنے کے باعث ہوئے ہیں کہ اگر خاں صاحب کو توبہ نصیب نہ ہوئی تو
 دنیا ہی نہیں آخرت میں بھی رست گماری دشوار ہے۔ بات یہ ہے کہ جو لوگ
 قلعہ سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دھجی فداہ کے ہیں۔ خاں صاحب
 اور ان کے ہم مشربوں کو ان لوگوں سے طبع اور روحی منافرت ہے ان سے
 کوئی یہ بات کہہ دے کہ جب یہ امر جناب سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 سے اس طرح ثابت نہیں۔ اگر ان کی اس طرح پر اختصار کیا جائے جو آپ سے
 ثابت ہے یا جس کو اللہ دین نے بنایا۔ اس ایجاد کی کیا ضرورت تو خاں صاحب

کو یہ قول اس قدر ناگوار معلوم ہوتا ہے کہ قائل کی عزت آور دین و ایمان سب کے گاہک ہو جاتے ہیں اور تو کسی چیز پر یس نہیں ہوتا۔ لوٹ پھر کر اٹھ کے کلام کے معنی ایسے بناتے ہیں جس میں کفر ثابت ہو جائے اور وہ بغض و عناد میں نکال دیتے ہیں کہ دیکھو اٹھ کے کلام سے یہ کفر لازم آیا۔ فلاں نے اس کی تکفیر لی فلاں نے تکفیر فرمائی چوں کہ لزوم اور التزام میں فرق ظاہر ہے۔ اور تکفیر لزوم بد نہیں ہوتی بلکہ التزام پر اس وجہ سے غایت بغض و حسد کی وجہ سے اس پر مجبور ہوتے ہیں کہ یہ دعوائے فرمایاں کہ فلاں کفری مضمون کی اس نے تصریح کی صاف صاف کہہ دیا۔ اس کا اقرار کیا اس کو مان لیا، اور الفاظ التزام کے ہیں پھر دل کھول کر عبادت نقل کر کے ائمہ اعلام کی تکفیر نقل کرتے ہیں چنانچہ سرائے مذکورہ میں جو عبارت الکحویۃ الشہابید کی بحوالہ صفحہ ۱۱ و ملحوظہ منقول ہوتی ہیں، ان کے ملاحظہ سے ظاہر ہو جائے گا کہ ان عبارت کفریہ میں حضرت ولانا شہید کی کوئی عبارت بھی نہیں۔ جس قدر عبارتیں مضامین کفریہ پر صراحت و دلالت کرتی ہیں جن کی بنا پر تکفیر ہوتی ہے وہ سب جگہ تکفیر جناب خاں صاحب کی ہیں اور عبارت الہی تصنیف فرمائی جاتی ہیں جن پر تکفیر لازمی ہو۔ بلکہ یوں کہیے کہ وہ نتائج طبع زاد خاں صاحب کے وہ ہوتے ہیں کہ گویا عبارت فساد کی کے تقریباً ترجمہ ہوتے ہیں جن پر تکفیر لازمی اور ضروری امر ہو مگر چونکہ خاں صاحب کا مدعی اس پر موقوف ہوتا ہے کہ وہ مضامین کفریہ صراحتاً ہوں۔ قائل اس کا معتقد ہو۔ لہذا خاں صاحب کو نہایت ندر سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس کی تصریح کی صاف صاف کہہ دیا مان لیا، اقرار

پھر اس پر نہایت ندر سے تکفیر چسپال ہوتی ہے مگر اسی الکحویۃ الشہابید کے آخر میں یہ تمام اتہام مولانا شہید پر لٹا کر صفحہ ۱۱ سطر آخر میں تحریر فرماتے ہیں۔

باجملہ ماہ نامہ و مہر نمونہ کی طرح ظاہر و زاہر کہ اس فرقہ متغیرہ یلئے ولایہ اسماعیلیہ اور اس کے امام کا فر جامع پر جو ناقطعا یقیناً اجماعاً و جموعاً کثیرہ کفر لازم اور بلاشبہ جاہلہ و فتنائے کرام و اصحاب فتنائے اکابر و اعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کا فر باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفر ثابت ملحوظہ سے بالتصریح تو بہ و رجوع و از سر نو کفر اسلام پڑھنا فرض واجب۔ ۱۲

لاحظہ ہو یہ عبارت کہ کسی قدر پروردگار تعالیٰ سے تکفیر کا حکم مطلق قرار ہی ہے اس کا کیا مفاد ہے وہ ظاہر ہے کہ جو مولانا مولوی اسماعیل صاحب شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کو کافر کہنے کے وجہ جہل و غلط فہمی یا جاہلہ و فتنائے کرام و اصحاب فتنائے اکابر اعلام کی تصریحات کی مرتد کا فر باجماع ائمہ اس پر اس کفر طعنوں سے صریح تو بہ و از سر نو رجوع اور از سر نو کفر پڑھنا فرض واجب۔ پھر اسی عبارت کے بعد خاں صاحب صفحہ ۶۲ سطر ۴ پر فرماتے ہیں۔ اگرچہ ہمارے نزدیک مقام انضباط میں الکفار سے کفایت لسان اخروہ و خمار و مرضی رہنا سب ۱۲۔

آگ لگا جاوے اور کھڑی فرماتے ہیں شخص کہ خاں صاحب کے نزدیک جہل و غلط فہمی یا جاہلہ و فتنائے کرام و اصحاب فتنائے اکابر و اعلام کی تصریحات واضحہ پر مرتد کا فر ہو۔ باجماع ائمہ بالتصریح تمام کفریات سے تو بہ کرنا اور از سر نو کفر پڑھنا مسلمان ہونا فرض واجب ہو مگر پھر بھی خاں صاحب یہ فرمادیں کہ شخص

مذکور میسر سے نزدیک مسلمان ہے اور یہی مذہب پسندیدہ و
مختار ہے، اور یہی مناسب ہے کہ اب فرمائیے کہ پہلے وہ
زور شور کی جہارت اب کیا ہوئی۔ اگر وہ حکم خاں صاحب نے واقعی نقل فرمایا تھا
اور وہ شخص واقعی ایسا تھا تب تو خاں صاحب اس کی تکفیر نہ کرتے سے خود ہی کافر
ہو گئے اور جو ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہو گیا اور اگر واقع میں علماء و فقہاء و ائمہ
دین کا حکم نہ تھا۔ تو خاں صاحب مجھ سے مغتری کذاب ہوئے یا نہیں وہ یا
ان کا کوئی مستند بیان فرماتے کہ یہ ممکن کیا ہے۔ اگر کوئی صاحب یہ فرمادیں کہ
خاں صاحب نے مذہب فقہاء نقل فرمایا ہے، وہ لازم و التزام میں فرق نہیں
کرتے اور خاں صاحب نے مذہب متعین اختیار فرمایا ہے جو لازم و التزام میں
فرق کرتے ہیں تو نقل مذہب فقہاء بھی صحیح ہوا۔ اور خاں صاحب کی عدم تکفیر
بھی صحیح ہوئی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب خاں صاحب کے نزدیک یہ مذہب
فقہاء مرضی و مختار نہ تھا۔ تو اس غلط مذہب کی بنیاد پر اتنا بڑا رسالہ مسلمانوں
کو گراہ کرنے کے واسطے کیوں لکھا جب یہ مذہب ان کے نزدیک پسند اور صحیح
نہیں تھا تو اس کو کیوں لکھا۔ اگر کہا جائے کہ مطلب یہ تھا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے
کہ مسئلہ مختلف فیہا ہے اور اس قدر لوگ مولانا شیعہ کی تکفیر فرماتے ہیں تو پھر
مرضی یہ ہے کہ جیسے مولانا اسماعیل شیعہ کی تکفیر مختلف فیہ ہوئی۔ جناب خاں صاحب
اور ان کے اتباع بھی اس حکم میں داخل ہو گئے یعنی جن حضرات نے لازم و التزام
میں فرق نہیں فرمایا اور لازم کی جہ سے بھی کفر کا حکم صادر فرمایا تو اب جو شخص
ان کافر آدمی کو کافر نہ کہے گا وہ بھی ان حضرات کے نزدیک کافر قسمی ہو گا۔ ملاحظہ

ہر عبارت منقولہ ہوا کہ کفر و عذاب میں شک کرے وہ کافر تو تفسیر بڑھلا کر
مولوی احمد رضا خاں صاحب اور ان کے اتباع جرنالہ نقل، یقیناً بلا شریعہ جاسیر
فقہائے کرام اور اصحاب فہولے۔ اکابر اعلام کے نزدیک مرتد کافر یا مجاہد
ائمہ ان پر بالقرن جہاد اور رجوع فرض واجب ازیر کو لکن اسلام پر حسن
فرض فرمائیے۔ یہ کفر کیا تصور ہے جس قدر کفر اور عیسائی بھی تھا محقق غیر محقق
خاں صاحب نے جناب مولوی اسماعیل صاحب شیعہ کی طرف بھیجا تھا۔
بعینہ دہی واپس آیا۔ اور مولانا بالکل پاک و صاف ہے۔ خاں صاحب بھی
کفر سے بچ سکے نہ ان کے معتقدین کو نجاست ملی حوصہ یہ فرمایا جانتے
کہ جناب خاں صاحب کو اس فتوے اور جاسیر فقہاء مقام اور ائمہ اعلام کے
خلاف کرنے کا مجاز بھی ہے یا نہیں۔ اگر خاں صاحب غیر متعین ہیں تو غیر متعین
کے کفر پر بھی خاں صاحب حسام اور دیگر رسائل میں کفر کا فتوے سے ملے ہیں
پھر بھی بوجہ غیر متعین ہونے کے خود اور اتباع کافر ہوتے۔ اور اگر متعین ہیں پھر
فتوے کے خلاف کرنا اس کی کیا مجال۔ جناب خاں صاحب الفضل الموعود
صفحہ ۲۲ پر حضرت مجدد الزمان علیہ السلام تعالیٰ کی عبارت کے فائدہ نقل
فرمایا ہے میں ختم۔ اس سوال کا بھی صاف جواب دے دیا کہ ایک مسئلہ میں
بھی اگر خلافت امام کا، اگرچہ اس کی بنیاد پر کہ اس میں حیثیت ظاہر نہیں ہوتی اہم
مذہب سے خارج ہو جائے گا۔ کہ اسے نقل از مذہب فرماتے ہیں۔ وہ ہم بحث
اشد و قہار حکم دیکھیے کہ جویا کرے وہ طہ ہے۔ ۱۲ فرمائیے ایک مسئلہ میں
خلافت امام کرنے سے مذہب امام سے خروج کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اب اگر

فتحا۔ اور چاہے علما کا فتوے مذہب امام کے موافق ہے، تب تو آپ اس کا خلافت کے مذہب سے خارج ہوئے، بعد مجرے، اور اگر مخالفت ہے تو یہ مسئلہ مذہب امام حجام رحمہ اللہ تعالیٰ کے مخالفت کیوں بیان کیا اور اس قدر طول و طویل رسالہ کیوں لکھا۔ اور کیوں نہیں ظاہر کیا کہ مذہب فقہاء غلط ہے۔ مذہب امام کے مخالفت ہے جو مولانا مولوی محمد اسماعیل صاحب شہیدؒ کو فقہاء کے فتوے کے موافق کا فخر کے گاؤہ مذہب سے خارج ہو جاتے گا اور خارج ہی نہیں ساتھ ہی بعد بھی ہو جاتے گا۔

غرض ہر صورت آپ احادیث کے اتباع طے ہے دن قرار پاتے ہیں۔ یا نفوذ باشد جمہیر فقہاء مولانا اسماعیل صاحب کا کچھ بھی نہ بگڑا۔ آؤ کہ صاحب پاکست از حاشیہ پر باگ اور اگر یہ کیا جاوے کہ خاں صاحب کو جو بعد و دین اور شریعت کے مجدد اور مہر ہونے کے یقین حاصل ہے کہ فقہاء عظام کے فتووں کا خلافت کر لیں تو بہت اچھا۔ اول تو یہ ثابت فرمایا جاوے کہ ان کو یہ مرتبہ حاصل ہے یا نہیں اور دوسرے اگر تسلیم بھی کر لیا جاوے تو تمام ہندوستان میں خفی لوگ ہیں۔ خاں صاحب اپنی تحقیق سے کچھ ہیں، مگر جن فقہاء حنفیہ نے کفر کا فتوے دیا تھا وہ تو خاں صاحب اور ان کے اتباع کو ضرور کافر ہی کہیں گے تو حاصل یہ ہوا کہ خاں صاحب اپنے دعوے کے موافق کافر ہوئے اپنے منہ میں مٹھو مگر جمہور فقہائے و اصحابِ فقہاء کے نزدیک باجماع مرتد کافران کو اپنے کفر اور ائمہ سے تو یہ فرض واجب۔ پھر یہ جواب فقط اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ جہاں لزوم اور التزام کا فرق ہو جن کفریات کی نسبت خاں صاحب

نے یہ کہا ہے کہ قاتل نے صامت صامت صرخت اقرار کیا، مان لیا، اس کا قاتل ہوا جہاں دانشور دانشور کے کہیں کھاتی ہیں وہاں لزوم و التزام کا فرق کیسے اور کون ٹھال سکتا ہے جب التزام کفر میں بھی خاں صاحب تکفیر فرمادیں گے تو پھر تکفیر کب ہوگی اور اب بے شک خاں صاحب پر ان کے سلامت سے یہی حکم ہوگا کہ جو ان کو اور ان کے اتباع کو کافر نہ کہے وہ بے شک کافر ہے۔ جناب خاں صاحب کفر کو ثابت کیا کرتے ہیں، آپ اور آپ کی تمام جماعت مر جاتے گی تو بھی یہ کفر خدا چاہے اللہ ہی نہیں سکنا۔ ہاں تو یہ کہ لو خداوند عالم تو یہ قبول فرمائیے والا ہے۔ مگر یہ آپ سے محال ایمان سود وغیرہ جاتے تو جاتے مگر چھائی ٹرادر ان ضرورت باقی رہتی چاہیے۔ پھر جب خاں صاحب التزام کفر میں بھی تکفیر واجب تو فرماتیں گے تو حسام المحرمین کی تکفیر کس بنا پر ہوگی۔ اور یہ حسام کس کے مر کے دو ٹوکے کرے گی۔ تمہارا ان جنس میں تو معنائیں کفر یہی ہیں اور خاں صاحب التزام کفر پر بھی تکفیر نہیں فرماتے۔ تو ضرور ہے کہ وہ تکفیر بھی خاں صاحب کی طرف رجوع کرے گی۔ پس حاصل کام یہ ہوا کہ حضرت مولانا اسماعیل صاحب شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کا کوئی کام نہ واقع میں کفر ہے اور نہ احتمال کی صورت میں وہ معنی کفر ہی مراد ہیں اور یہ خاں صاحب کے نزدیک ہم اسلم اور یہی دہر ہے کہ تکفیر نہ کرے مگر چونکہ بعض مضبوط حسد و عناد ہیں اگر حضرت مولانا پر اتہام لگاتے ہیں کہ یہ کفر صحیح کی اقرار کیا صامت صامت مان لیا اس بنا پر خاں صاحب کافر صحت کا کہی کہ تکفیر کرتے رہے وہ خود کافر اور جو ان کے کفر میں شک کرے وہ کافر اب نہ وہ مولانا مرحوم کی تکفیر کر سکتے وہ اپنی تکفیر اٹھا سکتے ہیں، کیونکہ

اُن کی تکفیر تو اس بناء پر ہے کہ انہوں نے حضرت مولانا کی طرف ایسے معنائیں کفریہ کی ملاحظہ اور التزام کا دعویٰ کیا ہیں جن میں تکفیر لازم حتیٰ اور پھر اس پر قیاس بھی برابر کھاتیں، لہذا خاں صاحب کی تکفیر کا اٹھنا محال ہے۔ اب جناب خاں صاحب اور اُن کے علم و تدبیر متوکلے طہارت کے شہدائی اور تو کیا اپنا اور اُن کا ایمان ہی نہایت کر دیں تو ہم جائیں اور ویسے باتیں بنائی تو بہت آسان ہیں۔ مقابلہ میں بات ہو تب معلوم ہو۔ مخبرہ تحریر کا بہت غل غطا۔ اب قلم کہاں ٹوٹ گئے۔ چھاپہ خانہ کہاں چلا گیا۔ پہلے جلدی مضامین چھاپے پر فرموا تھا۔ اب وہ فخر کہاں سب خاک میں مل گئے۔ مناظرہ تقریر کیا کر گئے۔ اپنی طرف سے نہیں کسی کے نام ہی سے رد الشکفر اور ان سوالات کا جواب دو تو ہم بھی جائیں سب خدا ہے معتقدین بھی سمجھ گئے۔ کما علی حضرت کی طبیعت اسی درجہ کی ہے۔

تنبیہ ثانی، معروض سابق سے یہ امر ظاہر ہو گیا کہ جناب خاں صاحب کی یہ عادت ہے کہ مخالفین کی عبارت سے ایک نتیجہ کفری نکال کر اس کی حراعت اور صاف صاف ہونے کا دعوے کر کے مخالف کے ذمہ متوکل دیا جھڑپ نتیجہ کی بناء پر تکفیر فرمادی اور جس عبارت کی طرف وہ اتمام نگاہ اس کا سابق و ماضی ندارد کروا چو کہ پہلے نتیجہ نکال ہی چکے ہیں مجدد ایسے ویسے مشہور ہیں۔ دیکھنے والے کو جھوٹ افتراء کا کیا گمان ہو گا اس سے بھی یہی معنی سمجھ کر اور جناب خاں صاحب پر اعتماد کر کے خاں صاحب کے فرضی نتیجہ پر کفر کا فتوے دے دیا مگر حقیقت نہ وہ فتوے مخالف پر ہوتا ہے نہ اس کی عبارت پر بلکہ خاں صاحب کے نتائج پر چرچا پھر یہ امر خاں صاحب کے ہی بیان سے ثابت ہو گیا کہ الحکوبۃ الشہابیدہ

معظم۔ دیکھا کہ خاں صاحب کے نزدیک بھی اصل عبارت میں اس کفری مضمر کی حراعت نہیں ہے۔ یہ حرکت شنیعہ خاں صاحب نے ایک جگہ نہیں کی، بلکہ اس ایک ہی رسالہ الحکوبۃ الشہابیدہ کو اس نجس طریقہ سے متعدد جگہ ملوث کیا ہے۔ بیان کرنا اس امر کا منظور ہے کہ جب الحکوبۃ الشہابیدہ میں خاں صاحب نے اس امر کو بحسرت اختیار فرما کر اپنا صدق اور دیانت ظاہر فرمائی ہے۔ اسی طرح براہین قاطعہ اور حفظ الایمان و تحذیر ان اس وغیرہ کی نسبت سمجھنا چاہیے، کہ خاں صاحب نے جہاں الزامات لگائے ہیں کہ فلاں میں تصریح کی کہ عظم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم الہیوں کا زیادہ ہے۔ فلاں میں تصریح کی کہ آپ کے علم کے مساوی کسی دوسرے دھما میں ہو بہا تم کا علم ہے۔ او کما قال وغیرہ۔ یہ سب الزامات حضرت مجدد و بریلوی کے ترانیدہ و ذخائر ہیں۔ اصل عبارت کتب میں ان طبیعت مضامین کی پوری نہیں۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔ خاں صاحب کی ایسی عادت قدیم ہے وہ نہ محال تھا کہ خاں صاحب ان کے اہل انحصاف انبری جن الکن اب المصطفیٰ پر گفتگو کر کے یہ امر نہ دکھا دیتے۔ ہم پھر بعضہ تعالیٰ پیشین گوئی کرتے ہیں نہ خاں صاحب اور اُن کے اتباع سے ابھی تکفیر اٹھے گی نہ ان مضامین کفریہ کی حراعت کتب مذکورہ میں دکھائیں گے نہ ان مضامین کو بطریق لزوم ثبات کر کے مشکل کی مراد ہونا ثابت کریں گے۔

تنبیہ ثالث، کوئی صاحب یوں کہیں کہ اس تمام تقریر سے تو یہ ثابت ہوا کہ حضرت مولانا اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کافر نہیں تفسیق اور تضلیل اور بدعت میں تو خاں صاحب شک ہی نہیں فرماتے۔ تو جواب ہے

کہ خاں صاحب کے ذمہ دعویٰ باطل کی حقیقت کھل گئی ہے۔ اور زیادہ بھی ان شاء اللہ ظاہر ہو جاوے گا۔ الحمد للہ کہ خاں صاحب اتنے میں تو ہمارے فخریک ہیں کہ ان عبارات سے تکفیر نہیں ہو سکتی، وہ ان عبارات کے ایسے معنی بیان فرماتے ہیں جن سے تکفیر نہ ہو۔ ہم ایسے معنی بیان کر دیں گے جس سے تفسیق وغیرہ بھی نہ ہو سکے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا ہر جواب خاں صاحب کے مقابلہ میں انہیں کے مسلمات سے ہو۔ لہذا اس کی ضرورت ہے کہ پہلے وہ معنی بیان فرمادیں۔ اسی انداز پر ہم بھی معنی بیان کر دیں گے۔

تنبیہ بالغ جس طرح خاں صاحب تقویت الایمان، ایضاح الحق، صراط مستقیم کے معنی صحیح بیان فرمادیں گے اس سے زیادہ صاف اور روشن معنی ہم تحریر فرمائیں وغیرہ کے بتاویں گے اور اس وقت یہ دریافت کریں گے کہ وہ کون سی امتیاض تھی جو مولانا شہید صاحب کے ساتھ ضروری اور لازمی اور مختار اور پسندیدہ تھی جس کی بنا پر تکفیر ناجائز ہوئی۔ اور صاحب تحریر اناس و براہین قاطعہ حفظ الایمان وغیرہ کے ساتھ ناجائز مولانا شہید کی تکفیر ناجائز اور ان صاحبوں کی ایسی دلیل تکفیر کہ جو ان کو کافر نہ کہے، تکفیر میں تامل، تردد، شک و شبہ کے وہ بھی کافر خاں صاحب دیکھا، اہل اللہ سے حسد و بغض کا نتیجہ۔ آپ نے حضرت حجۃ اللہ فی العالمین حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب "افروزی" حضرت مولانا مولوی سر مشیر احمد صاحب رشید الحق والملت والدین گنگوہی، مدرس سربراہ حضرت مولانا مولوی خلیلہ احمد صاحب و حضرت مولانا مولوی اشرف علی صاحب دامت برکاتہما کی محض نفسانیت اور حسد اور بغض سے

ظالمت اور تکفیر کی مانند تعالیٰ نے آپ کو ایسا ذلیل کیا کہ خدا مسلمان کو روہ دلت نہ دے۔ تم اپنے ہی کلام سے مع اتباع کافر ہو گئے۔ اور کفر بھی کیسا، جس کو مر جاؤ تو اٹھانے کو اگر خدا و ایمان دے تو کہنے کے واسطے کافی ہے باقی ان شاء اللہ تعالیٰ اور مسائل میں ظاہر کیا جائے گا۔ الحمد للہ ادلا و اخرا و صلی اللہ تعالیٰ علی نبیہ و صحبہ و نور عزتہ ظاہر و باطن و علی آلہ و صحبہ اجمعین۔ رحمۃک یا ارحم الراحمین۔

تنبیہ خامس اجاب خاں صاحب آپ سے اور آپ کے اتباع سے اس کفر کا اٹھنا محال ہے۔ ہاں ہم جو صورت بناتے ہیں وہ اعتبار کر لو اس سے متکا کیا ممکن ہے یا قرینہ کہ کوئی واقعی حضرت مولانا شہید کیسے اور کچھ مومن اور مسلمان ہیں اور ہم بھی انہیں ایسا ہی جانتے ہیں مگر فقط غرض و غضب تعنت و حسد کی وجہ سے مولانا صورت پر الزام بالقصد لگا دیے کہ انہوں نے نفاق بات کا اقرار کیا، مان لیا، تخریج کی، صاف صاف لکھ دیا۔ یہ سب جھوٹ محض اور کذب خالص ہے۔ اس صورت میں گواہ کا کذاب مفسری ہونا تو ضرور ثابت ہو گا مگر کفر خالص سے نجات ملے گی مگر یہ صدق و صفائی آپ سے تقریباً محال ہے اگر یہ نہ ہو کہ اور ضرور نہ ہو کہے گا تو پھر یہ صورت ہے کہ اس کا اقرار صاف کر لو کہ ہم نے جو الزامات مولانا صورت پر لگائے ہیں، گو مولانا اس سے واقع میں بری ہیں اور ہیں۔ ہمارے نزدیک یقینی ان امور کفر ہے کہ وہ معنی میں اور اس بنا پر ان کی تکفیر ہم پر ضروری تھی۔ اس وقت تک جو تکفیر نہ کی، یہ ہم سے غلطی ہوئی اور واقع میں اس وقت تک ہم ادھار کی

تمام جماعت قطعی کافر اور مرتد تھی مگر ہم سب اب تو یہ کہتے ہیں اور اپنے عقیدہ کے موافق مولانا کی تکفیر کرتے ہیں اتنے دونوں تک کافر ہے۔ اب مسلمان ہوتے ہیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو اس وقت تو ہم نے آپ کا کفر الزامی ثابت کیا ہے۔ پھر اس وقت خدا چاہے جناب خاں صاحب ہم آپ کا کفر حقیقی ثابت کریں گے اگر مرد ہو تو ایک بات پر پختہ ہو کر ہی کہنا کہ وہ در نہ جائزہ ہم ہیں آپ سے اور آپ کے اتباع و تمام جماعت سے کفر لکھ چکا ہم نے آپ کو بڑا بھلا بتا دیا۔ آئندہ آپ کو اختیار ہے۔ ان دونوں صورتوں کے سوا کفر لکھ نہیں سکتا۔ خاں صاحب آدمی بن کے تہذیب سے علمی بات کو ناظرین کو بھی لطف آئے۔ بخود گاہیاں و داد و دلواؤ۔ یہ السانیت نہیں اب بھی نہ سمجھو تو کیا مر کے سمجھو گے۔ صورت آخر میں یہ فرمایا جائے کہ حالت کفر کی تازہ دہ اور اگر اولاد ہوئی ہو تو ان کا کیا حال ہو گا اس کے بعد آپ حضرت مولانا انور قادیانی سے سرور العزیز کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور ان کا کفر ثابت کرنا چاہیے۔ حضرت مولانا اسماعیل صاحب شہید کا کفر ثابت کرنا چاہتا تھا تو اپنے گھر بھرانے پہنچے کیا لطف تک کا کفر ثابت کر لیا۔ اذہ اب نذر و اب دوسرے جتہ اشتر کی طرف متوجہ ہوتے ہو۔ یاد رکھو کہ اس میں اس سے زیادہ ذیل ہو گے۔ تفصیل قول تکرار فی الفاظ میں یا الشہاب الشائب علی المسترق الکاذب میں ملاحظہ فرمائیے اجمالاً اس قدر گذارش ہے کہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر الانبیاء نہ جانے دو کافر قطعی ہے حضرت مولانا موصوف کاذب یہی مذہب ہے۔ چنانچہ عبارت ذیل اس کی شاہد ہیں

پھر مولانا موصوف یہی الزام کہ وہ ختم نبائی کے منکر ہیں، سخت بے حیائی اور بے ایمانی ہے۔ یہی تحفہ برائے اناس کی عبارت وہ ختم ذاتی کے مستعمل ہے۔ یہ کہ ختم نبائی کا انکار کیا۔ اس کی تصریح فرمادی ہے کہ ختم ذاتی کو ختم ذاتی لازم ہے یا بطریق موم ہمارا اطلاق وہ بھی مراد ہے قراب عبارت تحفہ برائے اناس میں جو فرض واقع ہوئے وہ فرض مبعی جائز نہیں ہے بلکہ معنی تفسیر سے جو محال کو بھی شامل ہے۔ مثلاً کوئی اس کو تسلیم کرنا ہے اور اناس سے کہو لوی احمد خاں صاحب مولوی نفی علی خاں صاحب کے فرزند اجنبند ہیں۔ اب وہ یہ کہے کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب اپنی مسلمات سے خود کافر ہو گئے اور یہ کفر ان کی صورت لازم ہے چاہے کسی کی اولاد کیوں نہ ہو تو فاضل کی مراد یہ ہے کہ ان کا کفر ان کی مسلمات کی وجہ سے ہو چکا ہے۔ اس میں ان کے باپ کو دخل نہیں۔ زید عمرو بکر کوئی جو گزشتہ میں جانتا ہے اور تسلیم کرتا ہے کہ وہ مولوی نفی علی خاں صاحب کے فرزند ہیں۔ اب اگر کوئی کہے کہ اس سے مولوی نفی علی خاں صاحب کی فرزندیت سے انکار کر دیا تو جواب یہ دیا جائے گا کہ بھائی وہ امر تو بھائے خود ظلم ہے، اس کی تو ہم پہلے تصریح کر چکے ہیں۔ یہاں بفرض محال کہا جاتا ہے کہ اگر وہ کسی اور کے بھی فرزند ہوں تو ان پر کفر وجہ ان کے مسلمات کے لازم ہے۔ انہم کفر میں باپ کو دخل نہیں۔ تعلیم موم کفر و ایمان کرنے کی فرض سے ہے، انہ اس سے واقع کا انکار منظور ہے جس کی ہم خود تصریح کر چکے ہیں۔ اسی طرح پہلے بھی سمجھو کہ آپ کی ختم ذاتی کا ثبوت ضروریات دین سے ہے۔ جو اس کا انکار کرے وہ اجماعاً کافر ہے۔ مگر آپ کے لیے جو ختم ذاتی ثابت ہے بہر صورت

ثابت ہے چاہے آپ کسی وقت میں بھی موقع افروز ہوتے، بلکہ بغیر محال اگر آپ کے بعد بھی کوئی نبی ہوجائے تو غایت ذاتی میں فرق نہ آئے گا۔ گو بقدر محال اور اس کا اعتقاد کفر ہے کیونکہ آپ کا خاتم زمانی ہونا اجماعی قطعی مسئلہ ہے فرمائیے جب پہلے تصریح کر دی کہ آپ کی ختم زمانی کا منکر کافر ہے تو اس عبارت سے ختم زمانی کا انکار کیسے لازم آتا ہے۔ پھر ان عبارات صحیحہ کے مقابلہ میں غلط جو محمد پر ان اس صفحہ ۲ سطر ۸۱ بلکہ بنا غایت اور بات پہنچتے ہیں سے تاخیر زمانی اور سبب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت بڑی دوبالا ہو جاتی ہے۔ ۱۲۰ صفحہ ۱۸۔ ان کے لفظ اطلاق یا عموم مجاز اس غایت کو زمانی اور مرتبی سے عام لیے لیجیے تو ہر دووں طرح کا ختم مراد ہوگا ۱۲ صفحہ ۲ سطر ۳۔ سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو ثبوت غایت زمانی ظاہر ہے ورنہ تسلیم لازم غایت زمانی بدلتا التزامی ضرور ثابت ہے۔ اور تصریحات بڑی مثل انت منی بسانة حردون من حوسنی الا انہ لا نبی بعدی اور کیا قال جو بظاہر بطور مذکور اسی غلط فہم النبیین سے ماخوذ ہے۔ اس باب میں کافی کہ جو کہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے۔ پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا۔ گو الفاظ مذکور سند متواتر منقول نہیں۔ سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہوگا جیسا تواتر اعداد و رکعات فرائض و ترویعہ و احوال و احادیث شریفہ و رکعات متواتر سنیں، جیسا اس کا منکر کافر ہے۔ ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہوگا۔ ۱۲۔

جناب خاں صاحب آپ نے تحذیر ان کی ان تینوں عبارتوں کو

لاحظہ فرمایا۔ دیکھا حضرت مولانا سرزم غایت زمانی کو کس شد و مد سے ثابت فرما رہے ہیں اور اس کے منکر کو کافر فرماتے ہیں۔ کیوں خاں صاحب ہر شخص غایت زمانی کو مطابق التزام اجماع سے تو اتارے ثابت کر کے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم زمانی کے منکر کو کافر کرے کیا آپ کی سرکار میں اسے منکر خاتم زمانی کہا جاتا ہے، اس پر تو کفر کیا جاتا ہے خاں صاحب آپ کا ایمان و جہم بھی ہے۔ غلطی و ابطال کو منہ دکھاتا ہے۔ آپ ہی کو عاشق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا جاتا ہے۔ کہو یہی عشق ہے یہی محبت ہے یہ تو فقط مشتے فوہ ازخود رہے۔ تزکیۃ الخوفاط طبع ہو گیا ہے۔ اہل اسلام کو اس کے مطالعہ سے آپ کی وحود کو وہی معلوم ہوگا۔ بلاز سلا اگر زندہ رہوں تو خدا چاہے بتا دوں گا کہ اسلام اور اہل اسلام اور غاصبان خدا بالخصوص اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جو دشمنی اور عداوت خاں صاحب بریلوی نے کی ہے یہ بیدید سے بھی نہ ہو سکی۔ یہ جو فروش گویم خاں صاحب دوست قابل احترام ہیں۔ آپ نے ابھی تحذیر ان کے معاملہ میں دیکھ لیا ہوگا۔ کہ حضرت مولانا نازکی قدس سرہ العزیز کیا فرماتے ہیں اور خاں صاحب کیا التزام پر دازی کرتے ہیں۔ جموٹ اپنا انفراد غلط خالق بیان کرنا یہ جناب خاں صاحب اور ان کے اتباع کا خاص کام ہے۔ کل کی بات ہے مراد آپ کے قصے کو کس کس طرح غلط بیان فرمایا ہے۔ اصل واقعہ ظاہر ہونے کے جموٹ خود معلوم ہوجاتے گا۔ مسئلہ تو آپ نے معلوم کر لیا ہے۔ بس اسے خاں صاحب مناظرہ نہیں کرتے اور نہیں کہتے، خاں صاحب نے سامعین

ہیں جو مجھے جھوٹے دعوے کر کے تکفیر کرانی ہے جس کو قیامت تک بھی بہت
 نہیں کر سکتے۔ کیا تمہارے اناس سے غم نہائی کا انکار کوئی ثابت کر سکتا ہے
 ایسے صاف اور کھلے ہڑتے چاند پر کوئی خاک ڈالے گا تو اسی کا منہ سیاہ
 نہ ہو گا اور یہ تو قطرہ از بحر ہے۔ پورا بیان تو تو کیسے اظہار میں ہے۔ اب وہ
 چھپ کر نکلتے ہو گئے ہیں۔ ناظرین عزیز! ملاحظہ فرمادیں۔ ہم خدا کے فضل پر
 بھر دوسرے کہتے ہیں کہ حملہ اپنی اسلام جو فقط خاں صاحب کے دھوکے میں
 آگئے ہیں وہ خاں صاحب سے ہی کہیں گے لعنہ اللہ علی الخائنین
 مسلمانوں! ہم ممکن سے ممکن صورت مناظرہ کی پیش کی مگر خاں صاحب نے اس
 کو رٹانے میں کوئی وقفہ نہ چھوڑا، خود چاہے رسالہ ناراضیا میں معلوم ہو جائے
 گا۔ اب ہم پھر خاں صاحب سے درخواست کرتے ہیں۔ ان کے معتمدین کی خدمت
 میں بحال ادب عرض پر دراز ہیں کہ ہماری مخالفت میں جن قدر رسائل بناب
 خاں صاحب کی تصنیف سے ہوں ان کو براہ مہربانی دو کوئی قیمت پر پڑھ کر اپنی
 ہم نہایت تہذیب و منان سے جواب کے لیے مستعد ہیں۔ ہم نے خاں صاحب
 کی خدمت میں کچھ الفاظ تیز کہیں کہیں لکھے ہیں جن صاحبوں نے خاں صاحب
 کی تحریریں ملاحظہ فرمائی ہیں وہ تو خوب جانتے ہیں کہ ہم نے کوئی بھی لفظ
 تیز نہیں کہا، ان جن صاحبوں نے خاں صاحب کی تحریرات نہیں دیکھیں ان کو
 شاید کچھ خیال ہو۔ اس وجہ سے عرض ہے کہ اول تو ہم کو معذرت کہیں۔ دوسرے
 مقصود خاں صاحب کو جتنا غماخہ خدا نے دوسروں کو بھی قلم ادر زبان دیا ہے
 ہم نے تو ابھی کچھ بھی نہیں لکھا مگر خاں صاحب کے کتبہ میں جس طرح دیکھا پڑ گئی۔

۱۰۰
 ۲۸۸

آئندہ کہ خاں صاحب خشن اور لطوایط سے تو بہ کریں۔ ہم نرم انداز میں جواب
 دیں گے جیسا کہ تمہاری کتبہ اظہار میں کوئی لفظ بھی بغضہ تعالیٰ سمجھتے نہیں۔
 ناظرین! غم نہ کریں کہ خدا چاہے وہ زمانہ بہت قریب ہے کہ خاں صاحب
 مولوی احمد رضا خاں بریلوی کے سب دھوکے پشت از بام ہر جاہلیں گے اور
 وہ اور ان کے اتباع کچھ بھی نہ کر سکیں گے یہ کس قدر بار آور کر دوسری بات ہے
 کہ ہم برسوں سے رسائل مانگ رہے ہیں اور خاں صاحب اور ان کے اتباع
 صم حکم بنے جتے ہیں جواب تک نہیں دیتے۔ ہماری مخالفت میں رسائل نکالتے
 ہوں مگر خاص خاص معتقدین میں پھر ان کو بھی ناکندہ کیجھو کہیں مخالفین نہ
 دیکھ لیں۔ ہم کو خبر بھی نہ ملے خط لکھیں طلب کریں جو اپنے بارہ وقت سے اس
 علم اور بہت پر کتاب لکھنے اور چھاپنے کو کس نے کہا تھا۔ یہ ہے وہ ہانت ہجر
 ہم نے کبھی حتی کہ رسائل چھاپتے ہیں، دعوے کرتے ہیں مگر سینوں کے اندر دل
 لڑتے ہیں، دلائل بیان کرتے ہیں مگر ان کی غلطی کا ان کو خود یقین حاصل ہے
 اب تو قریب یاں تک کہتے ہیں کہ سامنے آؤ امت آؤ۔ ہم بھی آپ کی زیارۃ
 کے مشتاق نہیں، کسی ہی کے نام سے سی مگر انصاف البری رائے تکفیر اور اس
 رسالہ امدی التبعہ والتعین علی الواعد من الظالمین، الشاہب الناقب، تنزیہ
 الالہ سبح عن عیب کذب مقبوح، اثبات القدرہ الالہیہ، جہد المقل کا جواب
 معقول کلمہ کرنا ہے کہ وہ بگڑا کر کہہ سلازا باطل جاچکا حتی ظاہر ہو گیا آؤ خدا چاہے
 اور ظاہر ہو گا۔ خلیفۃ الحق و الخیرین علیہ السلام کا نام نہ ہو گا۔ اگر نہ ملے گا باقی ہے
 تو ابھی خاں صاحب اور ان کے معتقدین کی خدمت میں بہت کچھ عرض کرنا ہے،

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره
على الدين كله وكفى بالله شهيدا اللهم صل وسلم وبارك
على سيدنا ومولانا محمد رسول الله وعلى الذين معه اسندوا وعلى
رحمته وبنينهم تراهم ما نحن للبدعات مروجين لمن سيد
اله وجودات ركع اسجد ايبنغون فضلا من الله ورضوانا۔
اما بعد : حضرات اہل اسلام کی عزت عالمیہ میں کمال ادب عرض ہے
کہ اہل سنت و الجماعت کے نزدیک ہدایت و ضلالت سبب من اللہ تعالیٰ
ہے جہاں ہدایت کے لیے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے اتباع
علماء را سخا میں علیہم رحمۃ اللہ البصیرہ کو پیدافرا یا ضلالت
اور گمراہی کے لیے بھی ابلیس لعین اور اس کے اتباع شیاطین اور الفتناء لہ
بوسوس فی صدور الناس کو بہتم کے لیے مخلوق فرمایا۔

جیسے اتباع ابلیس لعین نے دین اور دینداروں کے خلاف اور فتنی اور
تمبلیس دین میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا حامیان دین نے بھی وہیں لا حول
پرہیز کر کا فساد ان کے بہت سنگین کاتار نیست و نابود کر دیا۔ اس
آخری زمانہ میں مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے دین و دینداروں
کی عداوت میں رُطریق اختیار فرمایا ہے کہ پہلے مخالفین دین کو دہ انگریز
نہیں سمجھا۔ اس طریقہ کا ان کو محمد کہنا باطل ہے جانہ ہوگا۔

فد کے بعد جب دہلی برابر ہوئی اور اہل کمال منتشر ہوئے تو علما بریلوی

عالم بالا پر طلب فرماتے گئے اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ العزیز کا خاندان جو ہندوستان کی ہدایت کے لیے آقا صاحب ہند تھا وہ بھی غروب ہو گیا تو مشیت ایزدی نے حضرت خدوم عالم سید الاولیاء رند اللہ صفا شہزادہ عرب والہم رحمۃ من صلات اللہ حضرت شاہ احمد ادا اللہ ہمارے ہی قدس سرہ العزیز کے مظہر فیض اتم مصد علم عالمی معدن فیوض الثانی مہجرت من مہجرات سید الدین والآخرین علیہ من الصلوٰات الفضل والقبیلات اکملہ حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب برکتہ تعالیٰ صاحبہ وغنما بطور اذکیۃ الغافرۃ کے قلب مبارک میں میرے عالمہ دونہ دارالعلوم نبوی کے بنا کا خیال پیدا فرمایا جس کی تربیت حضرت مولانا موصوف کے ہند مظہر اکمل ثانی نشان زمان شبلی دوران حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب گلگو بی قدس سرہ العزیز نے فرمائی اس مختصر تہذیب میں تفصیل کی گنجائش نہیں مختصر اس قدر عرض ہے کہ جیسے حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شیعہ غیظ البتدین سے بعضی لاجول کی طرح سے بھاگتے تھے چونکہ ان حضرات کا سلسلہ حدیث بھی وہی خاندان ہے اور دارالعلوم دیوبند کی بنا۔ اسی پر مبنی کہ کچی شخصیت کی اشاعت اور بدعات کا ختم اور اتباع سنت جاری ہو اس وجہ سے دارالعلوم کی بنا۔ اہل بدعت پر سخت نشان چڑی اور چونکہ طیسر معتدین اور دیوبند کی بلے اور بی جملہ متعبدین کے دلوں میں راسخ تھی اس وجہ سے بانیان مدرسہ کو روایتی غیر متعلقہ کنش شروع کیا۔ یہ نہایت چلتا ہوا سہول عملی ان کے نزدیک بہت ہی موثر تھا، مگر چارٹے راگ ایزد فرورز اور اللہ مستعد خورہ ولوکروہ المشوکون۔ جس قدر اہل بدعت نے ہر سہ کو بنام کیا اس کی صفائی

اخلاص نے اسی قدر شہرت حاصل کی۔ ہند سے لے کر دوسرے ممالک تک دیوبند ہی دیوبند کا غل ہو گیا۔ چونکہ مولوی احمد رضا خاں صاحب کے خاندان نے بدعت کی خاص تربیت فرمائی ہے۔ اور ہندوستان میں بدعت کا ماسن وہی دارالامان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت شاہ صاحب کے خاندان پر خاص عنایت ہے۔

دین و دنیا و حرمت و آبرو تمام انسانی ذمہ داریوں سے علیحدہ ہو کر جو واقعی ایک بدعت کے پورے حامی اور مذہب نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والرحمۃ کے جانی دشمن کو کرنا چاہیے تھا۔ خاں صاحب کی کثرت ایسی ہی ہے یا نہیں۔ ہم کچھ عرض نہیں کر سکتے۔ ناظرین خود انصاف فرمائیں۔

خاں صاحب نے حرمین شریفین کا اس عرض سے سفر کیا اور اپنی ایک کتاب المعتمد المستندین میں ان حضرات حامیان سنت مایمان بدعت پر ذمہ الزام اور ہنسان تراش کا ذکر بھی کھلے ہوئے مخالفت دین و دوی انصرانی، آریہ و غیرہ کو بھی ان کی انسانیت و شرافت نے ایسی حرکت کی حرارت نہ دی ہوگی۔ خاں صاحب نے بعض کتابوں کی عبارات میں قطع و بدید کیا ایک فقرہ صفحہ ۴۸ کا لیا دوسرا فقرہ صفحہ ۴۸ کا تیسرا فقرہ صفحہ ۴۸ کا اور اس ترتیب سے اس کو ایک مسلسل عبارت بنالیا اور تمام عبارات کی اگلی پھلی عبارت موقوف کر کے ایک ایسی عبارت بنادی جس کا ظاہر یہ مضمون کفر و بدعت تھا خیال فرما سکتے ہیں کہ ایسی عبارت آدمی کس کتاب سے نہیں بنا سکتا۔ خاں صاحب ہی کے رسائل سے ہم دوچار سطریں کیا صفحہ کے صفحہ آخر عبارت بنا سکتے ہیں

کو جو دیکھے خاں صاحب کو کالا کافر کے بغیر جو کچھ ہی نہیں سکتا۔ پھر تماشہ برہنہ کو
کوئی عبارت ایسی نہیں لکھی جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ عبارت چند جگہ کی مخلص ہے
اور چون چن کر کفر پر مضمون بنایا گیا ہے۔ اس رسالہ کو علمائے حرمین شریفین
کی خدمت میں بغرض استعفاء پیش کیا۔ اہل عربین شریفین کو اس ملعونہ دجالی
حرکت کا تو شاید غلط بھی نہ ہوا ہوگا اس مضمون پر جس نے وہ عبارت بنائی علی اہل
حرمین شریفین نے بھی کثیر فراموشی وہ عبارت تو سوائے خاں صاحب کے ان کی کسی کی
ہو ہی نہیں سکتی تھیں میرزا اس اور اس کا مقدس مصنف تو اس سے پاک ہے
حیرت پر حیرت اور حسرت پر حسرت ہے کہ ایسے بڑا کفہر گان اسلام پہنچا ہے
ہی کیوں نہ مر گئے۔ حضرت مولانا نانو قوی ندس سترہ العزیز اس سالہ تھیں مولانا
میں اس عبارت کے پہلے اور بعد میں تصریح فرما ہے کہ جو کہ سرور عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم زانی ہوا قرآن سے جلائے مطابق التزامی احادیث متواترہ
اجماع امت سے ثابت ہے۔ لہذا اس نہ دیکھ کافر ہے اور اس مضمون کو دلائل عقلیہ
فعلیہ جو بنیاد ہی پر نہ رولا کہل ہیں ثابت فرمایا۔ اہل پیروں کے الزام ہے کہ حضرت
موصوت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم زانی ہونے کے معنی ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ
اسی طرح حضرت رشید الاسلام و امین حضرت محمد گنگوہی قدس سرہ العزیز پر
یہ جیتاستان باندھا کہ انہوں نے معاذ اللہ اس کا ثنوا ہے یا سب کو جو خدا رب عالم
کو جھٹلایا کہ وہ فاسق بھی نہیں ہے۔ معاذ اللہ حضرت موصوت کے عملی اوتھپے ہوتے
فوتے موجود ہیں کہ پڑھیں ایسا کہ وہ کافر ملعون ہے۔
براہین قاطعہ کی نسبت آئینہ میں منہ دیکھ کر یہ کذب خالص گھڑا کہ اس میں

تصریح کہ معاذ اللہ تعالیٰ الملبس لعین کا علم سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
علم سے زیادہ ہے۔

حفظ الایمان پر اپنے بخت سیاه کو پیش نظر کرنے کی غرض سے یہ افشا کیا ہے
کہ اس میں تصریح کی کہ میرا علم غیب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے یا
تو ہر جگہ اور اہل اہل حرمین کو حاصل ہے۔ معاذ اللہ تعالیٰ۔ حالانکہ دونوں کتابوں
میں اس مقام پر چند سطروں کے بعد اور قبل اس مضمون مذکور ہے جو اس مضمون کے
بالکل مباین اور متضاد ہے جس کو خاں صاحب خوب جانتے ہیں۔ براہین قاطعہ
میں غرض عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم ذاتی کی نفی فرمائی گئی ہے جو اجماعی قطعاً مستند
ہے اور اس کی تصریح اس کے قول کے آخر میں موجود ہے اور حفظ الایمان میں چند
سطروں کے بعد صاف لکھا ہوا ہے کہ جو معلوم لازم نبوت ہیں وہ سب آپ کو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاصل ہو گئے تھے جس کی تفصیل الشہادۃ القاطعہ اور
بسط الدلائل اور قطع الودیع اور زکینہ الخوار اور السحاب المدار اور
توضیح البیان میں موجود ہے۔

الغرض خاں صاحب نے اہل عربین شریفین سے اس ملعونہ رسالہ غیر المستند
کی عبارت پیش کر کے فوتے کھوا اجرا خاں صاحب کے اہل اعمال میں مستند اس سے
زیادہ ہمتا ہے۔ خاں صاحب کے تمام اعمال میں اس عمل کو برابر شاید کوئی ہی عمل
مقبول ہو۔ اسی وجہ سے خاں صاحب کو اس پر طرنا زب اور فخر بھی ہے۔ اس میں
تو ہم بھی متفق ہیں کہ پراپی بد شکوئی کے لیے جو کسی نے خفی ناک کان کٹوا دیے تھے
وہ مثل خاں صاحب نے پوری کر دی۔

مگر احمد لہجہ تعالیٰ کہ خاں صاحب ہی کے ایمان اسلام وغیرہ کا ٹکون ہوا
اہل الشریعہ کے ایمان، اقدس، عزت، اکبر کا فکر کا غلط ہے۔ من عادی علی
ولیا فقد اذنتہ بالحب۔ خدائی لغارہ خاں صاحب کے لڑائی کے لیے بچ گیا اور
رسالہ انتصاف البری جواب سبہ ایمان نہ تیرہ ترمیم بعض الفاظ چھپتا ہے۔
پس گوئے شائع ہو گیا۔ خاں صاحب کے اوان کے جملہ متقدین سے فقط اسی قدر
سوال کیا گیا تھا کہ جو جواز لازم لگا کر فوضے حاصل کیا اور اہل عربین شریفین کو دھوکا
دیا ہے وہی عبارت یا معنایں صراحتہ ان رسائل میں دکھا دو اگر نہ دکھا سکو اور نہ
دکھا سکو گے تو جان لو کہ تمہاری امانت، دانت، عاکم پر دشمنی ثابت ہو جاوے گی
سو احمد لہجہ تعالیٰ کہ ویسا ہی ہوا اور برس گذر گئے مگر کوئی نہ ثابت کر سکا۔ مضافاً
پر کا مارہ ہو ہے نہ خدا چاہے قیامت تک آوارہ ہو سکے اور اگر کہیں کسی کو تمہارے
دھکے سے یا اوخاں صاحب کے بے پرچھے مناظرہ پر مستعد ہو گیا تو خدا چاہے اس میں ک
ذلت بھی قابل دید ہوگی یہ وجہ ہے کہ غلام صاحب اوان کے جملہ محققین کو ہم
مناظرہ کرتے ہجے بخار میں بند ہیضہ ہوتا ہے اور طاعون کی خرابی دیکھنے لگتے ہیں۔
مسائل علیہ ہیں جو اختلاف ہوتا ہے بالخصوص مسکت جن مسائل میں
اختلاف ہوگا فرقین میں بڑے بڑے علماء، جہل، دہان کسی شخص کے پاس کوئی دلیل
قطعی ایسی نہیں ہوتی کہ جو دوسرا بالکل ہی جواب ہو جائے۔ خاں صاحب ہم سے
مناظرہ مسائل مختلف دنیا میں شاید کر لیتے مگر اب تو علمی مسائل میں بات حیرت
ہی نہیں لگسک کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ معنایں جو اپنے حمزہ زائیاں براہین قاطعہ
حفظ الایمان کی طرف منسوب کر کے متغیر کرائی ہے۔ وہ معنایں صراحتہ اُن

رسائل میں دکھا دو اور وہاں ان معنایں کے پندت موجود ہے تو بات خاں صاحب
کی امانت اور دانت ثابت یا اعلیٰ درجہ کی حمايت کا رد و عبارت بھی نہ سمجھ
سکے لیکن یہ تر احتمال غلط ہے کہ مجدد وقت مستقر، علوم میں بے مثل اذماری
زبان کو نہ سمجھے نتیجہ یہی ہر گا کہ خاں صاحب نے ویدہ وراثت اہل علم و فضل اور کرام
کی تکفیر کی، پھر یہ عزت مجددیہ کہاں رہی گی یہ وجہ ہے کہ انتصاف البری لا جواب
رہی اور تمام حمايت میں سے کوئی بھی جواب کے لیے مستعد نہ ہوا۔ یہ قدر بھی نہیں
ہو سکتا کہ خاں صاحب کے جواب کے قابل کوئی نہیں جس کو جواب دیں دگودا تھی باب
وہ خود منہ لگانے کے قابل نہیں، مگر اُن کے تمام سلسلہ میں بھی کیا کوئی نہیں ہے
جو جواب دے سکے۔ احمد لہجہ تعالیٰ حق کا جواب کسی کے پاس نہیں اہل اسلام
خبردار ہو جائیں کہ خاں صاحب کے جو متغیر اہل حق کی کرائی تھی، اس سے اہل حق کو
کچھ مضرت نہ ہوئی، ان خاں صاحب اپنی اپنی تحریک کے موافق کا فر، متر، اے ایمان
لا دل و غیرہ وغیرہ ہوئے، جس کی تفصیل رد التکفیر احدى النسخة والتحذین
الکوکب الیغایا علی اولاد الذوالی میں موجود ہے۔ ملاحظہ فرمایا جاوے کہ یہ نام
الغلام ہم نہیں کہتے ہیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ تمام اور خاں صاحب کی تحریروں سے
لازم آتے ہیں اگر لازم نہیں آتے تو ثابت فرمادیں ورنہ اقرار سمجھا جائے گا اور چونکہ
پرسوں تک جواب نہیں دیا گیا تو ان باتوں کا اقرار سمجھا گیا اور دوسرا علی رسول اللہ
امابعد، تمام کفر و اناب کو مطلق کیا جاتا ہے کہ موعودی احمدیہ خاں صاحب
کا فرار کو چھوڑ دو لاوی متناہو کے بعد لیا متحقق ہو گیا ہے کہ کسی کو بھی عمال اہل حق
عصہ بنی سادہ و عوامہ شاندی کے واسطے ازینہ میں حوزہ حضرت کے دربار باجاء
خاں صاحب درجہ نہیں کر کے اس کی منسل کیفیت بشرا لہذا میں مذکور ہے۔ ۳۴

نہیں ہے۔ اب اتباع اور متقین کی ہمت علمیت قابلیت صداقت اور
سچائی کو دکھانا ہے۔ سر تو کٹ گیا ہے، ازنا ب کی باری ہے سب اچھی
طرح منجمل حائیں۔ چھوٹا بڑا مرد و عورت دو دم ڈھاری، لقیہ، محدث، مفتی،
قاضی وغیرہ وغیرہ سب جمع ہو جائیں۔

جملہ اہل اسلام کی خدمت میں عرض ہے کہ تو بن و کنز نب خدا و رسول
جل و علیٰ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا الزام ہم پر تکفیر جماعت نے لگایا ہے۔
بلے شک یہ ہم پر وہ الزام ہے کہ جس سے ہم اور ہمارے تمام بزرگ باطل بری
ادب پاک ہیں، جو شخص تو بن و کنز نب خدا و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی کسی طرح بھی کرے اس کو ہم کافر ملعون و مرتد جہنمی سمجھتے ہیں۔ وہ بلے ایسا
اسلام سے خارج ہے، جب تو بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطع طور پر نبات
ہو جاتے تو اس کی تکفیر میں احتیاط و کف لسان بھی کافر کا کام جانتے ہیں چہ جائیکہ
مضی و مناسب مختار تعجب ہے کہ ہم پر فرقے کفر و باجائے اور خود باوجود اقسام کفر
اور کف سائی کے اسلام کا دعویٰ فرمایا۔ محض مسلمانوں کو ہم سے بدظن کرنے کے
واسطے یہ الزام طر کیا ہے لیکن اب ہم وہ فیصلہ کی بات کہتے ہیں کہ ہر حال میں
کو تشق ہو جائے اور جو حضرات واقع سے خبر نہیں رکھتے۔ غاں صاحب کی مجلسی
اور حیماری کی دہر سے بدظن ہیں تو بھی اس غلطی سے گاہ ہو کہ نہ اللہ عزوجل ان کو بدظن
صاحبو ہمارے اکابر اور ہم خدام جن کو مولوی احمد رضا خان صاحب ان الفا

سے یاد فرماتے ہیں جن کے اپنے مسلمات سے وہ خود ہی مستحق ہیں۔ غاں صاحب
کے بے اصل الزامات سے بالکل بری ہیں ہم عقیدہ و عملاً اصولاً و فروعاً منافق ملحد
کی طرح کہے اور سچے سخی ہیں جس کو تہ کے تفصیل سے اجمعی محرمی، سہلی، فخر الہا، نائل
مجدد الانفاضل مولانا مولوی سید حسین احمد صاحب دامت فیہم نعم فی ابدی
ثم اللہ فی جنتی تعقبتہی قادر علی ہرودی صابری امدادی، قاسمی، رشیدی، غامدی
مدرس عرم محترم فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رسالہ ہدایت مقالہ الشہادۃ الشاہد
علی المرتق النکاح میں جو لکڑی کی حسام اور تہید بلے ایسا کی خان بریلوی کی
دھوکا دہی اتہامات بلے جا الزامات کہ پڑا جواب ہے جو دوسری مرتبہ چھپ کر
شائع ہو رہا ہے جس سے تمام شیطان گردہ جل کر خاک سیاہ ہو کر ہبائے عتسوان
ہو گیا اور ہو جائے گا بیان فرمایا ہے، اس رسالہ کو ملاحظہ فرمائیں گے تو یہ امر معلوم
نبات ہو جائے گا کہ ہم کیسے سخی ہیں اور ہم پر وہا پر وغیرہ کے جو الزامات کفریہ
جماعت نے لگائے ہیں وہ کس طرح باطل بلے جا ہوئے اہل ہیں۔ بالفعل اس قدر
عرض ہے کہ بندہ اور شیخ مدنی موصوف مع ایک دو احباب کے غاں صاحب کے
تمام ازنا ب اور متقین کو اعلان عام دیتے ہیں کہ امر مفصل ذیل میں، ہم سے
گفتگو کریں، غاں صاحب اگر سامنے نہیں آئے نہ آتے اور الشہادۃ غنوف
عن الشجرۃ۔ ورنہ جان کو کہ اس گروہ میں کوئی اہل علم شریعت اخلاق بات کا
پکا قول کا سچا نہیں ہے۔ سوئے وجل اور دجال کے ان کا کوئی کام نہیں یہ امور

عہدہ امورشکر و ہر شائع ہو کر اس بات ثابت ہو رہا ہے ۲۰

مفضل ذیل علی لیاقت پر بھی موقوف نہیں ہیں۔ فقط کہ بول کی عبارت دکھانا ہے۔ دشمن اسلام عدو دین نے جو الزام لگاتے ہیں، وہ عبارت ان کتابوں میں دکھادیں جن کا سوال دیا ہے۔ اگر اس قدر کام بھی ہی مندرجہ اجابت متفقہ کوشش سے بھی نہ کر سکے تو اس کی ذلت و خواری کذب عیاری کے واسطے اور کسی دلیل کی کیا ضرورت ہے۔

جس روز یہ ایشمار مولوی احمد رضا خان صاحب کی خدمت میں پہنچے اس کے بعد بہن دن بکثرت کی اجازت ہے کہ اپنی جماعت میں سے کسی کو اس انتظامی فیصلہ کو منیات آسان کے لیے مستعد فرماویں۔ اگر کسی طرف سے بھی مناظرہ پر مستعدی ظاہر نہ ہوئی اور خداوند عالم فرما ہی چکا ہے۔ فقط خدا برالمعروف الذین ظلموا والحمد لله رب العالمین۔

وہ اموجن میں گنگو بہرگی (۱) حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب خاتم المحققین نے جناب سول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ختم زانی سے انکار فرمایا اور کہ اگر آپ کے بعد بھی کوئی قبیحہ تو اس میں کوئی حرج نہیں تھے و اشاہ و غیر ہا کی عبارت سے جو تکفیر و استدلال کیا گیا ہے وہ اسی پر ہرکت ہے جو مذکور ختم زانی ہے۔ اس بہتان کو خاں صاحب جزار اللہ عدوہ میں بول بیان فرماتے ہیں۔ یعنی معنی خاتم النبیین صرف اسی قدر ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نبی بالذات ہیں۔ خدا آخر الانبیاء ہونے میں فضیلت ہی کی جیسے صفحہ ۸۷ میں اندلہ فضل فیہ اصلا۔ حسام صفحہ ۱۲۔

عہد اب تو فیصلہ تعالیٰ کوئی سال ہوتے ہیں جو مصلحت و خواست کا امتداد ہے ۱۲ برسہ ملا کر کہہ کر ایسا ہی ہوا۔ ۱۲۔

تشریح اس میں ان عبارت کو دکھادیا جائے۔

(۱۲) حضرت مولانا مولوی رشید محمد صاحب قدس سرہ العزیز قدس سرہ العزیز پر یہ افترا کیا گیا کہ فعلیت کذب ہادی تعالیٰ کے قابل کو کافر قاسم، یعنی بھی نہیں کہتے، اس کو حنفی، شافعی کا اسلاف ٹھہراتے ہیں، یہ عبارت یا معنون حضرت مولانا جتہ اللہ علیہ کا ہے، اس کا کیا ثبوت ہے جب اس کے خلاف حضرت مولانا جتہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے مطبوع و غیر مطبوع موجود ہے اور حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ ایسے شخص کو کافر و ملعون تحریر فرماتے ہیں۔ پھر یہ افترا اور جعل سازی نہیں تو اور کیا ہے؟

(۱۳) برائین قاطعہ میں جناب سول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شیطان کو اوج غلبہ کہا گیا حسام شاہ میں ہے برائین قاطعہ میں تصریح کی گئی کہ ان کے پرالمیں کا علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے، وہ تصریح دکھادی جائے کہ برائین قاطعہ میں فرمایا جاوے۔

(۱۴) حفظ ایمان کی تسبیحہ بہتان بندی کی گئی ہے کہ اس میں تصریح کی کہ کذب کی باتوں کا جیسا علم سول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بھلا و ہر باطل بلکہ ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے، یہ عبارت کس جگہ ہے؟ کو کہاں اس کی تصریح ہے۔

(۱۵) صلائے مناظرہ میں ہندو کے ذمہ یہ کذب خاص لکھا گیا ہے کہ اسکا امتدادی میں صاف صاف خبر کو کھینچ کر دیا۔ حاشیہ صلا و احد قمر کو کھینچ کر دیا۔ کذب کنا انصاف دین کا مذہب بتایا۔ خدا کو سچا یا جھوٹا، یا انصاف، شافعی کا ساسمل اختلاف ٹھہرا۔ جس ملعون اللہ اور جن جماد و صراحتا اس واحد قمر کو کھینچ کر دیا، ایسے مسلمان کسی وقتی بنایا صلا ۱۲، یہ عبارت حرف بھوت اسکا امتدادی میں کس جگہ ہے

جس کا دعویٰ کیا ہے یہ اہم البینہ وہی اہم ہے جو حضرت مولانا مولوی
رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ قزوۃ محمدین پر لکھا گیا ہے۔ وہاں تو اصل
فوتیہ بنا کر بھی پیش کر سکو گے مگر یہاں تو اسکا مقتدی مطبوعہ رسالہ ہے سلطان
ظفر مائیں کہ جس میں شیطان نے باوجود مطبوعہ رسالہ پہلے کے بھی کذب و بہتان
سے کچھ غفلت دیکھا اس کو ایک نئی فوتیہ جعلی بنالینے میں کیا تامل ہو سکتا ہے۔
بالخصوص اظہار فی الیٰ اذیوں میں کہ یہاں جیسی شہادتیں تیار ہوتی ہیں اگر میری
عبدالرحمن میدہے تو اسکا مقتدی کا صفحہ اور نظر کئے بغیر قول خاص صاحب صحیح البینہ
مونا معلوم۔

بالجملہ ان تمام عبارات اور مضامین مذکور کے صفحات اور بطور بیان فرماتے
جائیں ہاں یہ یاد رہے کہ ایسے خلاف نہ ہوں کہ جیسے کسی آپکے جہانی نے غماز کی ممانعت
کا حکم قرآن سے صاف اور صریح نکال دیا تھا اذ لا تقربوا الصلوٰۃ بظہر کسنا و بار ایسی
جہاتیں تو جس کتاب سے فرماتے نکال ہی جائیں گی۔ ایک خط کہیں سے لیا تو ایک
لفظ کہیں سے۔ ایک فقرہ صفحہ کا پھر ۳۰ پھر ۱۶ پھر ۳۲ پر جا کر دے۔

پھر کیا تھا مجموعہ عبارت ماننا اشد جمال کے حسب غواہ ہم ہی جاسے گی عوام
بچاے اُپر کے ہندوہوں کو کیا بھیجیں شروع میں غلامہ عبارت آخر میں اتنے مستحق
اس سے خیانت ہدایتی کا دلائل نہیں دہل سکتا یہ ہے جو دار اشد عبودہ۔ اب
ہم کو دکھانا ہے کہ اہل بدعت کمان تک اس ادنیٰ سے ادنیٰ کام کے لیے تیار اور
صاف بات کے غلط کر کے سے کس دیر عاجز ہیں اور عبارت کتاب کی کچھ اذہر
اور مطلب اس کا کچھ در بیان کیا جائے پھر اس کے موافق عبارت مکرر کو معصفت

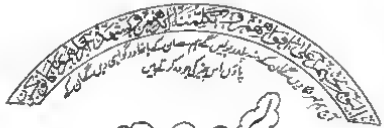
اور کتاب دلائل تمام گزرا یہ آپکے گھر کی بات نہیں ہے بھلا شہادی دنیا میں اہل علم و تہذیب
اور عبارت اور مسائل جن عبارت کو حوالہ دیا ہے ان کو دکھانا چاہتے سنا کر وہیں درستی
میں پھر کر سنا دیا جا سکے ہم اسی وقت آپکے پڑھ کر لیں گے اگر اس سے بھی عاجز ہو داور
ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور عاجز ہو کر گریو کہ عجب شاہد زلی ہی ہو کر رہا ہے، تو جس ضمون کی نسبت
لکھا ہے کہ اس ضمون کی غلط کتاب میں تعویض کی گئی ہے اس ضمون کی کتاب میں تصحیح دکھا دو
گر یا کہ کچھ جو غایت بدیانت عجب شاہد جلیل و سلاطین کا گواہ کر کے دلا دلا کر ہے اس سے بھی ضرور
خدا چاہے عاجز ہی ہے گا۔ ہم تمہاری ذلت کو انتہائی دہر پر پہنچانا چاہتے ہیں اور خدا کے فضل سے
یہیں کہیہ کہتے ہیں کہ تم سے بھی ہو سکے گا کہ اپنے دلوں کو بطریق قریب ہی ان عبارت سے
نکل دو مگر لازم ہیں جو۔ یاد رکھو کہ تمہارا تہذیب تو درگند تمام جماعت جی مل کر اس کو ثابت کر سکے گی
اؤ کیسے جو حسب مقتدا ہی مجدد بدعت مانے حاضر ہے تو صدق دیانت کہاں سے کہتے گی سلیطہ
قول کو یہی ثابت کر سکتا ہے جس میں صدق دیانت ایمانی کی بُرہ و شرافت جاری رکھتا ہے ایسے جو نے بڑ
اؤ اس گروہ میں تو شہادت حق سچائی کہاں جو عبارت مذکورہ ان کے مضامین کی تصریح دکھا سکے۔
مسلمانانہ کفریہ گروہ اگر اب بھی مانو و ذکر سے احوال صفحہ بطور کا ذریعہ تو اب تو آپ کو
اس کے کہنے افسرانہ اسی اہماری برہہ کا یقین ہو گا یا اؤ کسی دلیل کی حاجت باقی ہے کہ جھوٹے
کبھی بہت نہیں ہوتی ہماری سچائی و بہت کاس میں تقریر کو مسلمانو ہم پھر جو عرض کرتے ہیں کہ ہم
ان ایمانی ازمائش باطل برہی ہیں نہ ہم خدا کو جھوٹا سمجھتے ہیں اؤ اس کے کہتے ہیں کہ ہم اہل حق جانتے ہیں
اس صادق میں اشد قیاس اس کلام میں کی طرح بھی اگر کوئی شاعر جھوٹ کہے دے بیایاں کا فر
طعن مرد ہے اس کی قدر سے تفصیل شاہد قیاس میں کی گئی ہے اس طرح جو کس مرد دیانت میں کا
عہ اور جن عبارت کو مطلب غلط بیان کر کے ہم دلائل غلط دیتے ہیں ان عبارت کا مافوق شرح مطلب
ہم نے اذہر اسباب غلط و تفسیر بیان میں عرض کر دیا ہے۔ ہندو جمع شہاد علیہ السلام میں جہاں سے ان کا

انکار کرنے و جو قلعہ کی کافر ہے اس ثابت ہو گیا کہ اصل تبتہ میں اختلاف نہیں گفتگو میں ہے
کو اس کا مصداق کون ہے اگر ان کو مذکور میں سمجھا جائے تاں تعالیٰ کوئی بات بھی ہرگز نہ مخالفت ہے
کرسے تو ہم علی الاعلان ضرر توہر کریں گے۔ ایمان سے زیادہ کوئی چیز مجرب نہیں۔

مگر یاد رکھو کہ غافل صاحب خوب جانتے ہیں کہ ہم ان الامانت بجلد تشریف تعالیٰ بالکل بری
پاک ہیں اور وہ ان کی تمام جماعت بھی مل کر فکاح میں مل جاتے تو ان کا تہہ ہر ایک ایمان الیہ السلام
بیک وجہ نہیں ٹکاسکتی، وہ ایمان کی جماعت میں کوئی بھی تفریق نہیں مناظرہ پر ہرگز آمادہ نہ ہرگز
مفت کے جیلے جو لفظ اسبب شتم کا یہاں لکھ کر چاہا یا نہ لیکن ہے ورنہ اب تو ان کو گفتگو کا حق نہیں
کریا گیا ہے جس سے زیادہ امکان ہی میں نہیں۔ جن لوگوں اسبب یہ دھڑلے ہر کہ غافل غافل کتاب
میں صریحہ موجود ہیں ان کو انہم انتھار اسی تدریجوت چاہیے کہ صرف لکھ سطر تیار وہ کسی ادنیٰ اعلیٰ کو
مقابلہ میں بھیج دو جو ان مضامین کو پڑھ کر سنا کر پھر یہ ادنیٰ نام بھی نہ ہو جسکے توہر گئی تسمت
اور جاتی رہی ہست او ثابت ہوئی ذلت ان کو لازم رہتی ذلت۔ اب تو ہم کالت نامہ بھی نہیں پڑھا
تمام جماعت میں جو بھی حقانیت کا مصدق رکھنا ہوسنے آئے اور نہ جرح کو دیکھے۔

ہم یہ بھی وعدہ کرتے ہیں کہ اگر مضامین مذکورہ کو کتبائے مذکورہ میں یا ان حضرات کی
تصنیف میں حارشا دکھایا جائے تو جیل قتلے نہ ہو تو ہم کوئی اعتراض بھی نہ کریں گے اور اپنے
ہائے کا اعلان کہے کہ شائع کریں گے مگر مولوی احمد رضا خاں صاحب کی جماعت
میں آنا بھی بل بوتائیں جو اس قدر ہمت و دلہر بھی کوئی مرد میدان ہے۔ و ما توفیقی
الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔ وصلى الله على خير خلقه سيدنا و
مولانا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین۔

لاداعی الخیر، اختر الحسن بدو سید محمد رفیع حسن عفی عنہ چاندپوری ۱۳۶۷ھ بمولد
بارسوا ماہ شوال
۲۴



انجمن ارشاد السالکین

تصنیف لطیف

ترتیل المناظرین حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری ناظم تعلیم
و تدبیر تبلیغ دارالعلوم دیوبند خلیفہ مجاہد حضرت محمد الیہ السلام انشرف علیہ

ناشر

انجمن ارشاد السالکین

۶۔ بی شاداب کالونی حمید نظامی روڈ

شہید الشہداء الخیر المحدثین

باسمہ تعالیٰ حامداً و مصلیاً و مسلماً۔

کیا فرماتے ہیں حضرات علماء دیوبند مدرسین مدرسہ عالیہ دیوبند بڑے
و معتقدین حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی قدس سرہ العزیز رحمہ اللہ
فی الارض فخر الاسلام و المسلمین و حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی قدس
سرہ العزیز رشید الحق و الملتہ والدین امور منسلکہ ذیل میں۔

(۱) مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا نانوتوی
قدس سرہ اللہ نے تحذیر الناس میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبی کا انکار
فرمایا ہے۔

(۲) خاں صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی
قدس سرہ اللہ نے ہم آئندہ تعالیٰ کے کذب بالفعل کو جائز کہتے ہیں اور معاذ اللہ تعالیٰ جو خدا
کو جھوٹا کہے اس حریب کا صرر اس سے جائز کہے وہ کافر کیا فاسق بھی نہیں۔

(۳) نیز خاں صاحب مولانا خلیل احمد صاحب گنگوہی فرماتے ہیں کہ انہوں نے
براہین قاطعہ میں تصریح کی کہ الیس کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ
ہے۔

(۴) خاں صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ جناب مولانا مولوی اشرف علی صاحب دامت
برکاتہم نے حفظ الایمان میں تصریح کی کہ جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو حاصل ہے ایسا تو ہر صحیح اور ہر باطل لکھ کر ہر ماؤ کو حاصل ہے اور ان تمام مضامین کو تمام انہی میں نکالنا ہے اور علمائے عربین شریفین سے کثیر کا فتوے حاصل کیا ہے۔ اب امور ذیل ریاست طلب ہیں۔

(۵) آیا امور مذکورہ واقعی حضرات موصوفین نے صراحت یا اشارۃً بیان فرماتے ہیں اگر میان میں فرماتے تو آپ حضرات کا ان امور کی نسبت کیا اعتقاد ہے جو شخص ایسا اعتقاد رکھے وہ آپ حضرت اور آپ کے اساتذہ کرام کے اعتقاد کے نزدیک کیسا شخص ہے صاف صاف بیان فرمائیے تاکہ حق واضح ہو جائے۔

(۶) جن عبارات کو خان صاحب نقل فرما کر ان مضامین مذکورہ کی صراحت کا ذکر فرماتے ہیں وہ مضامین ان عبارات سے اگر صراحت نہیں تو لڑنا بھی نکل سکتے ہیں یا نہیں۔

(۷) اگر لڑنا بھی ان عبارات کا مفاد وہ مضامین کفریہ نہیں ہیں تو کسی بنگلان مضامین کو صراحت یا اشارۃً بیان کیا ہے۔ بلکہ تو جرو۔

نقل جواب حضرات مدرسین مدرسہ عالیہ حنفیہ دیوبند
بسم اللہ الرحمن الرحیم

کس نیاید بذر سیاہ بوم و رہم از جہاں شوم معدوم
اکابر و مشاہیر سلف پر اپنے اپنے زمانہ میں افترا و ات کا وجہ لکھا جو ظریف النفس اشخاص نے تو ان کو گمراہ کیا مثلاً حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تدبیر یعنی منکر تقدیر مشہور کیا۔ ان قصوں کو سن کر ایک حیرت ہوئی تھی کہ ایسا

مشہور و مقدس شخص کو علم حدیث و فقہ و تصوف جملہ علوم شرعیہ میں اپنے زمانہ میں امام اور ہر خائف کا مقتدا ہوا اور عام و خاص اس کے کلمات و اقتداء سے واقف ہوں پھر یہ کیا قصہ ہے کہ انہیں کے زمانہ انہیں کے وطن میں کسی حاسد و مخالف کے فقرہ میں اگر سب امور سے آنکھیں بند کر کے تقدیر جیسے قطعی و مسلم مسئلہ میں ان کو مخالفت و منکر کہنے کو ایک جماعت کمر بستہ ہو جائے مگر یہ تحریر جو آج بغرض تصدیق ہمارے شد و بد پیش ہوئی ہے اس کو دیکھ کر ہر چند تعجب بھی ہوا مگر اس میں بھی شک نہیں کہ ہماری اس حیرت سابقہ میں بہت کمی ہو گئی تھی کہ احوال سلف کے یاد کرنے سے اس موجودہ تحریر پر ہم کو انصاف سے جس قدر تعجب ہونا چاہیے تھا اس میں بہت کمی رہی۔

اب ہم نہایت اطمینان و خوش دلی و ایمان داری سے اپنے خدا سے علیم و قدیر کو شہادہ قرار دے کر ازل تو یہ عرض کرتے ہیں کہ تحذیر ان سلاسل و مناظرہ عجبہ مصنف مولانا مولوی محمد قاسم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ارشاد اور فتویٰ مرتبہ حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب مدظلہ العالی سے پہلے بخت وادوا کی یہ عبارت ذیل:

عبارت تحذیر الناس

صفحہ ۲۱۱۔ آج اس سے تاثر زانی اور سرباب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت بڑی دہا بھجائی ہے۔

صفحہ ۱۰۳۔ سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو ثروت خاقیت ثانی بلک

التزام ضرورتاً اور تصریحاً ہی مثل انت صنی بمنزلة طردن
من مونی الا انه لا یبی بعدی او کما قال جو بظاہر بطرز مذکور اس
لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے اس باب میں کافی ہے کیونکہ یہ مضمون وہ
تواتر کو پہنچ گیا ہے پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا۔ گو الفاظ مذکور بسند
تواتر منقول نہ ہوں سو یہ عدم تواتر الفاظ وادجود تواتر معنوی میاں ایسا ہی ہوگا
جیسا تواتر اعداد و رکعات قرآن و دوسرے وغیرہ باوجودیکہ الفاظ مشعر تعدد و رکعات
متواتر نہیں جیسا ان کا منکر کافر ہے ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہوگا۔
صفحہ ۱۰ سطر ۱۱ اور خاتمت زمانی بھی اچھے سے نہیں جاتی۔

صفحہ ۱۲ سطر ۳ تا ۴۔ اشارہ شناسان حقیقت کو یہ معلوم ہو کہ آپ کی نبوت
کون و مکان و زمین و زمان کو شامل ہے۔

صفحہ ۱۲ سطر ۱۳ تا ۱۴۔ اس صورت میں مسافات متعدد ہیں اور حرکات
متعددہ منجملہ حرکات سلسلہ نبوت بھی سو بوجہ حصول مقصود ان غنم ذات محمدی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ حرکت مبدل بسکون چولی۔ البتہ اور حرکتیں ابھی باقی ہیں
اور زمانہ آخر میں آپ کے علو کی ایک یہ بھی وجہ ہے۔

عبارات مناظرہ عجیبہ

صفحہ ۱۲ سطر ۱۵۔ مولانا حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمت
زمانی تو سب کے نزدیک مسلم ہے اور یہ بات بھی سب کے نزدیک مسلم ہے کہ آپ
اول المخلوقات ہیں۔

صفحہ ۱۲ سطر ۱۶۔ مولانا خاتمت زمانی کی میں نے تو وجہ اور رائے دیکھی ہے

تخلیط نہیں کی۔ مگر ان آپ گوشہ عنایت و دوسرے دیکھتے ہی نہیں تو میں
کیا کروں؟

صفحہ ۱۲ سطر ۱۱۔ اوّل کے فقط خاتمت زمانی اگر بیان کی بھی تو
میں نے اس کی علت خاتمت مرتبی کو ذکر کیا اور شروع تختہ یہی میں اقتضا
خاتمت مرتبی کا نسبت خاتمت زمانی ذکر کر دیا۔

صفحہ ۱۲ سطر ۱۲۔ اور اگر ختم کو مطلق رکھیے تو پھر خاتمت مرتبی اور
خاتمت زمانی اور خاتمت مکانی اسی طرح ثابت ہو جائیں گی۔

صفحہ ۱۲ سطر ۱۳۔ باجملہ جیسے اخبار قیام زید و عمر خاتمت و معارض
قیام زید نہیں بلکہ مع شی زائد اس کی تصدیق ہے۔ ایسے ہی اس صورت
میں میری تفسیر مع شی زائد مصدق تفسیر مفسران گذشتہ ہوگی نہ مخالف اور
معارض۔

صفحہ ۱۲ سطر ۱۴۔ مولانا معلوم نہیں یہ اعتراض ہے یا عتاب ہے۔ اعتراف
کی تو کوئی بات اس میں نہ تھی اگر نکلا تو حقیقتاً غضب ہی نکلا۔ مولانا خاتمت
زمانی اپنا دین و ایمان ہے۔ ناحق کی تھمت کا البتہ کچھ علاج نہیں سو اگر ایسی باتیں
جائز ہوں تو ہمارے منہ میں بھی زبان ہے۔

صفحہ ۱۲ سطر ۱۵۔ اپنے اعتقاد کا حال تو اول تختہ میں عرض کر چکا تھا۔
جس میں سے تقریر ثانی کے موافق خاتمت زمانی علی الاطلاق منجملہ مدلولات
مطابق لفظ خاتم ہو جائے گی۔

صفحہ ۱۲ سطر ۱۶۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ایسے صفحہ ہم کی سطر ہم سے یکے

صفہ یازدہم کی سطر ہفتم تک وہ تقریر رکھی ہے جس سے غایت زبانی اور غایت مکانی اور غایت مرتبی تینوں بدلات مطابق ثابت ہو جائیں اور اسی تقریر کو اپنا مختار قرار دیا ہے چنانچہ شروع فقرہ سے واضح ہے۔

صفحہ ۵۰ سطر ۳۔ سو پہلی صورت میں قرآن زبانی بدالات التزامی ثابت ہوتا ہے اور ولالت التزامی اگرچہ بارہ تو حوالی المطلوب ولالت مطابق سے کمتر ہو۔ مگر بعد ولالت ثبوت اولیٰ ثبوتی میں مدلول التزامی مدلول مطابق سے زیادہ ہوتا ہے اس لیے کہ کسی چیز کی خبر متحقق اس کے برابر نہیں ہو سکتی کی اس کی وجہ اور علت بھی بیان کی جاوے۔

صفحہ ۵۰ سطر ۱۰۔ غیر بائیں کی کسی جا پڑی حاصل مطلب یہ ہے کہ غایت زبانی سے مجھ کو انکار نہیں، بلکہ یوں کہیے کہ منکوس کے لیے گھماؤ کی آواز نہ چوڑی۔

افضلیت کا اقرار ہے بلکہ اقرار کرنے والوں کے پاؤں حمالیہ لونیوں کی ثبوت پر ایمان ہے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی کو نہیں سمجھتا۔

صفحہ ۵۱ سطر ۱۶۔ بعض حتمی خبر اور حق سے کوئی عقیدہ باطل نہ ہوگا، بلکہ وہ رخصہ جو در صورت اختیار تاخر زبانی و اختلا مع غایت مرتبی پر آنفا کر آتا تھا بند ہو گیا۔ پھر تیسرے غایت زبانی میں مدلول خاتم البین رہی۔

صفحہ ۵۲ سطر ۱۴۔ اور کسی اور نبی کا بعد نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم ہونا درو افتناح بالغیر اس لیے کہ وہاں کوئی نبی پہلے ماعوذ نہیں جو برخانی لازم آئی۔

صفحہ ۵۸ سطر ۱۲۔ مگر معلوم نہیں کہ ان معزل کو مولانا مخالفت اجماع کیونکر سمجھتے ہیں۔ حاجی حضرت مخالفت تو عیب ہوئی جبکہ سابق معنی آخرت زبانی

ہو اسنی مقارن حق و ثبوت غایت زبانی ہیں۔ معارض ہونا کجا۔

صفحہ ۶۹ سطر ۱۔ مولانا اولیٰ تقریر تحذیر پر تو غایت زبانی مدلول التزامی خاتم البین ہوگا اور دوسری تقریر پر مدلول مطابق۔

صفحہ ۶۹ سطر ۶۔ ہاں یہ مسلم کہ غایت زبانی اجماعی عقیدہ ہے۔

صفحہ ۷۳ سطر ۱۰۔ اور افتناح بالغیر میں کلام ہے، اپنا دین و ایمان ہے۔ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں۔ جو

اس میں شامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں۔

فَكَانَ كَذِبًا لَّيْلًا ۖ جلد اول صفحہ ۱۱۸۔ ذات پاک حق تعالیٰ جل جلالہ کی کو

منزہ ہے اس سے کہ تصدیف بعفت کذب کیا جاوے۔ معاذ اللہ تعالیٰ اس کے

کلام میں ہرگز شائبہ کذب کا نہیں ہے۔ بحال اللہ تعالیٰ وَهَنَ اَصْدَقِي وَن

اللہ قیلا۔ جو شخص حق تعالیٰ کی نسبت یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے کہے کہ وہ کذب

برتا ہے وہ قطعاً کافر و ملعون ہے اور مخالفت قرآن و حدیث کا اور مخالفت

کا ہے وہ ہرگز مومن نہیں۔ تعالیٰ اللہ عما یقولہ۔ الظالمون علواً کثیرا۔

اور مولانا مولوی خلیل احمد صاحب کے فتویٰ کے تحت لکھتے

لَوْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو نبی

پر یہ الزام لگایا ہے بالکل بے اصل اور بے۔ میں اور میرے اساتذہ اہل حق

کافر و مرتد ملعون مانتے ہیں جو شیطان علیہ اللعن کیا کسی مخلوق کو بھی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم میں زیادہ کہے۔ چنانچہ ہر ایمان کے صفحہ ۳ میں یہ جملہ

موجود ہے۔ پس کوئی ادنیٰ مسلم بھی فخر غلام علیہ الصلوٰۃ کے تعریف شرف کلا

میں کسی کو حامل آپ کا نہیں جانتا انتہی۔

خال صاحب بریلوی نے مجھ پر یہ محض اتہام لگایا ہے۔ اس کا ساتھ چھوڑا ہو گا۔ یہ کفر ہے مضمون کہ شیطان علیہ اللعن کا علم ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے براہین کی کسی عبارت میں نہ صراحت ہے نہ کنایت۔

عرض خال صاحب بریلوی نے یہ محض اتہام اور کذب خالص بندہ کی طرف منسوب کیا ہے مجھ کو تو مدت العمر کبھی دوسرے بھی اس کا نہیں ہوا کہ شیطان کیا کوئی ولی فرشتہ بھی آپ کے علوم کی برابری کر سکے۔ چہ جائیکہ علم میں یا دہ ہو یہ عقیدہ جو خال صاحب نے بندہ کی طرف منسوب کیا ہے کفر خاص ہے۔ اس کا مطالعہ خال صاحب سے روز جزا ہو گا۔ میں اس سے بالکل بری ہوں اور پاک۔ و کفی باللہ شہیدا۔ اہل اسلام عبارت براہین کو بغیر ملاحظہ فرمائیں۔ مطلب صاف اور واضح ہے۔ حرور علیا محمد و نفعہ اللہ فیہم و نفعہ۔

اور مولانا مولوی اشرف علی صاحب کی بسط البنان کی یہ ملخص عبارت مشفق مہکم سلم اللہ تعالیٰ السلام علیکم رحمۃ اللہ۔ آپ کے خط کے جواب میں عرض کرتا ہوں۔

(۱) میں نے یہ طبیعت مضمون کی کتاب میں نہیں لکھا اور لکھنا تو درکنار میرے قلب میں بھی اس مضمون کا کبھی خطرہ نہیں گذرا۔

(۲) میری کسی عبارت سے یہ مضمون لازم بھی نہیں آتا چنانچہ اخیر میں عرض کروں گا۔

(۳) جب میں اس مضمون کو طبیعت سمجھتا ہوں اور دل میں بھی کبھی اس کا خطرہ

میں گزرا جیسا اور پر معروض ہوا تو میری مراد کیسے ہو سکتا ہے۔

(۴) جو شخص ایسا اعتقاد رکھتا ہے بلا اعتقاد صراحت یا اشارہ یہ بات کہ میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ مکتذب کرتا ہے نفوس قلعیہ کی اذیتیں کرتا ہے حضور سرور عالمؐ فرمائی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی۔ یہ تو جواب ہوا آپ کے سوالات کا۔

میرا اور میرے سب بزرگوں کا عقیدہ اور قول ہمیشہ سے آپ کے انھل المغلوکات فی جمیع الکلمات العلیہ والعملیہ ہونے کے باب میں یہ ہے۔ بعد از خدا بزرگ کوئی قصہ مختصر اب میں اس تحریر کو ختم کرتا ہوں اور لقب بطلان البدیان تکلف للسان عن کا تب حفظہ الامان سے لقب کرتا ہوں والسلام علی من اتبع الهدی۔ کتبہ اشرف علی۔

واقعی انہی حضرات کی عبارات ہیں جنکی طرف منسوب کی گئی ہیں جن میں سے مولانا خلیل احمد صاحب کے فتوے کے سوائے جملہ رسائل متعدد قطع طبع ہو کر عالم میں شائع ہو چکے ہیں۔ جس کو کچھ بھی تامل ہو وہ بلا تامل ان تحریرات کو اصل سے مل کر دیکھ لے اور مولانا خلیل احمد صاحب کا فتوے بھی اصحاب المذاہب میں طبع ہو گیا ہے۔ علاوہ ازیں خود دونوں حضرات سے تصدیق بھی ہو سکتی ہے۔ اب ہم جملہ اہل ایمان کو بذات اللہ اطمینان دلاتے ہیں کہ ان جملہ عبارات میں سے کسی ایک کی نسبت بھی کسی قسم کا خطبائے مذہبائیں۔ اطمینان اور تصدیق کی جو صورت ہے اس سے تصدیق فرمائیں اور یہ عبارات لغوی مضامین کفریہ مذکورہ میں جیسے صاف اور ناہر ہیں معلوم ہے۔

ان عبادات قطیعۃ الثبوت و قطعیت الدلائل کے بعد بھی کوئی ادنیٰ ذمی علم صاحب ایمان ان حضرات کی حرمت ان مضامین خبیثہ کی نسبت کر سکتا ہے۔
جو حلال صاحب بریلوی نے منسوب کیے ہیں۔

اس کے بعد ایمان صادقہ شہادت و القہ یہ عرض ہے کہ ہم نے بفضل اللہ حضرت مولانا قاسم انصاری دالبرگات اور حضرت مولانا رشید الحق والدین کو بچشم خود دیکھا، ان کے اقوال و اعمال عبادات و معاملات کو مدت العشر مشاہدہ کیا۔ ہم نے ان سے زیادہ عالم باعمل، عاشق رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بقیہ طریقی سنت و پابند شریعت نہادی فی الدنیا راغب فی الآخرہ کسی کو نہیں پایا۔ ان کی نسبت کسی دشمن دین و دنیا کا یہ کہنا کہ نفوذ باشر و خداوند متعال سے صدر کذب کو جائز کہتے ہیں یا حضرت سید المرسلین صلوٰۃ اللہ علیہ و علیٰ آہلہ و آلہ وسلم جمیع ان خائست زانی کے منکر ہیں۔ اس امر کی دلیل ہے کہ وہ قائل مفتی رہی بلکہ قائل، اتخذا اللہ ولدا کا سچا جانشین اور پورا وارث ہے اور اس کا سلسلہ نسب بھی اس سے جا ملے تو کیا عجب ہے ان مقدس حضرات کے نزدیک بلکہ ان کے حلقین خدام کے عقیدہ میں ایسا شخص خدا کا دشمن رسول کا مخالفت، ایمان سے خارج لعنت کا مستحق ہے جنہوں نے ان کے اقوال کو سنا ہے ان سے فیض علم حاصل کیا۔ ہے۔ ان کو تو یہ امر ایسا بدیہی ہے کہ اس کے مقابلہ میں تمام کلاب النار کی عور اور ان کی افترا پر وازی آنا بھی اثر نہیں کر سکتی مگر وہ پر سفیدی۔ مگر وہ حضرات جن کو ان کے اقوال و احوال کا سچا علم مقادیر صادقہ کے درپہ سے تھا ہے ان پر بھی ان مشاہدہ ایسے صریح بہتان کا کوئی

اثر نہیں ہو سکتا۔ ان متدسین حضرات کے احوال و اقوال سے جو خدا اور رسول کی اطاعت و محبت ٹپکتا تھا۔ اس کے مقابلہ میں اہل جہنم کے زبانی و عادی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر ۵۰ قصی الامان و انت ظہر جسہ یاد آ رہا ہے جو بالکل بے اصل اور صرف زبانی جمع خرچ اور حصن و حصہ کی ٹپکی ہے اور کوئی بہت ہی حسن ظن سے کام لے تو سمجھ لے جو اپنے مالک سے محبت کا معاملہ کیا تھا، اس سے محبت زیادہ نہیں ہو سکتی۔

جیسے روافض نے محبت اہل بیت کی آڑ لے کر اور ائمہ کرام اہل بیت کو عالم باکان و فیکون کا خطاب دے کر اور ان کے اقوال کو ناسخ احکام نصرمان کر اور ان کو اپنی موت اور حیات کا اعتبار بنا کر اہل حق کو دشمن اہل بیت کہنا شروع کر دیا تھا۔ ویسے ہی اس المبتدعین مجدد بدعات نے حضرت فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الکیب کا منصب تجویز کر کے اور قیامت تک کے سادات کو مومن و جنتی ظاہر کر کے اپنے آپ کو نخب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیا اور تمام اہل حق اور اولیاء اللہ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف و مشہور کر کے دنیا کی سرخروئی کی طعنے میں سوا والوجہ فی الآخرہ بلکہ نے الدارین کو منظور کیا۔

ہر دو حضرات مقدس کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الیہ جہا کی زبانی تحقیقات سامعین کے دل و دماغ میں محفوظ اور ان کی تحریروں سے ملے لوگوں کے پاس موجود ہیں جن کے سنتے اور دیکھنے سے بالہدایت اونی لہیم یقین کر سکتا ہے کہ توحید و رسالت وغیرہ اصول اسلام کی جو تحقیقات ان پر فاضل ہوئی ہیں اہل بدعت مدعیان

حسن بصریؒ اور امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم قدس سرہ میں شمار ہوتے بلکہ مختصر حدیث پر کمال
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاروقی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دشمنان رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دشمنان اہل بیت میں گننے جاتے۔

اس لیے اہل ایمان خواص و عوام کو ضرور ہے کہ ایسے چھوٹے افتراء و ازوئل کی آواز پر کان نہ رکھیں اور مقدمین ہزرگانِ دین کی شان میں کوئی خطرہ بھی دل میں نہ آنے دیں اور خوب سمجھ لیں کہ مبتدعین موجودہ کا دھوکہ روا فضل کے دھوکہ سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ انھوں نے محبتِ اہل بیتِ کرام کو اکڑ بنایا تھا تو انھوں نے محبتِ رسولِ علیہ السلام کی پناہ لے رکھی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس جناب مولانا غلام احمد صاحب سلمہ اور جناب لکھنؤ علی صاحب سلمہ پر جو اس فقرہ خالص نے ہرزگوئی کی ہے سراسر افتراء اور بہتان ہے۔ یہ دونوں حضرات بجز اللہ بقید حیات زینتِ انزائے سندر رشوہ بابت اور اپنے مقدمین اسلام کے سچے باغین ہیں۔ جس کا جی چاہے دیکھ لے اور وہ ان سے تحقیق کر لے۔ ہم کو ان کے احوال و اقوال سے پوری واقفیت اور ان کے اوصاف و کمالات سے پوری آگاہی ہے جو ناپاک باتیں اُن کی طرف منسوب کی جاتی ہیں، ان حضرات کو بفضلِ انشراحِ مات تک ایسا نظرو بھی نہیں آسکتا، اللہ کے فضل سے وہ ان لوگوں میں ہیں کہ جن کے طفیل سے عالم میں سلسلہ ہدایت پائی ہے۔ و سو

کرمہ الاعداء والمغالون۔

ان کی تالیفات متعدد و کثیر و مشہور ہیں، ان کو جس کا جی چاہے دیکھ لے۔
ان کی تالیفات کی نسبت ایسے گندے مضامین کو منسوب کرنا ایسا جی ہے

محبت و افضلیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا انکشاف تو درکنار زبانِ حق
شرع بھی ان کے متعلق نصیب نہیں ہو سکتا اور ان کے اذنان کج ہنر کے
اعتبار سے ان تحقیقات غامضہ حق کو محالاً عینِ رات و بلا اذن سماعت
و لا خطر علی قلب بشر۔ کا مصداق گناہِ سرسختی ہے اس کی مثل بعینہ
ایسی ہی ہے کہ محققین اہل سنت نے دربارہ کلماتِ مرتضوی و فضائلِ امیر
اہل بیت جو تحقیقات و اقصیہ قرآن و حدیث سے استنباط فرمائی۔ و انفسِ غلیم
اللہ تعالیٰ کو ان کا تو خواب بھی نصیب نہیں ہوا، ہاں کیا تو یہ کہ اپنے گلوں نفسانی
اور افراطِ شیطانی کے جوش میں آکر محبتِ اہل بیت کا یہ ثبوت دیکھ کر ان کو عالم
ناکان و مایحون اور ان کی شانِ یحیون مایثاؤن و یحرمون فایثاؤن
اپنی حیاتِ دہشت کے بانکد و غنڈا و غیرہ و غیرہ قرار دے کر اپنے آپ کو
محبتِ اہل بیت اور اہل حق کو دشمن اہل بیت کہنا شروع کر دیا اور فضائلِ مختصرہ
کو آؤ بنا کر خلقتِ اللہ کی راہ مائلے لگے۔ اسی طرح پر مجدد بدعات بلکہ فحشاءِ مبتدعین
کو حضرت فخرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائلِ عالیہ اور کمالات و اقصیہ کی توہما بھی
نہیں لگی۔ اپنی طرف سے اختراع کر کے یومِ کیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عالمِ الغیب
و غیرہ قرار و خطاب دے کر اہل محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آؤ بنا کر
اپنے آپ کو محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اہل حق کو دشمن رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشہور کر کے ہر کراچی فالغہ اللہ علی الناکذاہین۔

ایسے اختراعات کا ذہن اور وسوسہ شیطانیہ کا اگر اعتبار ہو تو کج و ناموس
برخلافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ معتزلہ اور مرجئیہ ہیں اور حضرت امام شافعی رحمہ اللہ حضرت

جیسا کسی بے حیا بدوین نے لا تقربوا الصلوة کو دیکھ کر کہہ دیا تھا کہ نماز کی نعمت کلام مجید میں موجود ہے۔ نعوذ باللہ منہ۔

اب ہم کو امور مستفسرہ کے متعلق کچھ عرض کر کے کی حاجت نہیں رہی۔ مگر محض بغرض ترویج و تحقیق ہر سوال کے متعلق ہندو صداقت و ایمان داری سے کچھ کچھ عرض کیے دیتے ہیں۔

۱۔ محمد زین العابدینؑ میں ختم زانی کا انکار کیا گیا کہ اس کا ثبوت دلائل تخریجیہ اور دیگر تحریرات حضرت مولانا قدس سرہ میں بوضاحت موجود ہے اور مستحکم ختم زانی کو کافر فرمایا ہے۔

۲۔ حضرت مولانا انگلوہی قدس سرہ کا کوئی فتوے ایسا نہیں جس میں کذب بالفعل باری تعالیٰ نعوذ باللہ واقع یا ممکن الوقوع فرمایا ہے بلکہ ایسے عقیدہ کو اپنے فتوے میں مرتجع کر تحریر فرمایا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حق سبحانہ کا جھوٹ بولنا محال ہے۔

۳۔ مولانا غلیل احمد صاحب نے ہرگز اس کی تصریح نہیں فرمائی کہ علم الہیں نعوذ باللہ علم حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ اور بڑھ کر ہے اور نہ ان کا یہ عقیدہ ہے۔ ایسے عقیدہ کو مولانا مسلمہ باطل اور کفر فتنے ہیں۔

۴۔ مولانا اشرف علی صاحب نے یہ مضمون مرتجع غلط اور کفر کسی تحریر میں نہیں لکھا کہ نعوذ باللہ آپ کا علم غیب سچ و باطل بلکہ ہر ہر جانور کی برابر ہے۔ ایسے مضامین علماء برہین شریفین کو لکھنا اور شمس حاصل کرنا سخت بے حیائی اور سراسر افتراء ہے۔

۵۔ یہ مضامین کا ذکر کفریہ حضرات موصوفین نے کسی کتاب میں صریح یا اشارۃً کبھی ہرگز بیان نہیں فرماتے جو ایسا عقیدہ رکھے وہ ہمارے بزرگوں کے اعتقاد میں ضال و مضل ملعون کا فرد بدین جنہی مرتد ملحد اور اس شیطان کا بھی استاد ہے جو اکابر دین اور اولیاء اللہ کی تکفیر کا دلدادہ ہو۔

۶۔ جن عبارت سے مجدد البدعات اپنے مضامین افتراء اور افتراء کردہ کو بالقرع ثابت کرتے ہیں ان سے اشارۃً اور لہذا بھی قیامت آگے وہ مضامین اہل فہم و انصاف کے نزدیک ثابت نہیں ہو سکتے۔ ان ایسا ثبوت تو ہو سکتا ہے جیسا کسی نے کہا تھا۔ غین باز برکت عین باز برکت میرا نام محمد خیرست شاعر باطنین بیہودہ کوئی مستران گفتن اگر قوتے داری بگو درستے داری بیار۔

اگر تفصیل منظور ہو تو اسباب الدار فی ترویج اقوال لا خیال اور ترویج البیان فی حفظ الایمان ملاحظہ فرمایا جاتے اس میں نہایت وضاحت کے ان عبارت کا مطلب بیان کیا گیا ہے۔

۷۔ ان مضامین مستفسرہ کفریہ کا اثر نہ تحریرات مستولہ میں ہے اور نہ ان حضرات کی تحریرات باقیہ اور دیگر تالیفات میں کہیں نہ اور نہ ان حضرات یا مفسرین یا اصالتاً یا تمنا میں ایسے مضامین شبیہ کا کسی تقریر یا تحریر میں اصطلاح نہیں اور نہ ان کے اتباع میں ان مرتجع کفریات کا کوئی مستفید ان حضرات پر ایسے لغوایات کا افتراء اس قدر بے اصل اور جھوٹ ہے کہ نادان یا جاہل متقدمین پر طوبی کہ تو میں نہیں کر سکتا مگر بر طوبی فان بھی خوب جانتے ہیں کہ یہ یادوں کی کار سازی ہے جس کی اصل

کچھ بھی نہیں، جس کا مقبران شاد اللہ دنیا میں ناکامیابی اور آخرت میں خسران ہے۔ اعاذ باللہ والاسلمین من ذلک واللہ تعالیٰ هو الموفق والمہین

بالجملہ ہمارے اکابر پر اور ہم پر اہل برعات کے یہ وہ اتہامات ہیں جن سے ہم بے غفلتہ تعالیٰ بالکل بری ہیں۔ مجتہد اور امور کے بھی، فتر کیا جاتا ہے کہ علمائے دیوبند غیر مقلد لاند مذہب گلابی دہائی ہیں۔ اس سے بھی مقصود صرف مسلمانوں کو بدین کرنا ہے۔ حالانکہ ہم لوگ مجدد اللہ تعالیٰ کے پختہ متوفی ہیں۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ العزیز نے قدیم قرأت فاتحہ خلعت الامام کے بارہ میں رسالہ الدلیل المحکم علی عدم قرأتہ التامہ المرقوم اور بیس رکعات تراویح کے ثبوت میں حضرت مولانا موصوت نے مصلح الترویج ایسے عجیب غریب رسالے تحریر فرمائے کہ ان کی غوثی دیکھنے سے متعلق ہے۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ العزیز نے قرأت فاتحہ خلعت الامام کے عدم جواز میں رسالۃ ہزات اللہ کی وہ لاجواب رسالہ تحریر فرمایا کہ جس کو مصنفین اہل حدیث نے بھی عزت کی نظر سے دیکھا۔ پھر عدم جواز جمعہ فی الترمذی کے بارہ میں اوّلیٰ العربی ایسا بے نظیر رسالہ تحریر فرمایا کہ حضرت مولانا مدرس جی کا حق تھا۔ غیر مقلدین زمانہ نے خبیث پیش کیا کہ قرآن میں جو اوقات لکھے ہیں، سب غلط ہیں، ان کا جواب بھی حضرت مولانا محدث نے تحریر فرمایا۔

غیر مقلدین کے مسائل مشورہ رفقہ میں۔ آئین باجمہر قرأت خلعت الامام قصداً قاضی ظاہر و باطن میں نافذ ہوئی ہے۔ وقت نظر نشین تک ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

جن مسائل پر غیر مقلدین کو ناز تھا ان کا جواب اولہ کاملہ حضرت فخر احمد مین و مولانا مولوی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم درس اول مدرسہ عالیہ دیوبند ارشد تلامذہ حضرت تاجم لکھنؤ فی جسد اللہ تعالیٰ نے لکھا پھر اس کے جواب لاجواب مصلح الاولہ کا جواب الیضاح الاولہ ایسا لاجواب تحریر فرمایا جو آج تک لاجواب ہے۔ غیر مقلدین زمانہ کے شرے بڑے معرکہ الامارہ مسائل کے ایسے دندان شکن ہی نہیں بلکہ تحقیقی جوابات دیے ہیں جن کی غوثی دیکھنے ہی پر موقوف ہے۔ پھر دیہات اور گاؤں میں جمعہ نہ ہونے کے بارے میں غیر مقلدین کے چند رسائل کا جواب احسن التقریرے تحریر فرمایا جو عالم میں مشہور ہے۔ غیر مقلدین کے بڑی مایہ النفر کتاب نظر البین کا جواب فتح البین جناب مولانا نافو قوی قدس سرہ العزیز کے شاگرد رشید مولانا موصوت علی خاں صاحب مراد آبادی نے دیا۔ غیر مقلدین کے دس سوالوں کا جواب مولانا مولوی محمد حسن مینا دیوبندی نے تحریر فرمایا۔ پھر قرأت فاتحہ خلعت الامام کے عدم جواز کے بارے میں ایک نہایت مفصل کتاب ام العسکران تحریر فرمائی۔

ان کے علاوہ کثرت سے متعدد مقام پر ان حضرات کے مدام نے غیر مقلدین و باہرہ سجدہ سے تقریری مناظرے فرمائے اور کھڑے ہیں جہاں مدعیان غیثہ کی جان لٹتی ہے اور ہارنے سے جواب تک بھی نہیں دیا جاتا۔

مسئلہ: آخر خدائے ذوالجلال کو جان دینی ہے کیا اس کا نام لاند مذہبیت غیر مقلدیت و اہست نجدت ہے کچھ تو خدا سے شرف مانا چاہیے اور غور کرنا چاہیے اٹا چور کو ترال کو ڈانٹتے جن صاحبوں نے حقیقت کے نام کو بدنام کیا اور شرے لکھا،

دوہ تو مقلد ہونے کا دعویٰ کریں اور جو واقعی اصلی ہے حنفی ہوں غیر مقلد وہابی
 وغیرہ سے بدنام کیے جاتیں۔ اب یہ معلوم حنفیہ ان کی اصطلاح میں کس چیز کا
 نام ہے۔ کیا کوئی مسلمان حنفی کا مضمون اس کے سوا سمجھتا ہے کہ وہ امام صاحب
 رحمہم اللہ تعالیٰ کے فقہ پر عمل کرے۔ حنفی عقائد کی موافق اعتقاد رکھے۔

مسلمانو! ہم اعلان سے عرض کرتے ہیں کہ فقہ حنفی ہمارا اصول اور عقائد
 حنفیہ ہمارے عقائد۔ بنائے جماعت اگر سمجھے ہیں تو ہمارا فتوے مذہب حنفی کی
 کتابیں بتوڑ کر یا کتب کے خلاف اور ہمارا کوئی عقیدہ کتب عقائد و کلام کے خلاف
 ثابت نہ کرے۔

ہم بفضلہ تعالیٰ سمجھے ہیں۔ ہمارا مخالف یہ کبھی بھی ثابت نہیں کر سکتا کہ ہمارا
 عمل اور فتوے فقہ حنفی کے اور عقیدہ عقائد حنفیہ کے خلاف ہو۔ اگر چاہے
 اور ایمان رکھتا ہے تو ثابت کرے در مسلمان بنائے جملہ مخالفین کو کاذب
 اور ہم کو سچا حنفی سمجھیں مگر ادا ہے کہ ہم امام صاحب رحمہم اللہ تعالیٰ کے مقلد
 ہیں۔ جو بات کہیں یا تو امام صاحب سے یا ان کے اصحاب یا اصحاب اصحاب
 یا اصحاب فتاویٰ متون شروح سے اول کسی روایت مخالف کا منقہ یا ہونا ثابت
 ہو۔ پھر ہم پر اعتراض فرمائیں ہم ان مثلاً اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر توبہ کر لیں گے
 مگر خداوند عالم نے وہ ہاتھ اہل بدعت میں پیدا ہی نہیں کیا۔ وہ خود فقہ سے
 برگشتہ ہیں، ان کو فقہ کی خبر ہی کب ہے جو کسی کا موافق یا مخالف بنوایا ان
 کریں۔

اور اگر کسی مسئلہ میں دو روایتیں ہوں اور تصحیح بھی مختلف ہو یا فتویٰ بھی

دووں جانب ہی اس میں ایک جانب پر عمل کرنے میں کسی کی مجال ہے جو
 اعتراض کر سکے بھول اللہ و توفیق کوئی صاحب یہ بھی نہ فرما سکیں گے کہ ہمارا اصول
 ہمارا روایت منصفینا ہمارا جرح یا غیر مفتی بہا ہو۔ پھر بھی ہم کو غیر مقلد نگاہی وہابی
 کیا جاوے تو مسلمان غور خیال فرمائیں کہ یہ الزام کس پر صحیح ہے۔ وجہ تقلید
 شخصی میں حضرات اکابر مولانا فاضل دہلوی و حضرت مولانا الہوئی قدس سرہما اور
 حضرت مولانا محمود حسن صاحب فخر الفرائدین و طبرہم نے تحریر فرمائی ہیں۔ برائے نقل لکھے
 اور پھر بھی غیر مقلد یا العجب وخصیۃ الادب صاحب یوم الحساب۔

علیٰ ہذا القیاس ہم پر یہ الزام کہ بزرگان دین کو نہیں ملتے کس قدر بے اصل
 الزام ہے۔

حضرت حاجی اندو اللہ صاحب قبلہ ہاں تحقیق مجاہد کی قدس سرہم
 سے تمام اکابر اہل اصغر علیا۔ دیوبند مرید سب بفضلہ تعالیٰ ذکر و شغل خود
 صاحب سلاسل پیری مریدی کرتے ہیں۔ ان کے شجرہ منظم سلاسل سے
 پیچھے ہڑتے موجود پھر بھی وہ لوگ بزرگوں سے معذور ہوں۔ جاتے تعجب ہے۔
 اہل اسلام خوب سن لیں کہ جملہ سلاسل کے بزرگان دین ہمارے مقتدا
 پیشوا ان کی محبت فرماتے نہایت ان کی کرامات ثابت ان سے نفی عدالت
 شفاعت اور جہد کی علامت یہ ہمارا اعتقاد ہے۔ اہل بزرگوں کو نبی نہیں سمجھتے
 ان کو خدا یا خدا کی مالک نہیں سمجھتے ان کو دربار خداوندی میں شفیع اور وسیلہ مانتے
 ہیں کا رضاء عالم ان کے قبضہ و قدرت میں نہیں سمجھتے کہ وہ جو چاہیں کریں جس کو
 جو چاہیں دیں یا نہ دیں۔ ہاں جس سے خداوند عالم جس کام کو چاہے لے لے یا امر

خدا سے ذوالجلال کو شاہد بنا کر عرض کرتا ہوں کہ ہمارے توبہ وہ اکابر و اصاغر و حضرت والد ماجد فخر الاسلام و المسلمین مولانا امروسی الحاج المحافظ عمر قاسم انوار ترمذی حضرت شیخ الاسلام و المسلمین اسحاق انور شہناشاہ مولوی الحاج المحافظ شہید محمد صاحب گنگوہی قدس سرہما اور جن تدر مدرسین و مصلحین و مہربان مدرسہ عالیہ دیوبند ہیں۔ سب کے یہی عقائد ہیں جو مومنوں میں مذکور ہوئے ہیں ہمارے عقائدین نے جو ہم پر بلا وجہ بہتان بند کرنا ہے اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت فرما دے اور جن عبادات تحذیر الناس و برابہن قائلہ و حفظ الایمان کی نسبت خان بریلوی نے افتر کیا ہے۔ ان کا صحیح مطلب رسالہ السحاب الہدیٰ فی توضیح اقوال الاشیار و توضیح البیان فی حفظ الایمان میں ملاحظہ فرمائیں۔

محمد احمد مسموع مدرسہ عالیہ دیوبند ابن حضرت مولانا محمد قاسم نقوی قندھار و اعتقاد ہے۔ قندھار و العزیز

محمد مسعود احمد عفی عنہ ابن حضرت مولانا مولوی رشید بید صا قسوس العزیز و کنگوہی

کافی باللہ شہید اس کہ ہم غیر مقلد و وابی بزرگوں کی عظمت کے منکر نہ ہمارے ذوالجلال کے جھوٹ کو معاذ اللہ تعالیٰ نہ ممکن الوقوع کہیں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم و فضل میں کسی مخلوق کو مساوی کہنے والے بلکہ سرور پرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم زمانی کے ساتھ خاتم جہد کمالات بشر کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اہل اسلام ہمارا کسی جانب سے بالکل مطمئن ہو جائیں۔ مدرسہ عالیہ دیوبند کے جامعہ تنظیمیں و مدرسین اصولاً و فروعاً بقول تعالیٰ حنفی ہیں خان بریلوی

نے خود اپنے علم و دیانت جن عبارات کا غلط مطلب بیان کر کے خلعت کو گمراہ کیا ہے ان کا صحیح مطلب السحاب الہدیٰ اور توضیح البیان میں ملاحظہ فرمائیں۔ ان رسائل کے مطالعہ کے بعد ان مت اللہ تعالیٰ ہر طالب حق کے العینان کی امید ہے۔ واللہ تعالیٰ هو الہادی الی الصواب۔

احقر حبیب الرحمن عفی عنہ مدظلہ العالی جہتم مدرسہ عالیہ دیوبند۔ بندہ نے خان بریلوی کے تمام الزامات کو بغیر دیکھا۔ ان کی بنا۔ محض نفسانیت پر پائی چنانچہ عبارت منقولہ تحذیر الناس و ملاحظہ مجاہد سے ظاہر ہے ان کے علاوہ قبلہ نما جو ۱۲۵۹ھ میں تحریر ہوا اگر حضرت مولانا مولوی مرحوم مغفور کی آخر القضاہت ہے۔ اس کی بھی چند عبارتیں نقل کرتا ہوں جن سے ختم نباتی حراش ثابت ہوتا ہے۔

اگر کلام اللہ شریف کلام خدا ہے اور بیک حکم عقل انصاف کلام خدا ہے تب تو اس میں آپ کو خاتم النبیین کہہ کر بتلادیا کہ آپ سب انبیاء کے سردار ہیں کیونکہ جب آپ خاتم النبیین ہوئے تو یہ معنی ہوئے کہ آپ کا دین سب دینوں کا آخر ہے اور چونکہ دین ممکن نہ خداوندی کا نام ہے تو جس کا دین آخر ہو گا وہی خاتم النبیین ہو گا۔ اسی کا حکم آخر رہتا ہے جس ۸

العقد و دوست ایک سوئے حبیب رب العالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم بالاصالت کسی کو جہالت نہ ہوئی۔ ص ۶۱۔

وہ ایسے ہی مجدد علوم اور مجدد کمالات علیرتبہ میں اور سب سے اول ہو گا۔ گو وقت تعلیم اس کے علوم و دقیقہ کو ذہن بعد میں آئے۔ پھر جب یہ محال

کیا جائے کہ حکومت ہے علم احکام متصور ہی نہیں اور اس لیے حکومت علماء ہی کا کام ہے جو انبیاء کو حکام اور نائب خداوند ملک علام کنا پر شے گا اور چونکہ خدا تک ہے واسطہ کسی کو رسائی نہیں جو نبی رتبہ میں سب میں اول ہوگا اس کا رتبہ یعنی اس کے احکام کا اعتبار زمانہ سب میں آخر میں گئے۔ کیونکہ ہنگام مراعضہ جو موقع فصیح حکم حاکم ماتحت ہوتا ہے۔ حاکم الادست کے حکم کی نوبت آخر میں آتی ہے۔ فرض اس وجہ سے مصدر معلوم کے احکام اور معلوم تک نوبت بعد میں آئے گی اور اس طور اس کے دین کا نسبت اور ادیان ناسخ جو انطور میں آئے گا۔ (ص ۶۲، ۶۱)

تو لا جرم دین خاتم الانبیاء ناسخ ادیان باقیہ اور خود خاتم الانبیاء سرور انبیاء افضل الانبیاء۔ ہو گا۔ ص ۶۳۔

حضرت مولانا مرحوم کی تصانیف میں اس قسم کی عبارات کج بخت موجود ہیں۔ مثلاً مؤثر از خدا و اسے والد کے ازبیدارے کے طریقیہ پر چند سطور عرض کر دی ہیں۔

آیا کوئی مسلمان ہے جو ان عبارات کے بعد بھی یہ کہ سکے کہ حضرت قاسم العلوم و انجیرات سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم انبیاء ہونے کے منکر ہیں۔

اور باریں قاطعہ اور حفظ الایمان اور حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ العزیز کی نسبت خاں صاحب نے جو اتہامات تصنیف فرماتے ہیں۔ ان کے متعلق رسالہ الحساب المدبر فی توضیح اقوال الاخیار اور توضیح الایمان فی حفظ الایمان

لاحظہ فرمایا جائے۔ ان کے ملاحظہ سے۔ امران شامہ تعالیٰ واضح ہو جائے گا کہ جو اتہامات خاں صاحب کے لغو اور بیجا ہیں، ان عبارات کا رد مطلب ہو ہی نہیں سکتا۔ جو خاں صاحب بیان کرتے ہیں، جن مطلب کفر کی تصریح کا دعوے ہے وہ ہزار و سالیٹ بھی نہیں کر سکتے۔

باجملہ اہل اسلام بالکل مطمئن ہو جائیں کہ خاں صاحب اہل بدعت نے جو اتہامات اکابر اہل اسلام دیوبند کی طرف منسوب کیے ہیں بالکل بے اصل اور لغو ہیں۔ علماء دیوبند کچھ اور کچھ حنفی ہیں۔ بزرگان دین کے ماننے والے ہی نہیں بلکہ خود بغض اللہ تعالیٰ بزرگ اور اولیاء کبار میں داخل تسلسل اوریت میں شامل ہی نہیں، بلکہ خود صاحب سلسلہ ہیں۔ میان جیسے سلسلہ علم ظاہری ہے۔ احمد شہر تعالیٰ کہ تعلیم باطنی کا فیض جمی دے دے ہی جاری ہے۔

جہاں درگاہوں میں کتابوں کا درس اور مطالعہ ہے تو جہروں میں ذکر و شغل مراد ہے۔ یہ حضرات جامع شریعت و طریقت قبیح سنت ہیں۔ ان کے غیر متقدم و باطنی راضی خارجی اور آج کل کے بدعتی سب ناراض ہیں اور طریقت کے بہتان مسلمانوں کو ان سے متفرق کرنے کو اہل بدعت تراشتے ہیں۔ اگر آپ بھی کسی صاحب کو کوئی غلطی باقی ہو تو کچھ خود ملاحظہ فرمائیں۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ہماری عرض کی ہم سے زیادہ تصدیق فرمائیں گے۔
بندہ محمد رفیع عفی عنہ ابن شہید خدا اعلیٰ المرتضیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ
خادم طلبہ دارالعلوم نبوی دیوبند۔ امامہ اللہ تعالیٰ
بندہ ہجو خان نے محمد شاد ان حضرت قدسی صفات کی تصانیف کو بجزات

مراسم مطالعہ کیا اور جہاں تک قسم لے بارائی دمی میں لے ان کو خوب سمجھنے کی کوشش کی۔ اور کو مخالفین کے اعتراضات بھی بغور دیکھے اور سنے، لیکن خدا کا ہزار بار شکر ہے کہ ان حضرات کے دامن تقدس کو ان خرافات سے پاک پایا جو ان کی طرف نسبت کیے گئے ہیں اور جس تندہ مخالفین کی کارکنہ خیال سنیں اسی قدر اپنے حضرات سے حقیقت بڑھتی گئی، چنانچہ بحول اللہ وقتاً بندہ اپنے دائرہ فہم کی موافق ان معنایں کا مطلب بتانے کے واسطے شخص کے مابجہ میں تیار ہے جن کو مخالفین نے اپنی سفاہت سے مخدوش ٹھہرایا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ ان حضرات کی نسبت جس طرح کی مبتنان بنیدیاں کی گئی ہیں، ان سے پہلے بھی اسی طرح کے افرعہ قاعدہ حضرت شیخ ابکر محی الدین العزلی اور امام عبدالوہاب شمرانی وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے متعلق حاسدوں نے مشہور کیے ہیں جن کا وحسنہ لسان نشان کتاب الیوانت والکواسر وغیرہ میں مل سکتا ہے لیکن نذا کا شکر ہے کہ ان کو اس قسم کے حلوں سے کچھ گزند پہنچ سکا اور نہ مہارے اکابر کو نفعم الخفاق واللہ الخوفق۔

مذہبِ توحید کے مختلف ائمہ

ہمارا اور ہمارے بزرگوں کا یہی اعتقاد ہے
نبی و خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارا ہی اعتقاد ہے کہ وہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،
درسِ سرور عرب ہیں دیوبند
ساکت بزرگوں کا وہی اجتہاد بھی عقیدہ ہے۔

ہمارا اور ہمارے مقدس بزرگوں کا یہی عقیدہ ہے۔
احقر لکھنؤیان گل محمد خان مدرس
مدرسہ عالیہ اسلامیہ دیوبند
ہمارا اور ہمارے مقدس بزرگوں کا یہی عقیدہ ہے۔

وہدایح و فیہ السداد - ۱۲ -
شائق احمد غفرلہ

فقیہ اصغر حسین جیسی حنفی مکتبہ العلوم دین
 جلاؤ گاتے بزرگوں کا یہی عقیدہ ہے
 محمد بن مرس والہ العلوم دیوبند
 ہمارے بزرگوں کا یہی عقیدہ ہے۔
 منظور احمد

مدرس العلوم دیوبند
ہمارا اوز جائے بزرگوں کا یہی اعتقاد ہے
خاکسار سراج احمد شیدی عفی عنہ
خادم العلوم دیوبند
جائے بزرگوں کا یہی اعتقاد ہے۔
ادی جن مبلغ احکام اسلام
مفتاب العلوم دیوبند
پیشک بندہ کا اور اپنے بزرگوں کا
یہی عقیدہ ہے۔

بند محمد را بهیم عفی عنہا
 میرس مرشد مرید دیوبند
 چارے بزرگوں کا یہی اعتقاد ہے
 بندہ علا محمد الہیاتی
 خادم علماء دیوبند

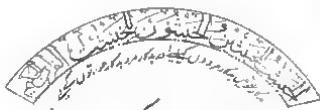
خادم دارالعلوم دیوبند
 ہمارا اور ہمارے بزرگوں کا یہی عقیدہ ہے
 خادم الطبع محمد اعجاز علی ٹھٹھارہ
 مدرس دارالعلوم دیوبند
 ہمارا اور ہمارے بزرگوں کا یہی عقیدہ ہے
 عبدالحق بن دیوبندی عفی عنہ
 مدرس دارالعلوم دیوبند
 ہمارا اور ہمارے تمام اکابر کا یہی عقیدہ ہے
 اور حق ہے۔ بندہ محمد علی انصاری کمالیہ
 ولوالدیہ خادم طبع دارالعلوم دیوبند
 ہمارا اور ہمارے تمام اکابر کا یہی عقیدہ
 ہے اور حق ہے۔

احقر الزمیں تیرے حسن
مدرسہ دارسہ دیوبند
جہان سے بزرگوں کا اہل بھی عقیدہ اور
میں طرقت ہے۔ احمد امین مفتی صاحب
خادم مدرسہ عربیہ العلوم دیوبند

ہمارا اور ہمارے بزرگوں کا یہی اعتقاد ہے۔ بندہ رشید احمد عفی عنہ
خادم دربار رشید عالم تدریس گلگویی
ہمارا اور ہمارے اکابر کا یہی اعتقاد ہے
اور یہی عقیدہ اہل حق کا ہے۔
بندہ محمد انور عفا اللہ عنہ کٹھیری
اشہد انہ معتقدانہ معتقد مشائخنا
بندہ سید حسن عفا اللہ عنہ حسنی
چاندرپوری مدرس دارالعلوم ندوہی دیوبند

المشتر

بندہ سید محمد رضی حسن ابن رشید علی اسلمہ رحمہ اللہ تالی جویا



تہذیب و تعلیم کے لیے دارالعلوم دیوبند کا مقصد ہے

تہذیب و تعلیم کے لیے دارالعلوم دیوبند کا مقصد ہے

تسلیف لطیف

رشد الی نظرین حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندرپوری ناظم تعلیمات
دہلیہ تبلیغ دارالعلوم دیوبند و تبلیغ مجاز حضرت سید ابوالحسن علی ہاشمی

ناشر

انجمن ارشاد المیلین

۶۰ بی شاداب کالونی جمیلہ دیوبند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جملہ اہل اسلام کی خدایات عالیہ میں عرض ہے کہ اگر کسی شخص کی نسبت کوئی
دوسرا شخص کوئی بات کہے تو اس میں کوئی بطلان یا احتمال بھی ہو سکتے ہیں
کہ قابل دوسروں کی مراد سے پورا واقعہ نہیں ہو گا۔ یا اس کا قول کسی ذاتی عرض
یا عداوت پر مبنی ہے وغیرہ وغیرہ۔ متعدد وجوہ مخالفت پیدا ہو سکتی ہیں مگر
جب کوئی شخص خود اپنی نسبت کوئی بات کہے اور پھر وہ مجنون یا دلا سٹری بھی
نہ ہو بلکہ علم و فضل و عقل و دانش سے بھر پور مجدد وقت ہونے کا بھن مدھی ہو،
اور معتقدین ہزار خوشی اس مبارک لقب کو منہ بھر بھر کر لیتے ہوں تو ایسے
شخص کا کلام اس کے اور اس کے متبعین ہوا خواہ بیدلہ غلاموں کے حق میں
کیونکہ قابل قبول اور محبت نہ ہو گا۔ ایسا مسلم شخص اگر کوئی فتوے اپنی مہر خاص
سے منون فرما کر شائع فرما دے پھر وہ اور اس کے معتقدین بھی باند نہ ہوں۔
تو کہہ سکتا ہے اَللّٰہُ اَنْ یَّعْزِلُوْا مَا لَکُمْ تَفْعَلُوْنَ کہے کیسے متحق نہ ہوں گے
یا دوسرے شخص اگر اس کے اس فتوے اور حکم کو ظاہر کر دے تو کیا شرعاً قانوناً وہ
مجرم ہے یا کوئی شخص اس کو غیر مذنب کہہ سکتا ہے۔

ناظرین غالباً ایسے عین ہوں گے کہ آخر وہ کیا سر بستہ ازبے جس کا آج
افشا ہوتا ہے۔ وہ کس عصمت اور عفت تاب کی اندرونی انگشت ہر حالت

ہے جہاں نے کسی سے بغیر پرہے سمجھے کہیں کہ دی یا لکھ دی تھی جس کے ظاہر کرنے کی دیکھی جاتی ہے۔

آج وہ کیا قیامت خیز واقعہ ہے جس کے ظاہر کر لے پر قیامت برپا ہونے کا اندیشہ ہے۔ کیا آج مال باپ زن و فرزند عزیز و اقارب ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے۔ لطفِ حور سے پہلے ہی اسباب منقطع ہو جائیں گے، نسبی اولاد و دلائل اقرار دی جائے گی۔ پاکدامنوں کو زانی اور زانیہ کہا جائے گا۔ کیا یہ تمام نکاح بیاد حیوانات کی حرکات سے بھی زیادہ شرمناک و رسوا کن خلافتِ نبوت ہوں گے یا کسی بے درو نے مسلمانوں کی اس ظاہر ہی بتا ہی اور براہِ اہلِ اتفاقی پر بھی بس نہ کیا کیا کوئی آج یوں کہنے کو کہے کہ مسلمان جہاں دین کی طرح قواعد و مسائل کے عادی ہو گئے۔ ان میں برے نام جو لغت تھی کیا اس کو بھی خیر یاد کہنے کا دل آئیگا۔

آخر کیا نیاست برپا ہونے کو کہ یہ غزوہ سالِ اسبابِ قدر سے جائزاد ہوا اہلِ اسلام کے پاس باقی سے یہ بھی جو بھلا داری برتنے کے شاہِ خزانہ میں جمع ہو جائے گی۔ خدا نخواستہ کیا سب مسلمان کافر مرتد ہو گئے۔ العیاذ باللہ العظیم۔

کیا کہیں بریلوی مجددِ مائے حاضر نے کوئی نیا فرقہ کریمین شریفین سے حاصل کر لیا ہے۔ ابھی تو وہ حج کو بھی پھر نہیں گئے۔ ماجر کیا ہے۔ ابھی تو وہ تمام احمدیوں کو اپنی اور اپنے معتقدین کی گردنوں پر چلا چکے ہیں۔ ابھی تک تو وہ الٹیکٹر کا برہنہ ختم نہیں ہوا ہے اور ایسی کی خواہیں نظر آتی ہیں کہ احدی اللہ

والسعدین اور سوار ہو گیا۔ ۳۶ برس کی لڑکی ہوئی ببل کے سینہ میں کاٹا بھر کھڑا ہوا۔ یہ کیا باخیزاں پہلی ہے کہ ہمارے کڑے شرع ہو گئی۔ چمک ببلِ بانوان کہاں پہلی گئی وہ دُنیا بھر میں نگہاری کے بتائے سفید اور صاف دیکھنے میں بہت بڑے وزن میں نہایت خفیف اور لمبے وہ تو اسود لہفہ ہی کی تاب نہ لے سکے۔ اور اپنا اور اپنے تمام گروہ کا کفر علما تسلیم کر لیا کہ اختلاۃ السعدین نے خاک میں ہی ملا دیا اب اٹھا کر لے اور کون اٹھائے گا۔ عرب کا تو وہ شاید اب نام بھی نہیں گئے۔ بالخصوص مدینہ طیبہ کا کیونکہ وہاں قرآن کی پوری تلمیح کھلی گئی۔ اور کہ معظمہ کے حضرات تلا بھی واقعہ ہونے لگے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ جنابِ صاحبِ مہی کا کوئی فتوے ہاتھ لگ گیا ہے جس سے پہلے بتا ہے خانِ خاناں کی فائدہ دیرانی ہو گئی اور بر جوانی کی کسائی آنکھوں کی ٹھنڈک موتیا بندہ کے ہوجانے سے نصیب ادا ہو گئی ہے، گو تو یہ نصیب ہرنی تو تقریباً خالی ہے لیکن ہاتھ اب تو وہ وقت بھی گیا کہ تجدیدِ نکاح ہی کر لیتے۔ پس ہے اِنَّ شَاہِدَكَ هُوَ الْاَكْبَرُ صادق ہو گیا۔ سنت کی مخالفت بدعت کی محبت کا یہی نتیجہ ہونا تھا کسی نے کیا کہا ہے۔

مباد اول آلِ نسر درایہ شاد

کو از ہر دنیا دہر دین بر باد

یہ مضمون واقعی عجیب و غریب ہے۔ مخالفین تو مخالفین ہی ہیں۔ جتنا خان صاحب کے موافقین بھی ایک دفعہ دن ہی میں مارے دیکھ لیں گے یہ طلسمِ ہوشِ رُبا جس وقت کھلے گا۔

لَا تُدْرِكُهُ الْأَنبُوتُ مِنْ الْجَبَابِغِ وَابْتِغَاءُ بَابِهِ رَضَا جَبِيَّةً وَنَظَرٌ بِمَا مَظْهُورٌ بِمَا فِي يَدِ الْكُفَرِ
 کے سامنے ہو جائے گا۔ ہر برائی تمنا کے حق و حق میدان میں حیران و
 سرگردان نظر آئے گا۔ یہ تمام کوششے ایک بریلوی مداری کے ذریعے پہنچے پر
 نظر آجائیں گے۔ ناظرین! وقت خرب ہے۔ کہ جس شخص میں ذرا بھی ایمان ہے
 الفیاض! الفیاض! پکار اٹھے گا اور بریلی کے سوداگری محلہ کی طرف منہ کر کے
 بھی نہ سوسے گا خاں صاحب سے جو کچھ مرہا یہ کفر و فساد خرید رہا ہے سب
 اس منڈی کفر میں واپس کرے گا! آخر کیا فرستے کیا حکم ہے۔ یہ قیامت
 تو آ کر ہی پہنچے گی! إِنَّ الْمَوْتَ الْآخِرَ يُؤْتِيهِمْ وَمِنْهُ لَا يَخْلُتُونَ
 اور ٹریش مزار پھینکا ہی پڑے گا۔

عجیب! بالزمان و ما عجیب! اتفی من ال سیار عجیب!

خاں صاحب جو کچھ فرمادیں، جو فرمائے لکھ دیں سب ممکن ہے ناظرین!
 گھبرائے اور پریشان ہوئے کی بات، نہیں۔ خاں صاحب کا یہ تو باتیں باتہ کمال
 ہے۔ تو مجھے ملاحظہ فرمادینا چاہیے کہ کمال کا معنی نہ ہوتا تمام عمر نہ ناؤ و کام لانا
 میں مبتلا ہونا اولاد کا حلاوی ہونا امارت ہونا۔ یا ان امور کو کوئی شریف
 مرد و عورت مسلمان گوارا کر سکتا ہے۔ خاں صاحب کے ایسے فرمائے کہ اب بھی
 کوئی مسلمان ان کے ساتھ رہ سکتا ہے ان کے عقائد کا گرویدہ ہو سکتا ہے!
 ہم کہاں! اب عرض کرتے ہیں کہ جملہ اہل اسلام اور بالخصوص مولوی احمد رضا
 خاں صاحب کے معتقدین خود فرمائیں کہ ہم جو کچھ عرض کرتے ہیں صحیح ہے
 بالخط خاں صاحب کے کلام سے لازم آئے یا نہیں اگر کوئی بات اس میں

غلط ہو جملہ اہل اسلام کو ہماری غلطی کے ثبوت کرنے کا حق حاصل ہے۔ بالخصوص
 خاں صاحب اور ان کے معتقدین بدلو ان کے قول کے موافق فرمیں گے کہ
 کفر اسلام کی بات ہے۔ وہ بھی کلام کے متعلق جس کے صحیح نہ ہونے پر تمام عمر
 دنا و حرام کاری میں مبتلا۔ لازم آتا ہے دیگر وغیرہ۔ کیسے کیسے مفاد
 خبیثہ اس شخص کے چل پھول ہوں گے۔ ایسے وقت میں بار جو طلب حق کے سکوت
 کیسے جانتا ہو گا۔ وہ گفتگو مباہلہ نہ کریں مگر اپنا مطلب ترصاوت لکھ کر چھاپ
 دیں۔ دوسروں کے کافر بنانے کو سفر اختیار فرمایا۔ ہر اہل مدینہ پر بار کیسے پانا
 ایمان اسلام کلام کا صحیح ہونا اولاد کا صحیح النسب ہونا کیا اس قدر بھی اہم نشان
 نہیں کہ اس میں درجہ درجہ صحت کے کچھاپ دیا جا رہے۔ اپنی برہنہ ثابت
 کردی جاوے گی اور کھوار ہو جائے کہ مسلمانوں کا حال ہے، محال ہے محال ہے
 قیامت آجائے گی جو مولوی احمد رضا خاں صاحب یا ان کا کوئی معتقد اس
 کا جواب دے سکے خدا چاہے جواب محال ہے۔ سچی بات کا جواب ہی کیا؟
 اب دیکھنا ہے کہ جواب خاں صاحب کے اصحاب خاں صاحب کی جانب سے
 کیا جواب عزالت فرماتے ہیں۔ مسلمانوں کا نام مناظرہ سے اس کو گفتگو کرنے میں
 خاں صاحب جھوٹے افتراء باندھنا مذکور مشہور کرتے ہیں کہ ہم منظر
 کرتے ہیں اور مخالفین پہلو تھی لا حول ولا قوۃ الا باللہ جس شخص پر اس کے
 کلام سے کفر لازم آوے اور ہزاروں کا انعام دیا جاوے مگر پھر بھی اپنا اسلام ثابت
 کر کے اپنے کلام کی صحت اولاد کا صحیح النسب ہونا بیان نہ کر کے وہ مناظرہ
 کیا خاک کرے گا۔ جاہل کو خوش کرنا اور بے اور مناظرہ کرنا اور ہے۔

خال صاحب کا یہ ناز تمام عمر کا سرمایہ ہی تھا کہ تمام امت کی تکفیری و بدعتی
اصل مع سوا بلائے سود خاں صاحب کے سر پر کھڑی باندھ کر کھڑی
جس سے خاں صاحب تحت الشرائین پہنچ گئے۔ اگر اس کا بھی جواب نہ دیا تو
یہ بھی وہی مثل ہو گی کہ اس کی دفعہ مارے گا تو جانوں کا گہ آئیں اور ہوش سے بات
کریں مگر یاد رہے کہ ہفتہ تعالیٰ کسی جرح میں دم نہیں ہے جو ہماری بات کا
جواب دے۔ ذلک فضل اللہ یؤتی من یشاء

ابھی کیا ہے اور اگر زندگی باقی ہے تو ہم خدا چاہے خاں صاحب کے وہ مکر
اور جہالت اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاں صاحب کی دلی
عداوت ظاہر کریں گے کہ مسلمان خاں صاحب کا نام بڑبڑایے بھی اور پکھلیں گے
اور غولیں رہے کہ جو کہہ کہیں گے انہیں کے کلام سے اپنی جانب سے ہجرا اعلان طلب
اور کہہ نہ ہو گا۔ واللہ تعالیٰ عاقل و متین

خال صاحب کا سالہ ازالۃ العاذر و تخریر الکواثر من کلاب اللہ ۱۲۱۶ء لکھا
ہوا ہماری نظر سے گذرا۔ اس میں ایک استفادہ کیا گیا ہے۔ ایک صورت سنیدہ
سنیدہ جس کا باپ بھی سخی سخی ہے اس کا نکاح ایک غیر مقلد واپنی سے کر دینا
جائز ہے یا منزع۔ اس میں شرعاً غلطی ہو گا انہیں بیوقوف و مرد

خال صاحب اس کا جواب صفحہ ۲ پر تحریر فرماتے ہیں۔ فی الواقع صورت
مستفسرہ میں وہ نکاح یا تو شرعاً معض باطل و زنا ہے یا منزع و گناہ۔ اس عبارت
سے یہ مقدمہ دلی تو صحت ثابت ہو گیا کہ سنیدہ سنیدہ کا نکاح غیر مقلد واپنی سے
باطل و زنا ہے یا منزع و گناہ۔ پھر اسی صفحہ ۲ سطر ۱ پر فرماتے ہیں،

”وای ہویا لافعی جو بد مذہب عقائد کفریہ قطعیہ رکھتا ہے جیسے ختم نبوت
حضور پر تو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار یا قرآن مجید میں نقص و دخل بظری
کا اقرار تو رسول سے نکاح باجماع مسلمین باقطع البقیین باطل محض و زلزلے صرف ہے
اگرچہ صورت سوال کی عکس ہو جیسی کسی مرد الیٰی صحت کو نکاح میں لانا چاہے کہ وہ کافر
اسلام میں جو عقائد کفریہ جیسے ان کا علم مثل مرتد ہے۔ کما حقناہ فی البقاء
المستفسرہ عن احکام البیضاء المستفسرہ۔ مگر یہ رہندہ و عدلیۃ مذہب و غیرہ

میں ہے۔ احکام معصوم مثل احکام المعتزین اور مرتد و خواہ عورت کا نکاح
تمام عالم میں کسی صورت و مرد و مسلم یا کافر مرد اصل کسی سے نہیں ہو سکتا غایہ و
ہندہ و غیرہ میں ہے۔ واللفظ لاخرو لا يجوز للمرتدان ان یتزوج مرتدہ
ولا مسلمہ ولا کافرة اصلیۃ و کذا لک لا يجوز نکاح المرد و کذا

عبارت مذکورہ سے یہ مقدمہ ثانیدہ بھی ثابت ہو گیا کہ جو مقلد اسلام
مرد ہو یا عورت عقائد کفریہ رکھے وہ مثل مرتد ہے اس کا نکاح تمام عالم میں کسی
مسلمان یا مسلمہ یا کافر یا کافر اصلی و مرتد یا مرتد سے جائز ہی نہیں۔ پھر صریحاً
فرماتے ہیں:

اور اگر ایسے عقائد خود نہیں رکھتا مگر کبرائی وہابیہ یا مجتہدین و اہل
خدا ہم اللہ تعالیٰ کہ وہ عقائد رکھتے ہیں:

۵۔ انہیں امام و پیشوا یا مسلمان ہی جانتا ہے تو بھی یقیناً اجماعاً طہ کافر ہے
کہ جس طرح ضروریات دین کا انکار کفر ہے یوں ہی ان کے منکر کو کافر نہ جانا بھی
کفر ہے۔ ذخیرہ امام کہ ورمی و در مختار و شفا و امام تاسمیٰ عیاض وغیرہ میں ہے
واللفظ للشفا و مختلفہ اجمع العلماء ان من شک فی کفر و بعتا بہ

خُذْنَا كَفْرًا اس عبارت سے یہ مقدمہ ثابث ہوگا اگر کوئی مدعی اسلام
کبر اور دبا بیہ کو کہ وہ عقائد کفریہ رکھتے ہوں۔ اگر مسلمان ہی جانے لڑے جو کافر
اور مرتد ہے اور حکم مقدمہ ثابہ جو مرتد جو اس کا نکاح تمام عالم میں کسی مسلمان
کافر مرتد سے صحیح نہیں تو نتیجہ یہ نکاح کو کفر کسی کو کفر لائے وقت لڑا و نام دبا بیہ
میں سے مسلمان جانے تو اس کا نکاح بھی تمام عالم میں کسی سے صحیح و درست نہیں
بلکہ نہائے محض و حرام خالص ہوگا۔ اب اصل قیاس قابل غور ہے کہ مولوی
احمد رضا خاں صاحب ایسے شخص کو جس کو وہ نام اور مقدمہ دبا بیہ کا جائز نہیں
اور اس کو صریح اقوال و کلمات کفریہ کا قائل اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا بے درگاہی اور دشنام دینے والا اور آپ کے بعد نبی کھلم کھلا
ماننے والا جس کا حاصل ختم نبوت کا انکار ہے اعتقاد رکھتے ہیں مسلمان مانتے
ہیں اور جو ایسے شخص کو مسلمان جانے وہ حکم مقدمہ ثابہ کافر و مرتد ہے۔

تو مولوی احمد رضا خاں صاحب اپنے ہی قول کے موافق کافر و مرتد کہتے
اور اُن کا نکاح مسلمہ یا کافرہ و مرتد سے ناجائز اور جب یہ اپنے ہی حکم
سے مرتد ہوتے تو جو اُن کو کافر نہ کہے اسی عبارت اور مقدمہ ثابہ کے لئے
وہ بھی کافر ہو مگر حکم مقدمہ ثابہ مسلمہ متبہ خاں صاحب یہ ثابت ہو گیا
کہ خاں صاحب اور اُن کے از ناب اتباع مرد و عورت خاں صاحب کے
حکم کے موافق کافر و مرتد اُن کے محرموں اور مردوں کا مسلمان عورت و مرد سے
نکاح جائز نہیں۔ بلکہ آپس میں بھی اگر نکاح کریں تو وہ بھی نہائے محض ہے عرض
خاں صاحب کے حکم کے موافق وہ سب مانند اور سائے بنیاں تمام عمر توں ہی

رہیں۔ اگر کوئی حنفی مرد یا حنفیہ عورت اُن کے مرد یا عورت یا وہ خود انہیں کے
ہم مقدمہ سے نکاح کرے گا تو نہائے محض ہوگا نکاح نہ ہوگا جب نکاح ہی صحیح
نہ ہو اور اولاد بھی جو پیدا ہوگی حرامی ہوگی۔ اس دلیل کے تمام مقدمات ثابت ہو
گئے فقط یہ باقی ہے کہ خاں صاحب کسی ایسے شخص کو جو خاں صاحب کے نزدیک
کبرائے دبا بیہ میں سے ہو اور اس کے عقائد بھی خاں صاحب کے علم میں کفریہ ہوں
پھر بھی خاں صاحب نے اسے مسلمان کہلے۔ اس مقدمہ کے ثابث کرنے کی
ضرورت بعدد الکفر اور احدی القسۃ والتعین کے باقی نہیں ہے مگر مختصراً
میان بھی عرض ہے کہ ملاحظہ ہو الحکمۃ الشہابیدہ ص ۱۲۸۔ بالجملة ماہ فیہ ماہود
تہمیر روز کی طرک خاں صاحب کہ اس فرقہ متفرق یعنی ولایت اہل بیت اور اس کے امام
ناضر جام پر جو نا قطعاً یقیناً اجماعاً جو کفر و کفر لازم اور بلاشبہ جاہیر فقہائے کرام
اصحاب قنواوی اکابر اعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کافر و مرتد ہیں
ائمہ ان سب پر اپنے کفر ثابت ملعون سے بالصریح توبہ و رجوع و از سر نو کلمہ اسلام
پڑھنا فرض و واجب۔ اس عبارت سے یہ تو صاف ثابت ہو گیا کہ حضرت
مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ خاں صاحب کے نزدیک فرقہ دبا بیہ کے نام
بھی ہیں اور خاں صاحب کے نزدیک اُن پر اور اُن کے اتباع پر جہنم قطعاً
اجماعاً جو کفر و کفر لازم و ثابت اور بلاشبہ جاہیر فقہاء کرام و اصحاب قنواوی
اکابر اعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کافر و مرتد باجماع ائمہ ان سب پر
اپنی کفر ثابت ملعون سے بالصریح توبہ و رجوع و از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا فرض ہے۔
پھر ایسے شخص کا مسلمان جانے والا بھی کافر مرتد محرم نکاح و زانیہ کافر و مرتد

حرام ان کے نزدیک نہ ہوگا۔ تو اور کون ہوگا۔ ہاں نقطہ یہ ثابت کرنا باقی رہا کہ
خاں صاحب نے حضرت مولانا مظلم شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کو باوجود اس جبروتی
حکم کے کہ مسلمان کہاں کہاں کی بنا پر وہ اور ان کے جملہ اتباع حکم فقہائے
کرام پر ناظر تھا، اجماعاً کافر ہو گئے۔ ان پر تہدیس کے احکام جاری اور ثابت
ہو گئے۔ جواب یہ ہے کہ اول تو اسی جگہ انکو کتبہ الشہادۃ پر اس عبارت
کے بعد فرماتے ہیں:

حدۃ اگرچہ ہمارے نزدیک مقام امتیاط میں انکے سے کف لسان ناخوہ
فتار و مرضی و ناسب "ملاحظہ فرمائیے کہاں تو فقہاء کو کہ مذہب جزمی قطعی
اجماعی کفر کا اور خود جناب خاں صاحب کا وہ ارشاد ازالۃ العار صفحہ ۶ پر کہ جس
طرح ضرورت دین کا انکار کفر ہے۔ یوں ہی ان کے منکر کو کافر نہ جاننا بھی کفر
ہے۔" اور کہاں یہ حکم کہ ہمارے نزدیک کافر کہنے سے زبان کا رد نہا ہی مذہب
فتار و مرضی و ناسب اور ظاہر ہے کہ مسلمان جب تک کافر نہیں ہو سکتا
جب تک وہ کسی ضروری دین کا منکر نہ ہو تو جب شہید مظلم مرحوم تمام
فقہائے کرام کے نزدیک اجماعی قطعی کافر ہوتے تو ضرور ہے کہ کسی ضروری دین
کے منکر ہو گئے اور ضروری دین کے منکر کو کافر نہ کہنے والا خود کافر ہے۔

لہذا خاں صاحب بریلوی اپنے ہی اقرار سے خود کافر دہر نہ ہوتے اور جو انہیں
کافر نہ کہے وہ بھی حکم خاں صاحب کافر ہوگا۔ پھر خاں صاحب ہی کے حکم کے
موافق خاں صاحب اور ان کے اتباع کا نکاح تمام عالم میں کسی سے بھی درست
نہ ہوگا۔ بلکہ حسب الارشاد باجماع مسلمانین بالقطع والیقین باطل حص در زمانے

صرف ہے۔

دوسرے ملاحظہ ہو تہذیب صفحہ ۲۲ جناب خاں صاحب حضرت مولانا
مولوی اسماعیل صاحب دہلوی شہید مظلم مرحوم کی نسبت ارشاد فرماتے ہیں۔
اولاً سجن السبوح عن عیب کذب مقبور دیکھیے کہ بار اول ^(۳۰۹) سجن میں
لکھنؤ مطبع انوار محمدی میں جیسا جس میں بدلائل ناہرہ دہلوی مذکور اور اس کے
اتباع پانچ سو برس کفر ثابت کر کے صفحہ ۱۰ پر حکم آخری لکھا کہ علمائے متاقلین
انہیں کافر نہ کہیں۔ یہی صواب ہے۔ وہو انجواب دبیر لفظی و علیہ
الفتویٰ و هو المذہب عندنا و علیہ الامتداد و فیہا السلاحتہ و
فیہا السداد۔ یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فرماتے ہو اور اسی پر فرماتے ہیں۔

اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتقاد اور اسی میں سلامت اور اسی میں استقامت
اتھنے۔ اب تو خاں صاحب نے صاف صاف فرمادیا کہ مولانا اسماعیل صاحب
دہلوی اور ان کے اتباع کو کافر نہ کہا جاوے۔ یہی امتیاط ہے۔ یہی جواب ہے
یہی مذہب ہے، اسی پر اعتقاد ہے اسی میں سلامتی اور درستی ہے اور ازالۃ العار
صفحہ ۶ پر یہ فرماتے ہیں "اور اگر ایسے عقائد خود نہیں رکھتا منکر کہہ کرے وہاں یہ
یا عہدین کا راض خذلم اللہ تعالیٰ کہ وہ عقائد رکھتے ہیں انہیں امام پیشوا یا
مسلمان ہی جانتا ہے تو بھی یقیناً اجماعاً خود کافر ہے۔" ص ۱۰

اب اپنے ہی فرمانے کے مطابق خود یقیناً اجماعاً کافر ہو گئے اور ان کا
اور ان کے اتباع کا نکاح محض باطل اور ناصرت ہوگا۔ کیونکہ کبر کے وہاں یہ کہ مسلمان
جانتے ہیں جس کی وجہ سے یقینی اجماعی کافر مرتد ہو گئے۔

اس کہنے کے لائق بھی نہ چھوڑا۔

لہجہ غیر خناسیہ خود اور متعین سختی جو ہم نے ہجرت کے داروغہ ہی۔

کیا ہوئے۔ ملاحظہ ہو رد العیفر اور احدی القسود والنسین کہ خاں صاحب کے نزدیک تولا انا اسماعیل صاحب شہید مظلوم مرحوم پر لازم کفر ہی نہیں۔ بلکہ خاں صاحب کو التزام ثابت فرما رہے ہیں۔ خاں صاحب بار بار نہیں لکھا کہ فرماتے ہیں کہ شہید مظلوم نے بے دھڑک صراحت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس کلام میں تاویل کی بھی گنجائش نہیں۔ یہ کھلم کھلا غیر نبی کو نبی بنا آئے۔ یہ بھی فرماتے ہیں یہ قول یقیناً باجائز امت بہت دیر سے کفر ہے۔ ازاں جلد یہ کہ اس میں اللہ تعالیٰ سے بے دہانت

نبی احکام شرعیہ لینے کا ادعا ہے۔ اور یہ نوبت کا دعویٰ ہے۔ امام وایہ کا یہ خاص جز یہ ہے مگر پھر بھی ان کو مسلمان ہی کہتے ہیں۔ جس کا حاصل یہ ہوا کہ اگر کوئی صراحت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دے اور کلام بھی ایسا صاف اور صریح ہو کہ اس میں تاویل کی بھی گنجائش نہ ہو اور منافق کا ایسا یقین جو مادے کو اس پر موقوف نہیں لکھا کہ اس شخص نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بے دھڑک سب و شتم مزید گالیاں دیں مگر پھر بھی خاں صاحب کے نزدیک وہ قائل سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والا کافر نہیں۔

ملاحظہ ہو الحکوبۃ الشہابیہ صفحہ ۳۱ سطر ۱۱ لغایہ سطر ۱۹ اور صفحہ ۳۲ سطر ۳

خاں صاحب کے نزدیک جس شخص نے کھلم کھلا

غیر نبی کو نبی بنایا جس نے ختم نبوت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار کیا اس

بھی مسلمان کہتے ہیں۔ گویا خاں صاحب کے نزدیک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا قطعی نہیں اس کا منکر کافر نہیں۔ ملاحظہ ہو الحکوبۃ الشہابیہ صفحہ ۳۲ سطر ۱۲ وحاشیہ صفحہ ۳۳۔ فرماتے اسب بھی خاں صاحب کے مقبول مسلم کفر و تداوی میں کوئی شک ہے اور ان کے اشارہ ان کے اذائب متعین ایوان کو مسلمان سمجھے نکاح کے صحیح ہونے کی کوئی صورت ہے۔ اولاً و صحیح نسب ہو سکتی ہے اگر ہو تو فرماتے۔ یہ بھی ضرور اوجہ ہے کہ یہ جو کچھ ہے خاں صاحب کے کلام کا مطلب ہے، ہم نہیں کہتے ہمیں تو محدود کی قیامت اور ابدیست علمی ظاہر کرنی سے کہی علم و فضل پر دعوے مجدد یہ ہے۔ اور اسی بناء پر لوگ ان کے معتقد ہوتے ہیں۔ دراصل سے کام لینا چاہیے۔ دنیا میں تو خاں صاحب کی متابعت نے یہاں تک ذلیل کیا، آخرت میں کیا ہو جائے۔ جناب سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاں بدست کے بارے میں فرمایا ہے اگر مرتے وقت تو یہ نصیب نہ ہوتی تو خدا پاس سے سب بدعتوں کے نیچے طبقہ میں ہوں گے اور یہ امر بھی ملحوظ خاطر رہے کہ ہمارا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں کہ حضرت تولا انا اسماعیل صاحب شہید مظلوم مرحوم ماؤ اللہ معاذ اللہ اس قابل تھے کہ ان کی تکفیر کرنی چاہیے تھی اور خاں صاحب نے تکفیر نہیں کی۔ اس وجہ سے خاں صاحب پر یہ بلا تاول ہوئی بیکار مطلب یہ ہے کہ خاں صاحب نے حسب عادت جہلی حضرت مولانا مرحوم پر جراثیم امت اندھے جسے ہم سے مولانا مرحوم بالکل بری اور پاک ہیں، ان الزامات اور اتهامات کی بناء پر خاں بریلوی پر ان کی تکفیر لازم اور

مزدوری تھی۔ یا تو خاں صاحب کے نزدیک مولانا مرحوم ان الزامات سے بری ہیں۔ فقط بدعت کی محبت میں خاں صاحب نے ایک عاشق سنت نبوی پر صحن لوگوں کے متغیر کرنے کی غرض سے الزامات لگائے جو اعلیٰ درجہ کی فحش اور گراہی اور بدی کی بات ہے۔ اور اگر خاں صاحب کے نزدیک مولانا شہید مرحوم واقعی ایسے ہی تھے، جیسا کہ ان کی نسبت لکھا ہے اور ظاہر کیا ہے تو خاں صاحب پر فرض تھا کہ اپنے ہی فتوے کے موافق بخیر کرنے اور جب بخیر نہ کی تو اپنے ہی فتوے کے موافق کافر ہوئے، مہر مت ہوئے، ملعون ہوئے محرم الارث ہوئے وغیرہ وغیرہ یا نہیں۔ آخر کیا ہوئی؟ یہ معاذ اللہ یہ بزرگ دہندہ کیسا ہے۔ اپنا نام نہ لکھیں کسی پوربی، بنگالی، جھنگی بہاری وغیرہ ہی کے نام سے جواب تو لکھیں۔ ذرا ہم بھی تو دیکھیں کہ خاں صاحب کیسے قابل ہیں سرِ علم کے مجدد ہیں۔ ذرا ایک ہادیہ سے تو نکل جائیں ابھی تو خاں صاحب کو خدا چاہے اور ہادیہ سے واسطہ پڑنا ہے جس سے نکلنا ہو ہی نہیں سکتا۔

مزید تو بیخ کی غرض سے اس قدر اور عرض ہے کہ خاں صاحب کے متعقد جب رد التکفیر و احدى التمسع والتمسین سے نہایت ہی تنگ ہوئے تو خاں صاحب نے یہ تسلیم فرمایا کہ لازم اور التزام کا فرق ہے، ہم نے لازم ثابت کیا تھا۔ التزام اور خاں صاحب جب کافر ہوئے جب التزام ثابت کر کے بخیر نہ کرتے، گو یہ عذر نہایت ہی کمزور ہے، کیونکہ ہم اس کا جواب پڑے طور سے دونوں رسالوں میں عرض کر چکے ہیں، لیکن اس دقت اس کو اور بھی زیادہ وضاحت سے عرض کرتے ہیں۔

۱۰ کوفہاں صاحب کے کسی جواڑو کو لازم اور التزام کے تلفظ کی بھی جرأت نہ رہے۔ ملاحظہ ہو انکو کتبہ الشہادۃ صفحہ ۳۳۰ اور انصاف کرئیے کہ اس گستاخی میں کوئی تاویل کی جگہ بھی نہیں۔ پھر اس صفحہ کے حاشیہ پر ارقام فرماتے ہیں وہ یہاں اس کے پڑوں کی غایت مسدودت و سخن سازی جو کچھ ہے یہ ہے کہ کلام اُس نے بقصد توہین نہ لکھا سو حق تعالیٰ تاکید اخلاص کے لیے جس کو یہ بناوٹ اسی قبیل سے ہے۔ و لن یصلح العطار ما انسدا اللہم قصد قلب کما تلسانی سے ظاہر ہو گا تو کیا وحی اُترے گی کہ فلاں کے دل کا یہ ارادہ تھا اور صریح لفظ ضیق و تعب میں سوئی کلام خاص غرض توہین مزناکس نے لازم کیا ہے، کیا اللہ اور رسول کو تو کتنا اسی دقت کا کفر ہے جب مخصوص اس امر میں گھنگو جو در نہ باتوں باتوں میں جتنا چاہے برا کر جائے، مگر کفر نہیں اُتتی۔

پھر اسی صفحہ کے سطر آخر میں لکھتے ہیں: "اسب اثبتین ظاہر ہو گیا کہ اس حبیب ہدین نے جو ہمارے عزت والے رسول و دو جہان کے بادشاہ حضرت ابراہیم عالم پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ لعنی کلمات لکھے انہوں نے ہمارے اسلامی دلوں پر تیر و تیر سے زیادہ کام کیا۔ پھر اسے بچے کی سلاخی کر دے میں کیونکر داخل کر سکتے ہیں۔ اُتتی۔ ان عبارات کے بعد ملاحظہ ہوں عبارات تمہید ایمان صفحہ ۳۳۰ سطر ۱۲ "مزدوری بنید احتمال وہ مقبر ہے جس کی غناش ہو امریج بات میں تاویل نہیں سنی حال و نہ کہانی کی بھی کفر نہ ہے۔ اُتتی۔" صفحہ ۲ سطر ۱۱ ذکر ایک ملعون کلام کذب خدا یا تنقص شان سید الانبیاء علیہ السلام العلوۃ

والشمار میں صاف صریح تادیل و توجیہ ہوا اور پھر بھی حکم کفر نہ ہوا۔ اب تو اسے کفر نہ کہنا کفر کو اسلام ماننا ہو گا اور جو کفر کو اسلام مانے خود کافر ہے۔ ابھی شفا و بڑی در و بزرگ و ہندوستانی نصیر و مجمع الہ ہمارے دہلی و غیرہ کتب مستمرہ سے سن چکے کہ جو شخص محمد اندرس صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقیص شان کرے کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

تو کیا اب بھی خاں صاحب کے شیدائی مشاہیرہ و ائمہ معتقد بھی کہیں گے کہ خاں صاحب نے لزوم ثابت کیا تھا ان الزام ثابت نہیں کیا تھا اتنی وجہوں سے کفر لزوم فرمایا نہ مگر فخرم فخر الفرق اب ہم بھی وہی مصرعہ مسرین کرتے ہیں۔

وَلَنْ يَصْلَحَ الْعَطَارِمَا أَضْدَادُ اللَّهِ۔ اگر خاں صاحب نے الزام کفر ثابت نہیں فرمایا تو یہ فرمایا جاوے کہ اگر الزام ثابت کرتے تو کیا فرماتے تصدیق قلب کلمات سے ظاہر نہ ہو گا تو کیا دی تو اسے لی کہ خاں صاحب کے دل کا یہ ارادہ تھا، اُن کے نزدیک تامل کے سرور عالم صل اللہ علیہ وسلم کو بے دھڑک صریح گالی دی جس کا اس قدر وثوق ہے کہ بار بار قہقہیں کھائیں پھر کلام صریح جس میں اُن کے نزدیک تادیل کی بھی گنجائش نہیں اور جو تو بھی صریح کلام میں تادیل نہیں سنی جاتی پھر تصدیق قلب بتانے والا بھی موجود ہے کو اُن کے نزدیک لفظ صریح ہی تو اترتے ہی سے رہی، پھر لفظ صریح شنیعہ قبیحہ میں ارادہ کا جو نا بھی شرط نہیں فرماتے ہیں۔ پھر اُن کے نزدیک کلام ملعون اہل تنقیص شان سید انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں صاف و صریح ناقابل تادیل

توجیہ بھی ہے۔ پھر بھی حکم کفر نہ ہوا اب تو اسے کفر نہ کہنا کفر کو اسلام ماننا ہو گا اور جو کفر کو اسلام مانے خود کافر ہے۔ عبادت تہید صفحہ ۳۵ سطر ۱۱۱ تو اب خاں صاحب کیسے ڈبل کافر ہوئے کہ یہ کفر قیامت تک اٹھ رہی نہیں سکتا اور حیا ہو تو لزوم والی الزام کے فرق کو زبان پر بھی نہ لائیں۔ دیکھا عی کر لڑن ثابت کیا کرتے ہیں اور دہریوں پڑا ہوتا ہے۔ وَذَلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا أَهْلِ الْحَقِّ۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ جواب ہونی میں مکمل مغلطات گامیاں لکھ لکھ کر بھیجتے ہیں۔ شرم نہیں آتی تم کو گالیاں دینے سے کیا نفع ہے۔ گالیاں اس کو دوس نے کافر محرم الارث ہونے کا قوت دیا جس کی ایسی بگڑی کہ بنا کے نہیں بچتی۔ ہم تو مطلب ظاہر کر کے دے رہے ہیں۔ ہمارا کیا قصور جسے اگر کوئی بات غلط ہے تو ثابت کر دو ہم تسلیم کرنے کو موجود ہیں مگر یاد رکھو کہ یہ عداوت سنت اہل حجت و ہدایت کا شرع ملا ہے۔ اس کو کوئی دفع نہیں کر سکتا۔ ہاں صدق دل سے تو کہیں ملے گی مشکل ہے۔ ہمارا کام پر ترجیح بڑے دیتے چلے آتے ہیں۔

اور در سر جواب یہ سب کہ جاذب ہم نے تسلیم بھی کر لیا کہ خاں صاحب نے تکلیف کے بارے میں اعتیاد فرمائی۔ مذہب نہ تھا کہ گرام چھوڑا۔ مذہب تنگیں اختیار فرمایا مگر اس کو کیا کر کے کہ یہ اعتیاد ہی اس کو منتفی ہے کہ خاں صاحب اور اُن کے جملہ معتقدین مرد و عورت کا کسی مسلمان کافر و مرتد مرد و عورت سے نکاح صحیح نہیں ہو سکتا۔ زمانے محض کے سوا کوئی صورت نہیں، یہ بھی ہم خود نہیں کہتے۔ اس کو بھی جناب خاں صاحب ہی فرماتے ہیں۔ ملاحظہ ہوا دائرۃ العالیٰ

تو دنیا کے پردہ پر کوئی دہائی ایسا نہ ہوگا جس پر فقہائے کرام کے اثرات سے کفر لازم نہ ہو اور نکاح کا جو اذرعلم جواز میں ہوگا ایک مسئلہ فقہی تو یہاں تک فقہاء ہی ہوگا کہ ان سے مناکحت اعتدا جائز نہیں غرض مرد و دہائی میں ہوا عورت و بابرہ اور مروسی۔ ان یہ مفروضہ ہے کہ ہم اس باب میں خول تکلیف اختیار کرتے ہیں اور ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے منکر کو تسلیم کرتا ہے اسے کافر نہیں کہتے۔ مگر یہ صرف برائے اعتباط ہے و بارہ تکلیف حتی الامکان اعتباط اس میں ہے کہ سکوت کہتے ہو دہائی اعتباط جو وہاں مانے تکلیف برتی حتیٰ، یہاں مانے نکاح ہوگی کہ جب جہود فقہائے کرام کے حکم سے ان پر کفر لازم تو ان سے مناکحت نہ ہے تو یہاں اعتباط اس میں ہے کہ اس سے دکر ہیں اور مسلمان کو باز رکھیں۔ مثلاً انصاف کسی سنی صحیح التقید معتقد فقہائے کرام کا قلب سلیم گوارا کرے گا کہ اس کی کوئی عزیزہ کریمہ ایسی بلا میں مبتلا ہو جسے فقہائے کرام عذر کا زمانہ تاجین تجھ سے کوئی نہ لے لیتے اور تو اس نکاح سے احتراز فرج کے واسطے امتیاز ہے۔ یہ کون سی شرع ہے کہ زبان کے باب میں اعتباط کہتے اور فرج کے بارہ میں بے اعتباطی انصاف کہتے تو نظر واقع حکم اسی قدر سے منفع ہو گیا کہ نفس الامر میں کوئی دہائی ان غرضات سے خالی نہ نکلے گا۔ اور احکام فقہ میں واقعات ہی کا محال ہونا ہے نہ احتمالات غیر واقعہ کا انتہائی جناب خاں صاحب بڑے حضرت اؤ ان کے صاحبزادے جو بڑے حضرت ناصر محمد سے خیال فرمایا کہ والد صاحب

نے کیا سلوک فرمایا ہے، ہماری عرض کو منظور ملاحظہ فرمادیں اگر غلط ہو تو مطلع فرمادیں ورنہ پھر پڑھے حضرت نہ باب نہ چھوٹے بیٹے، تمام تعلقات منقطع ہیں۔ خاں صاحب کے آؤ تباب اور اتباع کی خدمات عالیہ میں بھی یہی عرض ہے کہ کھلا کا مضمّن باطل ہونا، تمام عمر اسی میں مبتلا رہنا کوئی ادنیٰ بات نہیں ہے جس کی طرف توجہ نہ کی جائے اگر ہماری غلطی ہے تو مطلع فرمائیں ورنہ خاں صاحب کی اتباع سے توبہ فرمائیں جو عبادت منقولہ خاں صاحب کی ہے اس ضبط کچھن دیا جائے گا۔ صاحب عبادت ہماری ہوگی جو بغیر غرض تو منیع زیادہ کی جانے گی۔

”دنیا کے پرودہ پر کوئی دہائی ایسا نہ ہوگا جس پر فقہائے کرام کے ارشادات سے کفر لازم نہ ہو“ یعنی سر دہائی پر فقہائے کرام کے ارشادات سے کفر لازم ہو اس کو جو کافر نہ کہے وہ فقہائے کرام کے نزدیک کافر نتیجہ یہ ہوا کہ ہر ایک دہائی کو جو کافر نہ کہے وہ فقہائے کرام کے نزدیک کافر۔

اب یوں کہیے کہ مولوی احمد رضا خاں کے نزدیک بعض وہابی کافر نہیں
یعنی مسلمان ہیں اور جو کسی وہابی کو کافر نہ کہے یعنی مسلمان کہے وہ فقہائے کرام
کے نزدیک کافر تو مولوی احمد رضا خاں صاحب فقہائے کرام کے
زویک کافر۔ ”ادخلتہ کا جواز تقدم جواز نہیں مگر ایک مسئلہ فقہی تو یہاں
حکم فقہانہ یہی ہو گا کہ ان سے مناکحت اصلاً جائز نہیں۔“ خواہ خاں صاحب
جو یا ان کی اولاد و ذکور و انساب یا ان کے مسلمان جاننے والے مرد و عورت باجمرت۔
اور مرد و عورت یا ان میں سے مرد ہے کہ ہم (یعنی خاں صاحب) اس باب میں قول شکیں
افتحار کرتے ہیں اور ان میں جس کو مردی میں کفر کا کوئی شائبہ نہ ہو عورتوں کے کسی کفر کو مسلمان کہتا ہے

سے کافر نہیں گئے۔ مگر خالصا صاحب قول متکلمین کے مقلد کرنے کی صورت میں بھی اقرار کیا کہ
 ہیں کہ اگر سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی نہ دیا مضر مبادیاتِ دین ہیں سے پہلے
 اور خالصا جبکہ نزدیک جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی تو اس کی گالی جس میں
 خالصا جبکہ نزدیک اولیٰ کی بھی گستاخ نہیں اور خالصا صاحب کو اس گالی شیعہ کا ایسا
 یقین ہے کہ اس پر بار بار نہیں کہاتے ہیں پھر بھی خاں صاحب اس کو اداس کے
 اتباع کو مسلمان ہی جانتے ہیں تو اب فقہائے کرام اور متکلمین کے نزدیک
 خاں صاحب کافر و مرتد ہونے اور ان کا اور ان کی اولاد و ازواج و اتباع کا
 دنیا میں کسی سے بھی اچھیں کے قول اور فقرے کے موافق کفر و مرتد
 نہ ہوا کیونکہ خود ہی ازالۃ العار کے صفحہ ۱۰۷ پر نقل فرماتے ہیں :

لا يجوز للمسلم ان يستخلف من دونه مسلمة ولا يخلعها من دينه
اصلية وكذلك لا يجوز لكام المرتدة مع احدك ان يالمسوط
فتحق اي مرتدة او مرتدة كام لانتاح كسي كس مجع منس بـ: «غرض بقول انتحليق
فقتا كرام باجماع امت خاا صاحب اپنے فتوے سے قطعی کافر و
مرتد ہوئے اور اگر غرض مال احتیاط بھی کی جائے اور یوں ہی کہا جاتے، کہ
خان صاحب فقہائے کرام کے نزدیک تو بے شک کافر لیکن تنکلیق کے نزدیک
کافر نہیں۔ مگر یہ صرحت براہ احتیاط ہے و بارہ تکفیر حتی الامکان احتیاط اس
میں ہے کہ سکوت کیجئے مگر کسی احتیاط و مانع تکفیر ہوئی تھی یہاں مانع نہلا
جوگی کہ جب مجبور فقہائے کرام کے حکم سے ان پر کفر لازم کو ان سے منااحت
رنا ہے۔ تو یہاں احتیاط اس میں ہے کہ اس سے در در ہیں اور مسلاوں کو
باز رکھیں۔ لہذا انصاف کسی سنی صحیح العقیدہ معتقد فقہائے کرام کا تلب سلم

گوارا کرے گا۔ کہ اس کی کوئی عزیمت کہ میری بلا میں مبتلا رہے فقہائے کرام
عمر عبد کا بنانا یا کسی تکفیر سے سبوت نہ مان کے لیے اعتقاد تھی اور اس نکاح سے
استحباب فرج کے واسطے اعتقاد ہے۔ یہ کون سی شرح ہے کہ زبان کے باب میں
اعتقاد کیجئے اور فرج کے بارے میں بے اعتدالی۔ خاں صاحب نے اپنی اصل
کو خود ہی کس بے رحمی سے کاٹ دیا کہ اس کو کوئی جوڑ ہی نہیں سکتا
خود کردہ راجہ علاج اول تو قبول تکلیفیں ہی خاں صاحب اور ان کی اولاد
اذ ناب اسلام اتباع و غیرہ کا علاج صحیح نہیں اور اگر بغرض حال اعتقاد کا ہے
اور تکفیر سے خاں صاحب اور ان کی اولاد و اتباع و غیرہ کو بچا یا بھی جاتے تو خاں
صاحب پر حکم دے رہے ہیں کہ جس اعتقاد کی بناء پر خاں صاحب کی تکفیر سے
زبان رو کی جاتے وہی اعتقاد اس کو مقضی ہے کہ خاں صاحب اور ان کی
اولاد اور اذ ناب اتباع سے کوئی مسلمان مسلمہ نکاح نہ کر سکے بلکہ دینیائیں کسی
سے بھی ان کا نکاح نہ ہو سکے۔

اب ہم کجگال، ادب خاں صاحب اور ان کی اولاد و معتقدین پر مدینہ
اور ان علما سے جن حضرات نے اس فتوے پر ہمر میں لگائی ہیں عرض
کرتے ہیں کہ خدا کچھ تو خیال ہونا چاہیے خود اس میں مبتلا ہونا اور اولاد کو
ناجائز کہنا سب کا منقطع ہونا بھی کیا کرتی سہل بات ہے۔ اگر ہماری سمجھ کی
غلطی ہے تو ہم کو سمجھا دیا جاتے ورذ خاں صاحب کے عقیدہ سے تائب ہونا
چاہیے یہ کرتی ادنیٰ بات نہیں ہے۔ ہم پر نہیں کہتے کہ خاں صاحب جواب
میں اپنا ہی نام ظاہر فرادیں۔ ہمیں اس سے کچھ عرض نہیں چاہیں غرضی نظر الدین

کے نام سے دیں یا میری جہد الرحمن کی طرف سے یا خان غاکر و داری یا بیلپوری
غرفان غرض کوئی صاحب ہوں ہمت فرمادیں اور مرد میدان بنیں۔ اور بقرہ
میں وقت صرف کیا جاتا ہے۔ مگر نہیں جواب دیا جاتا تو ان ضروری باتوں کا۔
اپنا کفر اٹھایا جاتا ہے۔ نہ اپنے نکاح کا صحیح ہونا ثابت کیا جاتا ہے۔ صاحب
پر تو اختیار ہے کہ کافر ہو کر رہو یا مسلمان۔ قد تبین الرشدا من الغی۔ اس کی
پردہ نہیں مگر صبح الغیب ہونا تو ایک ایسی ضروری بات ہے کہ ہر غریب آدمی
کو اس کا محال ہوتا ہے۔ اگر ہماری ملت کی غلطی ہے تو اس کو بیان فرمادیا جائے
ورنہ یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا اس فتنے کی روت سے جو کچھ لازم آیا ہے وہ بھی آپ صاحبوں
کو تسلیم ہے۔ اب ہم کو دیکھنا ہے کہ کون صاحب جواب دیتے ہیں۔ یہ ہے ایک
اعتراف و سوال منہ کو کچھ کم ستر سوالوں کے جو جلسہ بالا ساتھ میں آپ کے اشارہ
مطلع کے علاوہ کے پاس بھیجے گئے تھے۔ آپ کا کوئی مرید جواب دے۔ آپ کی
علیت، تائیت، ایمان، اسلام، شرفیت کے اظہار کا یہ وقت آیا ہے۔ یہ ہے
ہمارے مناظرہ کا ادنیٰ نمونہ وہ دینی ہلدی بیلپوری) ہمارے مناظرہ کی حیثیت
کیا جانیں دنیا میں مناظرہ دیکھنا ہے تو کچھ علم پر حور نہ خود امانہ بانی ہے۔
تبر میں ان شاء اللہ تعالیٰ معلوم ہو جاوے گا۔ جاہل کو دھوکا دینے سے
علم بفضل مجدد ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

اس تحریر کا جواب خاں صاحب کے ذمہ اُن کے سامنے نام اولاد کے ذمہ جو
اُن کے اذنا ب اتباع مرید معتقد حقیقی کہ جو
اُن کو مسلمان سمجھے اُس کے ذمہ ہے۔ کیونکہ خاں صاحب کے فتنے

جامِ احرارین کا یہ حکم ہے کہ جو خاں صاحب کو قطعی کافر سمجھے وہ بھی کافر قطعی
ہے چنانچہ اس کی تفصیل رسالہ رد المتکبرین علی الفحاش الشنظیر اور احمدی
المتسعر والتعین علی الواحد من الشلائع میں موجود ہے اور اس رسالہ
از انوار العارفین المکرمین عن محاسب الاندلس نے خاں صاحب کو اُس در پر
پہنچا دیا ہے کہ خدا کی پناہ خاں صاحب اس رسالہ کے حکم سے کافر بھی ہوئے،
مرتد بھی ہوئے، زانی بھی ہوئے۔ غیر صبح نکاح بھی ہوئے اور کیا کیا ہوئے۔ ہم کیا کہیں
وہ ہماری اس تحریر کا جواب مرحمت فرمادیں خواہ کسی کے حرم میں ہو کر دیں مگر دیں
مرد پر تو یہی از انوار العارفین عبارت خاں صاحب پر منطبق نہیں کہ اہل عقل
اس کو دیکھ کر خود سمجھ لیں۔ ضرورت ہوئی تو اور بھی عرض کر دیں گے ورنہ اگر یہ
سفر بزم صبح ہے تو اب سوال یہ ہوتا ہے کہ جب خاں صاحب اور اُن کی اولاد کو
اذنا ب اتباع تمام ذکر و امانت کا نکاح صحیح نہیں ہوا۔ آپس میں تمام سلاسل
انساب قطع ہو گئے۔ تو اب ان کا مال جائیداد وغیرہ کیا ہوگا؟ یا مسر کار عالیہ میں
جمع ہوگا یا فقار کو دیا جائے؟ مسلم یونہی سب میں جمع کر دیا جائے۔ خاں صاحب
راضی نہ ہوں گے۔ ہمارے نزدیک تو کلامِ مسند کا لکھنا بھی بہ مخفیہ ہے
دیوبند میں جمع کرنے کا حکم صادر فرمادیں۔

اس واسطے کہ اس مالِ کثیر کا رآمد کرنے والا دیوبند ہی کے مدرسہ عالیہ کا
ایک ادنیٰ خوشہ چین ہے۔ لہذا اس مالِ غنیمت کا مدرسہ ہی ستمی ہو تو بہتر
ہے۔ آئندہ ہر مرضی مبارک ہو اس سے مطلع فرمایا جائے۔

خاں صاحب یہ آپ کے نادان ظاہری دوست سمجھوں نے

آپ کو ایسا دیکھا سمجھ رکھا ہے، وہ بچا سے کیا بھیں اُس کو تو ہم اور آپ جانتے ہیں کہ آپ کی تصانیف غیث ہیں کیا کیا مفاسد مجھ سے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کے چھپے ہوئے رسائل کا لے پانی اتار دیے گئے۔ ہم برسوں سے بذریعہ خطوط اشتہار رات رسائل طلب کرتے ہیں مگر تم کو نہیں دیے جلتے مقتدین کو بھی یہی حکم ہے کہ رد افوض کے تران کی طرح مخالفین کو رسائل کی برائی زدہی جائے۔ اتفاقی در چار رسائل ایک آپ کے مقتدے سے دستیاب ہو گئے ہیں جو آپ کا حوالہ جیتا ہے ورنہ ہم کو آپ کے رسائل کیسے دستیاب ہو سکتے تھے۔ یہ ہے آپ کی تصنیف کا حال اور قوتِ دلائل کا جال سے کار برز نہ نیست حجازی

خان صاحب ذرا آپ سنبھلیں ہم تو ابھی آپ کی اور کارستانی دکھانے والے ہیں جس میں رانی کے دانہ برابر بھی ایمان ہے وہ ان سارا اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ نہیں رو سکتا اور شخص کچھ بھی ایمان اسلام رکھتا ہے وہ آپ کے فرضی کی رُو سے ضرور کافر کہلائے گا۔ آپ کا تو فرض منصبی ہی یہ ہے کہ دُنیا میں کوئی مسلمان نہ ہو سکے کہ آپ کے کیسے کہہ نہ ہو سکے مگر آپ تو سب پر کفر کا فتویٰ لگا دیں لیکن انہوں نے یہ ہے کہ صرف مخالفین ہی کو کافر نہ کہا بلکہ خود اپنی ذات مقدسہ اور جو آپ کو مسلمان کے اسے بھی کافر نہ کہی چھوڑا وہ اسے جہنم کے دارِ قعر خوب ہی فرض منصبی ادا کیا اب کہاں ادب اُن حضرات علما کی خدمت مبارک میں عرض ہے جو اعلیٰ حضرت کو چار سطران کے نقابِ تحریف فرماتے تھے۔ شہاداتِ مکملہ حق کے ظاہر

کرتے سے کیوں اعراض ہے۔ انزالہ العار کے حکم سے جو الزام خاں صاحب اور اُن کے مسلمان جانتے والوں پر بیان کی ہے صحیح ہے یا نہیں، جو آپ صاحبوں کے نزدیک صحیح ہو اس کو ظاہر فرمادیں ورنہ جواب نہ دینے پر یہ اتفاقی مسئلہ سمجھا جائے گا کہ بے شک رسالہ انزالہ العار مصنفہ خاں صاحب کے حکم سے خاں صاحب اور اُن کی اولاد اور اُن کے جملہ ازنا باتباع مقتدین حتیٰ کہ جو اُن کو مسلمان سمجھے سب پر کفر لازم ہو تا ہے اور کسی کا نکاح کسی سے صحیح نہیں ہے۔ خاں صاحب اب بھی تو یہ کہیں ورنہ اگر مباحثہ و مناظرہ کا مشق ہو تو بقاعدہ اَلَا تَعْلَمُ اَنَّہُمْ پہلے اپنا ایمان اسلام ثابت فرمائیں اور پھر تہرتیب قاعدہ مذکورہ گفتگو کر کے جیتا ہیں۔ ہم بفضلہ تعالیٰ اصول و فروع میں گفتگو کے لیے مستعد ہیں۔

تنبیہ: خاں صاحب کے بعض مقتدے جو اعتقاد کو مصلحت منفی رکھتے ہیں عوام اور خاص میں خاں صاحب کا مہم چھپانے کی غرض سے مصلح قوم بن کر یہ فرماتے ہیں کہ صاحب کیا کیا جاوے۔ دعوہ وہ ان کو کافر کہتے ہیں اور یہ ان کو اوطارِ فین سے فرضِ کلامی ہوتی ہے اگر خاں صاحب گلِ سند سے تھے تو حضراتِ علمائے دیوبند کے فلام کا تو یہ شیوہ نہ تھا۔ اول بات کا جواب یہ ہے کہ ہم نے کفر نہیں کیا نہ چار کام بخیر اہل قبلہ ہے۔ ہم سے جہاں تک ہر کے کا تاویل کر س گئے۔ اہل بدعت کی بھی جب تک اُن کی بدعت قطعی کو تک نہ پہنچے گی مسلمان ہی کہیں گے گودہ اعلیٰ درجہ کے بدعتی کہلا دیں ہاں ہم نے یہ ضرور کہا ہے اور جب تک خاں صاحب جواب نہ دیں گے

یہی کہیں گے کہ خاں صاحب پر اور ان کے انساب پر انہیں کے کلام اور قولوں سے کفر لازم ہو رہا ہے۔ اس کو رفق کر دیں ورنہ وہ اپنے فتنے سے ضرور لافنی کا فرمیں۔ ان کا نکاح کسی سے صحیح نہیں۔ ان کا کافر دانی وغیرہ وغیرہ ہونا جو اُدھر بیان ہوا ہے ان امور کو وہ فرمادیں کہ لازم آتے ہیں یا نہیں۔ اگر لازم آتے ہیں تو ہم پر کیا الزام اور اگر لازم نہیں تو خاں صاحب بیان فرمادیں۔ ہم اقرار کر لیں گے کہ خاں صاحب سچے۔

خاں صاحب کی فقط دشمنیوں سے تو اب ہم باز آنے والے نہیں ہیں۔ ہم نے بہت صبر کیا ہے اتنا صبر کوئی کرے تو ہم پر اعتراض کرے ذبالی نصیحت بہت آسان ہے جتنا اپنے سیکھتا بشما کس دن کے واسطے ہے اور ہم نے تو وہ بھی نہیں کیا۔ دوسرے امر کی نسبت عرض ہے کہ بقول خاں صاحب ہی کے ۴۲ سال تک بلا وجہ گالیاں سنیں اور وہ بھی فحش اور مخالفت اور وہ بھی اپنے اکابر کو دنیا میں کون ہے جس کو اس قدر زمانہ کے بعد بھی کچھ عرض کرنے کی اجازت ملے۔

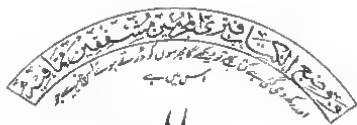
اُن حضرات نامہین کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ حضرات ۲۷ برس سے کہاں رونق افروز تھے جب خاں صاحب کی گالیاں پڑھتے تھے۔ جب تو خوب قہقہے اڑتے تھے اور خاں صاحب کی لفاظی انشا پر دازی کی لاثانی، لا جواب ہونے کی ڈینگ اٹکی جاتی تھی۔ اب وہ تمام باتیں جاتی رہیں اب نامح و دیگر ان بن گئے۔ اگر خاں صاحب کو پہلے سے روکتے بھی جب بھی ہم کو معذور فرماتا چاہیے تھا، چہ جائیکہ خاں صاحب کو کچھ بھی نہ کہا جاتے

اور دوسروں کی مذمت ہو عجیب انصاف ہے خاں صاحب کے رسائل اور ہمارے رسائل بالمقابل دیکھئے چاہئیں پھر آئینہ دینی ظلم کو پیش نظر رکھا جاتے تب جو صاحب انصاف فرمائیں گے علی الاثر والحقین ہو گا۔ دوسرے ہم بار بار لکھتے ہیں کہ تہذیب سے اب بھی بات کرو، ہم اس سے زیادہ تہذیب سے کلام کرنے کو مستعد ہیں مگر خاں صاحب میں کہ وہی انداز جہلی برتتے ہیں رشخہ اخیرہ جس میں حسرت نے اپنا ہم گرامی بھی ظاہر فرمایا ہے اور پھلٹا چڑھتا ہے اسی کو ملاحظہ فرمایا جائے اور طوطا سہیل سے جو خاں صاحب پر التؤن سوا ہے اس میں ابو احمیل نے ابن حیل کی طرف سے وہ گالیاں دی ہیں کہ خدا کی پناہ۔ اور خوب ہی داد و شرف دی ہے۔ اس وجہ سے بزرگان قوم کی نصیحت عالیہ میں عرض ہے کہ یا تو وہ ہم کو معذور خیال کریں ورنہ انصافا جس کی زیادتی ہو اس کو روک دیں۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اگر خاں صاحب اور ان کے اتباع فحش کلامی چھوڑ دیں گے تو ہم اس قدر بھی تیز نہ لکھیں گے و نہ یاد رہے کہ جس طرح خاں صاحب لکھیں گے وہ تو بے شک انہیں کا حق ہے اور اگر وہ مجھ کو بھی توفیق اسی فن میں ان کا مقابلہ فحش کلامی، بد تہذیبی میں کسی سے نہیں ہو سکتا۔ مگر ان قدر سے خاطر تواضع سے ہم بھی درگزر کرنے والے نہیں ہیں۔ آنحضرت ﷺ متنازل ہو کر دی ہے۔ گو خاں صاحب انشا راشد اُن کے بھی تحمل نہ ہوں گے۔ اس سے قطع نظر ہم تو یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ وہ گالیاں بھی دیں، بڑا بھی لکھیں مگر ان الزامات کو جو انہیں کے اقوال سے اُن پر لازم اور ثابت ہوئے ہیں اُن کو تراٹھا دیں ورنہ فقط گالیاں اور وہ بھی

مخلقات ہی دین اور کام کی بات کہہ بھی نہ سکیں تو اس سے اُن کو کچھ نفع نہیں ہو سکتا۔ ہمارے یہاں بھی سب کا جواب بے غلطہ تعالیٰ موجود ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْبَاقِيُّ مَنْ تَوَلَّى إِلَهُهُ مِنْ خَلْقِهِ، بھی خدا ہی کا فرمان ہے۔ یوں تو ہر فاسق و فاجر اچھے لوگوں کو گالیاں دے کر بغلیں بجا یا کریں گے، آخر اللَّهُ أَكْبَرُ إِنَّهُ يُرَوِّجُ الْغُذَاءَ۔ کیوں فرمایا تھا۔ یہ عاجز مجھ بے غلطہ تعالیٰ عاشقانِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کی طرف سے اگر جواب دے گا تو مژدہ مضبوط ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اغلامِ عنایت فرمائے اور اہل اسلام کو قبولِ حق کی توفیق۔ یہ امتحان کا وقت ہے معلوم ہو جائے گا کہ کون اللہ تعالیٰ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنی عزت اور شرافتِ محرمات ازدواج و اولاد کو اختیار کر لے گا اور کون خاں صاحب کے ساتھ نادر کو عار پر رنجیتا ہے۔ ہاں اگر اہل اسلام اس کے بعد بھی یہی فرمائیں کہ وہاں صاحب جو کچھ نکلیں، ایسی چاہیں یا گالیاں دیں۔ ہم سوائے اصل بات کے کچھ بھی نہ کہیں تو ان شاعر اللہ تعالیٰ ہم اس کے لیے بھی مستعد ہیں۔ ہم اس طرح بھی کر کے دکھادیں گے مگر خاں صاحب اور بھی زیادہ گالیاں دیں گے، اس کو اہل اسلام جانیں۔ واللہ تعالیٰ هو الموفق للصواب والیہ المرجع والیسید المآب و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و نور عرشہ و سید الموجودات و اشرف الکائنات خاتمو النبیین و درجۃ للعالمین و علی الم و اصحابہ اجمعین الی یوم الدین۔

مکتبہ الخیر

Page



اسکات المقتدی

از افتخارات

رسول ان نظریں حضرت مولانا سید مرتضیٰ احسنؒ جہانپوریؒ نے اہم تعلیمات و مشجبات تبلیغ دارالعلوم دیوبند و خلیفہ مجاہد حضرت حکیم الامت مولانا اسماعیل خانؒ

۱۹

مولانا عبداللطیف بلائیسپوری درمہنگومی قادریؒ

ناشر

انجمن ارشاد المیلین

۶. بی شاداب کالونی، حمید نظامی رتھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَصَوَّرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحَدَّ
وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَعَلَى آلِهِ
وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ سَلَكُوا طَرِيقَهُ وَسُئِلَتْهُ -

اما بعد ہندو کے کبر کو تھا جس سے منکر ہوا ان اہل اسلام کی خدمت
میں عرض پر داز ہے کہ جیسے روافض اور خوارج کے درمیان اہل سنت و اجماع
تھے اور دونوں فرقت سے اُن کو کفار و سبکات کا تحفہ ملتا تھا۔ اسی طرح
اہل بدعت اور غیر متقلدین کے بیچ میں سچے حنفی ملازم ہے۔ بدعتی تو ان کو لاف زب
گلابی و بالی غیر متقلد کے القاب سے یاد کرتے رہے۔ اور غیر متقلدین نے بوہڑ افنی
تقلید کے نفسیں و تعلیل و کفر میں کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا۔ چونکہ بدعتیوں نے
چتر تعلید کی بدولت بہت سے امور ایسا دیکھے کہ حدیث و قرآن تو در کنار
فقہ میں بھی ان کا پتہ نہ تھا۔ ہر برس جنگ جنگ حضرت مگنہ فرزند کر بھی ادلیا لاشد
ہی کے نذرہ میں داخل کر دیا تھا۔ وہ جو کچھ لیں کسی کی کیا مجال جو دم ہاسکے
سب حق و بجا گو یا نمود باشند مگر غر خدا۔ اور بنی محمد ہی بنا کر بنادیا۔ اور شرفند
نے سر سے سے تعلید۔ ائمہ و تعلیم بزرگان دین اور سچے اولیاء کی کرامات کا بھی
انکار کیا جس گروہ کا یہ حال ہو کہ حق کو بھی نہ ملے وہ باطل کو کیسے تسلیم کر سکتا
ہے اس دبر سے لاندہ جوں نے غرب و کھول کر اہل بدعت کی بدعتوں کا بھی
قد و انکار کیا۔ چونکہ امور باطلہ کا انکار احباب و ائمہ پر بھی ضرور تھا۔ جیسے قریشی
تصویر داری اور تمام رسومات فقیر مرد و عورتی شادی و حقیقت اور واقعی ہے

مقلد حنفی بھی غیر مقلدین کے رد و انکار جو بدعت میں ساتھ ہوتے تو اس وقت
غیر مقلدین کو اہل بدعت پر الزام کا اچھا موقعہ ہوتا لگا کہ دیکھو تمہارے مقلد
بجائے حنفی بھی ان امور کو ناجائز اور بدعت کہتے ہیں اس وجہ سے اہل بدعت
سے اور تو کچھ نہیں چڑھا غیر مقلدین کی خرابیاں چونکہ مسلم عقین اور عوام اور خراس
اُن سے بوجہ اُن کی لانا ہی اور بے ادبی کے تغیر تھے اور کچھ اسلاف بھی بدعتوں
کی بدعات خبیثہ قبیحہ کے مخالف تھے اور بدعتی اُن کے جوابات سے عاجز
تھے۔ بدعتیوں کو یہ موقع اچھا ہوتا لگا کہ غیر مقلد بھی تو شرک و بدعات کرتے
ہیں اور یہ بھی۔ لہذا عوام کے دھوکہ دینے کا یہ وقت بہت اچھا ہے ان کو بھی
غیر مقلدین میں شمار کر کے ساتھ الا اعتبار کرنا کہ کچھ بھی کہیں وہ سب
غیر مقلدیت کی بنا پر مردود رہے۔ اسی بنا پر بدعتیوں نے جواب غیر مقلدین
اور عوام کے متفرق کرنے کی غرض سے واقعی حنفیوں کو غیر مقلدین میں شمار کر لیا۔
اور یہ جواب دیا کہ جن کو تم حنفی کہتے ہو وہ تو ظاہر غیر مقلد ہیں۔ وہ اگر امور مقلدہ
کو بدعت کہیں تو ہم پر کیا جھٹ ہے اور اگر ایسی شیاں بنایا کہ جس کسی سے کسی
امر میں مخالفت ہوئی اس کو غیر مقلد وہی کہہ کر عوام میں بدنام کر دیا اور غیر مقلدین
نے بھی اس بتان سے نفع اٹھایا کہ اچھا ہے ایک تو مقلدین میں اختلاف ہوا
دوسرے جو اصناف سمجھتے تھے اور مذہب امام کے پابند تھے اور ہم سے
مقابلہ کرتے تھے وہ تو بقرار بدعتیوں کے غیر مقلدین ہی شمار ہو گئے۔ اب
رہ گئے بدعتی اور بدعت اُن کا رد کرنا قرآن و حدیث بلکہ فقہ سے بھی نہایت
آسان ہے اور عوام مقلدین سے یہ کہہ کر دیکھو تقلید شخصی سرچشمہ بدعات قبیحہ

ہے سوائے بدعات کے اور مقلدین میں ہے ہی کیا دیگر اہل بدعت نے ان
امور کا بھی خیال نہ کیا اور کچھ اصناف کو غیر مقلد لاد مذہب و بابی کہتے ہیں
لیکن آفتاب پر خاک کون ڈال سکتا ہے۔ ان کا مقلد ہونا فقہ حنفیہ پر مقلد
تقلید کا درجہ ثابت کرنا غیر مقلدین سے گفتگو مناظرہ وغیرہ تمام امور اُن کے
غیر مقلد ہونے کو باطل کرتے تھے مجبور ہو کر بدعتیوں نے یہ کہا کہ یہ لوگ پورے
غیر مقلد اور بابی نہیں بلکہ بابی ہیں غلامان کلام بات میں غیر مقلدین کے ساتھ ہیں۔
بعض امور میں تو بدعتیوں کا بعض افراد اور جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔ ہاں بعض امور
قبیحہ کے رد میں بے شک شرک ہے مگر اس شرک سے کون بچ سکتا ہے۔
بہت سی باتوں میں یہود و نصاریٰ سے بھی شرک ہے اور بدعتی بھی غیر مقلدین
کے ساتھ ہزار باتوں میں شرک ہیں تو کیا دُعا بھی غیر مقلدین میں شمار کیے
جائیں گے۔ دنیا میں کون سا باطل سے بھی باطل فرق ہے جس کی کوئی بات بھی
حق نہ ہو۔ اور اس کے ساتھ دوسرے مذہب والے کسی امر میں بھی شرک نہ ہوں
اور نہ یہ یاد رکھنا۔ مذہب خود شمال اور جنوبی باتوں پر یعنی مقابہ بدعت کی جڑ ہے
ہے۔ اس پر بعض مقلدین غافلیں دین نے بہت سے ہم کے مولویوں کو تنخواہیں
اس امر پر دینی شریعت کیں کہ وہ اہل اسلام میں فقہ و فساد برپا کریں اختلاف
ظہور دیں اور جو علما کے کام میں ہیں اُن میں خواہ مخواہ ایسی باتیں نکالیں
جن سے عوام اہل اسلام اُن سے متغیر ہوں، ان تمام امور سے مل جل کر اہل اسلام
دلت سے کشاکش میں پڑے تھے کہ اس چاروں صدی کے مجدد و بدعات نے
تمام تابعین کو مات کر دیا پس میرے نزدیک تو اب ان کو خاتم المبدعین کا

خطاب سے کہ غلبہ جناب کو متنع بالذات کا لقب دینا چاہیے پہلے بدعتی کو
واقعی اور پھر احسان کو غیر متعلقہ گلابی و بابی ہی پر انکشاف کرتے تھے۔ داروغہ جناب
نے قبول کھول کر تمام ہندوستان کے علماء صلیا کو گمراہ بدلہ دین، فاسق کافر
بنانے میں کوئی دقیقہ بھی اٹھا نہ رکھا۔ اپنے نزدیک سب کو گویا جہنم میں جھونک
دیا ہے تمام ہندوستان میں شاید ہی انگلیوں پر گنے چنے مسلمان نکلیں مرن
سب کافر ہی کافر ہیں، غرض خان بہادر کا جو مخالف ہوا، نیچری و بابی غیر متعلقہ
نجدی، ہندی، دیوبندی، انگلو ہی، تھانوی، نانوتوی، ناہبی، ناجی، مرزائی،
رافضی وغیرہ کسی نہ کسی طرح سے کھینچ کر ان کو صاف اور کھلے ہوئے مطلب کو
اہیر پیر کو کفر تک پہنچایا دیا اپنی جماعت کی وقعت ظاہر کرنے کو بے دین،
جہاں فساد کو بھی ٹیلے ایسے القاب دو دو تین تین سطروں کے بجاری بجاری
الفلاک کے بدلے کو حوام حیران ہی ہو جائیں گو واقعی امر کے بنانے والے خوب جانتے
ہیں کہ سچ کہاں تک ہے۔ امر اور نہ ساجس امور میں خوش ہوں، ان کو کسی طرح
سے سنسن نہ ہوں تو باج تک تو ضرور ہی ملے آنا۔ غرض تحریک اسلام میں
یا تو دانشور یا نادان دوست کی طرح کوئی دقیقہ اٹھائیں نہ سکھا مسلمانوں کی حمایت
کے واسطے نہ صرف العلماء قائم ہوا۔ اس کے پیچھے ایسے پڑے کہ خدا کی بناء ہزاروں
مرد بے صرف کیے صدر اسے جو بڑے تصنیف کیے، جس قدر لوگ مدوہ میں
شریک ہوں سب گمراہ بے دین حتیٰ اگر جوان کی اعانت کرے ان کو اپنے گھر
ٹھہراتے وہ بھی مرد گمراہ بے دین خدا ہی سمجھے اس گمراہ فرقہ کو نہرو کا یہ بڑا
قصور کہا جاتا ہے کہ اہل فتنہ اور بے دین لوگوں کی تعلیم کی ان سے جہلا کھاتے

اور خود اپنے گمراہان میں منہ ڈال کر نہیں دیکھتے کہ عبدالرحمن مجھی پوکر ریوچس
کی اکثر عمر کا یہ سبتوں کے معمولی مشاہیر و مربیان ہی گری کرتے ہوئے گوری،
سوائے آرد واد و نوحہ تعلیم کے پڑھانے کے گھستان بوستان کی بھی ذہبت
خدا نہ آئی ہوگی جس کے حال کو تمام بڑے جھگڑا و مظہر پر کے لوگ جانتے ہیں۔
اس کی شان مجدد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ مولانا المکرم فوالجید و المکرم سائلہ الطریق
الامام حامی سنن ماجی الفتنہ مسجد ہی فتنن ابانی فتنن مولانا مولوی عبدالرحمن صاحب
معروف مجھی جہاد اللہ سجاد جہاد الاحبار ائمہ کتبہ عبدالمنذہب احمد رضا بریلوی
عفی عنہ محمد مصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم محمد حنیفہ صفحہ ۱۶۱ عجب نہاے
یہاں کے حامی سنن ماجی فتنن مولانا اور مولوی ایسے ایسے ہو گئے تو نہایت
بد قسمتی ہے کہ آپ کی ترقی مجددیت ہی تک کیوں پہنچی جب مجدد ایسے تو عامی
سنن ماجی فتنن کیسے ہوں گے۔ محدث سورتی صاحب انہیں علامہ کی شان میں
تحریر فرماتے ہیں عالم لمبھی فاضل موزمی محقق بے عدیل مدقن بے ثیل حامی ملت
ماجی بدست مولانا ذکی الفہم انتہا، والرائے الصائب سیدنا مولوی مجھی صاحب
کا رسالہ جہاد الخ عہد المسکین خادم احادیث قائم المرسلین وی احمد صفی سنی
صانہ اللہ تعالیٰ من شر کل غی مغوی سن الرافضی والروابی والندوی محمد حنیفہ صفحہ ۱۶۱
شہید۔ اللہ تعالیٰ جھوٹوں کو ذہین میں رو سیادہ کرے جو علماء اور صلیا کو کافر
اور فاسق اور گمراہ کہیں اور جہاں اور اہل بدست کو دنیاوی نفع کی بنا پر ایسے ایسے
القاب لکھیں اگر اہل مدوہ جہنمی ہیں تو جہاں اور اہل بدست کی ایسی جھوٹی تعریفیں
کر کے والے جنہوں کی راہ راہ پر پھیل گھاتے والے ہیں۔ نہ معلوم ان الفلاک کے معنی

جی معلوم ہیں یا نہیں۔ اسی طرح تمام گروہ میں جہاں اور اہل بدعت نے کسی کو مولوی کسی کو مولانا وغیرہ کے خطاب دے دیے ہوں گے۔
 من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو

ایک کے حال سے توجہ واقف ہیں اور جی علی ہذا الیقاس ہوں گے۔
 اہل ندوہ نے بریلی اور ملتان میں اعلان مناظرہ دیا مگر میں بیٹھنے لگے اور ہتھکڑیوں میں جھڑپ شائع کر دیا کہ ندوہ مناظرہ سے بھاگ جاتا ہے۔ ان کی طرف سے جو جواب مہذبانہ دیے گئے ان کا ذکر ہی ضرور۔ ہمارے مخدوم و مطالع حضرت مولانا سید محمد رفیع صاحب اداہم اللہ تعالیٰ بضررتہ علی اعدائہ نے خود پلندہ کے آخری جلسہ میں تمنا سے یہ در تشریف لے جا کر علی رؤس الاشداد سب کے سامنے مناظرہ کی درخواست کی جس کا تم کو بھی اقرار ہے مگر مجوز قرار کے کچھ بھی نہ ہی پڑا۔ علی ہذا الیقاس جناب مولانا ظہیر حسن صاحب مرحوم شوق غری نے ندوہ کی جانب سے درخواست مناظرہ فرمائی۔ مگر گفتگو کن کرنا ہے۔ ہاں دروغ فرمادینا بیحد اس فقرہ کا کام ہے لیکن تاکہ۔ اچھا اندوہ میں واقعی کوئی خرابی تھی تو وہ اصلاح کی خواست گار بھی تو تھی، شرک بزرگوں کی اصلاح کی گئی مگر توجہ بہرہاں مسلمانوں کی پیروی مقصود تھی۔ غرض قول کر دینا ہی تھی۔ ندوہ کی تخریب میں وہ بے ایمانی کی گئی کہ مسلمانوں کی شان سے مناسبت مستبعد ہے جس کو تفصیل مقصود ہے حضرت مولانا اعظم سابق ناظم ندوہ حضرت سیدنا مولانا مولوی حاجی محمد علی صاحب دامت برکاتہم سے دریافت کر لے جن کی حدود و انت میں درجی شک نہیں ہے

جناب مولوی عبدالصاحب صاحب بریلی مارنٹروہ کا اعلان ہمارے کچھ جہنم گئے اہل بریلی نے چند مرتبہ اعلان مناظرہ دیا اس کو بھی جواب ندوہ اور سالوں میں اور بریلی میں اس کی دعوت کا معاملہ بریلی شہر کے قاضی میں کون آسکتا ہے جناب مولانا مولوی سید عین القضاہ صاحب دامت برکاتہم نے علم فیکس متعلق متعدد رسائل تحریر فرمائے اور ان میں ملک جو ایک مفسر ہے اور کون ہر طرف مناظرہ یہ ترخان صاحب کی نسبت بآسانی ہے جس پر اس نہایت ہی ہنری ہے۔ غرض صاحب کے والد صاحب کے پاس حضرت امام اعظم رحمہ اللہ نے جناب مولانا مولوی عیسیٰ صاحب نے تشریف لے گئے تھے اور طلبہ غرض ان کی تکرار جو غرض تشریف لے گئے اور کچھ پڑھائی ہذا الیقاس حضرت علامہ دیوبند کی نسبت وہ ہتھکڑیوں کے بدعتیہ شہر مسلمانوں کو خوش کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا، ان تمام امتیں نے یہ مناظرہ بدعتیہ کا مشہور قیاس سنت متغی ہے جسکی نسبت اس برائے فرقہ نے جو بانی مذکورہ الاشاداشوہ ندوہ میں جسد نفرت تمام علمائے ہندوستان شریک تھے بلکہ دین ہو گئے دیوبند کی جماعت کا کافر ہو گئی حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب شاہ والی شہ صاحب قدس سرہما الغریز کا خاندان یوں گیا۔ مجدد صاحب مولانا شہر علیہ کے ساتھ جو مسلک کیا گیا وہ معلوم ہے اس بیخ کنی اسلام نے ہندوستان میں چھوڑا کس کو ہے۔ ہرگز اور فرقہ کے بارے میں وسط نظامت کے ساتھ سرسبز کی پناہ لی ہے مگر تکرار کیا کہ ہم مومنین سے ہیں مصفاہ بڑی تعالیٰ وغیرہ کا انکار کیا وہ بعض نے حیلہ تلمیذ کی پناہ لیا کہ اس کی غیر تقلید ہے تباہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر کیا ہے اہل بدعت نے تعظیم دیا۔ کہہ دیا یا اس میں اسلام نے تعظیم دیا کہ ساتھ انہی غلطت و مجال انفرام صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل اصحابہ جہنم کو ان کے اجماعا یا احمدیہ دین کر دیا کہ یہ مردود ملعون کافرانس دور میں کو تو کیا کہے گا پہلے اپنی توجہ دینا بھر کے مسلمانوں کو کافر بنادیا مگر اہل اسلام کون ہوتا ہے ان اہل ندوہ کا ایک بہت بڑا قصور ہے

جس کے ہم بھی قائل ہیں کہ جواب مذکور کے پاس نہیں جاتا اور وہ اس کے اعلان گفتگو پر ہوا اور نہ اس
 نہایت تندی سے کہ یہاں جو نہایت باجیا نامور قریب مذکور انھار ترنا گیا ہے حال مذکور
 باجیہ علیہ السلام کے اسم اشارات طلبہ تارہ اوچر اس کے سبب سے بہت مستعد ہوئے تاکہ ان کا فہم
 اور کذب تو لوگوں کو معلوم ہو جاتا، مخالفت جماعت نے محض جھوٹے قصے چھاپا و اہل مذہب پر بدست
 چھوٹے الزامات دیئے نہ وہ نہ کوئی کہ ان لوگوں کو تعین ہو گیا کہ یہی سچ ہوگا حال مذکور مولوی جی احمد صاحب
 سنی حضرت مولانا صاحب غلام کے شاگرد ہیں حضرت نامور مولانا سے ایک خدیوہ فرمایا گیا
 اختلاف آریہ متال میں۔ برہما ہی ہے کہ تارہ تارہ استعد جھوٹے کہوں اکثر کرتی ہے یہ تو جو حیر
 صدی اوپر مقرر کے حدیث جواب دیتے ہیں تو عربیہ خودہ لغتہ اسد علی الکاظمی بن۔

علی بن ابراہیم سے غرض جتنے جھوٹ اور غلط اس کو ملے علم کے کام کی طرف متوجہ کئے
 ہیں انکے واسطے تو ایک فقر کی ضرورت ہے کہ بہت گزرتا ہو اس کو اہل علم بتولوں اور کہنا کہ ان میں
 کذبوں اور افتراء ایروں کی حقیقت کھولنے کے واسطے یہ قصد کیا جاتا ہے جملہ اعلام یہ کہ
 تمام اہل بدعت کو برہمہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے وجود پر بڑا ماننا ہے اور انکو
 جہاد فاضل اعلام وغیرہ وغیرہ وہ خطبائے ہیں کہ قابل بیان نہیں بلکہ ان کے لائق
 خطاب ہی کوئی نہ ہو دیا جائے کہ ان تمام خطبات تو عام ہی کو دیدیے اب آگے باقی ہی کیا
 رہ گیا تھا اور ضرور کہ وہ جہاد حاضرہ میں انکی تمام تحقیقات سچی ہیں اور بدست ان میں
 کیا عرب ہیں ہی کوئی ان سے مقابلہ نہیں کر سکتا یہ چلتا ہوا فقر اہل علم ہرگز کیا کرے اور تو حضور
 اثر کرنا ہے سو سب جہاد استقامت و تقدیر حضرت مولانا محمد منظم جانا مولوی سید محمد رفیع نے جس
 مدرسہ اول مدرسہ دیر میں کال اشارت اعلیٰ نامور صاحب نے انصاف ایک مفصل تقریر فرمائی ہے
 قلعہ مذکور کیا ہے چنانچہ ہم محرم کو ایک خط میں چند تہیدی مولانا کے انصاف کے پاس بھیج دی ہے۔

اس کے جواب میں خاں صاحب کا ذکر کرتی خط نہیں آیا مگر عار محرم مذکور
 ایک رجسٹری ظفر الدین کی بنام حضرت مولانا مسلمہ اللہ تعالیٰ کے آل۔ اس کے
 جواب میں ایک خط جناب مولوی عبدالسلام صاحب نے ظفر الدین کو ۱۱ محرم
 مذکور کو لکھا اور ۲۱ محرم سنہ مذکور کہ جناب حضرت مولانا محمد رضا و سکون مسلمہ اللہ
 تعالیٰ نے بنام خاں صاحب ایک گرامی نام بھیجا اس کے بعد جناب مولوی
 عبدالرحیم صاحب نے ۲۳ محرم سنہ مذکور کو ایک خط ظفر الدین کے نام بھیجا اور
 ایک خط اسی تاریخ میں مولوی صاحب حضرت نے خاں صاحب کے نام بھیجا
 مگر ان غلطیوں میں سے کسی کا کسی نے جواب نہ دیا۔ انیس دن انتظار کر کے
 حضرت مولانا مسلمہ و محرم نے ایک خط بنام خاں صاحب پھر بھیجا مگر اس کے
 جواب سے بھی گھبرائے اور عاجزہ کا سکوت اختیار کیا۔ جملہ خطوط اور تہیدی
 رسالات اس تحریر کے آخر میں درج ہیں جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت
 مولانا مسلمہ اللہ تعالیٰ کو کہاں تک حقانیت مقصود ہے اور خاں صاحب کو
 کس درجہ خوف ہے اس حق پر وحشی منظور ہے۔ خاں صاحب نے ہمیشہ ہی عمل
 اختیار کیا ہے۔ آج تک کسی غیر مقلد تہیدی و دہائی و فحش سے گفتگو تقریری تو
 کی نہیں ہاں کاغذی گھڑے دوڑاتے ہوں گے۔ ہم تمام ان حضرات کی خدمت
 میں جو خاں صاحب کے معتقد یا مرید یا تابع یا ان کے اہل علم ہونے کے قائل ہیں
 چند کے کہنے والے یا اس کے مدین کے باشندے ہوں یا بہی کے موبہ بہار کے
 ساکن ہوں یا بنگال کے پنجاب کے عزت افزا ہیں! امینا دو آب کے کمال آب
 خدا کا واسطہ۔ کہے کہ عرض کرتے ہیں کہ طریق کی تحریرات کو باصاف ملاحظہ فرمائیں

کہ کوئی بات خلاف مناظرہ لکھی ہے جس کی بنا پر خاں صاحب نے سکوت اختیار کیا ہے اور اگر گفتگو منظور نہیں ہے تو میں آنے کا ٹکٹ چھوڑا یا سفیر محکم نے بھیجے ہیں اس کے اور تہیدی سوالات کے دلپس کرنے میں کیا غرض ہے اگر تہیدی سوالات کے جوابات اُن سے نہ ہو سکیں تو اُن کی تمام جماعت مل کر ایک ایک سوال بانٹ لیں اور جوابات لکھ کر خاں صاحب کی خدمت میں پیش کر کے جوابات صحیح دیکھو ادبی پھر اگر ہمت ہو خاں صاحب مستعد ہو جائیں ورنہ کسی فاضل عالم کو ذمی کو اپنی جماعت سے منتخب کر کے ایک مسئلہ میں گفتگو کریں اور بعد مغربیست خود رونق افروز ہوں پھر خلاف تہدیر کی قدرت کا تماشا دکھیں اگر سچے معتقد ہو تو پھر صاحب سے التماس کریں مناظرہ کرو ورنہ سمجھ لو کہ ایک جاہل یا متجاہل بدیشی کے چھند سے میں گرفتار تھے خدا نے نجات دی جوابات بالکل صاف ہوں ورنہ ہوشیار سی سے عمدہ برا نہیں ہو سکتے اگر اجمال ہو تو اس طرف سے پھر دریافت کیا جائے گا غرض مقدمات صاف اور بحث طے ہونا چاہیے جوابات تہیدی سوالات کے بعد حرام و حلال پر بات پیدا ہو جائیں گے، مطلع کیا جائے گا گھر میں بیٹھ کر کسی کو عورت کسی کو مفتی کسی کو تاحی، کسی کو فاضل عالم کے خطاب دینے سے کام نہیں چلا اب مقابلہ اوقات ہے مرد میدان ہزار اپنے علامہ محمد کی قابلیت کو دیکھو اور جس کی صاحب کے پاس خاں صاحب کے فتاویٰ کی جلدیں ہیں اور سبحان السبوح اور مسئلہ علم جناب وغیرہ مسائل مختلفہ کے رسائل ہوں وہ ہمارے پاس بذریعہ بطون بھیج دیں تو پھر خدا چاہے تو ہم اچھی طرح سے بتا دیں گے کو حق یہ ہے اور باطل یہ ہے۔ اگر کسی

صاحب کے پاس اُن کے رسائل موجود ہیں تو اول بذریعہ کارڈ کے ان کے نام اور قیمت سے مطلع فرمائیں تاکہ موجودہ رسائل کے سوائے بقیہ رسائل طلب کیے جائیں یہی وقت اخبار و حقانیت کا ہے و اللہ تعالیٰ ہر مستعان و علیہ الشکاک قائم مقام ناصی عبد الوحید صاحب اور میاں ضیاء الدین صاحب کی خدمت میں بھی عرض ہے کہ وہ بھی خاں صاحب کو اس طرف متوجہ فرمائیں اور تحفہ خفیہ میں ہمارے حضرت جناب وامت برکاتہم کے تعلق خاصہ فرسائی و فرمائیں کیونکہ حضرت جناب مولانا صاحب فریضہ منیر اللہ تعالیٰ نے تو گفتگو اخبار حق کے واسطے ارادہ ہی فرمایا ہے اب گالیاں دینے سے کیا نفع سب و تمام تبرائی بازاری افشار پر دہادی میں تو عرصات ہو گئی اب تو قلعہ کا زمانہ ہے۔ بات فاضل وقت شائع کرنا ہے کہ اسے اور اگر خواہ مخواہ تحفہ خفیہ اپنی عادت سے چھوڑ دے اور گفتگو میں سعی نہ کرے، فقط پھٹ کر بازی سے ہی ہوا خواہوں کو خوش کرنا منظور ہو تو بس اللہ ہمارے نام بھی اس کا دیو کر دیجیے اور جو مضمون پائی جانب سے جاوے اس کو بھی شائع کر دیا جاوے ورنہ نامزدی اور عجز کا دلیل ہوگی اور غریب داری بے کار ہے حضرت مولانا سلمہم اللہ تعالیٰ کا اللہ تعالیٰ حافظہ خیر نے صرف اول خط خاں صاحب کے نام جر جری کر کے بھیجا تھا جب اس طرف سے بھی جر جری میاں نضر الدین صاحب کی لگتی تھی جر جری فضول بھی لگتی کیونکہ نشان دہیہ بھٹک ہے خط ضرور پہنچے گا لیکن اس پر بھی اگر مقتدرین کے خوش کرنے کو اور رفیع خدمات کے واسطے یہ عذر پیش کر دیا جاوے کہ اور خط نہیں پہنچے ورنہ کچھ نہ جواب ضرور ہوتا تو ہم کو تو دروازہ کھک پہنچانا ہے اور وہ خطوط

نہ پہنچے نہ پہنچے ایک تھوڑا سا حق کا مال صاحب کے پاس پھر بھی بذریعہ
رجسٹری جو ابی کے خدا چاہے بھیجا جائے گا جب نہ سہی اب جواب دو اب
تو کئی سینے خرد فکر صلاح و مشورہ میں بھی گرہ پکے ہیں سہ

کیا تیریاں دکھائے گا لے شتر جزوں

دلت سے ایک رقم جگر ہی جھلا نہیں

خدا جھلا کر سے اہل ندوہ کا کہ ان صاحبوں نے تہذیب سے کام لیا۔

بلکہ بعد سکوت مستغرق جس نے خاں صاحب کو شہر قاتلین اور محمد بناد وادوہ
سب کچھ معلوم ہے اور خدا چاہے تو معلوم ہو جائے گا بغیر اب تمام محدث فقیر
ادیب معقول منقول مل کر تہذیبی سوالات کا جواب دیں، خدا چاہے تو سب
کی حقیقت کھل جائے گی مگر مدار گنگو فقط خاں صاحب کی ہمت پر ہے۔

ورنہ دلیے کس کس سے تعین اوقات کیا جائے جو کہ ہوا تیرہ سید فرقہ کے گروہ
ہیں، اس وجہ سے انہیں کو مخاطب کیا جاتا ہے تاکہ تمام گروہ کو حق روشن ہو
جادوے و ندوہ اگر واقع میں قابل خطاب ہوتے تو اب تک کیا تھا خاں صاحب

کار ہنا مشکل ہو جاتا اور سب بخودی کا بال تار تار ہو جاتا اب ہم کو جواب
کی تو امید نہیں ہے، ہاں ایک صورت باقی ہے کہ روپیہ وافر ہے، امرار

ساتھ ہیں، مالش کر دیکھئے آج کل جو ہاں ہے اس کا آخری جواب یہ ہوتا ہے
دلت البحر کیسے کیسے ابراہن کو کافر فاسق، ملعون کیسے کیسے الفاؤ جیشہ سے یاد

کیا ہے۔ وہ الفاؤ قرشاند ہی کسی مسلمان کے قلم سے نکلیں وہ تو آپ ہی کو
مبارک ہوں جیسا آپ کا مزاج ہے اسی کے موافق کچھ الفاؤ لکھے ہیں تاکہ گنگو

کسی طرح ہو جائے۔ ہم ہر طرح سے راضی ہیں۔ کسی طرح خاں صاحب سے
کچھ بات کا ذریعہ بھی تو ہو۔ ہمارا مقصد فقط دین کی حمایت ہے۔ خداوند عالم کا
ارشاد ہے ولا یحییٰ المکرمہ السیخا الا باہلہ۔ اللہ تعالیٰ انتقام میں جلدی
نہیں کرتا ہے۔ اب خدا چاہے تو دلت آگیا ہے۔

لہذا مولے چونکہ آج کل اسلام پر ہر طرح کے حملے ہو رہے ہیں اور اسلام کے

مٹانے کی انتہائی کوششیں عمل میں آتی جا رہی ہیں اور نہایت زبردست

اور بر اثر تہذیب سے کہ اہل اسلام میں باہم اختلاف اور فتنہ اس قسم کا واقع ہو

جائے کہ کس کی وجہ سے یہ خود ہی لڑاؤ کو مرقع جائیں اور اسلام کی صورت ایسی

بدنام ہو جائے کہ دوسرا شخص ترک کیا اسلام میں داخل ہو۔ خود اہل اسلام ہی

اس سے متنفر ہو جائیں جب اہل اسلام ہی میں ایک دوسرے کو فاسق کافر و مرتد

یہ ایمان کیسے گئے تو دوسرا شخص کس فرقہ میں داخل ہوگا۔ جو شخص اہل اسلام میں

فتنہ ڈالنے کی کوشش کرے اس سے زیادہ مسلمانوں کا کوئی دشمن نہیں، اب عام

ہے کہ یہ حرکت اس سے قصداً ہو یا نادانستہ۔ ایسے شخص سے مسلمانوں کو بہت

ہی دور رہنا چاہیے اور ایسے فتنہ پرداز کو بدترین مخالفین اسلام میں شمار کرنا

چاہیے۔ آج کل اس خدمت کو مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے نہایت

دور شد سے انجام دیا ہے و انشاء یا نا انشاء اللہ اللہ اسلام کے گلے پر چھری بھرنے

میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا۔ ہندوستان میں تو شاید ہی ان کے نزدیک

کوئی مسلمان ہو سرتے معدودہ چند اشخاص کے جو بالکل ان کے ہم خیال ہیں

ایک گروہ تو مسلمان بنانے کی کوشش میں مصروف ہیں اور جب ایک شخص

یہی اسلام قبول کرتے ہیں تو ان کا پڑا پتہ اور نام اور دیگر اخباروں میں درج کرتے ہیں اور خاں صاحب بنے بنائے مسلمانوں کو جہنم میں دھکیلنے کی فکریں مشغول ہیں حتیٰ کہ حج میں بھی جہاں ہزاروں گنہگاروں کے گناہ معاف ہوتے ہیں خاں صاحب کو رہاں بھی یہی فکریں ہوتی ہے کہ کسی طرح سے علماء نے ہند کی تکفیر کا فتوے حاصل کرنا چاہیے اور عرب کے ہند کو یہی تبرک لاتے ہیں کہ ہند کے لاکھوں کروڑوں مسلمان کافر ہیں اور جو ان کو کافر نہ کہیں وہ بھی کافر ہیں جو ان سے ملیں وہ بھی ملعون ہیں اسی واسطے مسلمانوں کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ مسلمان بغور ملاحظہ فرمائیں کہ خاں صاحب کے ہاتھ سے مسلمانوں کو کس قدر نفع یا نقصان پہنچا ہے اور سوائے اس تدبیر کے جو ہمارے حضرت مولانا سید محمد رفیع الحسن صاحب دام مجد ہم نے خاں صاحب سے تعصیب کی فرمائی ہے اور کیا شکل ہو سکتی ہے۔ اگر یہ اختلاف مسلمانوں کے نزدیک اسلام کے واسطے مضرت ہے اور خاں صاحب سے تعصیب ضروری امر ہے۔ تب تو سب مسلمان خصوصاً ان کے معتقدین خاں صاحب سے گفتگو کر اور اس خاں صاحب کے باب کو بند کر دیں اور پھر مخالفین اسلام کے جوابات کی طرف سب مسلمان متفق ہو کر متوجہ ہوں ورنہ خاں صاحب کے اس بیج کی اسلام سے تمام مسلمان غنیمتوں اور ان سے سب مسلمان علیحدہ ہوں اور وہ یا جو کوئی اور شخص اہل اسلام یا ملحد یا بلا قصد فتنہ و اختلاف ڈالے اس سے علیحدہ رہیں۔ اس گفتگو اور مناظرہ سے اور غرض میں بلکہ محض خیر خواہی اسلام مقصود ہے نہ یہ کہ ایک یا ایک مسلمان میں اور برپا کر دیا جائے اور اختلاف کو از سر تازہ بنایا جائے اسلام کے

خلاف ہزاروں ہیں۔

مگر غم دندان دشمن تیر است کہ سما یدہ چشم مردم دست
اہل اسلام کو چاہیے کہ جو فرشتہ و گنہگار خدای کے پیرا ہیں جو لوگ دشمنان اسلام ہیں ان سے بہت پرہیز کریں اور عادت ان لوگوں کی نہ ہے کہ مسلمانوں میں اختلاف پیدا کریں۔ علاتے سلف صالح جن مسائل میں مختلف ہیں ان میں تفسیق و تضلیل و تکفیر کا باب کنوں۔ یہ مسلمانوں کے مقابلہ میں ہر وقت کمر بستہ رہیں اور مخالفین اسلام خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں چاہے کچھ کہیں مگر ان کو اصلاً بھی پرانا نہ ہو یا برتے نام کچھ لکھ دیا۔ ہم کو نہیں معلوم کہ اریوں اور نصاریٰ کے مقابلہ میں جناب خاں صاحب کس قدر رسلے ہیں ہم کو خبر نہیں کہ احکامات التزمین کے روکے واسطے (جو ایک کتاب ایک پادری نے لکھی اور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت وہ وہ گستاخیاں کی تھیں کہ کسی مسلمان کی تاب نہیں جو ان الفاظ کو سن سکے) حضرت محمد و خاں صاحب نے کہاں کہاں جلسہ فرماتے، کئی ہزار روپے صرف کیے۔ قیاس کن نہ گستاخان میں ہمارا

بہر حال آخر میں ہماری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اور خاں صاحب کو ان امور کی توفیق عنایت فرمائے جن سے وہ خوش اور ارضی ہو۔ اور دنیا میں جن کا حاصل ترقی اسلام اور باہم اتفاق ہو۔ اب اسی کا وقت ہے کہ کٹر مخالف اسلام کو مضبوط پکڑ کر تمام اہل سنت و اتفاق اسلام کی خدمت میں مشغول ہوں اور مخالفین کے بے جا حملوں کو اسلام سے روکیں۔ خاں صاحب کا اس

منظور سے سکوت نہ شک ایک درجہ محمود ہے بشرطیکہ آئندہ کو اپنے فاقہ اسلام کی طرف سے مخالفتین کی جانب متوجہ فرمائیں اور یہ سکوت بھی کسی دینی غرض پر مبنی ہو۔ ہم تمام مسلمانوں کو نکم بنا کر خدا کو شاہد بناتے ہیں کہ ہماری دنیاوی غرض نہیں ہے اور اگر جاری تحریر میں کوئی امر بے جا ہو تو بعد اطلالت ہم کو اس پر ہرگز ہرگز اصرار نہ ہو گا۔ مسلمان ہم کو مطلع فرمائیں اور جو امراض حسبہ کی زیادتی کا ہمارا گودہ جائیں۔ ہم تمام مسلمانوں کی رٹنے سے کسی طرح باہر نہیں ہیں۔ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّ الْعَالَمِينَ سے خدا پرچار ہے آمین وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ مِنْ أَتْبَعِ الْاَلَمَدِی۔

وَاللَّهُ تَعَالَى هُوَ السَّعْدَانِ وَعَلَيْهِ تَرْكَكْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ وَهُوَ
خَبِيرٌ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا يَا شَاهِدَ الْعَالَمِينَ الْعَظِيمِ
لَا مُلْجَا وَلَا مُتَجَا سِوَاكَ يَا إِلَهَ الْوَسْطَى وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ
خَلْقِهِ سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَآصْحَائِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ
يَا رَحْمَنَ الرَّاحِمِينَ يَا خَيْرَ الْوَسْطَى

نقل صحیفہ قدسیہ حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ حسن صاحب مدنیو ضمیمہ
العالیہ چاندپوری مدرس اول مدرسہ امدادیہ درجہ تک مع مہتید سؤالات
بنام مولوی احمد رضا خاں سائزیلوی جس کے جوابے خاں صاحب نے
سکوت اور منظرہ سے گزیر کیا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بمطالعہ مولوی احمد رضا خان صاحب

السلام علی من اتبع الهدی آپ نے جو اکثر بہات مروجہ کے سفوف و مستحب
ساح ہونے میں عرق ریزی فرمائی ہے اس کا اجر کاشدہ تعالیٰ ہی مرحمت
فرمائے گا مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی وجہ سے امت میں بڑا فائدہ
پر پا ہوگا جتن مسلمانوں کو حضرت سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم جناب
صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بعدۃ ائمہ مجتہدین و محدثین و ادویار و صلحی
ہمت رحمہم اللہ علیہم اجمعین نے ہزار نعمت و جافائشانی ذمۃ اسلام میں داخل کیا
مقتان کی کیا بگڑا فیض امت کی تفسیق و فطیل و بخر میں آپ نے وہ کوشش
فرمائی کہ اپنے نزدیک ترکِ بار و فساد کو بھر ہی دیا ہے قیاس سے قیاس بہت کہ بھی
آپ نے اور آپ کے گروہ نے سنت ہی کر کے لوگوں کو دکھایا جن موقع سے جنت
ہزار وقت اٹھی تھی وہاں ہزار عافائشانی آپ کی جماعت نے ترویج کی کوشش کہ
علیہ و صحابہ امت پر بہتان باندھے انہوں نے جو مسائل بیان فرمائے تھے
اُن کے نہایت ہی بدنام و حسرت عزائمات عوام کے سامنے بیان کر کے اُن کو ط

اسلام سے متفق کیا۔ حضرت علامہ کرام میں سے کسی نے آپ کو قابل خطاب نہ سمجھا کیونکہ آپ کے کردہ کی تحریرات میں جیسے فحش الفاظ اور بدتمیزی اور دودھ از کار باقیں ہوتی ہیں وہ آپ کی تحریرات اور کتبہ حقیقہ کے پرچہ سے ظاہر ہے کسی نے اس کو جو جب ترقی درجات خیال کیا، کسی نے باعث کفار و مشابہہ کیونکہ انظار حق کے واسطے پہلی تحریرات بالکل کافی ہیں۔ اسی کی وجہ سے آپ کو بھی دھوکا ہو گیا کہ اب میرا مقابل کوئی نہیں۔ آپ بھی غیب مکمل کھیلے۔ اور حضرت سے عوام اندھا ناقت دھوکے میں پڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو معاملہ ہو گا وہ تو درجہ جزا پر موقوف ہے اور یہاں بھی اُس کو اختیار ہے مگر فقط عوام اور بعض خاص کا عوام کے رفق اشتباہ کے واسطے بندہ نے آپ سے ایک مفصل تقریری گفتگو کا اضافہ قطعی کر لیا ہے۔ واللہ تعالیٰ برامستعان۔ اگر آپ میں کوئی شائبہ بھی حقانیت اور ولایت کا ہے اور اپنے دلوں میں کچھ بھی صدق و دیانت رکھتے ہیں تو بندہ نے جو امر غلطی کے تحت یہ چند سوالات بطور مقدمات کے پیش کئے ہیں جن کا طے ہونا مسائل مفصلہ سے پہلے ضروری ہے خدا کے واسطے اس کا جواب دیجئے۔ اگر آپ ان کا جواب اپنی تحریرات میں دے چکے ہیں تو ہر سوال کے جواب کا حوالہ بقید کتاب و معنیہ و مقدار جوابات بیان ہو۔ اور تمام کتابوں کو بذریعہ و طریقہ بندہ کے پاس بھیج دیجیے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اپنی جماعت میں سے ایک دودس بیس کو حکم دیجیے کہ وہ سب مل کر ان سوالات کا جواب دیں اور آپ ان کو بغیر ملاحظہ فرما کر آخر میں اپنا منتظر فرمائیں کہ ان تمام جوابات کو ہم نے بغور دیکھا ہے۔ یہ نہایت صحیح ہیں۔ ہم ان

کی صحت کے ذمہ دار ہیں کیونکہ بندہ بہر صورت آپ ہی کو مخاطب بنائے گا پھر بندہ آپ سے گفتگو کو حاضر ہے لیکن ضروری صدر مقام ہے۔ نہ میرا گھر نہ آپ کا جوئی بلکہ جو بہر مطلع فرمائیے حتیٰ الریح تمام ہندوستان کے گلی کوچہ میں اس گفتگو کی خبر شائع کرنا بندہ کا کام ہے تاکہ تمام مسلمانوں کو حق و باطل و زیوشن کی طرح ظاہر ہو جاوے اگر یہ بھی آپ کو بہر تملی و شخص کے پسند نہ ہو تو آپ اپنے مجمع میں سے جس شخص کو چاہیں منتخب فرمائیں، اس کی ارجحیت آپ کی ہدایت ہو۔ بندہ اس سے ہی گفتگو تقریری کو مستعد ہے اور اگر یہ بھی منظور نہ ہو تو اقل ایک ہی مسئلہ میں اس شخص سے گفتگو ہو جس کو آپ منتخب فرمائیں اگر وہ بعون اللہ تعالیٰ مجھ سے مطلوب ہو تو مجھ پر آپ گفتگو کے واسطے مستعد ہو جائیے عرض ہر تقریر و تحریر کے آپ ذمہ دار ہوں گے اور میرا مقصود فقط آپ سے ہی گفتگو کرنا ہے اور اگر یہ تمام امور منظور نہ ہوں تو پھر آپ تحریر فرمائیے کہ آپ سے گفتگو تقریری کرنے کی کیا صورت ہے۔ اگر میری تحریر میں کوئی امر ایسا ہو جس سے یہ معلوم ہو کہ گفتگو کرنی منظور نہیں۔ آپ کی طرح فقط لوگوں ہی پر ہر ظاہر کرنا منظور جو تو اس سے مطلع فرمائیے گویہ امر ظاہر کرنا ضرور نہ تھا مگر فقط اس وجہ سے کہ مجھ کو واقعی ایک بہت بڑے فیصلہ کن تقریری گفتگو آپ سے منظور ہے۔ یہ عرض کرتا ہوں کہ میں دینی شخص ہوں کہ مجھ میں جو آخری و مظاہرہ کا آپ بیان فرما ہے حقے اور کئی ہزار آدمیوں کا مجمع تھا اور بندہ نے کھڑے ہو کر اس مجمع میں آپ سے زبانی گفتگو کی درخواست کی تھی اور اہل مجمع نے اس منٹ کے بعد جواب کا وعدہ کیا تھا۔ پندرہ بیس منٹ کے بعد بندہ پھر کھڑا ہوا

اور دوبارہ گفتگو کی درخواست کی پھر بھی جواب ملا بعد آپ دُعا مانگ کر
تشریف لے گئے اور زبانی گفتگو سے گریز کیا۔ آپ یاد رکھتے کہ یہ واقعہ صبح ہے
یا نہیں۔ میں وہی شخص ہوں کہ جو اس وقت بھی آپ سے گفتگو کرنا دُعا تھا کہ
جب بالکل آپ کا مجمع تھا اور اب تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہزاروں اس طرف
کے بھی ہوں گے اسی دن آپ کی حقانیت کی حقیقت کھل جاتی سگھر خدا کو
منظور نہ تھا۔ اب ان شاء اللہ تعالیٰ یہ موقع ہے جس سے یہ امید اظہار
حق کی ہے بشرطیکہ آپ اس دفعہ کی طرح پہلو تھی نہ فرمائیں جواب کے
واسطے اور برطرفی کے واسطے ٹھٹھ جاتا ہے۔ آپ ہفتہ کے اندر مشورہ فرما کر
جواب مرحمت فرمائیں کہ ان سوالات کا جواب خود دیں گے یا دوسرے سے
دلوادیں گے تو کتب تک یا مناظرہ ہی منظور نہیں، صاف جواب مرحمت ہو
واضح ہو کہ جہاں آپ کی ذات کے ساتھ متعلق ہیں یا جن میں ہوا کتب کی
ضرورت نہیں ان کے علاوہ تمام ائمہ کا جواب بحوالہ الکتب معتبرہ حنفیہ فقہ و
اموال فقہ و کلام ہونا چاہیے۔ مجددیہ سے کام نہ لیا جاوے آپ جہاں چاہیں تھیں
میں اکثر مجھ اپنے تئوں اسی کا حوالہ دیتے ہیں میں ان جملوں کا نہایت مشتاق
ہوں اور بہت کوشش کی سگھر دستیاب نہ ہو رہی اگر میری مرضی کتاب نہیں تو
عنایت کر کے اس مجرورہ تئوں کی تمام مجلسیں اور علم غیب میں جواب کا رسالہ
ہے مزید دیکھ کر دیکھئے۔

اگر آپ نے ہندو سے گفتگو کی تو خدا کا چاہے آپ کو بھی لطف آجاتے
گا۔ احادیث النور کی چالاکیاں خوب ہی کھل جائیں گی۔ اگر میری حالت کی پوری

تحقیق منظور ہو تو اپنے وزیر اعظم مولوی وصی احمد آہودی سے دریافت کر لیجیے
میں مجلس پر کھڑے رہا میں بھی آپ سے اور آپ کی جماعت سے مناظرہ کو بالکل
مستعد تھا مگر آپ تو عرب میں شریف ملک کو مرید کرنے تشریف لے گئے تھے
ان کا تھنی عبدالوہید صاحب و ہدایت ریل و مولوی وصی احمد تھے دریافت کر
لیجئے کہ کیسے مناظرہ سے بھاگے اور چونکہ آپ کی طرف سے دروغ کی اشاعت
کا دلیہ تحفہ حنفیہ ہے اس وجہ سے اس دفعہ سے تحفہ حنفیہ کا پرچم بھی بند
کئے نام دیکھ کر دیکھتے تاکہ آپ کی جماعت کا گزرب اور افزار معلوم ہوتا ہے
ورنہ معلوم وہ کیا کیا لکھ کر شائع کرے گا۔ اگر میرے متعلق کچھ میں میں لکھا
جائے تو میرا مضمون بھی اس میں شائع ہونا چاہیے۔ درمیان کی دلیل ہو گی
میں آج سے اس کا فریاد ہوں بشرطیکہ آپ گفتگو کا قصد کریں ورنہ دُرور ہے
کیوں فضول ضائع کر دوں، جواب کے بدلے کیجئے اگر جواب دینا اور مناظرہ کرنا
منظور نہ ہو تو میرے سوالات واپس کر دیجئے۔ واللہ رب العالمین و ما تفرقی الا
بائس علیہ تو کات والیہ انیب و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ
تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ وسلم و علی آلہ و صحابہ اجمعین۔

بندہ محمد رفیع حسن معاذ غلام مدرسہ علوم دینیہ لاہور ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۲۸ھ یوم درشنبہ
خاتمہ لاہور صلی اللہ علیہ وسلم

مہدی سوالات جو چودہ محرم ۱۳۲۸ھ کو مولوی رملوی صاحب کے
پاس بفرض جواب روانہ کیے گئے اور ان کے جواب آج تک عاجز رہے
۱۔ کافر کی کیا تعریف ہے اس کی کیا علامت ہے۔

(۲) ضروریات دین جن کے انکار سے آدمی کافر ہو جاتا ہے وہ کون کون سی چیزیں ہیں بالتفصیل بیان ہوں۔

(۳) مومن کافر نہیں وہ کون سی تاویل ہے جس سے کافر نہیں ہوتا اور جس تاویل کا اعتبار نہیں، وہ کون سی تاویل ہے اہل قبلہ کی تعریف ہے بحوالہ کتاب بیان ہو۔ اور کفر اہل قبلہ بائو ہے یا نہیں۔ مذہب اہل سنت کیا ہے؟

(۴) اگر کسی کلمہ کے کلام میں چند وجہیں لکھی ہیں اور چند وجہیں اسلام کی مذہب اہل سنت و جماعت اور امام صاحب کے موافق اس کو کافر نہیں گئے یا مسلمان؟

(۵) اگر کوئی ایسے کلام کو معافی کفر ہے پر عمل کرے وہ شخص کیسا ہے۔

(۶) اہل سنت و جماعت کی کیا تعریف ہے اور وہ اعتقادات اور عملیات جن کے کرنے یا نہ کرنے سے آدمی اہل سنت و جماعت سے خارج ہو جاتا کیا کیا ہیں اور مدار اہل سنت ہونے کا کیا ہے مفصل بیان ہو۔

(۷) اگر کسی مسئلہ میں کوئی امام یا بعض مشائخ یا امامائے متعین میں سے ایک یا دو کسی طرف گئے ہوں اور اکثر یا اقل دوسری جانب ہوں اور علماء

بھی کل اہل سنت و جماعت و متقدمین امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہوں، تو اس مسئلہ میں مختلف فیہا کی ایک جانب پر اعتقاد رکھنے والا کافر یا فاسق یا خارج از اہل سنت و جماعت ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر ہو سکتا ہے تو قطعاً یہی شخص جو آج کل ہمارا معاصر ہے یا متقدمین میں سے بھی جو اس قول کی طرف

گئے ہیں وہ بھی ان القابوں کے مستحق ہوں گے اور ان مسائل میں سے ایک مسئلہ بطریق مثال بیان ہوں۔

(۸) اشعریہ ماتریدہ دونوں گروہ اہل سنت و جماعت میں داخل ہیں یا کوئی اہل سنت سے خارج ہے۔ شیعہ ثنائی میں کس مسئلہ کی وجہ سے شیخ اول بار اختلافات فی الاعتقاد کے پھر دونوں گروہ اہل سنت و جماعت کیسے ہو سکتے ہیں۔ اگر مدار اختلافات فرق بالحد و اہل سنت، اختلاف اعتقادات ہے تو یہاں ایک گروہ باوجود اختلاف کے خارج از اہل سنت و جماعت کیوں نہ ہو اور اگر اہل سنت و جماعت سے خارج ہونے کے واسطے اختلاف اعتقادات مدار نہیں تو پھر وہ کیسا ہے۔ مفصل بیان ہو اور اشعریہ دونوں کا ایک ہی مغموم ہے یا کچھ فرق ہے، بحوالہ کتاب بیان ہو۔

(۹) کلمہ گو سے اگر کوئی کلام یا فعل ایسا سرزد ہو کہ جس میں ۹۹ وجوہ لکھی ہیں اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو اس کو اسی پر عمل کریں گے جس سے وہ مسلمان ہے یا نہیں۔ اگر اول ہے تو اسی طرح (۹۹) وجوہ اہل سنت و جماعت سے نکلنے کی ہوں اور ایک سنت و جماعت ہونے کی تو اس کو بھی اسی پر عمل کریں گے جس میں وہ اہل سنت و جماعت میں داخل ہے یا کسی طرح سے اس کو اہل سنت و جماعت سے خارج ہی کرنا چاہیے اور جس طرح کہ جب تک امور ضروریہ دین کا منکر نہ ہو گا کافر نہ ہو گا اسی طرح سے جن امور کی نسبت اہل سنت کا اعتقاد ضروری طور سے ثابت نہ ہو گا اس کے انکار سے بھی اہل سنت و جماعت سے خارج نہ ہو سکے گا یا فرق ہے اور وہ ضروریات

اہل سنت کیا ہیں۔ اس جو امر مستفق علیہ اہل سنت ہیں ان میں بھی ہر واسطہ کے احکام سے خارج اہل سنت وجماعت ہو جائے گا یا اس میں بھی کچھ تفصیل ہے مفصل بیان ہو۔

(۱۰) جس کسی مسئلہ کی نسبت یہ ثابت ہو جائے کہ مسئلہ مازید یا اثنا عشر کے موافق یا ان کے درمیان مختلف نہیں ہے اس پر اس کے ایک جانب پر اعتقاد رکھنے والا خارج از اہل سنت وجماعت ہو سکتا ہے یا نہیں شرع اول میں نقطہ پر شخص یا وہ گروہ جس کا یہ مقلد ہے بہ تقدیر اول وجہ فرق کیا ہے اور شق ثانی میں اس کو اہل سنت وجماعت سے خارج کئے والا کون ہے اور اس کا کیا حکم ہے۔

(۱۱) مسائل مختلف نہیں ہیں الصحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یا درمیان ائمہ مجتہدین و مفسرین و ائمہ مجتہدین فی الدین یا فی المذہب یا مرجعین یا مشائخ و علمائے متعینوں میں کوئی ایک جانب خطا و صواب کی متعین ہو سکتی ہے اور ایک کو یقینی غلط یا صحیح کہہ سکتے ہیں یا دلیل کا حاصل رحمان ہے اور احتمال خطا و صواب ہر جانب باقی رہتا ہے۔ ایسے مسائل میں ایک جانب پر عمل کرنے والے کو فاسق یا خارج از اہل سنت وجماعت کہہ سکتے ہیں یا نہیں بحوالہ کتاب بیان ہو اور ان مسائل کی مثال بیان ہو۔

(۱۲) حضرت مجدد الف ثانی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب، حضرت شاہ عبدالقادر صاحب، حضرت شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت شاہ اسحاق صاحب، مولانا عبدالرحمن صاحب لکھنوی، مولانا

نصیب صاحب غازی پوری مولانا شاہ احمد اللہ صاحب مظفر پوری، مولانا انانت شاہ صاحب غازی پوری صاحب فتح القدر صاحب بنابر شرع ہدایہ صاحب رائے اللہ حضرت مخدوم الملک شیخ شرف الدین احمد بکینی منیری و جناب مولانا محمد علی صاحب دام نسیم خلیفہ اعظم حضرت مولانا افضل الرحمن صاحب جتہ اللہ علیم اجمعین یہ لوگ مسلمان اہل سنت وجماعت احسان ہیں اور کیا یہ لوگ مقتدا بنانے کے قابل اور ان کی تصانیف حق اور عمل کرنے کے لائق ہیں یا نہیں، یہ مطلب میں کہ یہ حضرات فرشتہ ہیں، ان سے کوئی غلطی نہیں ہوتی یا ان کا کلام نغوذ باللہ وحی ہے بلکہ جیسے اور اکابر دین گزرے ہیں اور مقتدا تھے اہل اسلام اہل سنت وجماعت و مقلد ہوتے ہیں اور ان کے کلام حجت میں پیش کیے جاتے ہیں۔ اپنے زمانہ میں یہ لوگ بھی مقتدا اور اہل علم اور صلاح و خلاص ہیں یا ان کے عقائد کل کے یا بعض کے کلام یا بعضا خراب ہیں جن سے وہ اسلام یا اہل سنت وجماعت یا گروہ مقلدین یا احسان سے نکل گئے اسببہ عقائد و مسائل کی ہیں، نکل نہیں ایک ایک دودروہی بیان چوں ورنہ ان حضرات کو غیر مقلد و باطنی کہے کلمات کہنے والا کیسا ہے ان کی نسبت آپ کا اعتقاد کیا ہے۔

(۱۳) مقلد ائمہ اربعہ کی فقہاء نے کیا تعریف کی ہے یا خصوص حنفی ہونے کے واسطے کس کس امر کی ضرورت ہے جن کے ترک سے آدمی حنفی نہ رہے اور کیا کرنا چاہیے جس کے کرتے سے حقیقت سے خارج ہو جائے۔ اگر اس کے لیے کوئی قاعدہ کلیہ فقہاء نے بیان فرمایا ہو تو وہ بیان ہو اور اگر جزئیات کی تصریح

کی ہوتو اُس کو بیان کرنا چاہیے۔ عرض تقلید کی جنس اور فصل اور اس کے لوازم اور شرائط اور خواص مختصراً اور موقوف علیہا اور تعدل موائج جن کے ذکر نہ کیا کرے گا ہونے نہ ہونے سے عللاً و عللاً آدمی متعلق نہ ہے وہ بیان فرمائیے۔

(۱۴۱) غیر مقلد کا کیا حکم ہے اور تقلید حرام ہے یا مکروہ یا تحریمی یا جائز یا فرض۔ واجب مستحب سنت اور کرہ درجہ جس کے بغیر مقلد اور دہانی کا ایک ہی مفہوم ہے یا کچھ فرق ہے تو کیا ہے؟

(۱۵۱) اگر کوئی غیر مقلد نہ ہو اور اس کو کوئی شخص غیر مقلد اور دہانی کہے تو یہ مفتی کس درجہ گناہ کا مرتکب ہوا۔ تاکہ نماز، زکوٰۃ، حج، صوم، صدقہ، زکوٰۃ، فتنہ، فتنہ، واجب، سنت، مستحب یا گناہ کبیرہ، صغیر، حرام، مکروہ تحریمی تنزیہی کے کرنے سے آدمی غیر مقلد ہو سکتا ہے یا فقط تقلید کے ترک یا مذہب ہدایت سے غیر مقلد ہو گا۔ عرض کہ غیر مقلد ہونا نہ ہونا کسی عقیدہ کو کہنے یا نہ کہنے پر موقوف ہے یا کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے پر یا دونوں کے وجود پر یا عدم پر مجتہد یا منصف واقع حنفیہ یا اصول فقہ سے بیان ہو۔

(۱۶۱) جرمائے زہام صاحب کے زمانے میں موجود تھے نہ بعد میں ایک زمانہ تک موجود ہوئے نہ اس کا حکم فقہ میں مندرج ہو اور اس صورت کے پیش آتے کے بعد علما سے رقت لے اس کا حکم بیان فرمایا متفقاً یا مختلفاً اس حکم کے نہ ماننے سے بھی آدمی حنفیت یا تقلید سے باہر نکل سکتا ہے یا نہیں اور علما سے حنفیہ کا کس قسم کا اختلاف بین المسائل ہے جس میں کسی جانب پر عمل کر لے تو حنفی نہیں رہتا مثلاً ایک در مسئلہ بیان فرمایا اجابت۔

لہذا حنفی مذہب میں سے کسی ایک کی ۱۲۰

(۱۷۱) شرائط، ضابطہ، مابکے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی آثار موافقہ یا مخالفہ حنفیہ کے لیے کلیۃً یا جزئیۃً مفید یا مضر ہو سکتی ہیں یا نہیں اور کثرت آثار بھی حکم کی تقویت کر سکتی ہے یا فقط قوت دلیل ہی مفید ہو سکتی ہے مسلک حنفیہ فقہ یا اصول فقہ میں کیا ہے بیان ہو۔

(۱۸۱) جو شخص مقلد ہو اُس کو اپنے فقہ کے خلاف عمل کرنا یا اعتقاد میں حنفی کو شائع کرنے کے موافق اعتقاد یا عمل کرنا جواز ہے یا نہیں اگر ناجواز ہے تو ایسے شخص کے لیے کس قدر علم کی ضرورت ہے۔ ایسا شخص کوئی آج کل موجود ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کتنے زمانے سے اور اگر خلاف اپنے فقہ کے عمل نہیں کر سکتا تو ان ہی مسائل میں جو اپنے امام سے منقول ہوں یا اس کے متبعین کے مہتممات مستفادات کا بھی یہی حکم ہے یا نہیں۔ اگر کچھ تفصیل ہے تو بیان فرمائی جائے اگر مسئلہ امام سے منقول نہ ہو اور کتب فقہ میں بھی مندرج نہ ہو۔ ایسے مسئلہ میں اگر علما کے کرام یا بعد اختلاف کریں، ایک کتنے نزدیک استحسن اور دوسرے کے نزدیک قبیح ہو تو ایک دوسرے کو کافر، فاسق، فاجر، اراذل سنت و الجماعت کہہ سکتا ہے یا نہیں تو مقدمہ میں جو اس قسم کا اختلاف ہوا ہے وہ بھی موجب تحقیر و فحش ہے یا نہیں اگر نہیں تو وجہ فرق کیا ہے۔

(۱۹۱) اولہ شرعیہ قرآن شریف حدیث شریف اجماع قیاس حسب تصدیقات اہل سنت انہیں چار میں منحصر ہیں اور امور بظاہر ان کے علاوہ معلوم ہوتے ہیں یا نہیں میں مندرج ہوتے ہیں یا واقع میں ان سے علیحدہ امور بھی ہیں۔ شیعہ ثنائی میں حصر کے کیا معنی پھر اردو من حیث الثبوت الدلائل کے اتسام و احکام بھی بیان

فرماتے جاتیں۔

(۲۰) الہام حجت شرعی ہے یا نہیں۔ الہام و کشف ایک ہی امر ہے یا دو۔ بزرگان دین کو جو امور منکشف ہوئے، ان کا اعتقاد مثل اولہ شرعیہ کے انکشاف کے رکھنا یا کرنا ضرور ہے یا نہیں۔ بقدرہ عدم موافقت الہام و کشف کے امور شرعیہ یا اولہ شرعیہ یا تصریحات فقہا۔ یا علما۔ اصول یا فقہ کلام کو اس کا اعتقاد یا اس پر عمل کیسا ہے۔

(۲۱) کسی عمل میں اگر کسی بزرگ کو یا اکثر بزرگان دین کو با اتفاق یا اختلاف کوئی قطع و جوی و نہوی معلوم ہو تو تمام امت پر اس کا عمل یا اعتقاد لازم ہے یا خاص اس کے معتقد یا مرید پر اعتقاد نہ کرنے والا یا اس کو ضروری نہ سمجھنے والا یا عمل و اعتقاد کو جائز سمجھ کر عمل نہ کرنے والا یا اس کو خلاف صحت یا با عیب و نقص علوم سمجھ کر رد کرنے والا یا جو دیگر امور یا مشرورہ کے مل جانے کے قیاس غیر و کہنے والا کیسا ہے۔

(۲۲) جیسے مسائل شرعیہ مقلد فیہا میں اپنے امام مقتدا کے جس کے ہم مقلد ہیں اور پیروی کرتے ہیں، دلیل دریافت کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح سے ہر بزرگ کے کلام اور الہام پر عمل کر سکتے ہیں اور اس کا تسلیم کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ پھر قول بزرگ میں مخالفت اپنے امام سے یا فہم حنفیہ سے شرط ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو دوسرے جہتہ کے کلام پر بھی ایسے ہی عمل کر سکتے ہیں یا نہیں تو وجہ فرق کیا ہے اور بزرگ میں بھی شرط ہے کہ وہ اپنے ہی امام کا مقلد ہو یا نہیں، بلکہ جس امام کا بھی مقلد ہو اس کے کلام پر عمل کرنا ضروری یا جائز

یا مستحسن ہے۔ اگر کوئی تخصیص نہیں تو ہر عالم کے کلام پر عمل کرنے میں بھی یہی تعلیم ہے یا نہیں اگر نہیں تو وجہ فرق کیا ہے۔ اگر تعلیم ہے تو فی مقلدی اور اس تقلید میں فرق کیا ہے۔

(۲۳) اولیاء کے بعض کلام جو بظاہر مخالف شریعت ہوتے ہیں اور بعض مقلد اور حقائق جن کے عامہ موعظین مکلف نہیں ہوتے ہیں اور وہ امور ان کے فہم سے خارج ہوتے ہیں اور بعض خاص حالت سے متعلق ہوتے ہیں۔ عموم پر جاری نہیں ہوتے اور بعض تشابہ جن کے فہم سے اور لوگ قاصر ہوتے ہیں اور بعض ان کے اعتقاد ہوتے ہیں۔ یا تقاسم بزرگان دین کے کلام میں پاسے جاتے ہیں یا نہیں اگر ہیں تو ہر ایک کا شعار اور علامت اور اس کا حکم بیان ہو، اور پیروں کے ساتھ جو صلی مشر علیہ وسلم کا معاملہ کرنا چاہیے یا نہیں، نہیں تو اس کا کیا حکم ہے جو ایسا عمل یا اعتقاد رکھے۔

(۲۴) آج کل ہندوستان کے موجودہ علما۔ میں سے اگر کوئی شخص خلاف فقہ حنفی عمل کرے یا بسببہ استدلال میں کلامک بالصرحہ فقہ حنفیہ میں موجود ہو۔ احادیث و فیرو سے اس حکم کے مخالف حکم بیان کرے تو وہ شخص غیر مقلد ہوگا یا نہیں پھر اس کا حکم کیا ہے اور اس استنباط، کی ہر عالم کو اجازت ہے یا نہیں یا بعض کو۔ ثانی میں وجہ تخصیص کیا ہے۔

(۲۵) درجہ اجتہاد کب سے موقوف ہو گیا۔ علیٰ ہذا القیاس مرجعین بھی کب سے نہیں۔ آج کل کے علما۔ پر تقلید شخصی مثل علوم کے ضروری ہے اور جواب مسئلہ میں فقط روایات معتبرہ و فقہ ہی کو بیان کرنا چاہیے تو در صورت عدم

تصريح حکم کیا کرنا چاہیے یا عقیدہ فرض نہیں اور ہر شخص اپنی رائے سے کچھ کھاتے
ہے تو پھر عوام کے لیے کیا حکم ہے۔

(۳۶) جو شخص خود بلا ضرورت اپنی ہوا دوسروں کے مطابق بعض مسائل
میں فقہ حنفیہ کے خلاف کرے اور دوسروں کو ایسا فعل کرنے سے غیر مقلد یا
وابائی کے تو اس کا حکم کیا ہے۔

(۳۷) اس وقت میں اگر کوئی مسئلہ ایسا پیش آئے جس کا حکم فقہ حنفیہ میں
موجود نہ ہو تو علمائے وقت کو کیا کرنا چاہیے اگر اجتہاد کا حکم ہے تو فقط اسی
صورت میں یا دوسرے مسائل میں بھی اجتہاد کر سکتے ہیں اور ہر ایک عالم
کا اجتہاد دوسرے عالم یا عوام پر حجت ہے یا نہیں بلکہ ہر شخص اپنی رائے کا
پابند ہوگا۔

(۳۸) جن مسائل میں علمائے وقت مختلف ہیں، بعض جائز فرماتے ہیں، بعض
ناجائز۔ اسی صورت میں عوام کو کیا کرنا چاہیے۔ ان کو امتیاز حق و باطل کا کیسے
جو یا جس کو چاہیں اختیار کر لیں، ہر صورت میں باہر ہوں گے۔

(۳۹) مجدد ہر سرورین کے بعد ہونا ضروری ہے یا نہیں۔ اگر تب ہے تو اس کے شرائط
والفرض و مواقع بیان ہوں اس کی تصریحات اور علامات کیا ہیں اور وہ مجددین
کس طرح کرتا ہے۔ تمام دنیا میں مجدد ایک ہوتا ہے یا متعدد اور فقط
اہل سنت و جماعت ہی میں ہوتا ہے یا دوسرے فرق میں بھی اور امتداد
شکوہ کس وقت سے کی جائے گی۔ اس وقت تک کس قدر مجدد ہوتے ہیں

۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰

انہوں نے کیا دین کی تجدید فرمائی، ایک مجدد کو دوسرے کا حال معلوم ہونا ضروری
ہے یا نہیں اور مجدد کو اپنی مجددیت کا علم ضروری ہے یا نہیں۔ اس صدی
کا مجدد کون ہے۔ آپ ہیں یا کوئی اور حقیقت ثانی میں ہوگا آپ کو مجدد
ماتہ حاضرہ کہتے ہیں یہ ان کا خیال صحیح ہے یا غلط اگر غلط ہے تو آپ لے
بذریعہ تحریر عام کے تغلیط فرمائی یا نہیں اور غیر مجدد کو مجدد کہنا یا مکمل ناجائز
ہے یا نہیں۔؟

(۳۰) اگر غیر مجدد کو مجدد کہنا جائز ہے تو قریہ عالم کو عالم اور بدعتی کو عامی سنت
اور فتنہ پرداز اور مسلمانوں کو دھوکہ دے کر مسلمانوں کے روپیہ کھائے والے کو
عامی سنت، حاجی القنن، عالم وغیرہ تغلیطی الفاظ کہنے اور ان کی تعظیم کرنا جائز
ہے یا ناجائز اس پر جو اہل ندوہ پر حکم جاری کیے گئے ہیں، جاری ہوں گے یا
نہیں۔

(۳۱) واجب بالذات متنع بالذات ممکن بالذات میں حصر مطلق ہے یا نہیں
ایک قسم کا انقلاب دوسرے کی طرف متنع بالذات ہے یا نہیں۔ واجب بالذات
یا متنع بالذات کسی موجود کا جزو ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(۳۲) جمیع ممکن بالذات اپنی قدرت باری میں داخل ہیں یا نہیں۔
(۳۳) کسی ممکن بالذات کو قدرت الہیہ سے خارج مان لینا مستلزم انکار
الوہیت کہ ہے یا نہیں؟

(۳۴) ہر واجب بالغیر اور متنع بالغیر ممکن بالذات ہونا ضروری ہے یا نہیں؟
(۳۵) شریعت میں کوئی چیز واجب بالغیر یا متنع بالغیر ہے یا نہیں۔ متنع بالغیر

اور متعلق بالذات عدم فعلیت میں دونوں برابر ہیں یا نہیں، اولیٰ و اعلیٰ قدرت
ثانی خارج عن القدرۃ ہے یا نہیں، قدرت کے کیا معنی ہیں؟

(۳۶) جو واجب بالذات یا متعلق بالذات ہر گاہ اس کا قدرت سے خارج
ہو یا ضروری ہے یا نہیں اور جو خارج عن القدرۃ ہو گاہ اس کا بھی متعلق بالذات
یا واجب بالذات ہو یا ضروری ہے یا نہیں۔

(۳۷) ہر واجب بالذات یا متعلق بالذات ہر ضرورت و قہر یا عدم فعلیت
کے داخل قدرت ہے یا نہیں اور جانب مخالف مقدور ہے یا نہیں۔

(۳۸) علمائے کلام کے کلام میں واجب یعنی واجب بالذات و بالذات و بالذات
بہی متعلق بالذات یا غیر کا ہے یا نہیں۔ اگر ایسا ہے تو نقطہ نظر واجب و مستحق بالذات
پر محمول ہو گا۔ یا بالذات پر یا محتاج قرینہ ہو گا۔

(۳۹) قدرت کے دو حصے ایک مقدرت قدیرہ جو عندہ عجز ہے اور جمیع ممکنات
شامل ہے اور دوسرے یعنی تقدیر جو مقتضات بالذات یا غیر کمال میں نہیں کہیں
شرعیہ میں متعلق ہیں یا نہیں۔ اگر میں تو قدرت ان معانی میں مشترک ہے
یا حقیقت و مجاز پھر کن حقیقت ہے اور کن مجاز مدلل بیان ہو۔

(۴۰) صفات باری تعالیٰ واجب بالذات میں تو تعدد وجہاً۔ کیا گاہ واجب
ہے اور اگر ممکن بالذات ہیں تو ہر ممکن کے لیے حادث اور مخلوق ہونا ضروری
ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو ان کا خلق بالاضطرار ہے یا بالاختیار۔ اگر بالاضطرار
ہے تو اولیٰ قویہ مذہب کس کا ہے دوسرے شان باری تعالیٰ کے مناسب
ہے یا نہیں۔ تیسرے ان کے صدور پر جابر کن ہے۔ اور اگر بالاختیار ہے

تو اولیٰ تو حدوث دوسرے علم سے پہلے یا قدرت سے پہلے قدرت۔
علیٰ ہذا القیاس دور یا تسلسل لازم آئے گا یا نہیں تیسرے قیام حوادث
بذات واجب تعالیٰ لازم آئے گا یا نہیں محل حادث خود حادث ہے
یا نہیں۔ اور اگر واجب بالذات ہیں نہ ممکن بالذات اور لا عین لا غیر کہا
جائے تو ضرور باطل دوسرے اجتماع و ارتقاء نفیضین دونوں بظاہر لازم
آئے یا نہیں اس مسئلہ کو مجددیت کی شان کے ساتھ نہایت مبالغہ کے
ساتھ بیان فرمایا جائے کہ جو اہل سنت و الجماعت کا مذہب ہے صحیح ہو
جائے اور شکوک اور شبہات بھی دور ہو جائیں۔

(۴۱) واجب کی ہر ایک صفت بسیط ہے یا کل یا بعض مرکب بھی ہے
کلام باری تعالیٰ لفظی اور نفسی دونوں ہیں یا نقطہ ایک۔ پھر وہ کیا ہے لفظی
ماوٹ وغیرہ قاضی بذاتہ تعالیٰ و مرکب۔ اور نفسی بسیط قاضی بذاتہ تعالیٰ لازلی
قدیم ہے یا اس کے سوا کوئی اور تحقیق ہے۔ کلام لفظی صفات حقیقیہ معنی سے
ہے یا صفات افعال سے اس کو صفت کہنا باعتبار قیام خاص ہے یا قیام
یا حقیقت یا لا عین و لا غیر صاف بان ہو۔ علیٰ ہذا القیاس کذب و صدق
تسلیم کا کس قسم میں داخل ہے۔

(۴۲) کلام لفظی کو کلام باری کہنا حقیقتاً ہے یا مجازاً ہے اور اگر مجازاً ہے
تو قرآن کی تشریفات جو اصول فقہیہ مذکورہ ہے اور علم کلام میں جو اس کا حکم بیان
فرمایا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں اور اس تقدیر پر قرآن شریف کو کلام باری نہ
کہنے والے کیا حکم ہے۔ اگر حقیقی ہے تو باری و خود اور کلام کے اس صفت خلق

میں مشارک ہونے کے اُن کو کلام باری نہ کہا جاتے اور قرآنِ ضریف کو کلام باری کہا جاتے وہ جہ فریق کیا ہے؟

(۴۳) کلامِ لفظی باری تعالیٰ میں اور کلامِ لفظی انسان میں مادہ حروف ہوا ہے یا وہاں کچھ اور۔

(۴۴) قدرتِ مجموعہ کلام پر مستلزم قدرتِ علیٰ اجزاء نہ کہ ہے یا نہیں قدرتِ علیٰ الٰہی مستلزم قدرتِ علیٰ الاولیٰ نہ کہ ہے یا نہیں۔

(۴۵) منتفع بالذات کی علامت اور چہاں کہ جس کے صادق آنے سے اس کے مصداق کو منتفع بالذات کہہ دیا جاتے ہے یا نہیں اگر ہے تو بیان ہو۔

(۴۶) دو شے میں باوجود اتحاد بالذات کے تغایر امکان بالذات اور امتناع بالذات کا ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(۴۷) مرکب کا وجود باحاطتے وجود اجزاء ہوتا ہے یا یہ بھی ممکن ہے کہ وجود فقط کل کا ہو اور اجزاء نہ کلاً یا بعضاً معدوم ہوں۔

(۴۸) صدق و کذب کی تعریف اور ہر ایک کی علت تامہ کیا ہے۔

(۴۹) صدق و کذب کلام کی ذاتیات سے ہے یا لازم ذات یا وجود سے کہ جو پہلے ملزم سے جدا نہ ہو سکے یا عوارضی منکسر سے۔ ایک ہی کلام یا قبلہ دو وقتوں کے اختلاف محل عن کی وجہ صدق اور کذب میں مختلف ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(۵۰) امکان علتِ مستلزم امکانِ معلول کو ہے یا نہیں معلول منتفع بالذات ہوا اور علت تامہ ممکن بالذات ہو یا ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(۵۱) صاحبِ مرقاۃ کا منتفع علیہ الکذب اتفاقاً یا قرناً اس امتناع سے مراد بالذات ہے یا بالغیر اگر بالذات ہے تو صاحبِ عمدہ و سائرہ کا نقل اختلاف کیسا۔ اس میں کس کا کلام صحیح ہے پھر صاحبِ عمدہ اور صاحبِ سائرہ میں کس سے غلطی ہوئی، صاف تحریر فرمایا جاتے ہو کہ کتب کلامیہ۔

(۵۲) محقق دوانی نے جن حضرات کا مذہب جوازِ غلط فی الوعدہ لکھا ہے اس جواز سے مراد امکانِ وقوعی ہے یا منتفع بالغیر ہے تو فیض گزرا کی دلیل کیسے صحیح ہوگی کیونکہ عدم وقوع یقینی ہے اور اگر مراد امکانِ وقوعی ہے تو ان قائلین کو کافر یا فاسق خارج از اہل سنت و جماعت کیا کہا جائے گا محقق دوانی نے اُن کی نسبت کیا کہا ہے؟

(۵۳) محقق دوانی کا ایسا جواب دینا کہ جس کی وجہ سے جوازِ غلط فی الوعدہ لازم نہ آئے۔ یہ جواب صحیح ہو یا نہ ہو یہ امر آخر ہے لیکن اُن کی تاویل سے اس شخص کا مذہب جو جوازِ غلط فی الوعدہ کا قائل ہے نہیں بدل سکتا فتوٰی اس کے باب میں مقصود ہے کہ وہ وقوعِ کذب کا قائل ہو کہ کافر ہو یا نہیں۔

(۵۴) علیٰ ہذا القیاس صاحبِ سائرہ نے جو تخریج کا براشاعرہ کا مسئلہ حسن و قبح عقلی میں نقل کیا ہے۔ وہ لوگ بھی وقوعِ کذب کے قائل ہوتے یا نہیں ان کی نسبت کیا حکم ہے، آپ نے جو اس کلام کی تاویل المتعمد المستند کے اندر کی ہے۔ آپ کی شانِ مجددیت علم و فضل سے نہایت مستبعد ہے سائرہ کی جارئت بغیر ملاحظہ ہو تب اس تاویل کا مالِ تجویبی معلوم ہو جائے گا اچھا کذب متفق علیہ ہو اور فرق فقط دلیل کا ہو تو اس تقدیر پر جو معتزلہ نے

کلام لغوی پر مشدود کیا ہے، اس کا جواب کیا ہوگا، خود سے جواب دیا جائے
اگر عبارت مسائرہ سے ان کا براشاعرہ کا مطلب غلبہ کذب ثابت ہو،
تب یہ اکابر اشاعرہ کا حق کیا ہوتے۔

(۵۵) خداوند جل و علا شانہ ہوا اپنے وعدوں اور وعیدوں کو پورا کرے گا وہ
بالاختیار یا بالانظار اگر بالاختیار ہے تو اختیار کے معنی بیان فرماتے جائیں
(۵۶) جن لوگوں کی نسبت جناب باری تعالیٰ نے یہ فرم دی ہے کہ وہ ہرگز
ایمان قبول نہ کریں گے، ان کا مومن ہونا ممکن بالذات اور باوجود متغیر بالغیر
ہو سکتے داخل قدرت ہے یا نہیں۔

(۵۷) علم باری تعالیٰ میں علم تابع معلوم ہے یا معلوم تابع علم۔ پہلے علم خداوندی
مستحق ہوتا ہے پھر معلوم اس کے مطابق مستحق ہوتا ہے یا پہلے معلوم مستحق ہو
جاتا ہے اس کے مطابق علم ہوتا ہے۔

(۵۸) کلام میں پہلے صدق اور کذب متحقق ہوتا ہے یا عدم موضوع یا انصاف
موضوع بتعین اصول اور بعدہ اور تقدم کیسا ہے۔

(۵۹) صدق اور کذب صفت کلام کی ہے یا محکی عنہ کی یہاں حصر اضافی یا اعتباری
محلی عنہ اور کلام کی ہے نہ اعتباری حکم کے۔

(۶۰) صدق اور کذب کلام باری تعالیٰ اور کلام بشر دونوں میں ہم معنی ہیں یا
کچھ فرق ہے تو ہوا کتب بیان ہو۔

(۶۱) جیسے انصاف موضوع بالفعل بتعین محمول یا بعدہ یا معلوم یا عین کذب محلی خاص ہے
اس طرح امکان انصاف موضوع بتعین محمول یا بعدہ یا معلوم یا عین کذب محلی عام ہے

(۶۲) جمیع مومنین کو خالد بن ولید جنت میں داخل کرنے پر قدرت ہوئے اور معین
کنارہ کو خالد بن ولید جنت میں داخل کرنا مقدر ہوا اگرچہ ہرگز ہرگز نہیں ہوگا
کبھی نہ ہوگا بلکہ مومنین جنت میں اور کنارہ دونوں میں خالد بن ولید ہرگز نہ گئے
لیکن اگر چاہے تو ایسا ہو سکتا ہے اگرچہ ہرگز نہ چاہے گا اس میں اشاعرہ
اور تاریک یہ کچھ اختلاف ہے یا نہیں۔ اگر اختلاف ہے تو کیا حق کس کی
جانب ہے اور آپ کا کیا مذہب ہے، اور عقیدہ مذکور کا معقد کون ہے۔

(۶۳) باری تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں اس وجہ سے کہ کما قرآن ہے
بالذات یا بالغیر اگر بالذات ہے تو کیا مطلب اور تقریر مذہب کی تصریح
اور اگر واجب بالغیر ہے تو کیا مطلب ہے۔

(۶۴) واجب عقلی شرعی عادی علیٰ ہذا القیاس متغیر ان کی تعریفیں اور احکام
محمی بدل گاہ فرمائیے اور یہ کہ فعل باری تعالیٰ کا جہان پرانہ بتعین محمول شرعی، عادی
سب داخل قدرت اور ممکن بالذات ہی کی قسمیں ہیں یا اگر ان میں سے خارج
عن القدرة اور واجب بالذات اور متغیر بالذات کی قسم سے بھی ہے غرض
ان کی تعریفات اور ہر قسم کی دیگر اقسام سے نسبت مساوات بیان ہو۔

(۶۵) انسان انفرادی مخلوقات ہے یا نہیں اگر نہیں تو اشرف المخلوقات کون ہے؟
(۶۶) انسان نوع ہے کہ نہیں۔ نوع کے افراد متحد بالذات ہوتے ہیں یا کہ نہیں۔

(۶۷) ایک انسان کی نظیر مثال انسانیت اور صابیت مختصہ بالانسانیت میں دوسرا
انسان ہی ہوگا جو اس کے ساتھ متحد بالذات ہے یا دوسری نوع کا فرد بھی کی
انسان کی نظیر مثال مذکور بن سکتا ہے۔ نظیر الشیخ و مثال الشیخ کی تعریف اور

شرائط بیان ہیں۔

(۶۸) کسی انسان کی نظیر و مثال میں اتحاد زمانہ بھی شرط ہے کہ نہیں۔ مگر شرط ہے تو جس قدر افراد انسان گزر چکے ہیں وہ سب متغیہ النظیر ہیں یا نہیں اور ہیں تو یہ امتناع بالذات ہے یا بالغیر اور بالمتناہی نظیر قابل مدح ہے یا نہیں اور اگر اتحاد زمانہ شرط نہیں تو وہ اعتبار نظیر جو موجب مدح ہے کون سا ہے اس کی کیا تصریح ہے۔ مفصل بیان فرمائیے۔

(۶۹) ایک نوع کے بعض افراد ممکن و موجود اور بعض متغیہ بالذات و معدوم ہو سکتے ہیں یا نہیں اگر ہو سکتے ہیں تو تبدل ذات لازم آتا ہے یا نہیں۔
(۷۰) امر ممکن کی نظیر ممکن بالذات ہی ہوگی یا متغیہ بالذات بھی ہو سکتی ہے۔
(۷۱) کسی کلی ممکن کے افراد کی نسبت قدرت باری تعالیٰ متناہی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(۷۲) کسی کلی ممکن کے افراد موجود کسی مرتبہ پر جا کر لقیہ افراد متغیہ بالذات ہو سکتے ہیں یا نہیں۔

(۷۳) قدرت باری غیر متناہی ہے۔ اہل سنت و الجماعت کے نزدیک اس کا کیا مطلب ہے؟

(۷۴) کوئی مخلوق ایسا بھی ہے کہ قدرت باری میں اس کی نظیر داخل نہ ہو۔ وعدہ باری تعالیٰ یا عدم مثبتہ از وی امر آخر ہے۔ گفتگو نفس قدرت میں ہے اگر قدرت باری تعالیٰ کسی مخلوق کی نظیر پیدا کرنے سے عیاذاً باشد عاجز ہے تو اس کی وجہ نظیر کی ذات نہیں۔ یا کوئی امر آخر خارج عن الذات مگر ذات

ہے تو وہی نظیر کیسے موجود ہو اور اگر امر خارج عن الذات ہے تو وہی نظیر بائیں نقصان قدرت ہے یا کیا تخریر امتناع بالغیر ہے یا بالذات۔

(۷۵) کسی کلی متغیہ بالذات کا کوئی فرد موجود ہو سکتا ہے یا نہیں۔ کوئی مخلوق سوائے ممکن کے متغیہ بالذات با واجب بالذات ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(۷۶) جمع انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام افراد السانی متحد بالذات ہیں یا مطلقاً علیہات (۷۷) اگر مختلف الہیات میں تو وہ ماسیات مختلف کلیات ہیں یا نہیں۔

اگر کلیات ہیں تو کلی کی کسی قسم میں داخل ہیں۔ و اما الواحد مع امکان الغیر اور امتناع میں یا اور کسی میں اور یہ امتناع افراد آخر بالذات ہے یا بالغیر اور کلیات نہیں تو تشخصات و وجود ہر واحد عین ذات ہیں یا نہیں۔

(۷۸) واجب تعالیٰ کی نظیر متغیہ بالذات ہے یا نہیں اگر ہے تو اس کی علت کیا ہے اگر کسی اور شے کی نظیر متغیہ بالذات ہوگی تو اس کی علت بھی یہی ہوگی جو واجب کی نظیر میں پائی جائے گی یا کوئی دوسری وجہ بھی ہو سکتی ہے جو واجب کی نظیر میں نہ پائی جائے۔

(۷۹) جس کی نظیر متغیہ بالذات ہو اس کا واجب بالذات با متغیہ ہر حاضر ہے یا نہیں۔

(۸۰) انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جملہ کمالات اور اوصاف حمیدہ اور ان کا کسی زمانہ کے اندر موجود ہونا یہ تمام امور کلی البعضا ذاتیات نبی یا نبوت یا ان دونوں کے لوازم ذات یا لوازم وجود سے ہیں یا عوامل منفکہ سے یا تفصیل ہے۔

(۸۱) جو شخص اس امر کا قائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آخرت المخلوقات، سید الاولیاء والاخرین، خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں،
آپ کے بعد کوئی نبی ہوا نہ ہے اور نہ ہوگا۔ یہ مسئلہ باجماع امت ثابت
ہے اس کا منکر کافر ہے بلکہ کفر عظیم، اگرچہ نبوت بھی آپ کے لیے بالاتفاق ثابت
مستحق وثابت ہے مع ذہا۔ اگر دکن رسول اللہ و خاتم النبیین میں
ختم نبوت کے معنی نبوت بالذات کے لیے ہادیں کہ آپ کی نبوت بالذات
ہے تو جو نبی بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگر ہو کر نہ
ہوگا۔ منافی غایتیت بمعنی مذکور کے نہیں ہے اگر آپ کے بعد نبی کا قائل
بالاتفاق امت کافر ہے اس واسطے کہ منکر ختم نبوت دلائل کا ہوا جو باجماع
امت ثابت ہے، یہ شخص مسلمان ہے یا کافر ہے اگر کافر نہیں تو اس کا کافر
کھنے والا کون ہے۔

(۸۲) قرآن شریف کے لیے غلو و بطن جو حدیث میں آیا ہے اس کے کیا معنی
اور باطنی معنی کے وقت ظاہری معنی بھی مراد لیتے ہیں یا وہ متروک ہوتے ہیں
حدیث کے واسطے بھی غلو و بطن ہوتا ہے یا نہیں۔

(۸۳) وہ باطنی معنی کیوں لیے جلتے ہیں، ان کی کیا ضرورت ہوتی ہے اور
ان معنی کے واسطے کس علم کی ضرورت ہے، ان معنی کی صحت کے کیا شرائط
ہیں مفصل بیان ہوں۔

(۸۴) کسی حدیث صحیح کو خواہ مخواہ ترک کرنا کیسا ہے اگر کوئی حدیث صحیح

بظاہر دوسری حدیث صحیح یا آیت کے متعارض ہو تو متعارض قائم کر کے ایک
کو ترک کرنا چاہیے یا ایسے معنی لینا مناسب ہیں جو متعارض باقی نہ رہے جتنی
کا اس میں کیا مسلک ہے، بحوالہ کتاب بیان ہو۔

(۸۵) کسی حدیث کو اگر جو بظاہر ہی متعارض کسی نے متروک کیا ہو تو کیا
جب اس کے معنی صحیح میں آتے ہیں اس وقت بھی وہ متروک ہی رہے
گی یا غیر متروک۔ ہر جہ کی کے علما میں اگر کوئی شخص معنی غیر متعارض بیان کرے
تو کیا وہ غیر مقبول ہوں گے اگر غیر مقبول ہیں تو کس وجہ سے۔ اس کا ہمارا
ہمعصر یا قریب العہد ہونا ضرور ہے یا کوئی دوسری وجہ۔

(۸۶) ایک وقت میں اگر چند افراد ایک کلی کے موجود ہوں اور بعد میں اس
کلی کے افراد منقطع ہوں یا جو افراد کو وہ تمام افراد خاتم زمان ہوں گے اور سب کو
خاتم افراد کہہ سکتے ہیں یا بعض کو اور وہ ان ہیں یا کوئی بھی نہیں۔

دعا و دعا خاتم خاتم زانی کے منافی ہیں یا قائم بمعنی متعاقب بالذات کے۔

(۸۸) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی نبی کے امکان ذاتی کا قائل
اور آپ کے بعد جواز (یعنی امکان ذاتی) بھی کا معتقد بھی ممکن غایتیت یا کسی
مطلق الثبوت کا ہے یا نہیں اگر کافر نہیں تو اس کو کافر کہنے والا کیسا ہے
آپ کے بعد نبی کا امکان ذاتی غایتیت کو باطل کرتا ہے یا نہیں، اور یہ
معتقد مستلزم امکان کذب باری تعالیٰ و لیکن رسول اللہ و خاتم النبیین
کو ہے یا نہیں۔

(۸۹) جب کوئی شخص آپ کے بعد امکان ذاتی نبی کا قائل ہو تو اس عقیدہ
نے کیا غایتیت میں قائم رکھنا چاہئے تو اس کے واسطے ضروری بعد قائم منافی غایتیت میں قائم ہونے

کے موافق ایک وقت میں آپ کے بعد و چار دس بیس نبی بھی ممکن تھے اور فرض کرو کہ ان کے بعد چھ کوئی نبی متفق نہ ہو تو یہ سب کے سب خواتم ہوں گے یا نہیں اور یہ شخص امکان خاتم کا بھی قائل ہے کافر و فاسق خارج از اہل سنت و اجماعت ہو گا یا نہیں۔

(۹۰) اگر آپ کو نبی بالذات کہا جائے اور دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نبی بالعرض تو یہ فرق بالذات و بالعرض کا منافی مساوات و ممانعت کہ ہے یا نہیں اور اس عقیدہ کے موافق اب کوئی نبی بھی آپ کے مخالف ہونے کے کا یا جب خاتم کے معنی فقط خاتم زمانی کے لیے جائیں اس وقت آپ کی نظیر مقتضی ہوگی۔ شان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مناسب کون سے معنی ہیں معنی ختم زمانی تو مستحق علیہ ہے اس پر اگر خاتمیت یعنی انھیں بالذات بھی ثابت کی جائے تو اس میں رفعت شان والا ہے یا نہیں۔

(۹۱) ہر سلسلہ اوصاف عرضیہ میں متصف بالذات ایک ہی ہو گا یا متعدد بھی ہو سکتے ہیں۔ مدلل بیان ہوا اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ و بارہ خاتم سبب صحیح الاسناد ہے یا نہیں، اگر نہیں تو کس وجہ سے اگر ہے تو اس کے کیا معنی۔ اگر آپ معنی صحیح نہ بیان کر سکیں تو کیا وہ حدیث اس وجہ سے غلط ہو سکتی ہے اگر کوئی تفسیر عالم حدیث خاتم النبیین کے معنی متصف بالذات کہے اور خاتم زمانی جو باجماع ثابت ہے اس کا بھی مقرر ہوا اور بر تقدیر صحت حدیث ان خواتم سبب کو اخطال محسوس کہے تو اس میں کیا وجہ کفر کی ہے بشرط صحت اسناد حدیث کو غلط یا متروک کہنا مناسب ہے۔ یا یہ معنی یا کوئی اور معنی (یہ مناسب ہے کہ یہ معنی نہ کرنا امتیاز کے معنی میں کوئی شخص کرے اور ایسے معنی بیان کرے جو صحیح

ہو اور کتب میں ملے اور سے بیان ہو۔

(۹۲) اگر خاتم کے معنی خاتم زمانی ہی کے لیے جائیں اور بھی آپ کے زمانے میں طبعیات ارض میں فرضاً انبیاء ہوں تو کیا خاتم زمانی کے منافی ہے یا نہیں اگر ہے تو مدلل بیان فرمایا جاوے اگر نہیں تو یہ ردوا ذکر کیا ہے۔ اثر مذکور کس آیت یا حدیث کے منافی ہے۔ استقرائش کا محل اور جو معنی حدیث میں آئے ہیں وہ صحیح اور مستند علیہ اہل سنت ہیں یا نہیں۔ وہ کسی قطعی دلیل کے منافی ہیں یا نہیں ہیں تو صحیح حدیث کی کیا صورت ہے۔

(۹۳) جب کسی حدیث کے معنی بظاہر معلوم ہوں تو اس کو غلط ہی کہنا یہ قائل کیا ہے یا کہیں اس قاعدہ کا خلاف بھی کیا گیا ہے۔ غرض اس بحث کو مفصل بیان فرمائیے۔

(۹۴) جب خاتم کے معنی خاتم زمانی کہیے چار دس اور آپ کے بعد کوئی شخص امکان نبی کا قائل ہو تو یہ امکان نبی مستلزم امکان کذب کلام باری تعالیٰ لیکن رسول اللہ و خاتم النبیین کو ہے یا نہیں اگر ہے تو اس کا محققہ کافر ہے یا نہیں اور اگر مستلزم امکان کذب کلام باری تعالیٰ کو نہیں تو جو نبی آپ کے بعد بھی مستلزم کذب کلام مذکور کو ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو جب وجود نبی مستلزم کذب کلام مذکور کو ہے تو امکان نبی مستلزم امکان کذب کلام مذکور کیوں نہ ہوگا اور اگر وجود نبی آپ کے بعد بھی مستلزم کذب کلام مذکور کو نہیں تو پھر کلام مذکور کے کذب کی کیا صورت ہے بطور بیان ہو۔

(۹۵) اگر کسی کی کہ کچھ افراد موجود ہو مگر متقطع ہو جاویں تو اھل فراد کو خاتم فراد

کہا جائے گا یا افراد محققہ اور مقدرہ دونوں کا خاتم ہے۔
 (۹۶) اس آخر افراد کو جو دم خاتم الزادہ ملے گا اور کسی وجہ سے ضروری
 ہو جائے تو بقیہ افراد مقدرہ چونکہ مطلق وصفت غایت خاتم ہیں متعلق بالذات
 ہوں گے یا ممکن بالذات متعلق بالغیر اور یہ وصفت غایت خاتم افراد محققہ کا
 ذاتی ہے یا لازم ذات یا وجود ہے یا کس قسم کا ہے مفصل بیان ہو۔

(۹۷) واجب الوجود کلی ہے یا جزئی ہے اگر کلی ہے تو بالغ تعدد نفس معلوم ہے
 تو کلیت کیسی آتا اگر امر آخر ہے تو وہ کون ہے اور منافی وجوب ذاتی ہے یا
 نہیں اور اگر جزئی ہے تو فرد ہے یا حصہ ہے یا شخص ہے یا شخص وغیرہ کے کیا
 معنی ہیں پھر شخص اور وجود علین ذات ہے یا غیر نہایت غور سے بیان
 فرمایا جاوے یا جزئی کلی کچھ بھی نہیں تو پھر کیا کہا جائے اور ہر کلی جزئی کل
 ہوا یا نہیں۔

(۹۸) شریک نظیر الباری کی حقیقت اگر واجب الوجود ہے یا ذات کے
 لیے وجود ضروری ہے یا علین وجود ہے تو مثل واجب تعالیٰ کے وہ بھی مرہون
 اور واجب بالذات ہوتا اور اگر اس کی حقیقت واجب الوجود میں یا ذات
 کے لیے وجود ضروری نہیں یا وجود علین ذات نہیں تو وہ شریک نظیر الباری
 کیسے ہو گا۔

(۹۹) جب ارادۃ باری تعالیٰ کسی شخص کے وجود یا عدم وجود کے ساتھ متعلق ہو
 یا ممکن کا احد الطرفين واقع ہو جائے یا احد الطرفين ممکن کے ساتھ وعدہ
 یا وعید باری تعالیٰ متعلق ہو تو وہ واجب واجب یا مستثنیٰ بالغیر ہوگی یا نہیں

(۱۰۰) جب ارادۃ باری تعالیٰ کسی شخص کے وجود یا عدم وجود کے ساتھ متعلق ہو
 یا ممکن کا احد الطرفين واقع ہو جائے یا احد الطرفين ممکن کے ساتھ وعدہ
 یا وعید باری تعالیٰ متعلق ہو تو وہ واجب واجب یا مستثنیٰ بالغیر ہوگی یا نہیں

تسلل جاری ہوتے ہیں یا نہیں۔

(۱۰۴) کسی بشر کی بھی کوئی صفت موزن میں غیر متناہی بالفعل ہو سکتی ہے یا نہیں یعنی لا تقف عند مدحی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(۱۰۵) صفات مختصہ باری تعالیٰ کو ان کو ان سی ہیں جو بشر میں بالذات یا بالعرض کسی طرح بھی نہ ہو سکیں۔ جو چیز شرک ہے کہ تمام مخلوقات کی نسبت شرک ہے یا کوئی چیز ایسی بھی ہے کہ بعض مخلوقات کو ذات کی جاوے اور شرک ہو اور بعض کو ذات کی جاوے اور شرک نہ ہو اگر ہے تو وہ صفت کیا ہے اور وہ بشر کو ہے۔

(۱۰۶) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں کوئی صفت مختصہ خداوندی بالذات یا بالعرض آسکتی ہے یا نہیں۔

(۱۰۷) جملہ ممکنات میں جملہ صفات بالعرض یعنی باعطاء الہی ہیں یا کوئی صفت بالذات یعنی بغیر عطا الہی بھی ہے یا ہو سکتی ہے یا ہوتی ہے؟

(۱۰۸) کسی ممکن یا کسی بشر یا ولی یا نبی کی نسبت یہ اعتقاد رکھنا کفران میں جملہ صفات خداوندی بالعرض یا بالذات ہیں یا موجب کفر و شرک ہے یا نہیں۔

(۱۰۹) جملہ بنی آدم علی انبیاء و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور اکالات بالعرض ہیں یا جو اشیائے غائبہ ہیں نقطہ ان کا بھی بالعرض ہے یعنی باعطاء باری تعالیٰ اور

اشیائے حاضرہ کا بالذات یعنی بغیر عطا خداوندی۔ اگر کسی علم کی نسبت بالذات کا اعتقاد کیا جائے تو یہ عقیدہ شرک و کفر ہوگا یا نہیں۔

(۱۱۰) غیب کے کیا کیا معنی ہیں اور کوئی علم غیب کے مختص باری تعالیٰ

ہیں یا نہیں۔ بقا جس غیب کی نسبت یہ کہتے ہیں اگر غیر ارشد کے لئے ثابت کیا جائے تو کفر و شرک ہے۔ وہ غیب کو نسا ہے، بحوالہ کتاب بیان ہوا اجتماع اور تجدیدیت کو دخل نہ دیا جائے بسکبک خفیہ کیا ہے۔

(۱۱۱) فقہاء کا یہ مطلب کہ مختص بالباری تعالیٰ علم غیب یعنی علم بالذات کے ہے۔ یعنی اشیاء غائبہ کا علم بالذات اللہ تعالیٰ کو ہے کسی کے واسطے علم غیب بالذات ثابت کرنا کفر اور شرک ہے نہ بالعرض صحیح ہے یا نہیں اگر صحیح ہے تو تخصیص کی وجہ کیا ہے۔ اگر اشیاء حاضرہ کا علم بالذات کسی نبی ولی کو ثابت کیا جائے تو کیا وہ شرک اور کفر نہ ہوگا جیسے فقہاء نے علم غیب کو بیان کیا ہے ویسے ہی کہیں بالمشاہدہ کو بھی بیان فرمایا ہے جو اولیٰ بالعبان تھا یا نہیں علامہ ازجملہ علمائے اہل حق ہے یا کچھ فرق ہے۔ وہ تخصیص کیا ہے۔ دوسرے یہ قید کسی کلام میں بالصرحت مذکور بھی ہے یا نہیں۔ اور اگر یہ تاویل صحیح نہیں تو علم غیب بالعرض غیر ارشد کے واسطے ثابت کرنے والا بھی کافر ہو گیا یا نہیں۔ دوسرے علم غیب بالعرض اکثر ادلیار کو بھی اکثر اشیاء کا ثابت ہے۔ پھر تکفیر کا کیا مطلب ہے مگر بیان ہوتی ہے تکفیر بھی اہل قبلہ کی ہے کہ جس کی نسبت یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم بالذات خیال کرے گا۔ فقہاء نے یہ گمانی کیوں کی اور وہ بھی جس کی نسبت کفر کب سبھی۔

(۱۱۲) علم بالفعل جمیع اشیاء کا بحیث لا یشد عنہما احدا۔ اور وہ بھی علم حاضر جس پر کبھی ذہول اور سہولت یا طاری نہ ہو۔ خاصہ باری تعالیٰ ہے یا نہیں۔

اگر ہے تو اس کو غیر اللہ کے واسطے ثابت کرنے والا کافر و شرک ہے یا نہیں
(۱۱۳) علم غیب مذکور کی تخصیص الباری تعالیٰ میں تو ہر شخص کو ہر کتاب ہے
یا نہیں۔ اگر ہر کتاب ہے تو کسی کو کہا بھی ہے یا نہیں۔ اگر ہر شخص کو نہیں ہو
سکتا ہے تو تخصیص بالادلیاء ہے یا بالانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام یا دونوں
میں ممکن ہے۔ اگر ممکن ہے تو برجہ فعلیہ بھی آیا ہے یا نہیں اگر آیا ہے
تو وہ افراد کون کون ہیں۔

(۱۱۴) علم غیب مذکور ذاتی نبی یا نبوت یا ولی یا ولایت یا خاصہ لازمہ ذات
یا وجود سے ہے یا نہیں اگر نہیں تو پھر کس ولی یا نبی کو برجہ عنایت ہوا اور
کس کو نہیں اور جن کو عنایت ہوا کب ہوا، خصوصاً سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
(۱۱۵) یہ اعتقاد کہ فلاں ولی یا نبی یا خصوصاً سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو
علم غیب یعنی مذکور عطا ہوا ہے۔ اول تو یہ مسئلہ کس درجہ کا ہے۔ اس کا
اعتقاد ضروریات دین سے ہے یا نہیں اس کے اعتقاد نہ رکھنے سے کچھ نقصان
ہے یا نہیں۔ اس کی نسبت کتب عقائد میں کچھ ذکر ہے یا نہیں۔ سنت سے
اس کے بارے میں کچھ مذکور ہے یا نہیں۔ قرآن شریف میں اس کی نسبت
کچھ ذکر ہے یا نہیں۔ اس عقیدہ کے واسطے کس درجہ کی دلیل کی ضرورت
ہے اور اس درجہ کی دلیل کیاں موجود ہے یا نہیں اور یہ علم کس وقت عنایت
ہوا اس کا بیان بھی ہے یا نہیں۔

(۱۱۶) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جو علوم عطا ہوتے ہیں ان پر سودیہ
مطلقاً طاری نہیں ہوتا ہے یا تفصیل سے۔ مذہب معتقین اہلسنت والجماعت

کیا ہے۔ بحوالہ کتاب جواب مرحمت ہو۔

(۱۱۷) قرآن شریف یا احادیث میں جو لفظ کل شیء پر واقع ہے وہاں تمام جگہ
جمع افراد سے بحث لایند عنہ واحد اور ہیں یا بعض جگہ کسی خاص نوع کے
افراد بھی علم کیا گیا ہے اور جب یہ اطلاق بھی ثابت ہے تو اب اگر کسی جگہ
کل شیء کا لفظ واقع ہو تو بدون کسی دوسری دلیل عموم کے فقط یہی لفظ دلیل
عموم جمع اشیا۔ بحث لایند عنہا واحد ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(۱۱۸) قرآن شریف میں بکثرت اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے علم غیب ثابت
فرمایا ہے، اس سے مراد بالذات ہے یا مطلقاً۔ اگر بالذات ہے تو فقط اس
کی تخصیص کی کیا وجہ ہے۔ علاوہ اس کے کفار نے کیا کسی کے لیے علم غیب بالذات
کبھی ثابت بھی کیا تھا جس کی نفی کی اس قدر شد و مد سے ضرورت ہوئی۔
دوسرے علم بالذات کی نفی اگر کرنی تھی تو اشیا۔ موجودہ احق بالنفی تھیں بخلاف
اشیا۔ غائبہ کے۔

(۱۱۹) اگر کسی نبی یا ولی کی نسبت چند اشیا۔ غائبہ کا علم مطلقاً یا خاص وقت
میں ثابت ہو یا علم مطلق الغیب ہو نہ "العلم المطلق للغیب المطلق" تو ایسے
شخص کی نسبت کسی خاص شیء کو جو اشیا۔ غائبہ معلوم میں داخل نہ ہو، یا
داخل عدم دخول معلوم نہ ہو یا دخول معلوم ہو مگر وقت مخصوص کے سوا دوسرا
وقت ہو معلوم کیا جائے گا یا غیر معلوم یا کیا ایسے شخص کی نسبت اگر یہ کہا
جائے کہ ہم نہیں کہہ سکتے ہیں کہ علم ہے یا نہیں، اگر علم دیا گیا ہے تو ہے ورنہ
نہیں تو کیا یہ عقیدہ کفر ہے یا اس میں ولی یا نبی کی توہین ہے۔ اگر کوئی شخص

شئی موصوف کا مطلقاً یا غیر وقت معین میں عالم کے توصیف تصریحات غیر
کافر ہو گایا نہیں اور جس ذریعہ سے علم غیب حاصل ہو اسے وہ مثل دیگر ذرائع
علم کے ہر وقت حاصل ہے اور وہ شخص ہر شے کا بلا شرط محرک اور بر خلاف
حواس کے عقلی سے مامون ہے یا اس کا کوئی اور حکم ہے۔

(۱۲۰) اگر کسی اذل خلاق کو کسی اعلیٰ شے کا علم یا قدرت کسی نفع سے ثابت ہو
اور کسی ولی یا نبی کی نسبت وہ خاص شے مخصوص بعلم یا قدرت نہ ہو تو اگر اس
شے کا علم اول کو ثابت کیا جائے نہ ثانی کو تو کیا اس میں اول کی تعظیم اور ترقیر
اور ثانی کی ذلت اور توہین ہوگی اور وہ تمام علم و فضل کی لابت و لایت و برت
اسب جاتے رہیں گے۔ اگر ذلیل پیشوں یا ناجائز علموں کو جو آج کل کے مزدور ضلالت
چوروں کو جانتے ہیں ان کو تو ثابت کیا جائے اور اولیاء اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والتسلیم سے نفی کی جائے یا سکوت کیا جائے تو یہ لوگ اولیائے کرام اور انبیائے
مکرام سے جڑھ جائیں گے یا اس میں اولیاء اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ و التسلیم کی توہین
لازم آئے گی اور زانی یا سکت کافر ہو جائے گا۔

(۱۲۱) اگر کوئی شخص کوئی کلام کہے اور دوسرے شخص اس کے معنی لازمی یا لازم و
لازم کہے کہ تو جن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام یا خلافت شان عظمت خداوندی
ثابت کرے اور مشکل کران معنی لازمی کا مدت الحکم بھی خیال بھی نہ آوے اور
یہ شخص جو اس کلام کے معنی لازم لیتا ہے۔ عوام اہل اسلام کے اقوال و افعال
کو باوجود خلافت مشاہدہ کے حسن ظن کی بنا پر ان محال حسنہ پر عمل کرتا ہے
کہ جن کو عام اہل اسلام جانتے بھی نہیں ہیں اور علماء کے کلام کے معنی بگاڑتا ہے

تو اب تک مذکور اس معنی لازمی غیر مراد کے بیان پر کافر فاسق یا خائن از
اہل سنت و الجماعت ہو سکتا ہے یا نہیں گزینہ اس معنی لینے والے کے دیکھ
کیا حکم ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کل اشیاء بحیث لا یشذ
عنا واحد کا ثابت کیا جائے تو شرک کی صفت علم الغیب و احاطہ علی جمیع اشیاء
میں لازم آتا ہے یا نہیں۔ اس کے معتقد کا کیا حکم ہے۔ اور علم کلام میں اس
عقیدہ خاص کی نسبت کچھ ذکر ہے یا نہیں۔ اگر لفظی شرک کے واسطے فرق علم
بالذات اور علم بالعرض کا کافی ہے تو اگر کوئی شخص علم بالذات ہی کا قائل ہو تو
یہ جو حدوث و قدم کے لفظی شرک نہ ہو جائے گی علم الہی قدیم و عظیم محمدی حادث
تو یہ عقیدہ بھی شرک ہو گا یا نہیں۔

(۱۲۲) عالم آخرت میں یا اعلیٰ آخرت کی ہوگی یا نبین فلا تعلم نفس یا جنس لم من حقہ ابویہ کے
انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی مصلوق ہونگے یا نہیں خصوصاً حضرت مریم صلی اللہ علیہا وسلم اگر نبیانی
ہوگی تو حسب یہ بین تمام اشیاء کو علم حجت ہوگی تو وہاں کو کسی قی علی ہوگی جو علم تزییات ہے۔
والآخرہ فریکس کے لئے کہے متحقق ہوگا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں بعض کو میں یہ غیبی
ہے یا سب ساری ہیں فلا تعلم نفس یا جنس لم من حقہ ابویہ کے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ بین
(۱۲۳) اگر کوئی شخص کسی اختلاف میں مجمل وقت سامع و بصیر و فرجہ جمیع اشیاء بحیث لا یشذ عنہا
ثابت کرے اور یہ بھی کہے کہ یہ تمام صفات باطنی فلا تعلم نفس میں ہیں تو وہ شخص شرک ہوگا
یا نہیں اس کی دلیل کسی نزدیک ثابت ہو نہ ہو یہ امر اگرچہ ٹھنڈا اس میں ہے کہ لغز عقیدہ شرک
ہے یا نہیں دلیل اگر ثابت نہ ہوگی تو ٹھنڈا ہوگا کافر شرک بھی کہہ سکیں گے یا نہیں۔
(۱۲۴) کسی مخلوق کی نسبت گوروہ ولی ہر یا نبی یہ عقیدہ رکھنا کہ تمام صفات

بالا اتفاق جاتے ہوں تو متفق علیہا کو کرنا بہتر ہے یا مختلف فیہا کو۔ آج کل شادی غمی، ایصال ثواب عبادات میں کچھ بدعات، اسنیات بھی رائج ہیں یا کھل مستحب ہی ہیں اگر ہیں تو ان کی تفصیل بیان ہر ایک کی کتاب میں لکھی ہوں تو ان کا سوال دیا جاتے جو آپ کے نزدیک معتبر ہو؟

(۱۳۱) اگر کسی موقع پر کوئی طریقہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا قرون ثلاثہ سے ثابت ہو تو اس کو ترک کر کے دوسرا طریقہ ایجاد کرنا یا اس میں زیادتی یا خلصت فیہا پیدا کرنا بہتر ہے یا اس پر اختصار کرنا بعد بیان ہو۔

(۱۳۲) بندہ کون کون سے افعال بجز خداوند کریم کسی ایک کے نہیں کر سکتا اس کا قاعدہ کیا ہے جن میں شرک دم شرک دو جنک احتمال شرک دم شرک چنانچہ علماء کی نیت اور تاویلات پر موقوف ہو جس کو عوام نہیں جانتے ہیں اس صدد میں اس فعل کا کرنا بہتر ہے یا نہ کرنا۔

(۱۳۳) مجلس میلاد و مہر مہند، عروسی مہر مہند، ہجرت و طواف و چادر قبر زند غیر اللہ تعالیٰ شیخ سدا کا بکا، استمداد عوام اولیائے کرام سے۔ فاتحہ سوم، دہم چیلیم فاتحہ مہر مہر تہنیں جہرات و تحمیں بگہ وغیرہ تعویذ بنانا، اس کو سجدہ کرنا، حواج کی عرضیاں لکھنا، سہرا باندھنا، قبروں پر پھول پڑھانا غرض شادی اہل عروسی میں ہوا اور مہر مہر، یہ امور مختلف فیہا ہیں تو کیا اختلاف ہے اور ان امور کے کرنے کے واسطے کوئی ایسی صورت بھی ہے جو متفق علیہا اور جائز ہو؟

(۱۳۴) اگر ہے تو اس کا کرنا بہتر ہے یا مختلف فیہا کا اور آپ کا اس میں کیا عقیدہ ہے۔

(۱۳۵) حلت اور حرمت اشیا رنگ و بو جانوروں پر موقوف ہے اور ان کے رنگ اور بو کو کچھ دخل ہے یا ذی ناس فی غلبہ مخصوص علیہا مقررہ ہونے کو۔ مدار حرمت، اگر کچھ ہے جو حسب تصریحات فقہاء بیان فرمایا جائے نجاست کو کسی شے کے ساتھ ملا کر کھانا یا علیحدہ کھانا اس میں کیا فرق ہے؟

(۱۳۶) اگر جو گھروں میں رہتا ہے اور کبھی نجاست کبھی دانا کھاتا ہے اس کا حکم فقہ حنفیہ میں حلت ہے یا حرمت ہے۔ شامی، عینی، دہلوی، نفع القدر عالمگیری، بزاز، زہد، بحر الرائق وغیرہ میں کیا مذکور ہے۔ ان فقہاء نے جو حکم بیان فرمایا ہے وہ صحیح ہے یا غلط ہے تو غشاً غلطی کیا ہے اور صحیح حکم کس کتاب میں مذکور ہے۔

(۱۳۷) عقیق کو اچھے یا نہیں، عبارت فقہاء سے کیا ثابت ہو سکتی ہے۔ اگر واقعی کو اچھا تو اس مطلب کے ادا کرنے کے واسطے کیا عبارت ہونی چاہیے۔

(۱۳۸) سادات میں کوئی برعقیدہ نہیں ہو سکتا۔ یہ عقیدہ کیسا ہے اس کا اقرار کیا ہے، اس کا اعتقاد رکھنے والا کیسا ہے، اور نہ رکھنے والا کیسا۔

(۱۳۹) جن تاویلات اور نیات کی عوام کو خبر بھی نہ ہو اور علماء اقبال مخصوصہ کے جائز کرنے کو یہ تاویلات بیان فرمائیں تو کیا ان تاویلات علماء سے وہ افعال عوام کے جائز ہو سکتے ہیں یا نہیں۔

(۱۴۰) نماز کی حقیقت اور خروج و حضور کی تحریرت اور نماز سوائے خدا کے کس کس کے واسطے جائز ہے اور کس طرح جائز ہے اور تعبد اللہ کے نفل ترازہ کا مطلب بیان فرمایا جاتے اور تصریح اللہ کا نماز میں آنا ایک

بالقصد لانا ان کے احکام بیان ہوں۔

(۱۴۱) نماز میں غیر ارشاد کی نسبت یہ خیال کرنا کہ فلاں پہر یا دلی یا نجی کے سامنے کھڑا ہوں یا وہ میرے سامنے ہے یا میں اس کے پیروں پر جسد و کرنا ہوں جانتا ہوں یا نہیں۔

(۱۴۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عداوت جزد ایمان کہنے والا کا قرعہ یا نہیں۔ آپ کا عقیدہ اس کی نسبت کیا ہے۔ بدلی میں اس کی نسبت آپ کے بھائی صاحب نے کچھ فرمایا تھا، کسی نے آپ سے اس میں خلافت کیا تھا یا نہیں جبکہ امر مفصل و مدلل بیان ہوں اور جو امر کتب دہ سے تعلق رکھتے ہیں ان میں حوالہ کتب تحفہ کا ضرور ہے۔ آپ کی تحقیق اور مجددانہ خیال کی ہم کو بحث نہیں۔ ہاں جہاں آپ کا عقیدہ درج یافتہ کیا ہے وہاں اپنا اعتقاد بیان کر دیجیے۔

آپ کے دستخط خاص اور مہر کی ضرورت ہے۔ جواب کا کھینے والا کوئی ہو۔ فقط۔

نفل خط میاں رحیم نفل الدین (جس کو حقیقت بریلوی صاحب ہی کا خط سمجھنا چاہیے) بجاواب صحیفہ قدسہ حضرت مولانا صاحب مدنیو ضمیمہ!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولنا کرم

اس ہندو مسلمان کے نام جو مدرسہ امدادیہ دہلی میں ہو۔ بعد ہی سنت اس مدرسہ کے مدرس کی ایک جربٹری بطلاب منظرہ آئی۔ ان مدرس کے

اکا براس تازہ و مشائخ کہ یہ جن کے نمند کے لائق بھی اپنے آپ کو نہ جانی یعنی گنگوہی و نانوری و قاضی سالہا سال رسائل و سوالات کے جوابات بکثرت تھے خارجہ سب سے متعلق تھے کہ ان کے رد میں چھاپا لیں اور مجدد اللہ تعالیٰ اب بک لاجواب رہیں۔ سب میں اخیر تحریر گنگوہی کے پاس جربٹری شدہ گئی، وہ سوالات تھے جن کے جواب میں گنگوہی نے صاف لکھ دیا، اور یوں گریز کی کہ منظرہ کا نہ مجھے شرف ہوا نہ اس قدر فرصت ملی و کج و نفع نہ بلکہ زار صفحہ ۱۱) جسے چھپے ہوئے پانچ برس ہوئے اور اب تک لاجواب ہے اور قاضی کا فخر تراجم تازہ ہے سوالات کے جوابات میں صاف کہہ دیا کہ میں مباہتہ کے واسطے نہیں آیا ہوں اور نہ مباہتہ کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل تھے۔ برفن فساد آپ کو مبارک ہے۔ دکن نفل الدین الجید جس کو چھپے ہوئے دھائی سال سے زائد ہوئے اور اب تک لاجواب رہے عجب نیک عجب بلکہ صد ہزار عجب کہ جس فن دینی سے ان مدرس کے اساتذہ اور اساتذہ الاساتذہ سب جاہل ہے ہوں اور اسے فساد جانیں۔ یہ مدرس اس پر آمادہ ہوں اور طرز شاگردیکہ میگو بدین استاد صاحب عجب بلکہ ہزار عجب کہ جس بندہ خدا کے مقابلہ سے ان مدرس کے اساتذہ و مشائخ و اکابر یوں عاجز رہے ہوں اور عمریں گزری ہوں و زمان کھل سکے ہوں۔ یہ اُن کے یہاں کے ایک نہایت فخرآموز فضل مکتب یوں چھوٹا منہ بڑی بات کرنے کو تیار ہیں، جن کی حالت یہ ہو کہ نہ اٹلا ٹھیک نہ اردو نہ سارت صحیح نہ خود غلط الا غلط انشا غلط مدرس نے اپنے اساتذہ کے چاک چھو کر یوں رد کرنا چاہا کہ انہوں نے قابل خطاب

نہ سمجھا۔ یہ عذر اگر قابل سماعت نہیں جب کہ اکابر مدرس کا مجبور خود اقرار مدرس
سے ثابت ہے اور اگر مذکور مع قابل قبول ہے تو جو بندہ خدا مدرس کے اکابر
کو بھی قابل خطاب نہ جانتا جو حضرت اس ضرورت سے کہ طائفہ گمراہ انہیں اپنا
معتقاد اور امام مانے ہوئے تھا ان سے مخاطب کیا اور لعن العزیز المقتدان کا مجبور
تمام عقلاً پر ظاہر ہو گیا، وہ ان مقابل مکتبہ طفیل مکتب سے مخاطب کر کے لکھا کہ
ان میں دو مرتبے، ایک عقائدی بقید حیات ہیں مدرس سے کیسے انہیں آمادہ
کرنے سوالات کا جواب دیں یا جواب دینے کی آمادگی اپنی مہر کی دستخطی بھیجیں
ورنہ وہی مثل نہ ہو جو حدیث میں ارشاد ہوئی معاف فرمائیے، میں حدیث
بیان کرتا ہوں، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ قالت الکلبۃ
لنجم فوری جروا ہانی بطنہا رواہ احمد والبخاری عن عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقات حبیب
الحدیث۔ بیان آمادگی عقائدی کے سوا ان مدرس کے کسی خط کا جواب نہ دیا جاتے
گا۔ علمائے عربین شریفین زادہا اللہ تعالیٰ شرفاً و کبریا انخاص مذکورین پر مکرم
گفروا و تداو سے چکے ہیں اور صاف ارشاد فرمایا ہے کہ ان کے پیرو جو ان کے اقوال
پر مطلع ہو کر انہیں مرتد نہ جانے خود مرتد ہے اور شرفاً و کبریا سے مخاطب جائز نہیں۔
پتہ کا واقعہ بھی ان مدرس نے اپنے اکابر کے مقتضائے مذہب پر لکھا کہ جب
ان کے نزدیک جو ان کے مجبور کو بالفضل مجبور کیا ہے وہ مرسلان سنی، حنفی
ہے ایسے فاسق تک نہ کہنا چاہیے نہ اس سے کوئی سخت
بات کہی جاتے۔ جب ان کے مجبور کا جھوٹا ہونا اس حد تک صحیح ہے کہ اس کا

قابل فاسق بھی نہیں ہوتا تو ان کا خود جھوٹ بولنا ہر فرض سے اہم تر فرض
ہو، ورنہ عابد مجبور سے افضل ہو جائیں گے۔ یہ تو اس خط سے معلوم ہوا کہ وہ
کمال مذہب صاحب جو پتہ کے جلسہ میں علین وسط بیان میں اعدائے بیابان
صلی اللہ علیہ وسلم کو قطع کر کے کچھ پوچھنے کھڑے ہوئے تھے کہ مجھے کچھ دریافت
کرنا ہے وہ مذہب یہ مدرس ہیں مسلمانوں نے یہ جواب دیا تھا کہ بات کاٹ
کر علین بیان میں پوچھنا کسی کی تہذیب ہے ختم بیان پر جو استفادہ منظور ہوئی
کر لیں ختم بیان پر لوگوں سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ قبل ختم گھر اسٹ
میں ڈبیا اور دو مال چھوڑ کر تشریف لے جا چکے تھے۔ انشاء وانا الیہ راجعون؛
پھر بھی شاباش ہے کہ اپنے اساتذہ کی سنت پر قیام کیا۔ والسلام علی من ابع
المری غیر نضر الدین قادری، ارمحرم احرام سنہ ۱۴۲۰ ہجری یم الخمس۔
وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وارضہما جہین

نقل صحیفہ قدسیہ تالیف حضرت مولانا صاحب مرقوم ہمارے نام بریلوی صاحب
جو بعد خط میاں جی نضر الدین کے روانہ فرمایا گیا جس کے جواب کا ایک انتظار ہے
بہت کمال کا کیا کہ ان کے جواب کا ایک انتظار ہے
بہت کمال کا کیا کہ ان کے جواب کا ایک انتظار ہے

بہت کمال کا کیا کہ ان کے جواب کا ایک انتظار ہے

المسلم علی المسلمین آج یوم دو شنبہ ۱۴ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ کو ایک مرتبہ بنو
کے نام کی فاسق بدین بدگویر کا نام ہم الدین نضر الدین ناجی کی پہنچی۔ اس نے
جو اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا ہے میں کو وہ جاننے میرے مخاطب آپ ہیں

اگر تحریر آپ کی جانب سے ہے تو آپ کے منتظر ہونے چاہیے تھے۔ اگر آپ کو کسی وجہ سے مجھ سے مناظرہ کرنا منظور نہیں تھا تو میری تحریر کے فوائد میرے رسالات بھی لوٹانے چاہیے تھے۔ پھر میں عرض کرتا کہ آپ کا مجھ سے مناظرہ کرنا کیسا ہے، بجا ہے یا بے جا اور اگر یہ تحریر آپ کی نہیں نہ آپ کے امیر سے ہے نہ آپ کو اس کی اطلاع تو اس کی بھوک پر وہ نہیں۔ ابھی کیا ہے، بہت سے کتوں کا بھونکتے بھونکتے داغ خال پر جاتے گا۔ بندہ آپ کے جواب کا سخت منتظر ہے چونکہ آپ کے پاس بندہ کے دھائی آنے کے کنگٹ موجود ہیں۔ اس واسطے جواب کے واسطے کنگٹ روانہ نہیں ہوتے اور اگر میرے ہی کنگٹ رجسٹری میں صرف ہوئے ہیں تو اس کے جواز کی وجہ تحریر فرمائی جاتے اور جواب بزرگ بھیج دیجیے۔ بندہ حصول و مکر خلا وصول کرنے کا یا کنگٹ لٹا کر بھیج دیجیے۔ دوسرے خط میں آدھ آنے کا کنگٹ بھیج دوں گا۔

بندہ محمد تقی حسن مفاد ۲۱ محرم الحرام ۱۲۸۵
 نقل تحریر جناب مولوی عبدالسلام صاحب بخواب ملا مظفر الدین معین بریلوی
 جسے کا جواب ہنوز اتنے کے ذمہ ہے
 یا بھیکشاک! یا عالمک! او مصیکیا قوم مستکبرا

اس اہل سنت والجماعت مدرس کے نام جو مدرسہ اہل بدعت والظلمات میں جو بعد اسلام مسنون ایک نہایت غیر مذہب متعصب رجسٹری مدرسہ مذکور سے بھجوا اس تحریر کے جو حضرت مولانا ابوالشیر ندامت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے راس العنقۃ والمبتدعۃ والامجدین المتجددان فرسولی بریلوی کے

پاس بطلب مناظرہ والہام حق صحیحی تھی آئی کو وہ نہیں اور گندو تحریر اس قابل نہیں کہ کوئی مسلمان اس کا جواب لکھے مگر چونکہ اس گمراہ اور بیدین فرقہ کا ہمیشہ سے یہی طرز انداز رہا ہے کہ گایاں دے دے کر اہل حق کا دل دکھاتے رہے اور اہل حق نے ہمیشہ صبر کیا۔ لہذا ان کے اب تو جواب تک کی بزرگی ایک کو گے تو دس سو گے ایسا وی اظہار کا مصداق ہے۔ ہم کو اس کے جواب کی ضرورت نہیں مگر چونکہ اس فرقہ کی گایاں دیتے دیتے اور کھاتے کھاتے فضا ہی بن گئی ہے تو اس وجہ سے اس کی پوری ضمانداری کو مستعد ہیں اب وہ بھی تیار ہو یا دیں اور مددہ درست کر لیں وہ گندو بہن لکھتا ہے کہ ان کے اکابر واساتذہ اور مشائخ جواب سے عاجز رہے اسے حق پوش کون سا مسئلہ مختلف نہیما ہے کہ جس میں ہماری جانب سے عقائد تحریر اس میں جو بڑ نہ ہو کہ مبتدعان کی جماعت سرکش کر گئی مگر ایک بات بھی نہ بنی، ہاں عوام کو دھوکہ دینے کے واسطے راس المبتدعین المتجددان وغیرہ کی تحریرات لایعنی بہت سی مہول جس کا جواب بھوک تو نہیں دیا گیا مگر سب کا جواب تحریرات سابقہ ولا تصحہ میں موجود ہے۔ علاوہ ازیں جواب نہ دینے سے اگر عجز ہی ثابت ہوتا ہے تو فرسولی بریلوی کا گریڈ پٹنہ میں اور اس وقت یہ بھی کیا عجز ہی کی دلیل ہوگی نہ بیخ زناش میں جو کہ کسی کا تین کا تین وہ اور دیگر مفرقات کی تلقین ابھی کھلی جاتی ہے، ڈرامہ میدان بناؤ اور کچھ غیرت اور شرم ہے تو متجددان کو سختی سادھی پہناؤ، پھر لطف دیکھنا چاہو مذکر یہ باتیں کہ غلام تحریر کا اتنی مدت تک جواب نہیں دیا گیا۔ مجملہ اور امور کے یہ بھی ایک وجہ جو کہ متجدد

مدت العمر میں جو بہت الطولۃ والفضلانہ بنایا ہے، اپنے ہاتھوں ڈھکا تا پڑے گا
 ہم اس قدر سخت الفاظ اس واسطے کہتے ہیں کہ اگر آپ میں کچھ بھی حقانیت
 ملیت علیت ہوگی تو ضرور شرم آئے گی ورنہ مجر گالیاں کہنے کے اور کیا
 ہوگا، تمہاری تحریرات سے وہی دوسے کا جو ان کی حقیقت سے واقف نہ
 ہو۔ دوسروں کو ظلم مکتب کہتے مجھے شرم نہیں آتی، تم میں تو کوئی طفل مکتب
 بھی نہیں، سب کے سب پیر ناظم ہی جن ہیں سہ
 گر میری دسک و زیور و عوش را دیوان کنند
 ای چنین اربابان دولت ملک را دیوان کنند

اگر اس البتہ عین مجتہد و خاں آپ کے نزدیک بہت ہی بڑے لائق فاضل
 ہیں کہ ان کے واسطے گفتگو کو امام ہمدانی علیہ السلام ہی تشریف لائیں گے تو پوری
 جامعیت میں سے کسی طفل مکتب ہی کو مستعد کر دھیر علامہ زمان کی حقیقت
 کو دیکھنا کسی طرح مرو میدان بھی تو ہوتا، یا متحفہ حنفیہ میں گالیاں ہی بھنی آتی ہیں،
 خدا سے شرم نہیں آتی، اہل اللہ کو کافر کہتے ہو، خدا کے ایسے بے ایمان کو گفتگو
 جو جاتے تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ کون فاسق ہے کون جھوٹا، کون خدا کا
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دوست ہے کون دشمن گھر کے اندر پتھر و میل پٹھر
 جرنے سے کام نہیں لیتا، وہ گندہ دہن لکھتا ہے کہ قتالی مسعود ہوں۔ مہری
 دستغلی تحریر میں تب گفتگو ہوگی غیب ماجرا ہے کہ غالب گفتگو کون ہوتا ہے
 مہری دستغلی تحریر کس سے طلب کی جاتی ہے اگر تعلق و تفض اور بدعت کے
 نشہ میں بہت ہی سرشار ہو تو قسم اللہ سوالات کے جواب دلو ایسے پھر متجدد

سے مناظرہ کی جہت ہے معنائیں کی غفلت تو اہل علم پر پہلے ہی روشن ہے مگر
 بظاہر عوام غریب یہ مذہب بھی خدا چاہے تو منقریب آٹھنے والا ہے۔ ہاں اس
 وقت تک کسی نے اس طرح اعلان منافرت فرقہ منالہ سے نہیں فرمایا تھا۔
 وجہ یہ ہے کہ اگر تم قرآن شریف پڑھتے ہو تو ترجمہ دیکھ لینا یا اپنے پیر منحل سے
 پوچھ لینا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ عادت ہے کہ اہل ضلال کو اول و حیل دیتا ہے اور
 جب ان کی سرکشی حد کو پہنچتی ہے تو ایک سرکوب کر کھڑا دیتا ہے کہ جس کی چو
 سے مدت العمر کی کمائی اس کی رائیگاں جاتی ہے۔ اگر واقعی تمہارے مجدد کی تحریریں
 بڑی زبردست ہیں تو ان کی گفتگو میں کیوں مذبذب رہے۔ مذکور کی مخالفت میں
 ہزاروں ٹیپے صرف کیے، مجھوٹے رسالے چھاپے، گفتگو کا اعلان کیا، اب گفتگو
 کا نام سن کر کیوں دم ٹھکنے لگے، یہ کونسا مذہب شرعی، عرفی، عقلی، نقلی ہے کہ خلائ
 شخص قابل خطاب نہیں جیسے کفر و اسلام آپ کے گھر تقسیم ہوتا ہے، کیا لیاقت
 کے دار و درہ بھی آپ ہی جو گئے ہیں، حضرت مولانا کی نسبت جو الفاظ آپ نے
 لکھے ہیں اس کا جواب تو کیا ہو سکتا ہے کہ کوئی تمہارے یہاں کون آدمی ہے جس کی
 ہم برا کہہ کر دل ٹھنڈا کریں مگر افسوس آپ کی بدگلائی پر ہے کہ جو مرنے میں آیا،
 کب دیا۔ کیا آپ نے کبھی حضرت مولانا سے مناظرہ کیا ہے، حضرت مولانا سے
 کوئی کتاب پڑھی ہے، سوالات کر دیکھے حقیقت کھل جائے گی اس البتہ عین
 سے دریافت کیئے، وہ سمجھ گئے ہوں گے کہ سوالات کس درجہ کے شخص کیسے ہیں
 ہم اپنی عقل کے موافق پیشین گوئی کرتے ہیں کہ اگر تمام جامعیت بھی تمہاری مل کر
 چاہے گی تو تمہاری سوالات کے جواب نہ دے سکے گی اور اگر جواب دے تو

کسی کو منتخب کریں۔ اگر وہ منتخب شدہ ہو جائیں تب ہی اس المبتدعین گفتگو کریں۔ کوئی صورت بھی اُن سے گفتگو کی جھیا نہیں، ان کو ایسا بننے کی ہوا کیوں بنا رکھا ہے۔ دیکھو دوسروں کے مقتداؤں کو اگرچہ وہ لوگ تمہارے نزدیک باطل ہے دین اور کافر کیوں نہ ہوں محنت الفالو کینے نہ چاہتیں فَيَسْتَبِشُوا اِنَّهُمْ قَدْ خَلَقُوا بِغَيْرِ حُلُوْمٍ اکی تعلیم کو لحاظ کرو، آدمی بن کر بات کرو، جواب سیدھا دو، ورنہ یہ خراب یاد رہے کہ بد زبانی سے عمدہ برا نہیں ہو سکتے۔ پلٹنے کے قصد کی نسبت جو کذب شخص اُس نے لکھا ہے کہ بیان ختم ہونے پر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ قیل ہی تشریف لے جا چکے تھے، جھوٹے مردود پر اشد کی ہزار ہزار لعنت۔ جاؤ مسجد و خان یہ تم کھا کر کہ دسے اور اطلاق مغفل کی قسم کھا دے۔ گوڑہ اب بڑھا ہو گیا ہے، اس قسم میں عرج بھی نہیں ہم جھوٹے اور تم سچے ہزاروں آدمیوں کا مجمع تھا۔ اس میں جوابات ہوئی تھی اسی کو بھی اس قدر غلط بیان کیا جاتا ہے جھوٹے جماعت کذب کے گوڑہ پروردہ جب تمہارا مقصد وعظ کد کر چلتا نظر آیا اس وقت ہمارے حضرت مولانا ابن شہر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے پھر کھڑے ہو کر لنگار کو واہ ہی دعویٰ تھانست ہے یہی وعدہ جواب دینے کا کیا تھا باقی کے کھانے کے دانت اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور اکثر آدمیوں کا جمیع گرد اگر ہو گیا اور حضرت مولانا سے دریافت کرنے کے کہ آپ کا نام کیا ہے، آپ کل مکان پر تشریف لائیے تب مولانا نے فرمایا کہ مورہ جنگل میں ناپا تو کس نے دیکھا۔ جب پانچ ہزار آدمیوں کے جلسہ میں گفتگو نہ ہوتی تو کھر میں کیا ہوگی، اخیر اچھا جانے دو آپ جواب دلاؤ، دیکھ لینا کہ خدا کس کو دلیل

کرتا ہے اور کس کو عزت دیتا ہے۔ دیکھو پھر سمجھاتے ہیں کہ ہمارے بڑوں کا نام بدتمیزی سے نہ لو ورنہ ہم بھی کمی کرنے والے نہیں ہیں، فقیر کا نام لکھتے کہ شرفاً مرتد سے مخاطب جائز نہیں، اس کو صاف لکھے اور مطلب بیان کیجئے کیا شریفیت بھی گھر کی ہے جو چاہا لکھ دیا۔ اہل استدلال سے مخاطب جائز نہیں تو ان کے رفیق شکوک کی کیا صورت ہوگی اور پھر دستخطی تحریر کے بعد مناظرہ کو بھی تیار اور آمادہ ہیں۔ بحوالہ کتب جواب مرحمت ہو کر مرتد سے مخاطب جائز نہیں اور دوسری دستخطی تحریر کے بعد اس سے مناظرہ بھی ضروری ہو جاوے۔ قربان اس نقد پر اگر مناظرہ منظور نہیں تو سوال بھی دل میں لا دیجئے یا اس بہانے سے مطالعہ ہو رہا ہے یا دیکھو کہ جواب تو مشکل ہی ہے سمجھنا بھی آسان نہیں ہے۔ اونٹ جب تک پہاڑ کے نیچے کو نہیں نکلتا ہے وہ اپنے ہی کو بلند ہالا جانتا ہے۔ و آخر غرنا ان الحمد للہ رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

تھیلہ سدھم عطا شدہ ۲۲ محرم ۱۳۲۶ھ بمطابق

لقل خط مولوی عبد الرحیم صاحب ممدارادہ و سبکے جواب
شیخ ظفر الدین نعین بریلوی بم احمد رضا خاں صاحب بریلوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

یخیزمت شریف مولوی احمد رضا خاں صاحب بعد سلام سفون کمال
ادب عرض ہے کہ بڑوں کی باتوں میں چھوڑوں کو غل و مقولات دینا مناسب

۶۸
 منیں۔ آپ کے پاس بارے مولانا صاحب نے جو تحریر بھیجی ہے اس کا جواب
 آپ کے نزدیک مناسب ہو وہ دیں مگر یہ شخص ظفر الدین نامی نے جو نہایت
 غیر مذہب خط بلا استحقاق بھیجا ہے اس کی نسبت فقط یہ عرض کرنا ہے کہ جب
 اُن کو فقط آپ کی خدمت میں درخواست مناظرہ کو فروز شہر کے زیادہ ناگوار
 مسلم ہوئی۔ کہاں سے کہاں تک لوگوں کو کافر و مرتد کیسے کیسے سخت الفاظ
 لکھے تو اپنے قلب بہک پر ہاتھ رکھ کر دیکھ لیجئے۔ لوگ آپ کے معتقد ہیں
 کسی دوسروں کے بھی آپ کے برابر نہ ہوں گے تو کم تو ہوں گے ان کو کچھ سچ و
 طاق کا حق حاصل ہے یا نہیں اس کا جواب تو یہی تھا کہ آپ کو مخالف بنا کر
 دُکھانا جس سے اُن کا اور آپ کا دلوں کا دل ٹھنڈا ہی ہو جانا مگر نہیں
 میں اس کو ابھی پسند نہیں کرتا۔ اول یہ عرض ہے آپ کی خدمت میں روانہ کرتا
 ہوں۔ آپ اس کو پڑھ کر یہاں ظفر الدین کو عنایت فرما دیجئے اور فحاش کر دیجئے
 کہ ایسی حرکت آئندہ نہ فرمائیں ورنہ قلم دوات کاغذ سب کے پاس ہے۔ کچھ
 وہی بڑے قابل نہیں اگر یہ نا لائق شاگرد با معتقد بالغہ آپ کو گالی بھی دلوں
 چاہتے ہیں تو پھر ہم اُس کے جواب میں مجبور ہوں گے۔ ہم اگر آپ کے نزدیک
 کافر و مشرک۔ مرتد ہیں تو آپ سے گفتگو کی درخواست بھی کرتے ہیں اگر آپ لکھ
 کر کہیں تو کیجئے ورنہ محتاج دیجئے، ورنہ اس یزیدی راہ میں کانٹے لگیں گے اور
 بہت تکلیف برداشت کرنی پڑے گی، گائیاں دینا، جھوٹ بولنا کسی فرد کے
 نزدیک محمود نہیں ہے۔ آپ ٹھکانے سے ہمارے حضرت مولانا کے تئیں یہ سوائے
 کا جواب دیجئے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اگر آپ کو استحقاق حق منظور ہو گا تو آپ کو

۶۹
 بھی گفتگو میں کیفیت آجائے گی۔ مشکل تو یہ ہے کہ آپ سے گفتگو وہ کرے جو
 ادل گائیوں کا نشانہ بننے کو مستعد ہو جائے۔ اسی وجہ سے اکثر حضرات آپ کے
 گروہ سے نہیں اچھٹے۔ مگر ہمارے مولانا مدظلہ رضیم العالیہ کو اُس کی کچھ پرواہ نہیں
 آپ جس قدر چاہیں سب دشتم لکھیں مگر خدا کے لیے گفتگو کریں۔ اس کے سلسلہ
 میں سب گوارہ ہے۔ غیر متقلدوں سے ہمیشہ گفتگو رہتی ہے اسب آپ سے بھی
 سہمی۔ اہل حق کو تو تمام فرق سے مناظرہ کرنا ہی پڑا ہے اب تک آپ اپنے
 اور اپنے جمیع کی بد زبان کی وجہ سے فارغ تھے اب یہ سیر بھی بوسیدہ ہو گئی۔
 ان شاء اللہ تعالیٰ علم صبر کے پیر اُس کو پاش پاش کر کے دیں گے۔ جو تحریر
 فرمانا ہو ملکہ تحریر فرمائیے ورنہ ہم کبھی اجازت نہ دیں۔ و اللہ تعالیٰ ہر المستعان
 و علیہ التکلیف و ہما لہ و الحمد و الشک و الحمد و البقاء و الصلوٰۃ والسلام علی
 راس الیقین و سید الانبیاء مولانا محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

بندہ عبد الرحیم مضامنہ ۲۲ محرم یوم چہار شنبہ ۱۲۸۵ھ

نظر خط جناب مولیٰ عبد الرحیم صاحب، مستمک مدد امدادیہ درجہ سنگ
 بنام شیخ ظفر الدین
 بر الشہرحم الرحیم تختہ دہ و تھیل علی رسولہ الیکم ید

عنایت فرماتے بندہ جناب مولوی ظفر الدین صاحب دام عنایت کم
 بعد بدیہ تہذیبہ انور عرض مرام ہے چونکہ آپ کا مخاطب وہی شخص ہے جو
 مسلمان ہو اور شام کیا بلکہ یقینی آپ کے نزدیک اکثر علماء بھی مرتد از کافر

ہیں۔ اس وجہ سے بندہ اپنا عقیدہ عرض کرنا ہے۔ ائمہ ان لا الہ الا اللہ و
 ائمہ ان محمد رسول اللہ واجتہد حق واما بعد بالنبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کلام حق امنت بالئمہ کما ہو باسما و صفاتہ و قبلت جمیع احکامہ اگر آپ
 میں آپ کے نزدیک مسلمان ہوں تو میری عرض میں پیغمبر درجہ جلا دیجیے
 محکم بندہ یہ تو فرمائیے شیخو مت اور درستی سب و شتم ترا بازی تو روانی کی
 شان حق۔ اہل سنت و الجماعت کو کب سے یہ مرض ہوا۔ اگر کسی شخص نے آپ
 کے مولوی سید احمد رضا خاں صاحب کے طلب مناظرہ کیا اور آپ کے نزدیک
 وہ شخص اس قابل نہیں تو آپ یہ تحریر فرما سکتے تھے کہ آپ فلاں فلاں وجہ
 سے قابل خطاب نہیں۔ آپ کی سمجھ میں یہ مسائل طیروزہ آسکیں گے مگر انہوں
 آپ نے ایسے شخص کو جو ایک زمانے سے علوم دہسید نہایت زور و شور سے
 پڑھاتے ہیں بلکہ ان کے تلامذہ بجز مت فارغ التحصیل اور نہایت مستعد
 مدرس اور ہر طرح درس و تدریس اور مناظرہ و گفتگو کے لائق موجود ہیں ان
 کی شان میں اور ان کے اساتذہ کی شان میں ایک معقول امر کے طلب پر کافر
 مرتد وغیرہ کج انصاف کو بازاری اور بیہوشی بھی استعمال نہ کرے گا آپ نے
 استعمال فرمایا، یہ کس علم دیانت و تقویٰ و درج کا مقتضی ہے۔ لیاقت
 اور عدم لیاقت معاملہ ہی پڑنے سے معلوم ہوتی ہے۔

خاکسارانِ جہان را بخت قدرت بزرگ تو چہ دانی کردیں گد سوار باشد
 اس قدر تعلق و تعلق اہل علم و فضل کی شان کی شایاں نہیں ہے۔ اس سے
 قطع نظر آپ کے گروہ جو جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب کی لیاقت علمی

اور مدارجِ محمدیت وغیرہ بیان فرماتے ہیں تو یہ دل چاہتا ہے کہ ان کے قدم
 میں مگر درستی اور قیاس کلامی کو دیکھ کر کجی کو کب کب کب کب کب کب کب کب کب
 فحاش لعان نہیں ہوتا۔ کیا بعد رضا صاحب کی تعلیم اور فیض باطلہ کا آپ اور آپ
 کی جماعت پر یہی اثر ہوا۔ کیا یہی گایاں اور تبرہ تعلیم و تقیہ ہوتی ہیں انہیں کی
 توجہ دی گئی ہے۔ افسوس صد ہزار افسوس اگر آپ کے نزدیک دوسروں
 کی عظمت نہیں تو مولانا احمد رضا خاں صاحب کی تو سب سے ان کی بھی نہیں
 آپ نے دوسروں کے مقتداؤں کو بگاڑا اور جبر الفاظ ان کے تھے وہ اور اس سے
 زائد اپنے مولوی صاحب کو کھلائے اور کھلائے گئے۔ ہم تو یہی کہیں گے کہ وہ سب
 گایاں آپ نے ہی دیں۔ لاجل و لا قوۃ الا باللہ نادال کے ساتھ جہت بھی ملت
 سے زیادہ مضر ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اگر مولانا سید محمد رفیع صاحب فاضل
 بریلوی صاحب سے گفتگو کے لائق نہیں تو یہ بھی تو خط میں لکھا تھا کہ تمہیدی
 سوالات کا جواب وہ خود پس یا تحریر میں ہو تو اس کا حوالہ دیں اور کتاب بذریعہ
 و بطور محبت ہو اگر خود لکھ سکیں تو اپنی جماعت سے کہہ کر کہ منتخب فرما کر ان سے
 جواب لکھوادیں اور آخر میں اپنا دستخط فرمادیں، اگر خود گفتگو کرنا چاہیں تو پہلے
 کسی دوسرے سے گفتگو ایک مسئلہ میں کر کر دیکھ لیں۔ اس کی مغلوبیت کے
 بعد فاضل صاحب خود تکلیف فرمادیں، اس میں کون سی بات بے جا ہے،
 جس کی شخص کو مقتضی مناظرہ منظور ہو اس سے زیادہ اور کیا کر سکتا ہے سوائے
 میں کوئی سوال دروازہ کار ہو تو اس سے مطلع فرمائیے۔ اگر کسی سے کوئی شخص کسی
 وجہ سے مناظرہ نہ کرے، اس کی تحریر کا جواب نہ دے تو کیا تمام دنیا کے واسطے

۴۲
اس سے گفتگو مناظرہ ناجائز ہو جاتا ہے۔ خاص کر جب آپ کے مجدد صاحب کو احقاق حق منظور ہے۔ اگر گفتگو کسی وجہ سے منظور نہیں تو صاف لکھا دیجیے قرص تو ہے نہیں کہ دیوانی میں نالاش ہو جاوے گی۔ یہی وجہ ہے کہ حرام اور انگریزی تعلیم یافتہ کے قلوب سے علامات کی مفلکت اٹھی جاتی ہے۔ ان کے مناظرہ و گفتگو باطل فتن اور نامذہب کلمات سے مملو ہوتے ہیں۔ اگر علمائے حرمین شریفین کفر غم اشد تعالیٰ نے کسی پر فتوے کفر امداد دیا ہے تو یہ امر آپ کے واسطے کیا خوشی کا باعث ہو سکتا ہے۔ جواب سوال کے مطابق ہوتا ہے۔ اس مناظرہ سے یہ بھی ظاہر ہو جائے گا کہ ان فتروں کے سوالات کہاں تک صحیح ہیں۔ اس گفتگو سے خدا کو منظور ہے تو تمام قصے ہی ملے ہو جادیں گے۔ یوں تو آپ اور آپ کی تمام جماعت غیر اشد تعالیٰ کے واسطے مثبت تعلیم ہیں اور فقہانہ حنفیہ کی تکفیر اس پر موجود ہے، امتیں مقصود کے ملے کرنے کے واسطے گفتگو ہوتی ہے تو پھر اچھی سے ان کا ذکر ہے جانیں ہے تو کیا ہے؟ الغرض جو تحریر ہو نہایت مہذب ہو اور اس پر کم از کم فاضل بریلوی کے دستخط ضرور ہونے چاہئیں ورنہ ہرگز ہرگز قابل التفات نہ ہوگی۔ جب آپ نے ہمارے مولانا اور اساتذہ کی نسبت سخت کلامی کی ہے تو کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم بھی آپ کے مولانا احمد رضا خاں صاحب کو نام لے کر گالیاں دیں؟ نہایت شرم کی بات ہے۔ آپ کو دور اندیشی سے کام لینا چاہیے۔ اگر گالیاں دینے اور دینے ہی کو دل چاہتا ہے تو آپ کا اختیار ہے۔ آپ کا جو جی چاہے کیجئے، اس طرف سے جواب آپ کو خدا چاہے حسب مراد

آپ کے ضرور ملے گا تحقیق کا جواب تحقیق ہے اور سب و شتم کا جواب سب و شتم ہے۔ اب جو مرضی ہو پسند فرمائیں۔ اگر سلسلہ کی قسمت ہی ڈوب گئی ہے امدان کا نہ بد و تقویٰ اس میں مختصر ہو گیا ہے تو ہم اس کو کیا کر سکتے ہیں۔ خوب دل کھول کر تبرکازی کا بازو گرم کیجیے۔ و اشد ہر مستعان و علیرہ التکوان۔ جسے نعم کو لیل و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

بندہ عبد الرحیم غفرلہ ۲۳ محرم الحرام ۱۳۰۲ ہجری

نقل صحیفہ شیعہ لائبریری مولانا صاحب مدظلہ العالیہ بریلوی صاحب
بانیہ تعالیٰ حامداً و مؤکداً

بطلانہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی السلام علینا علی عباد اللہ الصالحین۔ یہ تمبر اخط تھا ہے پاس جاتا ہے۔ اگر تم کو قیدی سوالات کا جواب دینا اور تقریری گفتگو منظور نہیں تو نہ بد کے سوالات اور محکمت واپس کر دیجئے دوسرے خط کر یاں سے گئے ہوتے انیس دن ہو گئے مگر اب تک سنا ہے کچھ بھی جواب نہیں، اس دفعہ میان فخر الدین نے تو گالیاں لکھ کر بھیج دی تھیں اس دفعہ تو معلوم ہوتا ہے کہ قسم کا کچھ اثران پر بھی ہو گیا اور بھیج دی جی آزاد کے کچھ ہو گئے۔ اگر جواب نہ دینے کی علت دہی ہے جو فخر الدین نے لکھی ہے تو اول تو میرے سوالات اور محکمت واپس نہ کرنے کی کیا وجہ ہے دوسرے تم یہ لکھو کہ تم کو کس وجہ کا علم ہے اور کیا دعویٰ ہے اور اس مناظرہ کے

قد صاف جواب لکھو۔ ہم کو اور نسبت سے کام کرنے میں بہتاری طرح بیکار نہیں ہیں۔ بہتاری المعتمد المستعصر میرے پاس ہے، اسی سے مذا چاہئے تو کیا گھر ڈھجائے گا۔ کاش اگر اور ضعیف بھی مجھے مل جاوے تو اچھی طرح بتا دوں اور اگر نہ ملے تو کچھ پروا بھی نہیں بغیر اللہ تعالیٰ وہ بھی کافی ہے۔ انوس ہے کہ بندہ نے تہائی احنیفات طلب کیں تو ان کو بذریعہ درکے بھی نہ بھیجا اس قدر غصہ اگر محتاقیت ہے تو اپنے بڑے فدا سے کی کل جلدیں اور علم جنب کے متعلق رسائل اللہ سبحان السبرن اور جس تحریر میں بدعات ٹھکڑے کو سنت ثابت کیا ہے سب کو بھیج دو ورنہ اس خط کا جواب نہ آنا تھا رہے مجھ در عجز کی دلیل ہوگی اور پھر ہم بھی کسی تحریر کی طرف اصلاً التفات نہ کریں گے۔ ایک ہفتہ کا انتظار ہو گا۔ اسی خط کی ایک نقل بذریعہ اہل بریلی بھی پیش کر دیں گے۔ تم کو اپنی خفیت کا بڑا دعوے سے حتی کہ ہم لوگوں کو غیر متقلد اور گلابی و بابی کا لقب دیا جاتا ہے۔ یہاں مغرب غیر متقلدین کا ایک جلسہ بہت بڑا ہونے والا ہے جس میں اکا بزمیہ متقلدین جمع ہوں گے۔ اگر واقعی سچے خفی ہو تو اپنے زاد راہ سے بوابی ملتے جیتے تاکہ روانہ کیا جائے۔ ہم بھی ان کے مقابلہ میں ہلے کرنے والے ہیں۔ اس میں شریک ہو کر کچھ بھی تو اپنی خفیت ثابت کیجئے۔ ہر جگہ کا فدی ہی گھوٹے دوڑانے کا وقت نہیں ہوتا، کہیں زبان بھی تو کھولنی چاہیے اگر تشریف لانے میں کوئی عذر ہے تو مطلع فرمائیے وہ عذر آپ کا عذر یا ہے دفع کیا جائے گا مگر ہمارا جہاں تک خیال ہے تم اس میں بھی کوتاہی اختیار کرو گے یا کوئی غیر معقول عذر پیش کر دے مگر ہم خدا چاہئے اس کو بھی

کس قدر عظیم کی ضرورت ہے۔ ایک ہفتہ کی رخصت لے کر پہلے اسی کا امتحان ہو جاوے کہ تم اپنے دعوے میں کہاں تک سچے ہو۔ اس جلسہ میں اس ناچیز کو بھی بغیر اللہ تعالیٰ دیکھ لینا، اس کے بعد ہم تم خود فیصلہ کر لیں گے غرض کچھ کو تو رہی ہر شیار سے کام نہیں چلتا مگر میں بلکہ جس کو چاہا لکھ دیا۔ اس سے کچھ نہیں ہوتا۔ اب مقابلہ کا وقت آجائے۔ جھوٹے اور سچے کی حقیقت کھل جائے گی۔ ہم کو یہ انوس ہے کہ آپ کو ناں صاحب بھی لوگ کہتے ہیں۔ رگ پٹھانی بھی اس وقت جوش میں نہیں آتی۔ سچے کے غصہ بھی موقع دیکھ کر ہی آتا ہے۔ اگر ہم کو یہ معلوم ہوتا کہ ہم غلبہ کا داغ نہ لگتے۔ ہم کو تو یہ خیال تھا کہ اس قصہ کی وجہ سے آپ کو یقین ہو جائے گا کہ ہم فرد آپ سے گفتگو کریں گے، یہ خبر نہ سنی کہ یہ یقین ہی گفتگو کے واسطے مفرج ہو جائے گا۔ خاں صاحب یا دیکھے کہ تم نے بہت اہل اللہ کی شان میں سخت سخت گستاخیاں کی ہیں۔ یہ فعل الغلب ہے کہ خدا چاہے کچھ فرد رنگ لائے گا اور اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو مرد میدان ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور خداوندِ قدر کی قدرت کا نام شاد دیکھو یہ سچ ہے کہ میں ایک طفل سے بھی کم ہوں مگر تمہارے واسطے خدا چاہے تو کافی سے زائد ہوں۔ اگر تم میں کچھ عقل ہے تو سوالات سے ضرور اندازہ کر لیا ہو گا۔ خاں صاحب خدا کا فضل اس کے اختیار میں ہے جس پر چاہے کر دے۔ میں صاف لکھتا ہوں کہ تم مجھ سے بغیر اللہ تعالیٰ ہرگز نہ کرنا ظور تقریر ہی نہیں کر سکتے اور اگر کر دے تو خدا چاہے تمام عمر کے اہل اللہ کے ساتھ سب دشمن ہونا ہی کی کسر نکل جائے گی۔ اگر کچھ بہت ہے اور عزت ہے تو مقابلہ میں آؤ

مزدور و فک کر کے دروازے تک پہنچا کر ہی رہیں گے، واللہ تعالیٰ جو المستعان
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سعیدنا
محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

بندہ محمد مرتضیٰ حسن غفائہ و صفریوم جمعہ ۱۳۲۲ھ

نقل خط میاں جنی غفر الدین بجواب صحیفہ قدسیرہ البجور متوسط اہل بریلی کے
بریلوی صاحب کے پاس بھیجا گیا جس کے جواب لکھنے کا حکم بریلوی صاحب
میاں جنی کو دیا جس کا جواب میاں سے فوراً دیا گیا جو اکتوبر تک لا جواب ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سندھ و نعلی علی رسول اکرم

درجنگل صاحب کا خط آیا جواب وہی ہے جو اول سے گردش کیا اگر کوئی
صاحب پر رسول سال سے تاملی ہے آخر فراموشی کا اثر کہ اگر گذر گئے
تین سال سے تھانوی صاحب بھی زیر بار ہیں جو علانیہ فراموش کیا کہ ہوتے
اطفال سے غافلہ کی حاجت نہیں۔ تھانوی صاحب اگر خود عاجز ہو کر درجنگل
صاحب کو اپنا مشکل کشا جانتے ہیں پھر کہیں کہ یہ ہمارے امام الطائفہ ہیں۔

ہم سے جو سوالات ہوتے ہیں یہ جواب دیں گے۔ ان کا جواب تھانوی کا جواب
ادنان کا فراموش تھانوی کا فراموش ہو گا۔ اس وقت فقیر بھی بزرگ طائفہ کی خدمت
کے گئے گا۔

والعون من اللہ تعالیٰ فقط
فی حقہ الدین قادری رضوی
الربیع الآخر یوم چار شنبہ ۱۳۲۲ھ جمعی

نقل آخری لا جواب تحریر جناب مولوی عبدالسلام صاحب کی
جو بجواب آخری خط میاں غفر الدین کے روانہ کی گئی!

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامد او مصلیٰ قہ مصلیٰ۔

کما تدرین تدران

المدح علینا و علی عباد اللہ المصلین

اہل بریلی کے واسطے سے جو بریلوی صاحب کے پاس فاضل عروق الشکرین
قانع اصول المبتدیین جناب حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ حسن صاحب دامت برکاتہم
کا گرامی نامہ گیا تھا اور رسالت جناب غشی عبد اللہ صاحب کے ان کے پاس
پہنچا گیا تھا اور حصر سے لے کر آٹھ بجے شب تک کی گفتگو کا یہ نتیجہ نکلا کہ اگر
جواب کا حکم دیا گیا وہ آپ کی تحریر ۱۱ ربیع الثانی کی ۲۹ ربیع الثانی کو برسان
پہنچی۔ مولوی صاحب ہم کو تعجب پر تعجب اور حیرت پر حیرت ہے کہ ایسی بلا نصافی
اور غلاب نشان اہل علم و صلاح بات آپ کی جانب سے کیوں ہوتی ہے۔ ہم
آپ ہی کو نصیحت قرار دیتے ہیں، اب جو آپ کا دین و ایمان کے وہ حکم دیتے
یہ کون سا مدین اہل علم ہے کہ کسی کی تحریر کا جواب تک نہ دینا۔ یہ جو کچھ بریلوی صاحب
نے آپ سے لکھا یا ہے اگر خود ہی لکھتے تو کیا ہوتا حضرت محی السنۃ قانع البدن

حدث گنگوہی قدس سرہ العزیز سے کیا گفتگو اور طلب مناظرہ آپ نے کی تھی جو اس وقت اس کا ذکر آپ کرتے ہیں، اس کا ذکر تو اسی کو مناسب ہے جو طالب مناظرہ تھا، علیٰ لہذا القیاس نامنزل کامل تھا تو اسی کی نسبت گزارش ہے اگر بالفرض آپ ہی طالب مناظرہ ہوتے اور آپ کے حضرات کسی وجہ سے مناظرہ نہ کرتے تو کیا جو شخص بریلوی صاحب سے مناظرہ کا طالب ہو اس کے مقابل میں بھی جواب مناسب ہے۔ آپ کسی سے مناظرہ کی درخواست کریں تو آپ کو جواب نہ دے مناظرہ نہ کرے تو اس وجہ سے بریلوی صاحب سے کوئی شخص بھی مناظرہ نہ کر سکے۔ اس کا کیا مطلب، انصاف شرط ہے۔ اگر بریلوی صاحب ہی نے درخواست مناظرہ کی اور ان سے کسی نے گفتگو نہ کی تو مجھ سے یا کسی شخص سے بریلوی صاحب مناظرہ نہ کریں یہ کس قیاس کا نتیجہ ہے۔ ہمارے حضرت مولانا دامت برکاتہم نے کسی شخص کی طرف سے گفتگو کا اعلان نہیں دیا ہے جس کا جواب یہ ہو سکے کہ جب فلاں آپ کے بڑے گفتگو نہ کی تو آپ سے بھی گفتگو نہ ہوگی۔ ہر شخص اپنا دین اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اگر مولانا صاحب گفتگو کے خواستگار ہیں تو اپنے معتقدات کی وجہ سے اگر ان عقائد میں کوئی اور صحیح شریک ہو تو جو اس وقت تو فقط حمایت حق منظور ہے نہ کسی کی تقلید اور وکالت۔ اگر دوبار بریلوی صاحب سے گفتگو نہ کرے نہ کرو، جس شخص کو مطلب حق منظور ہے اس سے بھی بریلوی صاحب گفتگو نہ کریں۔ یہ کون سا جواب ہے۔ خود فرمائیے، آخر ایک دن مزا اور مذا و غیر عالم کے ٹو بڑو حاضر ہونا ہے بریلوی صاحب کو لفظا ل سے گفتگو کی حاجت نہیں مگر دوسروں کو تو ان سے

گفتگو کی ضرورت ہے تاکہ ان کا حق و باطل ظاہر ہو جائے۔ اسکت عن الحق کی وجہ سے ڈرنا چاہیے جن مسائل میں تمام عمر صرف ہوئی ہر ان کے تمام پہلوؤں پر نظر ہو اس کے متعلق اگر کچھ دریافت کیا جائے تو سکرت محض ہونے کا خوشی ہے وجہ نہیں ہے خوفناک تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔ اگر گفتگو نہ کرتے تو تہیدی رسالات کے جوابات تو تحریر فرمادیتے جن سے گفتگو کا خود بخود ہی خاتمہ ہو جاتا۔ تین ماہ سے مطالعہ ہوتا ہے۔ اگر جوابات بن پڑتے تو فیہا ور نہ سکوت تو پردہ پوش ہی ہے، ایک جیب سو کو ہر اسے نقل مشور ہے۔ فاضل کامل قاضی صاحب اگر بریلوی صاحب گفتگو کی درخواست کرتے اور حضرت مولانا دامت برکاتہم ان کی طرف سے مناظرہ فرماتے تب یہ تحریر الہت بجا تھی کہ فاضل موصوف کی جانب سے مہر حق و دستخطی و کالت نامر جاہی ہے۔ یہاں تو فاضل موصوف کا کچھ ذکر ہی نہیں ان کو درمیان میں لانے سے کیا نفع، اس وقت ایک مستقل گفتگو ہے جو تہیدی رسالات کے جوابات پر مبنی ہوگی۔ ہاں بریلوی صاحب گفتگو سے گریز کرتے ہیں اور آپ ان کے حمایتی کھڑے ہوتے ہیں۔ آپ کو مہر حق و دستخطی و شہادت شانی بریلوی صاحب کی پیش کر لی چاہیے کہ آپ صدر گر ہیں اور آپ کی اجازت ان کی باجیت ہے۔ تب آپ کو کچھ لکھنے کا حق حاصل ہے ورنہ مان نہ مان میں تیرا حمان دخل در معقولات بالکل ہے جا اور حق کے خلاف ہے۔ اس جانب سے کسی کی حمایت کا دعویٰ نہیں ہے جس سے مہر حق و دستخطی سند حاصل کی جائے یہ منصب آپ کا ہے آپ مہر حق و دستخطی دستاویز بریلوی صاحب کی حامل کیجیے پھر خدا چاہے تو آپ کی حقیقت بھی کھل جائے گی ورنہ فضول تفسیق لے اب ایک سال سے مجھ کو یاد کیا کرتے ۲۹۱

اوقات ہے۔ آپ کو ناگزیر تو ہر گاہ مگر معاف فرمائیے آپ کے بریلوی صاحب
درحقیقت منظرہ کہی نہیں سکتے۔ درزاس قدر غوشی اور سکوت حال صاحب
سے دشوار تھا۔ ان کو اپنی تحریرات اور پُر زور دلائل کا حال خوب معلوم ہے
جب سسل میں سرسود لائل لکھتے ہیں۔ وقت پر بخدا چاہیے تو معلوم ہو جائے گا
کہ وہ سب تحریرات نام کی خیں کام کی بات ایک بھی نہیں، یہ تو فرمایا ہے اگر
منظرہ منظور نہیں کر جیسے آپ کہہ رہا ہے، تاکہ ہم دلائل، باتیں آنے لکھتے
اور تمہیدی سوالات بھی واپس کھول نہیں لائے ہیں۔ آپ سے شرمی طور سے
استغناء کرتا ہوں کہ نکلت اور سوالات کے رکھ لینے کا بریلوی صاحب کو کیا
استحقاق ہے۔ بغیر بس! ہم اور کیا کہیں عاقلان خود میدانہ تر کی تمام شد
والنصر من اللہ العزیز العظیم۔ نصر من یبارک بالانفسہ و یخیر الناصرین۔ یہ تمام
باتیں کسی قائل کے نزدیک قابل پذیرائی نہیں۔ یوں تو گڑبڑ بیاں لکھتے ہیں
گھر میں جس کو جو چاہا کہہ دیا، لکھو دیا، مردانگی نہیں ہے اگر خداوند عالم کے دریا ہیں
یہ تعلی اور شخص فرضی بریلوی صاحب کی شرمی مسائل میں گفتگو نہ کرنے کی علت
ہو سکے اور جواب مقبول ہو تو وہ خود اور آپ بھی خیال کر لیں، ہمارا جو کام تھا کہ
اور آخرہ کو ہر اہل باطل کو یہ کہنے کی گنجائش ہوگی کہ تم جو کہ قابل خطاب نہیں
اس وجہ سے تم سے گفتگو نہ ہوگی اور آئندہ سے کبھی نہ کہنا کہ ہم سے نمایاں فرما
نے منظرہ نہیں کیا، چونکہ بریلوی صاحب اتفاق ملے چند قابل خطاب
نہیں ہیں بس میں آپ کا سلم جواب ہے السورہ یوحنا باقرارہ والحمد
للہ رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد والہ

وصحبہ اجمعین

عبدالستار یکم جمادی الاولیٰ یوم سہ شنبہ ۱۳۲۶ھ

انریسہ سہ اسرار یہ

تنت

اعلان

یہ کتاب ہے چھپنے کے بعد فرزند صاحب مولوی احمد رضا خان صاحب
کی خدمت سے میں بفرض جواب بھیجے گئے اور زیادہ سے زیادہ
ایک ماہ کے جواب کا انتظار کیا جائے گا۔ صاحب مدد و حق
درخواست سے اس سے زیادہ ملتے بھی مل سکتے ہیں۔ والسلام
ناجیز، محمد عبدالجواد ہے عفا عنہ اللہ العفو

نوٹ

بریلوی بزرگ نے اندوختہ اور جہاد سے شادی کیے کا غلط فہمی پر کہ نہ ام لکھو ملکہ دینہ ہوں میں
اور کہ چھپا ہوا ہے ہے اسے حضرت قادیانی کا کہنا تھا جس کا ساتھ نہ لکھو اور کہنے پر تیار کیا اللہ کے
آمانگ سے کہ تو یہ مال کی باجور کہ نہ ام لکھو ملکہ دینہ ہوں میں جس کا ساتھ نہ لکھو اور کہنے پر تیار کیا اللہ کے
جید عالم دین ہونا اور کہنا کسی کو کہنے کا فاضل اور نہ دینہ ہوں میں جس کا ساتھ نہ لکھو اور کہنے پر تیار کیا اللہ کے
تھا تو گئی بہت جلدی میں ہے کہ یہ کیا اسحاق بنی ابطال باطل کی غلطی سب کہہ رہا ہے کہ اس کی انکار و منا
خان صاحب نے صریح فرمایا کیا اس کی کوئی تفصیل کا قصہ اللہ کے ہندو شریں کا غلط فہمی ہے جو
جلدی انجمن کی طرف سے شائع کی جائے گی۔

قادیانی ہجو عادت ناظم شہ و شاعت

عبدالستار یکم جمادی الاولیٰ یوم سہ شنبہ ۱۳۲۶ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شِكْوَةُ الْحَادِ

لِزَامِ عِلَّةِ اللَّثَامِ

كُفْرُوْا بِإِيْمَانِ كِي كُوفِي

تصنيف الحليف

تدوین النظمین حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن جان پوری ناظم تعلیمات
و شعبہ تبلیغ دارالعلوم دیوبند و خلیفہ مجاہد حضرت سید الامت مولانا مفتی محمد

ناشر

انجمن ارشاد اسلامیین لاہور

۲۰ بی شاد اب کالونی جمیلہ نئی روڈ



الحمد لله الذي جعل كلمة التين كفراً والتشقق وكلمة الله هي العليا و
 الصلوة والسلام على سيد الانبياء وراس الانبياء وسيدنا ومولانا معتمدنا
 الكفراء والبغاة وشمس الهدى وعلى آله وصحبه هداة الامة واعلام
 الهداية ونجوم النجاة -

اُنّا بکثره نظیر کلام پروانچ ہو کر چند طور پر گزول میں عرض کی جاتی ہیں ان سے غرض
 محض رافت اور اپنے اکابر سے دفع الزام ہے۔ فاضل ریفری کو جو کہ کھنگایا ہے
 وہ اپنی طرف سے نہیں کھنگایا۔ بلکہ جو کہ انہوں نے ہمارے اکابر کو کھسا ہے اور مراد
 یا زور کہا ہے اور انہیں کے اقوال سے اُن پر انہیں کے براہ کلام کوٹنے ہیں ان کو ظاہر
 کر کے یہ اسناد مال کی ہے کہ ہم اپنی طرف سے کہہ نہیں سکتے جو کہ ہم نے ان صاحب
 کے کلام کا مطلب سمجھا ہے وہ عرض کر دیا ہے۔ اگر ہماری کج فہمی غلطی ہے تو با ادب
 عرض کرتے ہیں کہ ہم کو سمجھا دیا جائے۔ حد نہ ہم اس کہنے پر مجبور ہوں گے کہ خدان
 صاحب نے جو کہ الزامات اپنے مخالفین پر لگائے ہیں وہ ان سے بڑی ہیں اور خود
 خدان صاحب ہی اپنے اقرار سے ان کے مورد ہیں۔ اس کے بعد مناظرہ ختم ہو گیا۔ اب
 کس مناظرہ کی اس مسئلہ میں ضرورت نہیں اگر واقعی متفق ہو کر کوئی اسلام کا نام کرنا ہے
 تو ہم مستعد ہیں اور اگر منظور نہیں، تو مسلمانوں کے اعمال پر رحم فرمائیے ان کو بھی خالص
 اسلام سے مقابلہ کرنے دیجئے۔ ہم کہہ کر کوئی دیتے ہیں نہ توین کرتے ہیں نہ
 یہ ہماری عادت نہ ہماری غرض۔ واللہ تعالیٰ عننا وعنکون۔ صفت کی صفت

اور زبان درازی کا ہمارے پاس علاج نہیں وہ خدا کے سپرد ہے۔ حسبنا اللہ و
 نعمہ العزیز۔

مولوی سادہ رضا خان صاحب! ابتداء نے اپنا اشتہار آپ کی خدمت میں
 بذریعہ جوابی ریٹری بھیجا جس کی مٹا بطور مسجد بھی گئی۔ مگر جواب سے جواب ہے
 حالہ کہ اس پر آپ کو سکوت نہ چاہیے تھا کیونکہ اس میں مطالبہ تھا کہ آپ اپنے والد
 ماجد اور اپنا اور اپنے تمام گروہ اسلام شامیت فرمائیں۔ آپ کے والد صاحب کا
 کفر و ارتداد اور ان کے عقائد پر مطلق مجوز ہو جائیں گا فرمودہ خود وغیرہ جس کے اس میں
 حامل ارتداد اشک، احتیاط سکوت ہی کرے۔ وہ بھی دیا ہی کا فرسہ ہے مگر خدان
 صاحب اس کا مناجات عالم میں کسی مسلمان کا فرض نہیں، اور تمہارے تہمت سے تہمت نہ مانے
 محض اولاد کا نسب ثابت نہ ہو گا اور یہ تمام احکام کی دوسرے کے کہتے ہوئے نہیں
 ہیں بلکہ خدان صاحب ہی کے فتوے کا نتیجہ ہے۔ اس قدر بڑا کفر خود مبدع تہمت کا
 دیا ہوا ہے اس کا دفع آپ سے ہو سکا پر نہ ہو سکا۔ اور کہتے ہو کہ خدان صاحب
 خود خدان صاحب ہی اس نازیبا تعدی لازمی کفر و ارتداد کو نہ اعتنا کئے تو اور کی کیا مجال
 ہے۔ چونکہ کفر و ارتداد اور کفر خدان صاحب کو خود ان کی رضاد و نعت سے اور آپ کو
 تہمتان سے ہی ملتی۔ اگر آپ اس کو اختیار فرماتے اور بل قسم ما الغینا علیہ آج آنا
 پڑتے تو یہ سمجھا جاتا کہ ہمیشہ سے کفار ہی کا قاعدہ چلا آیا ہے کہ ناز کو مار پر تہمت
 دی ہے۔

محمد ہندوستان! میرے تمام اہل بدعت کو کیا ہو گیا کہ وہ بھی اپنے حضرت کو دامن
 کفریات کے علم کے بعد مسلمان جان کر ویسے ہی مافروم ہونے کو قبول فرماتے

ہیں جیسے دہشتے۔ دیکھی کے ہاتھ میں قلم ہے نہ منہ میں زبان جو اپنا اسلام ثابت کر سکے۔ عہان صاحب اور ان کے مقابلہ کرنے پر مطلع ہو کر ان کو کافر نہ جاننے والے تو خان صاحب کے خوسے سے یوں کافر ہوئے۔ اور جو سلمان خان صاحب کے مقابلہ کفر سے متفق نہ ہوئے کفر کا فوٹو لینے کے لیے عہان صاحب نے سفر ہزار کیا۔ تو قیصر ہی ہوا کہ خود خان صاحب اور ان کے موافق اور مخالف قادم ہوئے زمین کے مسلمان عہان صاحب کے خوسے سے ایسے کافر کہ جو انیس کافر نہ کہے۔ کافر کہنے میں شک تردد، اعتبار نہ کرے، سب کافر۔ نوحی خان صاحب دنیا میں کسی کو مسلمان دیکھ ہی نہیں سکتے۔

دینا محمد سے ملاوت ہو تو ایسا کیا
کفر کبر سے بولا یہ مسلمان کیا

غایت وثوق سے بحول اللہ تعالیٰ تو یہ عرض کرنا ہوں کہ آپ کی حقیقت کیا ہے تمام ہند کے اہل بدعت بھی اگر آپ کے آجاں کو ایک راست گو انسان مان کر عرفادنی سے ادنیٰ وجہ کا مسلمان ان کے اقرار سے ثابت فرمائی تو یہ محال ہے۔ منع ہے، نا ممکن ہے، اگر یقین نہیں تو کسی کو مستعد کر کے اپنی تعبدی سے جواب شائع فرمائیے۔

انہو سب کے آپ کے دارالافتاء سے ایک بے معافی یہ ایرانی کا اشتہار شائع ہوا اسے نبی ماری نامہ کہوں، یا خان صاحب کے مدرس شریف کا وہ فتوہ نامہ کہوں جو کا ثواب و جزا خدا سے کو پہنچایا گیا ہے۔ مسلمان تو مسلمان ایک اونٹے شریف آدمی جو اس قدر فحش گالیاں نہیں دے سکتا۔ آپ کو شرم کن چاہیے اور اگر آپ نے ہی اشتہار دیار سے تو اٹھم نور فرود، خدا اور زیادہ توفیق دے ہم کو ایسے دہرا زہنہ دیاب قانون کا جواب

دے نہیں سکتے۔ اول تو وہ ہمارے مخاطب نہیں اور مخاطب بھی ہوتے تو اس کا تو اگر بریل کی کوئی بٹاریا جواب دے تو دے سکے ورنہ وہ گالی نامہ کوئی دیکھ بھی نہیں سکتا۔ چوتھیکہ جواب لکھے۔ شریف انسان ایسی گالیاں نہیں دے سکتا۔ خدا کرے بڑے حضرت کا طرہ کی قادیانی سے واسطہ پڑ جائے تو وہ ایک ہی دو دفعہ میں بے نقطہ شاکر جو جس درست کر دے گا۔ کیوں نہ ہو آپ کے خان صاحب جہودیت کے ترمیمی تھے اور اہل بدعت کے خنق تو ہونا ہی چاہیے۔ واقعی ایسا معتمد سکاٹس پریس میں طبع ہونے کے قابل ہے۔ جگر آپ کے آجاں کی بدعتی کو ان کا کفر وہ بھی نہ اعلا کے، وہی ایک لاگ بزمان صاحب نے سادہ کر گایا ہے ہی اس میں بھی الپا۔

اس دہرے سے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تمام تہاں، طنز و تہا، ٹھوٹک، سازش، طبعہ ستارا سب ایک ہی دفعہ تو کو اس بدعت کی ارضی کو جنم میں جھونک کر اس نقشہ کو بدعت ہی کے لیے حکم کر دیا جائے۔ اپنے اشتہاری علماء و راویا بادی، انٹلی، اورتی، کچھوچھو، چٹائی، شہری، دیہاتی، ابھی، پوربی، سب کو جمع کر کے جواب رحمت فرمائیے۔ جو کہ اس نزاع کو طے کر کے فیصلہ حکم فرمائیے۔ لینا ہے۔ جس کے بعد جو بدعتی کو جنم دیا ہی نہ رہے۔ اس دہرے سے ہم بڑے حضرت آپ کے آجاں خان والا شان فاضل احمد رضا خان صاحب کو حکم مقرر کیا ہے۔

ہمارے کسی بڑے کو تو آپ تسلیم ہی میں کر سکتے مگر ہم آپ کے بڑے حضرت کو حکم مانتے ہیں۔ فرمائیے اس سے زائد کوئی طریقہ انصاف اور عقلی فیصلہ کا ہے۔

دعویٰ لاکھ پر بجاری ہے گواہی تیسری

امور تنقیح طلب

۱۔ اہل حضرت پر بند نے مناظرہ سے پہلے ہی کی باتیں صاحب نے۔

۲۔ جوازات خان صاحب نے لگے ہیں وہ امرورہ تھی کفر میں یا نہیں۔

۳۔ ملائے دیو بند بھی ان کو کفر پر عقائد تسلیم کرتے ہیں یا نہیں۔

۴۔ اگر وہ مضامین عقائد کفر پر مسلمہ فریقین میں تو ملائے دیو بند ان کے معتقد ہیں یا نہیں

اور وہ معنی ان کے کلام میں یا نہیں۔ مراد نہ ہونے کی صورت میں ان کے مقتدرین کو کافر کہتے ہیں یا مسلمان۔

۵۔ اگر وہ مضامین ملائے دیو بند کے نزدیک کسی کفر پر عقائد ہیں اور وہ ان کی ملازمین

اور ان عقائد کے مقتدرین کو کافر بھی کہتے ہیں تو صرحین مہارات کو خان صاحب

سے پیش کیا ہے ان کے مجمع مضمین کیا ہیں کس کتاب میں بیان کیے گئے ہیں۔

خان صاحب نے ان معانی کی تفسیر فرمائی ہے یا نہیں۔

۶۔ جس صورت میں ملائے دیو بند ان مضامین کو عقائد کفر پر کہتے ہیں اور وہ مضامین

ان کی ملازمین ہیں اور اپنے کلام کے مجمع مضمین بیان کرتے ہیں تو اب وہ مسلمان

ہیں یا کافر۔

۷۔ خان صاحب، یعنی مولوی محمد رضا خان صاحب، بریلوی اپنے ہی فیصلہ اور فتوے

اور ملائے حرمین شریفین کے فتاویٰ کی بنا پر ایسے کلام اور تردیدیں کہ جو ان کو کافر

اور مرتد نہ کہے وہ بھی ملائے ہی کافر اور مرتد ہے۔ جس طرح خان صاحب تھے۔

اگر خان صاحب ہی سے اپنی فتح اور ان کی ہار کی اقاری ہوگی نہ تو بات ہی کیا
ہوئی خدا چاہے یہ آخری فیصلہ لاول اور اذان کا کام دے گا شیطان بدست اس سے
ایسا ہی بھاگے گا میں نہ حدیث میں کیا ہے۔

حضرات مناظرین بغیر ملائے حرمین کا خاص بریلوی اور ان کی تمام جماعت، اور

ہمارے اکابر اور ان کے عقائد میں کل دلائل مختلف نہیں ہیں۔ خان صاحب کی جماعت

کا دعویٰ ہے کہ خان صاحب نے اہل ملائے دیو بند کا صرحین کفر ان کی کتابوں، اور

ملائے حرمین شریفین کے فتاویٰ سے ایسا بدوست پر زور طریقہ سے ثابت کیا کہ

”چنانچہ کافر نہ کہے، ان کے کفر میں شک، تردید، احتیاط برتتے، وہ

بھی کافر، بلکہ جو شخص کو کافر کہنے سے باز رہے کافر نہ کہے وہ بھی درسا

ہی کافر۔ پھر کس کو صریح کافر نہ کہے ان غیر انبیاء دینا کے اسی سرے سے سلطان

سرست شک سب کافر ہو جائیں گے۔ ان کا صلاح دینا میں کسی مسلمان کافر اصل و

مرتد سے صحیح نہ ہو بلکہ ترانے محسن اور اولاد حوالی ہوگی۔ پھر یا جود سالہا سال

کے مطالعوں کے کسی دیوبندی نے مناظرہ نہ کیا؟

یہ دعویٰ تو چٹائی جماعت کا ہے۔

پھر فرمایا عرض کرتے ہیں کہ یہ دعویٰ اول سے آخر تک غلط بلکہ خود جناب خان صاحب

اپنے ہی فتاویٰ کے حکم سے ویسے ہی کفر میں جیسا وہ اپنے مخالفین کو فراتے ہیں ماہر

الترغاب حرف یہ ہے۔ اس مقدمہ کو ہم بخیر خود خان صاحب بہادر پیش کر کے تمام مسئل و

ردودا مقدمہ اور فیصلہ حکم مسلم فریقین مناظرین کی خدمات مالیہ میں ہم کم و کاست پیش کیے

دیتے ہیں تیجہ وہ خود نکالیں۔ جو شک تھی ہوا فوق۔

پھر کسی کا فرزند کہنے والے کو جو کا فر اور ستم نہ کرے وہ بھی خان صاحب ہی کی طرح کا فر
ہے۔ اسی غیر اللہ اللہ ہے۔ اور ان میں سے کسی کا کھانا تمام عالم میں کسی سے بھی چلے جائے
ہو، مرتد ہو یا ان کا ہم عقیدہ ہو، درست نہیں۔ نکاح نہ لے، محض انا و اولاد حرامی ہو
گی، غرض ہر گھر خان صاحب سے اپنے مخالفوں کے لیے مادی و مادی و مادی و مادی
خان صاحب پر لڑتے کر آیا ہے یا نہیں۔

۸۔ ملائے دیر بند نے خان صاحب کا یہ اقرار کیا کہ خان صاحب پر غلام پریشانی میں پھر غرض
صاحب سے اس کا کوئی جواب دیا ہے یا نہیں۔

تقریباً نسل کے متعلق عرض ہے کہ حضرات اکابر دیر بند نے خان صاحب سے
مناظرہ میں پوچھ پوچھ کر فرمائی بلکہ خود خان صاحب نے پوچھ کر فرمائی۔ چنانچہ فرمایا کہ بعد شہر
کے مسلمانوں کے مناظرہ کرانا چاہا تھا اور ہر فرقہ اپنے اپنے ملوک و مہمانان مناظرہ میں لگنے
کا ذمہ دار ہوا تھا۔

حضرات دیر بند جو تحریر مستعدی مناظرہ کے لیے بھیجی تھی وہ پیش ہوتی ہے۔ اگر
خان صاحب نے بھی کوئی تحریر بھیجی ہوتی تو یہ کیا جانتے۔ یہ تحریر کے مناظرہ خواں مشائخ
میں ہوئی جس کی تفصیل کے لیے مل عظم جو مقدمہ قاضی العظمیٰ بعد شہر وغیرہ۔

نقل تحریر دستخطی آئندہ از دیوبند مع دستخط حضرات ثلاثہ

باسمہ تعالیٰ حامداً و معیلاً و مسلماً و ذوقاً قویاً نے فتوے منسوب بہ جانب حضرت
مولانا مولوی حافظ رشید احمد صاحب محدث گنگوہی، اور بعض جہالت تہذیب و انانیت و

برائتیں کا مدعو و حقلہ اذیوان کی وجہ سے جو ہم پر اور ہمارے اساتذہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہمیں
ہر مولوی و محدثین خان صاحب پر ملوی نے الزام و اتہام کو بین عداوت و عالم بحق و شائد و
توہین جناب رسل اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو لگا کر تکفیر کر اور لکائی ہے۔ اس پر مذکورہ
میں خان صاحب سے ہم تقریباً سی سالہ گزشتہ کو نے بائیں مستعدی کا مادہ میں۔ بقاعدہ مسلم
خان صاحب الہامی ان مسائل کے طے ہونے کے بعد اور بھی جوان کے اور
ہمارے درمیان سماجی مختلف ہیں۔ گنگوہی کے لیے آگاہ ہیں۔ خان صاحب بھی اپنی تحریر
مستعدی مناظرہ کے بارے میں بھیجیں نقطہ۔

اگر مناظرہ کے وقت کسی کو کوئی مذہبی یا دوسرے تو وہ اپنا کوکل یا عابطہ پیش کرے گا کہ
جس کا ساتھ پڑا ستم ٹھکانا کبھی ہمارے گا۔

میں ہمدرد ہوں بندہ محمد مکی منہ اشرف علی مکی منہ بقوم خود
میں یہ قاضی العظمیٰ بعد شہر۔

اس تحریر میں مسند تکفیری نہیں بلکہ امور مختلفہ گنگوہی کے لیے مستعدی ظاہر
فرمائی ہے۔ خان صاحب نے بھی اگر اپنے لوگوں کے پاس کوئی اس قسم کی تحریر بھیجی ہو
تو پھر فرمائیں بلکہ خان صاحب کے لوگوں نے خان صاحب سے ہر چند چاہا کہ وہ بھی
مستعدی مناظرہ کی تحریر بھیجیں مگر نہ بھیجی اور نہ بھیجی۔ یہ خرقہ فیصلہ فتح حضرت عظیم
کا ہوا۔ اور دوسرا، بعد شہر نے اس میں پراپنے دستخط فرمائے۔

واللہ اعلم۔ اور محمد المرحوم مولانا کو طبع ہر گھر تمام ہندوستان میں شائع ہو چکا
ہے۔ پھر بھی خان صاحب کے ہوا خواہوں کا یہ فرمایا کہ حضرات دیر بند مناظرہ سے
پسوتی کر کے ہیں کسی قدر واقع سے دور اور انہماک کے خلاف ہے۔ خان صاحب

میں مستعدی مناظرہ کی تحریر بلند شہر کے لوگوں کو نہ بیکھرہ قطعی فیصلہ فرمادے گا۔ خان صاحب
ہی کو مناظرہ کو موت نظر آتا تھا۔

ناظرین کرام! اب انصاف سے جو آپ حضرات کو معلوم ہو۔ وہ بسیان
فرما دیجئے۔

تفتیح قمبر ۲ کے متعلق عرض ہے کہ خان صاحب بریلوی نے حضرت قاسم العلوم
والعزیز مولانا مولوی محمد قاسم صاحب مدرس سرور العزیز ناظر قوی مدنی دارالعلوم دیوبند کے
ذکر یہ الزام لگایا کہ وہ فتوہ باشرطہ لے لے سرور عالم سے اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے۔ یعنی
آخر التبعین یعنی سب سے پہلے جن میں جانتے۔ یہ عقیدہ بالفاق اہل سنت والجماعت کی صفی
تمام مسلمانوں کے نزدیک کفر یہ عقیدہ ہے۔

۳۔ مٹا نے دیوبند میں اس کو کفر یہ عقیدہ جانتے ہیں۔

۴۔ حضرت ملا نے دیوبند اس عقیدہ کفر یہ کے ہرگز ہر مستعد نہیں۔ اندر نہ یہ صفی ان کی
ملا۔ جو شخص ایسا عقیدہ رکھے وہ اسے قطعی کافر سمجھتے ہیں وہ قہر و غیور جنہی ہے۔

اس کا ثبوت ملاحظہ ہو۔ خان صاحب نے اپنے دعوے کے ثبوت میں
تجدید رائے کی عبارت قریب ملا کے حرمین شریفین کی خدمت میں پیش کر کے کہہ
فتویٰ حاصل کیا ہے۔

بحر بالفرض آپ کے نام میں بھی کہیں اور کوئی نہیں ہو۔ جب میں آپ کا خاتم ہوا پھر
باقی رہتا ہے۔

بلکہ اگر بالفرض بلند مانہ نہیں کوئی نہیں پیدا ہو جس میں خاتمت محمدی میں کچھ فرق
علائے گا۔

خاتم کے خیالی میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں صفی ہے کہ آپ
سب میں اخیر میں مگر اپنی فہم پر روشن ہے کہ تقدم یا آخر زمان میں بالذات کچھ فیصلہ
نہیں ۳ حرام میں

حالانکہ یہ عبارت تجدید رائے میں ایک جگہ نہیں بلکہ تین مقاموں سے ایک مسلسل
عبارت ایسی بنائی ہے جس کو دیکھ کر ہر شخص یہی کہے گا کہ خاتم خاتم زمانہ کا مستحکم
ہے۔

اور یہ بھی نہیں کی گئی کہ یہ عبارت چند مقامات کی ہے اور اس میں خیانت کی
گئی ہے کہ کفر یہ معنوں بنانے کے لیے اول فقرہ صفر ۲۸ کا ہے اور لفظ بلکہ
سے ۱۴ صفر کی عبارت ہے اور لفظ حرام کے خیالی سے اسے غریب صفر ۳ سے چوری
کی گئی ہے۔

ناظرین انصاف فرمیں کہ اس طرح سے ہر شخص اور قواد کتاب اللہ کے کفر یہ
معنا میں بنا کر پیش کر سکتا ہے مثلاً

ان الذين آمنوا و عملوا الصالحات اولئك
یعنی جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے وہ
اصحاب النقاہ، صریحاً خالدون۔ لوگ ہمیشہ گیں ہیں گے۔

پھر یہ خیانت ایک عالم ربانی آیت میں آیات اللہ کے آؤ پر کفر کا فتویٰ حاصل کرنے
کے لیے کہ جائے مسلمان محمد بنی مال فرمائیں کہ یہ کام مسلمان کر سکتا ہے یا وہ جو اسلام اور
خداوند عالم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دشمن ہو۔

سارا اسلام تک ختم صاحب سے اُن کی زندگی میں مطالبہ کیا کہ وہ تجدید رائے کو کھانا
جس میں یہ عبارت مسلسل موجود ہو جس کی بنا پر کفر کا فتویٰ حاصل کیا ہے مگر کوئی اور ان کی

سے دکھاوے یہ حقیقت ہے خان صاحب اور علمائے دیوبند کے ایمان اور کفر کی یہ کرم تو خان صاحب نے وہاں کیا جہاں لوگ جہنم کے گناہ بخشوائے جاتے ہیں۔ حرم عزم حاد کعبہ بیت اللہ تعالیٰ اور روزنہ اقدس کے مدبر و مدبرین ساری سے تازہ کیا۔ بلکہ سفر ہی اسی لیے کیا گیا۔ منہج ہندوستان ہی کیا کیا دیکھا ہوگا۔

کفر کعبہ سے جولایادہ مسلمان کیسا!

دوسرے اسی تحذیرات اس اور مناظرہ عجیبہ میں بدستور فراتس ہی کے متعلق ہے اور بھی طبع ہو کر شائع ہوا تھا۔ حضرت علامہ مرحوم تصریح فرماتے ہیں کہ ختم زمانی کا ثبوت خزان سے حدیث سے، تو تار سے، ایمان سے ہے۔ جو ختم زمانی کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ میں ختم زمانی کا منکر نہیں بلکہ اس کے ساتھ ختم زمانی کو بھی ثابت کرتا ہوں۔ جو ختم زمانی کے سلب ملت ہے۔ مگر خان صاحب ہیں کہ یہ بھی منکر ختمیت زمانی کا لازم ٹھاکر کفر فتنوں نے حرمین شریفین سے لے ہی آئے۔ ملاحظہ ہوں۔ عبارات حضرت مولانا۔
"تا تو توئی قدس و العزیز۔"

عبارات تحذیر الناس

صفر ۱۶ سطر ۱۹۔ جس سے تاخیر زمانی اور سدا ب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور غصیبت نبوی و زمانہ ہوجاتی ہے۔

صفر ۱۸ سطر ۱۸۔ سدا گواہی اور علم ہے۔ تب تو ثبوت ختمیت زمانی بدلا لیت انرا ہی ضرورت ثابت۔ اور تصریح سماعت نبوی انت متی بمنزلہ حاکم من موسیٰ الا انہ

لاصوت بعدی۔ ہونا تھا۔ ہونا پر نظر نہ کر اس لفظ خاتم النبیین سے مانوس پطس باب میں کالی ہے۔ کیونکہ یہ ممنون درجہ کو از کو پہنچ گیا ہے۔ پھر اس بلا جہان ہی منقذ ہو گیا گواہ الفاظ مذکور بعد کو از منقول نہ ہوں۔ سو یہ علم کو از الفاظ مانوس کو از منقذ ہی یہاں ایسا ہی ہو گا۔ سدا کو از امداد رکعات فرائض دو تہ و تہ۔ باوجودیکہ الفاظ شریعت اور رکعات متواتر نہیں ہیں۔ مگر ان کا منکر کافر ہے۔ ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہوگا۔

صفر ۱۸ سطر ۱۸۔ ختمیت زمانی ہی ائمہ سے نہیں جاتی ۱۲

صفر ۱۸۔ اور زمانہ آخر میں کپ کے تصور کی ایک ہی وجہ ہے ۱۲ اہم ص ۱۲

عبارات مناظرہ عجیبہ

صفر ۱۸ سطر ۱۸۔ مولانا حضرت علامہ تالم الربیعین علیہ السلام کی ختمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلم ہے ۱۲

صفر ۱۸ سطر ۱۸۔ مولانا ختمیت زمانی میں نے تو ترجمہ اور تائید کی ہے تفصیلاً نہیں کی ۱۲۔

صفر ۱۸ سطر ۱۸۔ اولوں نے نقطہ ختمیت زمانی اگر بیان کی تو قرین لے اس کی مقصدی تائید ہر تہی کو ذکر کیا اور شروع تحذیر ہی میں ماقتضائے ختمیت موتی کا بہ نسبت ختمیت زمانی ذکر کیا ۱۲

صفر ۱۸ سطر ۱۸۔ ختمیت زمانی اپنا دیوبند و ایمان ہے۔ ناحق کی حسرت کا القبتہ کچھ

صفحو ۱۴ سطر ۵۔ اپنے اعتقاد کا حال تو اول تحدید میں عرض کر چکا تھا جس میں تقریر
ثانی کے موافق مخالفت زبانی علی الاطلاق منجملہ ملاطبت مطابق لفظ غلط ہو جائے گی۔

صفحہ ۱۵ سطر ۱۰ حاصل مطلب ہے کہ مخالفت زبانی سے جو کلام نکالیں جگہوں پر
کہنے کے ممکن ہے یہ جو کلام نکال دیا نہ چھوڑی۔ انصافیت کا اقرار ہے بلکہ اقرار کرنے
فالوں کے پاؤں بھادیئے۔ اور نبیوں کی جوت پر ایمان ہے۔ پر یہاں اللہ کی اشد تعالیٰ پر
کلم بجا رہی کہ نہیں جتنا ۱۴

صفحہ ۱۵ سطر ۱۰ تا ۱۲ کو مثبت مخالفت زبانی میں مساوی ہوتا کیا ۱۴

صفحہ ۱۶ سطر ۱۰ تا ۱۲ کو مثبت مخالفت زبانی میں مساوی ہوتا کیا ۱۶

اور دوسری تقریر پر رد مل مطابق ۱۳

صفحہ ۱۶ سطر ۶ تا ۱۰ یہ مسلم کہ مخالفت زبانی اجماعی مقید ہے ۱۶

صفحہ ۱۶ سطر ۱۰ اور امتنا ربنا فیہ میں کہے کلام ہے۔ اپنا دین و ایمان ہے۔ بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ کے ہونے کا اہتمام نہیں۔ جو اس میں آتی کرے اس کو
کا خبر کھیت ہوں ۱۷ الختم میں ۲۰۵

یہ چند عبارات مذکورہ جو بطور نمونہ عرض کی ہیں ان سے ناظرین پر کام کو تحقیق کا مقصد یہی
منع ہو گیا ہو گا کہ تہمت زبانی کا کلام حضرت تاسم العلوم و الخیرات قدس سرہ العزیز اور ان کے
مجموعہ نام کے نزدیک مقید کفر ہے۔ اور شخص تک مخالفت زبانی یہ ہوا ہے کفر اور ہر

کہتے ہیں۔ یہی یہ بات کہ جن عبارات کو کلام زانی خیانت کر کے خلیق صاحب
نے پیش فرمایا ہے ان کے صحیح مستند کیا ہیں۔ اس کے لیے یہ غلط ہونہ کا رد مل ۱۰۔
۱۱ السحاب لمدلانی تو متبع اقوال لا یخیر ۱۲ جس کو میں ہونے سالہ سال گذر گئے اوصاف صاحب

اور ان کے جملہ مستقرین نے ایک حرف جواب میں نہ لکھا نہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ
لکھ سکیں۔

ناظرین یا مکتوب! آپ حضرات اب خود خود فرمایں کہ خلیفہ صاحب نے کس قدر علم سے
مہربان ہے اور ایک جملہ الاسلام و فخر المسلمین کے کافر کہنے میں کس قدر عزم و زور فرمایا۔ اللہ
تعالیٰ خلیفہ صاحب اور ان کے اتباع پر اگر نظر فرمائیں نہ فرمائے تو حکم من عادی فی
دینا نقد آد شدہ بالعرب او کما قال کی بنا پر ساری جہم کا نہیں کو ذریعہ بناوے اور

مسلمان جنہم کے اور ان کے شر سے محفوظ رہیں۔ ہاں ہم میں پاسیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان
سب کو تو یہ کہ تو فی عنایت فرمائے۔ اور تعجب اور اتباع جوئی سے ہم سب کو
بچا دے۔

ناظرین پر کام! یہ اس بیان کا ذکر ہے کہ حضرت تاسم العلوم و الخیرات قدس سرہ العزیز کی
قبیل تھا۔ حضرت رشید الاسلام و المسلمین قدس سرہ العزیز پر جو ان کے فتویٰ کفر حاصل کیا
ہے اس کو غلط فرمایا جاوے۔

حضرت مولانا گنگوہی مرحوم و مغفور کفر یہ نسبت کیا کہ حضرت مولانا موسوی نے
یہ فتویٰ دیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ و سبحانہ کو واقعی جھوٹا مانتے اور تعزیت کرے کہ خدا اللہ
تعالیٰ، اللہ تعالیٰ نے جو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ سے صادر ہو چکا تو اسے کافر
بالاسلام لائق گمراہ و کفار حق میں کہو۔ حرام ص ۵۰ سطر ۵۔

یہ نسبت ان کے معنی اور کفر یہ خلیفہ صاحب نے حضرت مولانا موسوی اس عقیدہ کو
عقیدہ کفر یہ کہتے ہیں اس کے وہ خود مقتدی ہیں نہ ملے بند کا یہ عقیدہ کفر یہ نہ
ان کی کسی عبادت کا یہ مطلب اور مراد ہے اور شخص ایسا عقیدہ رکھے اسے وہ کافر و

معون جنہی جھٹکتے ہیں کہ کتاب ترمذی کا لفظ دعو میں اس کا مطاب لہر کیا ہے کہ وہ فتوے طے
ہم کو دکھاؤ۔ وہ فتوے قطعاً اور یقیناً جعلی ہے۔ یہی اور ہدایوں میں اکثر دستاویز اور تفسیر
جعلی بنتے ہیں۔ ایک فتوے جعلی بنالینا کیا دشوار ہے مگر وہ جعلی فتوے بھی اکثر تک
پیش نہ کیا گیا۔

قبول اس کا یہ ہے کہ ہندو نے خود حضرت مولانا لکھنوی کے سسر اور عزیز سے
دریافت کیا کہ آپ ک طرف میں تم کا فتوے منسوب کرتے ہیں واقعی کیا ہے۔ حضرت
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہایت شدت سے ہٹا کر فرمایا اور کہا کہ

صحاۃ اللہ میں ایسا کس طرح کر سکتا ہوں؟

پناہ خیز ہونے اپنے رساں میں نہانہ برتری کی سیات۔ بھی میں اس معنون کو شائع
بھی کر دیا۔ گواہ کچھ بھی نہ ہوا۔ کیونکہ اگر تو جب ہوتا جب پہلے سے جعل سازی کا علم نہ ہوتا
تو تحفہ ملائیں، مگر بعد کتاب کی عبارت میں یہیت اللہ کہہ کر اللہ اور وہ اللہ کے رسول اللہ
شری اور تھیلان کے ساتھ بعض جہن بنائے اسے ہندوستان میں جعلی فتوے بناتے
یہ کیا درگت ہے۔ اور اگر قرین کو فتوے خود غلام صاحب کا جعلی یا ان کے علم میں جعلی
نہ تھا۔ مگر جب حضرت مولانا صاحب الفضل میں انکار فرماتے ہیں ایسے عقیدہ رکھنے والے کو
کافر کہتے ہیں۔ پھر غلام صاحب کو کیا گنتی بنتی باقی رہتی ہے۔ تو قلمی حضرت مولانا اشرف علی

صاحب کالائست ناصر ہزاروں کے مجمع میں مولانا موصوف کے دربار و آداب و فیض
میں پیش کر کے مولانا انوار الدین سے۔ مگر غلام صاحب ہیں کہ تصدیق نہیں فرماتے۔ تقاضا یہیوں
برجری بھیجتے ہیں۔ کیوں کہ کسی طرح سے اپنی شیر نرہ کے پنجرے میں جان بیچ جائے مگر
ایک کفری فتویٰ پیش ہوتا ہے اور جس کی طرف غروب ہے۔ وہ انکار کرتا ہے۔ مگر غلام

ہیں نہ تپ۔ اور دریافت فرماتے ہیں نہ بعد انہر۔ نہ طلب پر پیش کر سکتے ہیں۔ اس کے
علاوہ تحریک شہرت یہ ہے ملاحظہ ہو کتاب درستی ہر جلد اول ص ۱۸۱۔

”راست پاک حق تعالیٰ کے بل بوتہ پر پاک و منزه ہے اس سے کہ متعصب بہ صفت
کذب کیا جائے۔ معاف شدہ تھائے۔ اس کے کام میں ہرگز شائبہ کذب کا نہیں ہے۔
قال اللہ تعالیٰ ومن اصدق من اللہ قیلاً۔ جو شخص حق تعالیٰ کی نسبت یہ عقیدہ
رکھے یا زبان سے کہے کہ وہ کذب بولتا ہے وہ قطعاً کافر و ملعون ہے۔ اور مخالف قرآن
حدیث کا اور اجماع امت کا ہے وہ ہرگز مؤمن نہ ہو تعالیٰ اللہ عتقا یعول الظالمون
حقاً کبیراً“

یہ فتویٰ حضرت مولانا لکھنوی کا سالہا سال سے غلام صاحب کی حیات میں طبع ہو
گیا تھا۔ حوالہ میں دیا گیا۔ محمد بھی دیکھا مگر پھر بھی چٹانی دہار سے فتویٰ وہی کفر کا بدلی ہے
بست اچھا۔ ہم بھی خود چاہتے وہ کہیں گے کہ قرین حجاز کے نہ گئیں اور ایشیائے
سائرہ اور عربوں کے لیے بڑے بڑے علم اپنے ہی پاس نہ بنوائیں تو پھر کہنا۔ خدا
چاہے ہم جو کچھ کہیں گے خود نہ کہیں گے۔ غلام صاحب ہی سے کسوائیں گے۔ غرض
اس فتوہ کی تیقعات غیر تکمل منق اور صاف ہو گئیں۔

اب حضرت مولانا فیض احمد صاحب اول مولانا اشرف علی صاحب قبلہ و امت کا تمام
کی نسبت عرض کرتا ہوں بعد ازاں ملاحظہ فرمایا ہوا ہے۔

حضرت مولانا علی احمد صاحب فید جہد پھر یہ اعتراض کیا کہ

”ہر ایمان کا طعن شہرت کی کران کے پیرائیں کا علم ہی خطہ اللہ علیہ وسلم کے

طہ سے زیادہ ہے“ ۱۷ مسام ص ۱۵

حضرت مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم پر یہ نشان باندھا کہ
 "محقق الایمانی میں تصریح کی کہ نمیب کی باتوں کا عبید اللہ علیہ السلام
 علیہ وسلم کو ہے، ایسا تو ہر سچے اور ہر پاک بلکہ ہر عاقل اور ہر ہمارے پاسے کو
 حاصل ہے، "مقام معلوم ۳۔"

یہ دونوں کلمہ مضامین بھی محض جھوٹ اور افتراء تھے خاص میں یہ دونوں حضرت علیؓ
 بغض کرتے تھے نہ وہ میں ہم تھے یہی دریافت کر لیا ہے اور جس کا حق چاہے اب چھوڑنا
 کرے۔ وہ ان مضامین کو کفر کہتے ہیں۔ اور وہ اور جو ملائے دیو ندان عقائد کو کفر جانتے ہیں
 نرانیے الفاظ اور مضامین میں باتوں نے کہے۔ زبان کی مراد اور جو شخص ایسا اعتقاد رکھے،
 اسے کافر، مرتد، ملعون، بدعتی سمجھتے ہیں۔ اور جن عبارات کی طرف خان صاحب نے
 ان مضامین نمیبہ کو منسوب کیا ہے۔ ان عبارات کا صاف اور صریح مطلب اصحاب اہلدار
 فی کونین احوال الانبیاء و تدویر فیہم اللہ تعالیٰ میں سالہا سال ہوئے مفتعل مرتضیٰ گویا ہے
 جس کے جواب سے خان صاحب اور ان کا تمام گروہ عمداً کے فضل سے عاجز ہے اور
 انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک عاجز رہے گا۔ اس کا ثبوت ملاحظہ فرمائیے۔

بندہ نے خود ان حضرات سے ان خبیثہ مضامین کے متعلق دریافت کیا ہے کہ خان
 بریلوی آپ کی طرف ان عثمانیوں کو منسوب کرتے ہیں۔ آپ نے ان عثمانیوں کو مراحتہ
 یا اشارتہ بیان فرمایا ہے اگر ایمان نہیں کیا۔ تو ان احمق کی نسبت آپ کا اعتقاد کیا ہے
 جو شخص ایسا اعتقاد رکھے وہ آپ حضرات اور جو ملائے دیو بند کے نزدیک کیا

لے حضرت مولانا امین الحق صاحب کا مسودہ مرتب ہو چکے کے بعد وہاں ہو گیا ۱۲

شخص ہے۔ جن عبارات کو خان صاحب نقل کر کے یہ خبیثہ مضامین ان کی طرف
 منسوب کرتے ہیں۔ اگر ان سے یہ مضامین راستہ نہیں ثابت ہوتے تو اشارتہ و دلالتاً
 جنہی نقل کئے ہیں یا نہیں۔ اگر ان عبارات سے یہ مطالبہ قیصر نہ مروت ثابت ہوں نہ
 دلالتاً تو قیصر آپ نے ان مضامین کو کسی اور جگہ بیان کیا ہے اور ان کے ساتھ چھتے دفترا
 معقول بھی سوال دیو بند میں شامل ہیں یعنی سرور عالم علیہ السلام علیہ وسلم کے نام زبانی جوئے سے
 انکار کرنا اور خداوند عالم جل و علا شانہ کو جھٹکا کہنا اور صد کرکذب اس سے واقع تسلیم کرنا اس
 فتوے کا جواب جو ان دونوں حضرات اور جو ملائے دیو بند و غیر اسے دیباچوں
 کے بعض بعض مقامات کی عبارات ذکر کرتا ہوں۔ جن کو مفتعل دیکھنا ہو وہ سالہا سالہ انفسہم
 علی لسان انفسہم اور قطعاً اربعین من تعول علی الصالحین ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت مولانا امین الحق صاحب دامت برکاتہم نے جو بندہ کے جواب میں تحریر فرمایا ہے
 اس کا خلاصہ ذیل میں عبارتہ درج ہے۔

الحجاب و ذمہ الوصل علی اصحاب مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی سے جو بندہ
 پر یہ الزام لگایا ہے بالکل بے اصل اور لغو ہے۔ میں اور میرے مساذہ ایسے شخص
 کو مرد کافر و ملعون جانتے ہیں جو حبیطان یعنی کسی مخلوق کو بھی جناب سرور عالم
 علیہ السلام علیہ وسلم سے علم میں لیا دے کہے۔ چنانچہ براہین کے معقول میں یہ عبارت موجود
 ہے:

میں کوئی آدمی مسلم بھی غیر عالم علیہ السلام کے تقرب و شرف کمالات

میں کسی کو مائل آپ کا نہیں جانتا اتنی ۲

خان صاحب بریلوی نے جو پر یہ معنی تہاد لگایا ہے۔ اس کا حساب دلیہ جزا

ہو گا۔ یہ کفر یہ منہون کو شیطان علیہ اللعین کا ہم نبی سے اللہ میرے حکم سے زیادہ ہے۔
براہین کی کسی عبارت میں صراحت ہے نہ کہ بیش۔

غرض خان صاحب برطری نے یہ معنی اتمام اور کذب خالص بندہ کی طرف منسوب کیا ہے۔
مگر کو تو درست تعبیر کبھی وکوسر بھی اس کا نہیں ہوا کہ شیطان کیا کوئی
ولی فرستہ بھی آپ کے حکم کی برابری کر سکے۔ چہ جائیکہ ہم میں زیادہ ہو۔

یہ عقیدہ جو خان صاحب نے بندہ کی طرف منسوب کیا ہے کفر خالص ہے۔
اس کا مطالبہ خان صاحب سے رد نہ جزا ہو گا۔ میں اس سے بالکل بری اور پاک ہوں۔
وکتی یا اللہ شہیداً۔

ابن اسلام عبارات پر ایجن کو مؤرخا حفظ فرمائیں۔ مطلب صاف اور واضح ہے۔

مرہ خلیل احمد نقداشہ لکھنؤ و لکھنؤ۔ الختم علی سانی الختم ص ۶۷

مخلص عبارت حضرت مولانا شرف علی صاحب دہلوی کا تسم۔ مشفق و رحم اور اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ۔ آپ کے خط کے جواب میں عرض کرتا ہوں۔

۱۔ میں نے یہ ہمیشہ منہون کی کتاب میں نہیں لکھا اور لکھنا تو کرا میرے قلب میں
اس منہون کا کبھی منظر نہیں گذرا۔

۲۔ میری کسی عبارت سے یہ منہون کلام بھی نہیں آتا۔ چنانچہ جس عرض میں لکھا۔

۳۔ جب میں اس منہون کو ہمیشہ سمجھتا ہوں اور دل میں کبھی اس کا منظر نہیں گذرا میرا
اور یہ موضوع ہوا تو میری ہر ادب کے ہو سکتا ہے۔

۴۔ جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد حراست یا اشارہ یہ بات کہ میں اس شخص
کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ مذکور کتاب سے انصاف و تقصیر کی اور تقصیر کرتا ہے

صورت سرور عالم خرمی آدم علی اللہ علیہ وسلم کی۔
یہ تو جواب ہوا آپ کے سوالات کا۔

میرا اور میرے سب بزرگوں کا عقیدہ اور قول ہمیشہ سے آپ کے انفس اخلاقیات
فی جمع الکلمات العلیہ والعلیہ ہونے کے باب میں یہ ہے کہ
بعد از خدا بزرگ توئی تعینہ منسخر

کتبہ اشرف علی الختم علی سانی الختم ص ۷۷

بعض عبارات فتویٰ

ابن کو میرے متفقہ کے متعلق کچھ عرض کی ماحبت نہیں رہی کہ معنی بفرمان قدس و
تحقیق ہر سوال کے متعلق خبردار کیا ملائی کے کچھ عرض کئے دیتے ہیں۔

۱۔ تنہی بران میں میں محرم زانی کا اصرار نہیں بلکہ اس کا جھوٹ دہلی تنہی بران اس اور
دیگر تحریرات حضرت مولانا قدس سرہ میں ہونا صحت موجود ہے اور کچھ تنہی زانی
کو لافریا ہے۔

۲۔ حضرت مولانا لکھنوی قدس سرہ کا کوئی فتویٰ ایسا نہیں جس میں کذب یا انفس باری

قائل ہو یا فحشاء واقع یا ممکن الوقوع فرمایا ہے بلکہ ایسے عقیدہ کو اپنے فتوے
میں صریح کفر تحریر فرمایا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حق سبحانہ کا جھوٹ بولنا

محال ہے ۱۱

۳۔ مولانا خلیل احمد صاحب نے ہرگز ہرگز اس کی تصریح نہیں فرمائی کہ علی ایسے خود باشد

علم معجزت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور بڑھ کر ہے اور ان کا یہ عقیدہ ہے۔ ایسے عقیدہ کو مولانا سائل اور کفر فرماتے ہیں۔

۳۔ مولانا اشرف علی صاحب نے یہ مضمون مرتب خط اور کفر کی تحریر میں نہیں لکھا کہ انور یا اللہ اکبر کا علم غیب پھر اور پاگل پر جانور کی برابر ہے۔ ایسے مضمون سلاطین عربین شریفین کو لکھنا اور فتوے حاصل کرنا سنت ہے حیاتی اور سراسر افتراء ہے۔

۵۔ یہ مضمون کا ذکر یہ حضرات موصوفین نے کسی کتاب میں مراستہ یا اشارتہ نہیں ہرگز بیان نہیں فرماتے جو ایسا عقیدہ رکھے وہ ہمارے بزرگوں کے اعتقاد میں مثال قتل ملوثوں کا کفر و بدعتی جتنی مرتد اور آس شیطان کا بھی مستند ہے اور اکابرین اور اولیاء اللہ کی تکفیر کا دلدادہ ہو۔

۶۔ جن عبارات سے مجدد المذہبات اپنے مضمون افتراء اور اختراع کردہ کو بالفرض ثابت رکھتے ہیں ان سے اشارتہ اور رد بھی قیامت تک یہ مضمون اہل فہم و انصاف کے نزدیک ثابت نہیں ہو سکتے ان ایسا ثبوت تو ہو سکتا ہے جیسا کہ نے لکھا تھا

”میں بائبر عطف میں بائبر عطف میرا نام محمد یوسف“

باچنیں یہودہ گوئی میتوں گفتن اگر

تو سنے دل کی گود جیتے داری بیار

اگر تعین منظور ہو تو صاحب الدرداری تو فرمایا اذیالہ خیار تو تو فرمایا ان بیانیہ فی حفظ اللہ

لا مطلقاً یا با جاد سے۔ اس میں نہایت وضاحت سے ان عبارات کا مطلب بنا

کیا کیا ہے۔

۷۔ ان معانی سفوف کو بڑھ کر اکثر حضرات منکر ہیں۔ اور یہ حضرات کی تحریرات

باقیہ اور دیگر ایفادات میں کہیں پتہ اور نشان منراستہ یا مختصلاً یا متعیناً نہیں ایسے

مضمون جمیعہ کا کسی تقریر یا تحریر یا مسند اشرفین اور ان کے اتباع میں ان مرتب

کفریات کا کوئی مقدمہ ان حضرات پر ایسے لغویات کا افتراء اس قدر ہے اصل

کہ نادان جاہل مستعدین بریلوی کو تو نہیں کہ کس کا کفر بریلوی عمان میں خوب جانتے

ہیں کہ یہ یا مدلل کی کار سازی ہے جس کی اصل کچھ بھی نہیں۔ جس کا مقصد افشاء تھا

دنیا میں ناکامیابی اور اخراجت میں خسران ہے ما عافانا اللہ والصلین من ذلک واللہ

تعالیٰ مولیٰ المؤمنین والصلین؟ الختم ص ۱۱۱/۱۱۰

عبارات کے زیادہ نقل کرنے میں طول کا خوف ہے اس وجہ سے صرف ایک

عبارت اور نقل کر رہا ہوں۔

”مسلمان باطل ملوث ہوا جس کی ہر باطل پہنچے چکے حنفی اور لاسل حضرات

اولیاء نقیضہ، چشتیہ، قادریہ، شریعتیہ کے حلقہ مجوش ہیں۔ ہاں انہیں

حضرات کی برکت سے بدعات سے نفرت تام ہے واللہ بعد علی ذلک

جس کام میں بدعت کا شائبہ بھی ہو اس سے اعتراف دلی سمجھتے ہیں کیونکہ خود

اور شہادت فقط سنت نبویؐ میں ہے علی صاحبہا الف الف مملوۃ۔ اور متفق علی

سنت اس قدر ہیں کہ ان پر بھی عمل کرنا دشوار ہے۔ پھر جس امر کی بدعت ہو

یہی ایک جماعت علماء و مدعی نہ صاحب مذہب سے نقل و کتب فقہیں

پتہ اور جب سے وہ شے پیدا ہوئی اسی وقت سے اُس میں اختلاف

جس مرتبہ کے لوگ اس کی تحقیر کریں، انہی مرتبہ کے علماء و اہل ان سے زیادہ اس کو
اچھا نہ لگیں، پھر اس کام کے کرنے کی ضرورت ہے۔ ۲۵ مایہ بیٹک
افق مایہ بیٹک۔ اس پر اگر کوئی اعتراض کرے اور حنفیہ اور فقہیہ کے خلاف
یا بزرگوں کا مخالف بنائے تو اس کو نہ اسے خوف کرنا چاہیے، کسی کی مخالفت
بہرہ ڈالنے سے فتنی نہیں ہو سکتی الحق یعدو ولا یعدی ۵۰

کلمہ شہداء علی من غدر بغی حرمہ علیہ عریہ و یوبند۔ (الفتح ص ۵۵)

اس فتوے پر درویش کے جہاد میں وہ مسلمان اور وہوں حضرات کے صاحبزادے حضرت
مولانا مولیٰ مافطیم الحامی مسودا صاحب لکھ دیے اس کی فہم اور حضرت مولانا مولیٰ مافطیم
الحامی مولانا صاحب صدر مستمدا علیہ السلام حضرت شیخ الحدیث مولانا شہداء کے
و مستمدا مولیٰ ہیں۔ ان صاحب کو مستمدا مولیٰ مافطیم لکھ دیا۔

اس کے بعد عرض ہے۔ مافطیم علیہ السلام ہے کہ ان تحریکات کے بعد میں جان بچا
کی کفریہ مشین سے کفری کا فتویٰ نکلتا ہے۔ مگر یہ تو جان صاحب کا فہم منشی بقا بقول
یعنی جس کا وہ مشاہدہ کرتے تھے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ ذہن کے دائرہ کیسے ہوتے غیر
یہ کہ ان کا فعل ہو گا۔ و لا تفرقوا علیہم بحقیقت الحال۔ جو کیسے وہ آپ خود ہی جھگٹتے
ہوں گے۔

ہم اس وقت غمان صاحب سے ایک عالم اہل فتنی اور حکم مسلم فریقین ہونے کی
شیئیت سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ کون کون اور کون کی مقدمہ یہ ہے جو حضور کے سامنے
ہے۔ ان حضرات اور کون کون اور جس تبرہ اور استغاثی اور عثمانیہ کفریہ کو حقا کفریہ کہہ کر
ان سے اہل لغزت کرنے کے بعد میں غمان صاحب اور ان کے اتباع کفر اور مرتد ہی

فرمائے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ جو انیس کا فہم کے تردد و شک، احتیاط کرے وہ بھی ایسا ہی
کافر ہے اس کا وہ اخیر الزام ہے اس پر لکھو اور سنا ظرو کا اعلان کرتے ہیں۔ چونکہ غمان صاحب
کی جماعت کے قاع ایک آپ ہی مسلم ہوتے ہیں۔ چہرہ شر کے شے آپ ہی کو
نکلم قرار دیتے ہیں۔ حضور جو فرامیں وہ ہم کو بھی تسلیم ہے۔ دعوات علم کے فیصلہ علمی تحریر
فرما کر اس فقرہ کو طے کرادیجئے۔

فیصلہ فاضل بریلوی حکم مسلم فریقین

دواد مقدمہ مدعی اور مدعا علیہ کے باغات اور شواہد پر نظر فرما کر کہنے سے یہ حکم
ہوتا ہے کہ مدعا علیہ مدعی اور پتہ کے متنی، حنفی، مسلمان، صوفی، صاحب شہداء وایت۔
اور خود مدعی پر حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے یا کفریہ اور وہ خود اپنے ہی فتوے
سے کافر ہو گئے۔

تفصیل اس کی یہ ہے۔

۱۔ فقہائے کرام نے یہ فرمایا ہے کہ جس مسلمان سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو جس میں سوا
پہلو مل سکیں، ان میں ۹۹ پہلو کو کہہ طرف جاتے ہیں اور ایک اسلام کی طرف تو
جب تک ثابت نہ ہو جائے کہ اس نے خاص کوئی پہلو کو کہہ کر کہا ہے ہم اسے
کافر نہیں کہے گا۔ آخر ایک پہلو اسلام کا بھی تو ہے کہ اسلام قیاد اس نے ہی پہلو اور
رکھا ہو اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ اگر واقع میں اس کی مدد کوئی نہ ہو تو کہہ دے تو ہمارے
تائید سے اسے قائم نہ ہو گا۔ وہ عن اللہ کافر ہی ہو گا۔ ۱۲ (تکید ایمان ص ۳۲)

۲۔ شرح فقہ اکبر میں ہے:

قد ذكرنا ان المسئلة المتعلقة بالكفر اذا كان فيها تسع وتسعون احتمالاً للكفر واحتمال واحد في نفيه فالشافعي يمتنع والقاضي ان يعمل بالاحتمال التالي -

فتاوى ملا صدوق جامع الفصولين ومطوالت مالک بن نويرة میں ہے:

اذا كانت في المسئلة وجوه فوجب التكفير بوجوهها جميعاً انتكفير فعلياً بالحق والقاضي ان يعمل الى ذلك الوجه ولا يفتي بغيره نجسناً للظن بالسلب - فشان كانت نية القائل الوجه الذي يمتنع التكفير فہر مسلم وان لم يكن لا ينعفه حمل الممتنع كلائم على وجه لا يوجب التكفير - (تیسویں ص ۳۲۱)

۳۔ اسی طرح فتاویٰ جوازیہ و بحر الرائق و مجمع الانوار و مدلیقہ تیسویہ میں ہے: تاہم غایہ و بحر مل الہام و تیسیر الولاۃ وغیرہ میں ہے:

لا یکفر بالمحتمل لان الکفر نہایۃ فی المعنویۃ فیستدعی نہایۃ فی البغایۃ ومع الاحتمال لا نہایۃ - (ص ۳۷)

۴۔ بحر الرائق و تحریر البصائر و مدلیقہ تیسیر و تیسیر الولاۃ و مل الہام وغیرہ میں ہے: والذی تعدد اشد لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن الا - (تیسرا بیان ص ۳۱)

عاصل ان عبارات کا یہی ہے کہ ایک مسلمان کے ایک کلام میں اگر سے سے احتمالات کفر کے حمل اور صرف ایک اسلام کا ہر تو حسیہ تک یہ معلوم نہ ہو جائے

کو قائل کی مراد سے کفری ہیں مفتی اور قاضی کو لازم ہے کہ ضمنی ملکی کی بنا پر وہی ہٹنے سے ہیں سے وہ مسلمان رہے۔ پھر اگر واقع میں بھی اسلامی ہٹنے ہی مراد ہیں تو خداوند عجب وہ مسلمان ہی ہے۔ ورنہ اگر اس کی مراد سے کفری ہیں تو گو مفتی و قاضی اسے مسلمان کہیں مگر وہ خداوند کا کافر ہی ہے۔ اور چونکہ کسی کو کافر کہنا انتہائی مذہب لسانی ہے۔ اس وجہ سے اسے کافر بھی بھی کہیں گے جب اس کے کلام میں کفری ہٹنے یعنی اولیٰ یعنی ہوں اور کوئی دوسرے صحیح سے کا احتمال ہی نہ ہو۔ اور یہ بات کھٹے اور یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس مسلمان کے کلام کے کوئی ہٹے اپنے محل میں اس کے کفر پر مگر ہرگز کوئی نہ دیا جائے۔

۵۔ اسی کی تحقیق جامع الفصولین و رد المحتار و ماستحیہ ملا فروع و غنۃ و فتاویٰ جوازیہ تاہم غایہ و بحر مل الہام و تیسیر الولاۃ وغیرہ کتب میں ہے۔ نصوص مبارکات رسائل علم غیب مثل علوہ الکون وغیرہ یا ملامہ سطر جیل و بانہ التوفیق۔ یہاں صرف مدلیقہ تیسیر شریف کفر کلامات شریفہ میں ہیں۔

جميع ما وقع في كتب الفتاوى من
یہی کتب فتاویٰ میں ہٹنے القاضی حکم کفر کا جرم کلامات صریح مصنفین قریباً بالجمیع
کیا ہے اس سے مراد وہ محدث ہے کہ قائل
ان کے اس سے ہونے کفر مراد یا ہرگز
مدلیقہ علوہ الکون وغیرہ یا ملامہ سطر جیل و بانہ التوفیق
کفر نہیں۔ (تیسری ص ۳۷)

۶۔ ہم احتیاطاً اور میں گے بکوت کریں گے جب تک ضعیف و مانعین احتمال گے کہ کلم کفر جائد کرتے ہو گے۔ انتہی مختصراً۔ (تیسری ص ۳۲)

۷۔ ہمیں ہمارے ہی سے خداوند تعالیٰ عیون سے اہل لاکہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا

ہے۔ جہت تک دیکھ کر قرب سے زیادہ خوش نہ ہو جائے۔ اور حکم اسلام کے ساتھ اسلام کوئی خفیف ساضیف عمل بھی باقی نہ رہے۔ فان الاسلام یعلو ولا یغنی۔ (تفسیر ۲۳)

۸۔ اس باب میں قول تائید اختیار کرتے ہیں۔ ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے۔ اسے کافر نہیں کہتے ۱۲ (تفسیر ۲۳)

۹۔ ابن ابراہیم الشافعی پر مدغمانی حرام اور ان کے کام کو جس کے صحیح معنی ہے تنقیف ۱۱ درست ہوں، خواہی خواہی معاذ اللہ معنی کفر کی طرف موصال سے جانا قطعاً گناہ کیو۔ (ایکات اللہ ۱۲)

اس کے بعد آیات قرآنہ و احادیث نبویہ سے استدلال فرما کر فرماتے ہیں۔

۱۰۔ مائتے کام فرماتے ہیں کہ کفر گو کے کام میں اگر ۹۹ معنی کفر کے تخیل اس کی ایک تاویل اسلام کی پیدا ہو۔ واجب ہے کہ اسی تاویل کو اختیار کریں اور اسے مسلمان ہی ٹھہرائیں کہ حدیث میں آیا ہے۔

الاسلام یعلو ولا یغنی۔ اسلام غالب رہتا ہے اور مغلوب نہیں کیا جاتا۔

ذکر بلا حدیث معنی مندرجی سے صاف ظاہر واضح معلوم معروف معنی کا انکار کر کے اپنی طرف سے ایک معنی ہر دو و معصوم و مسرور احتمال کفر سے اور اپنے لیے علم غیب و اطلاع مالی قلب کا دعویٰ کر کے زبردستی دینی ناپاک مراء مسلمانوں کے سر یا مذہب قیامت توڑنے کے حساب تو نہ ہو گا۔ ان بتانوں، طوفانوں پر بارگاہ و قمار سے مطالبہ ہو جائے تو ہر گاہ۔ ہاں ہاں جواب تیار ہو اس سخت وقت کے لیے

جب مسلمانوں کی طرف سے جھگڑتا آئے گا تو اگلا اٹھ ۱۳

(ایکات اللہ ۲۸ تفسیر ۱)

تکلیف مشرور کا طرہ ان عبارات کے بعد فیضی ہر ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جہاد کی عبارات میں اگر ۹۹ احتمال باطل کفر یہ میں ہوتے اور ایک ضعیف احتمال صحیح اسلام کا جوتا تب بھی واجب تھا کہ ان کو مسلمان ہی کہا جاتا جب تک کہ معنی کفری کا مراد ہونا قطعاً یقیناً ثابت نہ ہو جاتا چہ جائیکہ ان کی عبارات کا مطلب بالکل صاف اور پاک ہے معنی کفر کا ہاں احتمال بھی نہیں جس کو نہ تکیہ الفاظ اور اسباب اللہ اور ترمیم البیان میں مطلق بیان کر کے سالہا سال سے جواب کا مطالبہ کیا گیا مگر کسی مخالف سے ایک حرف تک نہ لکھا گیا۔ مخالف کیا معنی خود ایٹھنرت دم بخور رہے اور کسوت سے تسلیم کر گئے کہ جو معنی عبارات کے بیان کے ہیں وہ صحیح ہیں اور مخالف یعنی خود خان بریلوی ہتے خواہ خواہ اپنی طرف سے معصوم، معذور، مردود، معصوم معنی کفر کو تنقیف عبارت و مراد حکم کی طرف منسوب کر کے قطعاً گناہ کیو کیا۔ اور بالآخر خرق چاک کن راجاء و تیش

خود اس پر تکیہ ایٹھنرتی کوئی کہ اس کو رفت نہ کر سکا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مال صحیح ہوا اور صحیح ہوا معنی گناہ کیو تو جب جہاد کہ جب صفرائیہ موصوفین اپنی مراد بیان نہ فرماتے اور کلام و جو مختلف معنی و باطل کو حلق ہوتا اور صحیح معنی بے تنقیف درست ہوتے مگر یہاں تو قیامت یہ ہے کہ ہر حکم معنی کفری کو کفر کتا اور اس کے مستحق کو کافر ٹھہرتا، معصوم، جہت سمجھتا ہے اور یہی صاف کتا ہے کہ معنی کفری میری مراد نہیں میرے دلائل میں یہی یہ حدیث معصوم کبھی نہیں گنا۔ اور پھر یہی کہا جاتا ہے کہ اس کی

مرد مٹنے لگتی ہیں اور یہ کافر ہے جو اُسے کافر نہ کہے وہ کافر ہے۔ یہ بدگمانی نہیں ہے بلکہ ہمتان اور عداوت اسلام و ایمان و مخالفت حکیم خدا سے تقدس و نجی ہی شان ہے۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔

خان صاحب کو پہاڑیٹے تھاکا ایسے شخص کو جو حضرت دیوبند کو کافر کہے خود ایسا کافر کہتے کہ جو اس کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ کیونکہ یہاں تو ایمان کو کفر اور مسلمان کو کافر کہتا ہے جو کفر ہے۔

خان صاحب کو یہ فرماتے ہیں کہ اگر مہارت میں قوی سے قوی احتمالات بھی کفر کے ہیں گواہی سے ادنیٰ ضعیف سے ضعیف ہی احتمال اسلام کا ہو گا وجہ ہے کہ اس کام مسلم کے وہی معنی لیے جاویں جس سے وہ مسلمان رہے اور یہاں تو مٹنے لگتی کفر کا ضعیف سا ضعیف اور ادنیٰ سے ادنیٰ احتمال بھی نہیں۔ پھر یہاں بجز اسلام اور ایمان کے کفر کی کیا مجال ہے۔ جو اپنا بدناما چھو دکھائے۔

اگر کوئی خان صاحب کا حقیقی دشمن رہے کہ عرصہ سی بات میں تاویل متبر نہیں تو اپنا حوصلہ پر مدتی پورا کرے۔ خان صاحب نے ایسا قطعی فیصلہ فرمایا ہے کہ اب کوئی بدعتی حضرت اب کا پر ملائے دیوبند کی طرف اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو ہم نہیں خان صاحب ہی اس کی آنکھ کھول دیں گے۔ مسلمان اب کا پر ملائے دیوبند کے کام میں اگر وہ مسلمان کفر ہے جن کی مہارت کا دھوکہ دے کر ملائے حرمین سے کفر کا توئی حاصل کیا ہے مہارت جو جو دہرتے تو ان کی تہذیب انھو اطراف اصحاب للدرار و قوسخ علیہا

لا جواب نہ رہتے ہیں

ختمیں گزریں زمانہ ہو گیا

مطلب یہ ہے کہ مہارت تو درکنار ان ہیئت معنی کا تو وہاں احتمال بھی نہیں اگر ہے تو ثابت خرافہ مصنف فرماتے ہیں کہ ختم زمانہ کا مسکو کافر۔ ختم زمانہ کا شہوت، قرآن سے حدیث سے، قواعد سے، اجماع سے، اول اس کتاب میں جس کی مہارت میں خیانت نہ کر کے تین جگہ کی مہارت کو ایک مہارت بنا دیا ہے وہیں مسکو ختم زمانہ کو کافر کہتا ہے۔

پھر اپنی مہارت کا مطلب بھی صاف صاف، خود مصنف ہی فرماتے ہیں۔

اسی طرح جس کی طرف فتویٰ منسوب وہ تو سے سے منکر مسنون سے

منکر، عقیدہ رکھنے والے کو کافر کہیں۔ یہاں ہی دوسرے حضرت جبریل

معنون کو ان پر اقرار کیا گیا ہے وہ اُسے جمیعت کہیں تمام عمل میں کہیں

اس کفری معنون کا منظر ایک نہیں لگتا۔ اور جو اس کا معتقد ہو اس کو کافر

مترجم ملوں، جتنی کہیں۔ پھر بھی ان کے کلام میں وہ مضامین مہارت موجود

ہوں، کوئی انسان تو کہہ نہیں سکتا ہاں کوئی اور کہے تو کہہ دے۔ مگر ثابت وہ

بھی نہیں ہو سکتا۔ مہارت تو درکنار

ہم تو یہ عرض کرتے ہیں کہ وہ مضامین کفریہ بطریق لزوم ہی، کوئی ان عبارات سے نکال دے، خدا کے فضل و کرم پر عہدہ دہر کے عرض کرتا ہوں کہ اب وہ مستحکم و مستحکم کسی فرد میں یہ قدرت نہیں ہے کہ ان مضامین کو ان عبارات سے نکال دے۔ لیکن ہنر حق محال اگر وہ مضامین ان میں مہارت بھی ہوں تو خوب اچھی طرح سن لو کہ جناب خان بریلوی پھر بھی یہ فیصلہ صادر فرماتے ہیں کہ مہارت اب کا پر دیوبند ہی ہے، انصافی سے کفر کا فتویٰ حاصل کیا گیا ہے۔ وہ ہمارے نزدیک ہر صورت مسلمان ہیں، مومن

ہیں۔ اب تو معذرت دیو بند کی طرف سے دکن میں کچھ کلام فریقین ہونے کی حیثیت سے
خان صاحب نے اُن کے ایمان، اسلام کا قطعی فیصلہ صادر فرمایا ہے۔ جو مدلل مذکور
ہو چکا ہے۔ اب برٹری، اردو آبادی، داخلی، کچھو چھو، انڈی، پنجابی، بھائی، اترانی، گنیم کاہنے
دلا ہوا اگر کچھ بہت ہے تو خان صاحب کے اس فیصلہ کا خان صاحب کے کلام سے
جواب دے کر اس کو منسوخ کر دے۔ مگر اُن اسی طرح کہ خان صاحب بتے ہیں لاد مسلمانوں
یہ بھی شاعری ہیں۔ خان صاحب کو جھوٹا، غائی، گفتاب ہوا، کھر کھر جواب نہ ہو۔ اب
میں دیکھتا ہے کہ کیا جواب دے گا کہ جواب پر چوتھے خان صاحب کے دستخط
ہونے چاہئیں۔ جہاں بھائی، تارک بھائی، کس نے آپ کے نام اشتہار چھاپ کر
آپ کو یہ مصیبت میں ڈال دیا۔ اب آپ اپنی اشتہاری ملاپ سے اس کا جواب کھواڑ
دیکھنا منظر اول ہوتا ہے۔ اور ایمان یوں ثابت کیا جاتا ہے کہ اندر لیں۔

اب ہم اپنا دماغ خان صاحب ہی کے فیصلے سے ثابت کر سکیں۔ پھر بیٹے
کرنا تو بہت ہوگی۔ خان صاحب نے تو کہیں کا بھی نہ چھوڑا۔ ہم نے کہا کہ کشیوں کو
اپنی طرف متوجہ نہ کرو۔ بدعتیوں نے بھگا کر اُن کی دل میں کچھ اختلاف ہے تو تم
بھی کچھ لے لو۔ بہت اچھا فرمایا ہے کچھ لیں جو ایسا خیر لایا نہ لایا فرقہ لوگ ہوا انٹرون
الہین الاسلامیہ ہوا۔

تصویر کا دوسرا رخ

کیفر اسے یہاں علیٰ سرت، مجدد الہیات، فاضل برٹری، احمد رضا خان صاحب کلمہ مسلم

فریقین اپنے اور اپنی اولاد اور اتباع و متعقدین کے بارے میں، آپ ایسے کافر اور بدعتی
دیگر اپنے ہی فتوے اور اقرار سے ہیں یا نہیں کہ آپ کے اقوال یا افعال مطابق غلام
پر مطلع ہو کر اگر کوئی آپ کو صرف ادنیٰ سے ادنیٰ اور ہر مسلمان ہی کے نہیں بلکہ آپ کے
کفر و ارتداد اور ملعون اور جہنمی ہونے میں شک تردد یا امتیاز سے سکتا رہے تو وہ بھی بڑا
ہی کافر ہے۔ جیسے آپ کوئی فتویٰ جناب نے ایسا بھی دیا ہے۔ جس کا یہ نتیجہ ہو کہ
آپ کا امداد آپ کے اتباع اور مسلمان جاننے والوں کا عالم میں کسی مسلم غیر مسلم حتیٰ کہ خود
آپ کے ہم مقام سے بھی کاح درست نہ ہو۔ فتن و شومیر کے تعلقات زمانے میں
اور لاد حلالی مردم الارش ہو۔ اچھی کتب کے علاوہ اسے جواب درست ہوتا کہ بدعتی
مبتعین، متوسلین، مخالف کفریہ پر مطلع ہونے کے بعد مسلمان جاننے والے، یا کافر
اور مرتد کہنے میں شک تردد امتیاز کرنے والے تو ہر کے مسلمان ہو جائیں۔ یا آپ کے
پاس ہی آتے کا ارادہ فرمائیں۔ وہ لوگ کسی دیوبندی و دیگر کے فتوے کو تسلیم نہیں کر سکتے
وہ صرف مسرت، ہی کے ارشاد مبارک کو دجا جب استیلام جانتے ہیں۔

الجواب ومنہ الوصول الی الصواب

جو کہ کہا جائے گا وہ کتب مطبوعہ رضائے سے کہا جائے گا مدافعی بات کے چھاپے

کی کو شش لامائل ہے

ہو گیا کفر فغان طرز سخن سے ظاہر

اب مچا ہے بیٹا بنانا کیا ہے

داعی عزیر و دوستو ابرید و مستعدا بارت یہی ہے کہ فاضل بریلوی اور ان کی امداد اور جرات احباب ان کو کافر دیکھنے والے انہیں کے فتوے، ادر عین شریفین کے فتوے سے ایسے ہی ہیں جیسا کہ سوال میں مذکور تھا۔ اگر کوئی مخالفت ایسا کہتا تو ممکن تھا کہ کوئی جواب، کوئی تائید کیجاتی مگر مذکورہ داپر ملاج، نقوش شمسوہ کے ہیں،

گردن خویش آملی پیشش

یا تو بکر اور حضرت علامتے در بند اور مولانا مسلم صاحب شہید رحمہ اللہ تھائے کوستان کو اور جو گھران کی طرف نسبت کیا ہے جیسا کہ واقع میں وہ حلط اور فرائے معنی اور کذب حاصل ہے۔ اسی طرح اس کا بھی اقرا کردہ گراں میں اسام کی تائید اور مذمت کا بل بالہ ہوتا ہے۔ جس کو اپنی بدعات کبھی گوارا نہیں کر سکتے۔ کیسے ہو سکتا ہے کہ قاصد بدعت، ساری سنت، شہید حرم اور کبر و برکت کو جنہوں نے بدعت کا ستیاناس کر دیا۔ انہیں مسلمان کیا جائے۔ ہر مال راستے صرف دو ہی ہیں یا ان کو مسلمان کہہ کر سب خیااتوں کا اقرا فرماؤ اور یا ناگوار پر ترجیح دو اور خان صاحب بڑے حضرت اور اپنا سب کا کفر وار تہاد مسلم کر کے جہنم کے لیے تیار ہو جائے ہر یہی بات کو ان معقول باتوں کا جواب دیا جائے سورہ بظاہر حال ہے، اگر کہہ جرات حال سال سے رسائل میں طبع ہو کر عالم میں شائع ہو گئی ہے اس کو اب کون چھپا سکتا ہے۔ بریلوی جماعت کی پڑھنے والی ہوئی کہ سوتے شہان شیر خدا کو چھوڑ دیا۔ ہر مال قائم اور مزید عوامی سے کہ نہیں ہو سکتا اب خود سے لاد مع فراموشی سرکار خان صاحب کیا فرماتے ہیں۔ اور پھر سب کو لاکر تجوہ

خان صاحب کی عبارات

تعلیل کے دور سے خان صاحب نے جو عربی عبارات کا ترجمہ کیا۔ ہے وہ یہی نقل کیا جاتا ہے۔ اصل عبارت دیکھی ہو تو حوالہ بر ملا ملاحظہ فرمایا جائے۔

۱۔ امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مقابلہ کو کر کے کتاب مظہر فقہ اکبر میں فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی منتیں قیوم میں نہ نوید یابیں کہ کسی کی بنائی ہوئی تو جو انہیں غلو یا سادت کے یا اسباب میں توقف کر کے کرائے لادے وہ کافر ہے، اور خدا کا شکر ۱۲ (تیسری ص ۲۶)

۲۔ نیز امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الوسیۃ میں فرماتے ہیں، جو شخص کلام اللہ کو غلو کر کے اس نے عظمت والے خدا کے ساتھ کر کے کیا ۱۱ (تیسری ص ۲۶)

۳۔ نفس سلفہ کا جزیہ لیٹھے امام غزالی صاحب غنی سیدنا امام یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الخراج میں فرماتے ہیں:

.. جو شخص مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہنام ہے یا حضور کی طرف جھوٹے کی نسبت کرے یا حضور کو کسی طرف کا عیب لگا دے یا کسی وجہ سے حضور کی شان گستاخ دے یقیناً کافر اور خدا کا شکر ہوگا۔ اس کی جرز اس کے نکات سے نکل جائی۔ دیکھو کبھی مانت تصریح ہے کہ حضور ذاتی صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق شان کرنے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے اس

— تاویل مسودہ نہ ہوگی۔

اسی طرح اسی کی بیوی بھی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ وغیرہ وغیرہ جو امور عبادات مذکورہ میں مذکور ہیں۔ اس بات کو اور نظاہر کو یہ نامناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو مسلمان کسی مردی دین کے انکار کا رعبہ یا کسی مردی دین کے نکل کو کافر کہنے کی وجہ سے کافر ہو جائے وہ مرتد ہے۔ اور اس کا نکاح عالم دین کی مسلم غیر مسلم حتیٰ کہ خود مردی سے بھی ناجائز ہے۔ بطور نمونہ عبادات قبلہ کی پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ باہر اگر غیر معتقد عقیدہ کفر پر رکتا ہو تو اس سے نکاح محض باطل ویز نامہ ہے۔ مگر مسلمان عورت کا نکاح کافر سے اصلہ صحیح نہیں۔ ۲۔ (الذات العارصہ)

یہ عبارت اگرچہ خزان صاحب کی نہیں مگر اس فقرے پر علما نے پٹنہ، بہار و جڑانوالہ کے دستخط دیے۔ اور خزان صاحب نے اس کی موافقت سے علیا، شیالکوٹ، راولپنڈی اور کراچی کے اس کو بھی نام و صاحب پر کی عبارت لکھنی چاہیے۔

۲۔ وہابی بویادافنی جو بد مذہب عقائد کو تقبیض کرتا ہے جیسے ختم نبوت منصفیہ فرزند۔۔۔۔۔
خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار یا اگر ان علیہ السلام میں نقص و دخل بشری کا اقرار
تو ایسوں سے نکاح یا جماع مسلیں باقطع الیقین باطل و حرام و زنائے حریف ہے
اگر یہ صورت عورت و حال کی عکس ہو۔ یعنی مستی و مادی حرمت کو نکاح میں لانا چاہیے
کہ مدعیان اسلام میں جو عقائد کفریہ رکھیں ان کا مکمل شریعت مذہبے کا محققانہ
الغنائہ المسلمہ من احکام الابداع المصطفیٰ - علیرہ و ہندیرہ مدیرہ
و غیرہ میں ہے۔ احکامہ داخل احکام المذہب اور ترمذ و شاہ حوت کا شمار
تمام عالم میں کسی عورت و مرد و مسلم یا کافر متدین اصل کی سے نہیں ہو سکتا۔ ۱۲

عیدِ بزمِ کمال کا شوقِ انبیاء و ہونا۔ سب انبیاء و سبے نمازیں بچھلا ہونا حضرتِ ابراہیمؑ سے
 ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔

۱۳۔ اہل تشیع میں اسی میں فروغ دیا گیا کہ اس کو ہنس مصلح کتاب میں لکھ چکا کہ جو کسی کا علم حضور اقدس سے اشد طریقہ وسلم کے نام سے زیادہ تیار ہو اسے اس سے خشک حضور اقدس سے اشد طریقہ وسلم کو حبيب رکھنا اور حضور کا شان گھٹانے کی توہ گالی دینے والا ہے اور اس کا حکم دہی ہے جو گالی دینے والے کو پتہ اصلاً فرق نہیں۔ اس میں سے ہم کسی صورت کا استثناء نہیں کرتے اور ان تمام احکام پر صحابہ رضی اللہ عنہم کے گمانہ سے اب تک ہلکا ہوا ثابت چلا آیا ہے۔ ۱۴ (احسان ص ۱۸)

۱۲۔ ادھیک شک براثریہ اور دوسرے اور قضا کی نصیحتیہ اور مع اللہ اور بدو مختار وغیرہ مسمتہ
کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر میں شک کے لئے خود کا کفر
سمجھے ۱۲۰ (حسام ص ۲۵۸)

۱۰۔ اہل شفا، شریف میں فرمایا ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے
مقتبہ اسلام کے کوئی کتبہ کا اہتمام کیا یا ان کے بارہ میں توقف کرے یا شک
لاوے۔ ۱۳ (محرم ص ۲۵)

اس وقت صرف انہی چند مہارتوں پر مکتفہ کیا جاتا ہے اگر ضرورت ہو تو اور بھی پیش کی جائیں گی ان مہارت سے احمدیوں کو ثابت ہو گئے۔

کو جو کہ کسی مقررہ دین کا سکر ہوا تھا اور عالم یا رسول اللہ سے اللہ علیہ وسلم کو کمال دے دے جھوٹا کہے، کئی قرآن مجید لگا دے، کوئی نفس نہایت گرسے وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں تردد شک گرسے، اعتقاد پر تھے وہ بھی کافر ہے۔ مرنے کا نہیں

۸۔ اور نکاح کا جواز عدم جواز نہیں مگر ایک مسئلہ فقہی تو یہاں حکم فقہاء بھی ہو گا کہ
ان سے مناسکت اصلہ جائز نہیں خواہ مرد و بائی ہو یا عورت و باہر اور کوکھی ۱۲

(ازالہ العارض ۱۱)

۹۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ہم اس بات میں قولی متکلمین اختیار کرتے ہیں اور ان میں جو کسی ضروری
دین کا منکر ہیں، نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اسے کافر نہیں کہتے مگر
یہ عرض بڑا اعتقاد ہے درہاں تکلیف حق تعالیٰ کا اعتقاد اس میں ہے کہ سکوت کیجئے
مگر وہی اعتقاد جو وہاں ماننا تکلیف دہتی تھی یہاں ماننا صحیح ہو گا کہ جب جہود فقہاء
کرام کے حکم سے ان پر کفر لازم تو ایسا مناسکت نہا ہے تو یہاں اعتقاد اس میں
ہے کہ اس سے دور رہیں اور مسلمانوں کو باز رکھیں۔ (ازالہ العارض ۱۱۱۰)

۱۰۔ شدہ تصاف کسی سنی صحیح العقیدہ مستند فقہائے کرام کا تلبس یا علم گوارا کرنے کا
کس کی کوئی عزہ بڑہ کیے بغیر ایسا ہی مبتلا ہو جسے فقہائے کرام عجز کرنا بتائیں۔
تکلیف سے سکوت زبان کے لیے اعتقاد حق اور اس نکاح سے استزاد فرج کے
واسطے اعتقاد یہ کوئی ہی شرع ہے کہ زبان کے باب میں اعتقاد کیجئے۔ اور فرق
کے بارہ میں بے اعتدالی یا تصاف سے نظر کیجئے تو نظر واقع حکم امتی سید سے
منع ہو گیا کہ نفس الامری کوئی وہابی ان شرائط سے معالی نہ کیجئے کہ اور احکام فقہ
میں واقعات ہی کا لحاظ ہوتا ہے۔ نہ احتمالات غیر واقعہ۔ (ازالہ العارض ۱۱)

ملک عشرہ کا علم ان عبادات سے ہے نہ تو تخری ثابہ ہو گیا کہ جو مسلمان کسی ضروری
دین کا انکار کرے یا کسی مسلمان کو کافر مشرک اعتقاد دیا یا اعتقاد نہ ہو میرے ہی گالی
دینا منظور ہو کہ نہ یا خدا سے تھوڑے یا سرور عالم سے اللہ و سلم کو کوئی گالی دے

یا کوئی عیب یا نقص لگا کر کافر ہو جائے درمستند ہے جو اسے کافر سمجھ سکے وہ
میں ویسا ہی کافر اور مستند ہے۔ اور ان سب کا نام عالم بھی کسی مسلم متقدمین کے خواہ ان کے ہر تھکر
متردین سے بھی نکات ناجائز نہ مانے منہ ہے اور جب نکاح ناجائز اور نہ مانے منہ

ہے تھکر وہ بھی ضرور دلہن نا اہل مرد مراد شہ حلالی ہوگی

آپ نے اگر ثابت کرنا کہ عثمان صاحب اپنے ہی خوتے اور اپنے ہی کول سے
کیسے کافر ہوئے کی ضروری دین کا انکار کیا یا کسی ضروری دین کے منکر شدہ تھا تو عقد کس
یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس نے ان کے نزدیک گالی دی، عیب لگایا، اللہ
وہ تعالیٰ یقیناً کافر ہو گا جس کو اگر کفرنا خان صاحب برطانیہ پر فرما دے اور جہود یا سیدان
سے تھکر عثمان صاحب تھے اس کا باوجود ان مرتب کفریات کے مسلمان کیا یا کم
سے کم اس کے کفر کیسے میں شک، آئندہ برتاریا یا اعتقاد فرمائی۔ اور کفر کو اسعہ کہہ کر
یا کفر برادری پر کہہ کر خود تعلق کافر ہوئے اور پھر اس کی احادیث کے بعد جس نے عثمان
خدا سے جدا و نام تھکر کیا، اسی سے اللہ و مسلمان کا نہیں جس نے خدا سے جدا ہو گیا کہ کافر ہو
کیجئے تو یہ کیا ہو گیا، اشتداد دہ خود کافر ہو گیا، خود خدا سے کافر ہونے کی لازمی موت کا ہو گیا۔
تو جو باہر عن ہے کفر کا عثمان صاحب کے نزدیک جس شخص نے سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کو ایسے مرتب گالی دی کہ جس میں تاویل کی گئی گشت نہ ہو اور وہ شخص فقہاء اور
متکلمین کے نزدیک باجماع کافر اور مستند ہو۔ اور عثمان صاحب کو اس کے گالیاں
دینے کا ایسا یقین کامل ہے کہ بار بار خدا سے تھوڑے کسی قسم کفر فرماتے ہیں کو اس
نے انحضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرتب گالیاں دیں، ان
میں تاویل کی گئی گشت نہیں باہر اس نے خدا و سرور عالم میں جدا ہو گئی گالیاں دیں اللہ

ایسی ایسی ناپاک گالیاں، بوکڑی پکڑنا اور چار بھی نہ دیکھ سکے۔ بلکہ ہر حسب سے اس کو ملوث کیا۔ اور جس شخص نے ضرورتاً سنا، دین کا بھی انکار کیا۔ مگر جن شخص سے بڑھ کر شاید دنیا میں نہ کوئی کافر و مرتد ہوا نہ جو۔ ایسے کافر کو جو باجائے تمام امت، عقیدہ کے نزدیک قطعاً یقیناً کافر ہو۔

جناب مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی قبل ازیں بدعات ایسے شخص کو بھی ملامت نہیں کرتے بلکہ کافر نہ ہونے کا ہی خود فخر کرتے دیکھتے ہیں اور اس کی ہدایت فرماتے ہیں۔ جن کا مطلب یہ ہوا کہ محاذِ اشد العظیم خداوندِ عالم جل مجدہ اور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی شخص کفر ہی علیحدہ اور فتنہ منکسات گالیاں دے۔ اور تمام ضروریات دین کا بھی مروجہ انکار کر دے۔ مگر خان صاحب کے نزدیک پھر بھی وہ شخص کافر نہیں اُسے کافر نہ کہو اس میں سلاحتی ہے۔ ورنہ ہلک ہو جاؤ گے۔ اسی میں استقامت ہے ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ اسی پر فخر ہی ہے اسی پر فخر ہی بنانا چاہیے۔

اس کے بعد نتیجہ صاف اور ظاہر ہے کہ خان صاحب اپنے ہی فتوے کی رو سے اور ملائے حرمین شریفین کے فتوے کی رو سے۔ ایسے مترادف کافریں کہ جو انہیں کافر اور مرتد و غیرہ دیکھ کر خود اسیا ہی ہے جسے خان صاحب اور پھر ان تمام امام مقتدی، پیر و زید کا عالم میں کسی مسلم فہم مسلم حتیٰ کہ خود ان کے ہم قضا سے بھی نکاح درست نہیں نہ ان کے صفوں اور حرام کاری ہے۔ پھر ملازمین کی ہلکی خام ہے۔ جیسا بیچ و بسا بھی پھل۔ ہم کچھ نہیں کہتے۔ اب ہمارے درمیان صاحب کے کام سے صرف وہ امر ثابت کر رہے۔

اولیٰ وہ شخص کن ہے جو خان صاحب کے اعتقاد میں ایسا ہے جوڑ کر گالیاں فتنہ لار

میں وہ ایسا ہو یا نہ ہو۔ بلکہ ہمارے علم میں قطعاً یقیناً پاک اور بری۔ نفوذِ اشد العظیم نہا، دوسرے یہ بات کہ خان صاحب نے باوجود ان تعریحات کے علم کے اس کو کافر نہ کہا ہوا تم

امراؤں کا ثبوت

جناب فاضل بریلوی کو چونکہ سنت رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا بہت دعوے ہے اس وجہ سے وہ دنیا میں کسی کو بدعتی سنت کو دیکھ ہی نہیں کہتے بقول شخصے کہ

کہا

میں بھی ہیں ہوں تری حق میں کوئی اور نہ ہو

اس وجہ سے اگر کوئی اور بھی ایسا ہو جس کو لوگ مدام سنت خیال کریں تو خان صاحب کو شرکت گواہ نہیں ہوتی۔

شرکتِ غم بھی میں چاہتی میرت میری!

غیر کی ہر کہ ہے یا شبِ نیرت میری

خان صاحب کو کافر اور مرتد ہے دین و دنیو۔ جو کہ بھی کو سب کچھ ہونا منظور ہے مگر اپنے نام میں کسی کو کہہ کا چراغ جلتا نہیں دیکھ سکتے۔ اسی وجہ سے پہلی عنایت دربارِ عثمانی سے حامیِ سنت، جامعِ بدعت، حضرت مولانا مولوی اسماعیل صاحب شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کے مال پر مبنی ہوتی اور ان کی طرف ذیل کے عقائد پھر دیکھ کر منسوب فرمایا۔ پھر ہمارے اکابر کی طرف بہت ہی ہمت سے توجہ ہوئے مگر جو دل میں یقین تھا ہے۔ جس قدر اور کتنا ہے

نیچے ہی کو جاتا ہے۔ وہ مظلوم جن پر خان صاحب نے یہ اقرار ملائی کہ کفر خداوند
حضرت مولانا مولوی اسلم صاحب شہید مرحوم دہلوی ہیں۔ ان کی طرف خان صاحب نے ہر
مقتاد کفر پر معوضہ منسوب کر کے اپنا قطعی عقوبی کفر ثابت فرمایا۔ ان عبارت ذیل میں مذکور
ہوتی ہیں۔

۱۔ مسلمانوں اور اہل ایمان پاک شیطانی ملعونوں کو غور کر دو۔ مسلمانوں اور
انصاف! کیا ایسا کلمہ کسی اسلامی زبان و قوم سے نکلنے کا ہے۔ عاشر ائمہ یا دہوں
چندوں وغیرہم کہنے کا قول اور مکرر کیا تاں یہ دیکھو۔ ان میں سے اس کی نظیر
پاؤ گئے کو ایسے کہنے کا پاک لفظ تمہارے پیارے نبی تمہارے پیچھے رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہے ہوں۔

(دیکھو کتبہ انشا ہیتم ص ۱۲۰/۱۲۱)

۲۔ گلاس مدی مسلم بلکہ مدی امامت کا بھیجو پیر کر دیکھئے کہ کس بھگوت سے محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے دھڑک رہے ہیں۔ عجب دوشنام کے لفظ لکھ دئے (اور
ان کی مثال میں اسی گستاخی کو کفر کا شائبہ) اور یہ زانیہ شہید عزیز غالب قدار کے غضب
عظیم و عذاب الہی کا اصل اندیشہ نہ کیا ۱۲ (ایضاً ص ۱۳)

۳۔ مسلمانوں کی ان گاہیوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع نہ پہنچی یا صلح ہو کر
ان سے انہیں ایذا نہ پہنچی۔ ہاں ہاں! واللہ انہیں اطلاع ہوئی۔ واللہ انہیں ایذا
پہنچی۔ واللہ انہیں ایذا دے اس پر دنیا و آخرت میں اللہ جبار قدار کی لعنت
اس کے لیے سختی کا عذاب شدت کی مغربیت ۱۲

(ایضاً ص ۱۳)

۴۔ اور انصاف یہ کیسے تو اس کلمہ گستاخی میں کوئی تامل کی جگہ نہیں۔

(ایضاً ص ۱۳۲)

۵۔ اب ہمیں ظاہر ہو گیا کہ اس جمہیت بدین نے جو ہمارے عزت و آئے رسول و رہبان
کے بادشاہ، بارگاہ عالم پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ لعنتی کلمات کہے، انہوں
نے ہمارے اسلامی دلوں پر تیر و جعفر سے زیادہ کام کیا۔ پھر ہم سے اپنے پیچھے کلمہ
گورہ میں کلمہ نکرا دیا کہہ سکتے ہیں ۱۲ (ایضاً ص ۱۳۲)

خان صاحب اس کی تو ہمیں بھی شکاب ہے۔ اگر یہ بات واقعی ہوتی تو آپ
مذکورہ کافر کہتے مگر آپ تو اس شخص کو کافر نہیں مسلمان ہی کہتے ہیں اسی پر فتوے دیتے
ہیں اس کی اپنا مذہب بتاتے اس کی اپنا عقائد اور مرضی اور پسندیدہ فرماتے ہیں کہ کافر
کہاوی اور وجہ تو آپ ایسے کافر ہوئے کہ اب جو آپ کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر
ہے۔ یہ ہیں تو اگر کسی کی نسبت یہ اعتقاد ہو جائے کہ بارگاہ ہر کا بدو عالم صلی اللہ علیہ
وسلم میں ایسا گستاخ ہے ہم تو اس کے کافر کہنے میں خدا بھی تامل نہ کریں۔ یہی ہمارا
اللہ ہمارے اکابر کا مذہب ہے۔ اسی پر فتوے ملے، اسی میں سلامتی اور استقامت
ہے۔

فرایسے مومن کون ہوا اور کافر کون، معلوم ثابت ہوتا ہے۔ اسلام یوں بلند
اور کفر یوں سرنگوں ہوتا ہے۔ مناظر و اس کا نام ہے، حقانیت اسے کہتے ہیں۔ مگر
چونکہ اکابر اسلام براہ فرما اور بہتان باندھنے کا تجربہ ہوتا ہے۔ کہو بدیعہ! اب بھی
شہید مرحوم کو کافر نہ کہو گے۔ اب اگر انہیں کافر نہ کہو گے تو خان صاحب ہی کے فتوے
سے خود کافر ہو جائے گے۔ بد چھو پھر کے کافر کہیں، کسی نہ کسی کو کافر بنا کر درجہ

کفر کے ہیں۔ ۱۲ (ایضاً ص ۳۰)

لیکن آپ کی قسمت میں کس قدر کلیات کفر ہیں اس کو خدا ہی خوب جانتا ہے۔
۸۔ (۱) جابجا قرآن عظیم ایک بات فرماتے اور یہ صاف اُسے غلط باطل کہہ جاتے۔

(شقۃ شریف ص ۳۲ معین الاحکام علامہ الدین علی حنفی مطبوعہ مصر ص ۱۲۹)

جو شخص قرآن مجید یا اس کے کسی حرف سے گستاخی یا اس کا انکار یا اس کی کسی بات کی تکذیب یا جس بات کی قرآن نے نقل فرمائی اس کا اثبات یا جس کا اثبات اس کی نفی کرے
خاستہ یا اس میں کسی طرح شک لگائے وہ باہتمام تمام ملاذ کافر ہے۔

۲۔ اس کے طور پر قرآن مجید میں باہتمام شرک و جہد۔

۳۔ اس کے نزدیک انبیاء کے کلام عظیم الصلوٰۃ والسلام سے شرک صادر ہوئے۔

۴۔ یوں ہی حضرات ملائکہ معظمہ عظیم الصلوٰۃ والسلام سے شرک صادر ہوئے۔

۵۔ یہی خیال نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پورے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت۔

۶۔ جیسا کہ یہ صاف صاف شرک بتاتا ہے وہ اس کے کلام کی احادیث و تحریرات

میں باقی پھر پھر جی میں تو اس کے نزدیک معاذ اللہ وہ سب منکر تھے۔ پھر یہ کہ

امام و پیشوا اولیٰ خدا کرتا ہے اللہ ہی میں چوڑی ترغیب کرتا ہے اور جو شرکوں کو لایا

جائے خود کافر ہے تو یہ میں یا نیم اقراوی کفر ہے مگر عارف آپ کا پورا اقراوی کفر یہ

ہے کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے اس کو فاضل بریلوی اپنے فتوے میں پورا اقراوی کافر

فرماتے ہیں۔ چنانچہ:

ورنہ گوراما فاضل تہا شد

گور قبول خود:

دور کھانا کھینے ہوگا عیان صاحب ہی سے دریافت فرماؤ عیان صاحب فرماتے
ہیں کہ صرف فاضل بریلی ہی کو کافر کہو۔ جو چیز میں صاصل ہو یا کہ میں تلاش کرو۔ وہ
اسے شہید غازی تھہ پر خدا کی بے شمار جنتیں تو نے زمین میں بھی جہاد کے حالوں کو ان
کے شک سے پرستیا دیا اور تو اب بھی غازی ہی ہے تیرے مخالف اب بھی زندہ
تیس رہ سکتے۔ غازی زندہ باد

۹۔ مسلمانوں کو بھانپنے کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی۔ اور ہنوز جوئی اسلام باقی ہے۔ سبحان اللہ
یہ مناد یہ دعویٰ ۱۳۰ (ایضاً ص ۳۹)

عیان صاحب یہ آخری عبارت اپنے لیے میں گھوڑے۔ ماسا فاضل یہ مناد
سور کی حال "مسلمان ہونا کاسے دار۔"

۱۰۔ تبصرہ میں نے اس کو یہ دعویٰ تہذیب و تہذیب میں نہ اپنے تہذیب کو مستحق ہی کر دیا مگر اس
کی اس قدر شقاوت کا تصور تو خدا کے فضل سے مسلمان کے مسلمان ہی رہے۔ مگر
ہاں آپ کی شقاوت اور بدعتی اہل بیت ہوگا کہ جنم کی آگ میں اسے پاک نہیں کر سکتا
خود باد العظیم ناقص..... اب اس قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال بلکہ اس کے اقوال
کے بعد بھی اس کی کفری باتیں یہ زیادہ گتے کی حاجت نہیں کہ ملازم ملاں ہے
دیجے جی آپ کے تھیں منداور کفر جو نے میں زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں
تھی۔ مگر تاکہ آپ کے مستحقین معلوم کر لیں کہ واقعی..... جوڑ تہذیب کو کسے گناہ
کسی کو نہ سنے۔ اس دہرے سے عرض کرتا ہوں۔ ناقص اگرچہ انا انسان اور ممکن ہے کہ
اس کے حق میں جزئیات کثیرہ کے علاوہ بعد از آپ بہ تمام سات کلیات

کافر ضرور باشد ناقص

۴۔ کھٹے شرکوں کے بھاری تودے خود اس کے کام میں برساتی حشرات الارض کی طرح

پھیلتے ہیں۔ تو یہ پورا اقوامی کفر یہ ہے۔ (ایضاً ص ۴۳، ۴۴، ۴۵)

۱۴۔ یہاں اللہ سبحانہ کے علم کو لازم و ضروری دیمانہ اور صاف اشارتوں کا ہونا ممکن مانا کہ تعجب

کا دریا فتنہ کرنا اس کے اختیار میں ہے۔ چاہے دریافت کرے چاہے جاہل ہے

یہ صریح کفر ہے ۱۲ (الگو: الشیخ ابی مریم ص ۱۱، ۱۲)

۱۵۔ یہ خود اپنے تئیں اسے ٹیٹھٹھ کافر کہتے بہت پرست ہیں۔ یہ خود ان کا اقوامی کفر تھا پھر

اسی صغیر پر فرماتے ہیں۔ یہی اقوام کفر کو بجا اپنے کفر کا اقرار کرے وہ ہیں کافر ہے ۱۲

(ایضاً ص ۱۶)

۱۶۔ اسی قول میں تمام امت کو کافر مانا۔ یہ خود کفر ہے۔ شفا شریف میں امام تاجی میاں

ص ۳۶۲ و ص ۳۶۳ پرفرماتے ہیں نقطہ متبذکر ہر کل داخل حال خود بخود وصل

بہ الی فصلیل الایمان۔ جو کوئی ایسی بات کہے جس سے تم امت کو گواہ مٹانے

کی طرف راہ نکالے وہ یقیناً کافر ہے۔ (ایضاً ص ۱۱۳، ۱۱۴)

۱۷۔ جب چاہے دریافت کرنے کا صاف یہ مطلب ہے کہ میں تک دریافت ہوا

نہیں۔ ہاں اختیار ہے کہ جب چاہے دریافت کرے۔ تو ہم اکیلی قدیم نہ ہوا۔ اور یہ

کھلا کفر کفر ہے الخ ۱۲ (ایضاً ص ۱۳، ۱۴، ۱۵)

۱۸۔ یہاں صاف اقرار کیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع میں جھوٹی ہو جانے میں تو حرج

نہیں۔ پھر صغیر ص ۱۱ صغیر آخر میں فرماتے ہیں:

”حضرت انبیا و عظیم القلوب والاشراک کاذب جائز ماننے والا بالاتفاق

کافر ہوا ۵

اللہ عزوجل کا کذب جائز ماننے والا کیونکر بالاجماع کافر و مرتد نہ ہو گا ۱۲

(ایضاً ص ۱۳)

۱۹۔ اس میں صاف تصریح ہے کہ جو کچھ آدمی اپنے لیے کر سکتا ہے وہ سب مصلحت

پاک کی خدمت پر بھی روا ہے جس میں کھانا، پینا، سونا، پاتھار، مہر، مٹی، تانبہ،

لہو، تانہ، مہر، مٹی، کچھ داخل ہے لہذا اس قول میں کذب کے کفریات حد شمار سے

خارج ۱۲ (ایضاً ص ۱۵، ۱۶)

۲۰۔ اس میں صاف اقرار ہے کہ اللہ عزوجل کا جھوٹ بولنا متنع بالنیہ بلکہ محال مادی میں نہ

ہو۔ یہ صریح کفر ہے ۱۲ (ایضاً ص ۱۶، ۱۷)

بدعتیہا تمہیں تم سے ہزار حدیث اور دس شریف کی قبول کھڑکی اور اس کو ہم کی۔

خدا جانے ہم ماہرین یہ کتہ کیا ہے۔ کہ شہید رحم خدا دہ عالم کا کذب محلی نہیں بلکہ

فیض کذب کے خلاف صاحب کے نزدیک صاف و صریح نال ہیں تو وہ کافر نہ

ہوں اور حضرت کو لایا گلی تھیں جس سے وہ لعنہ بڑی طرف جھٹکی تو انہیں کیجاوے

اور وہ خود اس عقیدہ کو کفر یہ کہیں گران پر ایسا بڑی فتویٰ کہ جو انہیں کافر نہ کہے، کافر کہنے

میں شک تو درکار ہے اور بھی کافر نہ

قرآن ہاں خدا کے یک نام وہ ہوا ہے

جہاں جہاں آپ کو بھی کہم ہے بدعت کی تصدیق اور لامباری کی اپنے اشتہاری

ملا کر عز و متور متور فرما کر ہمارے مصلحان کو کوجہ اللہ تعالیٰ دور کریں مگر جواب ہوا

دیا ہوا نہ ہو۔

ابھیار و ملائکہ کسی پر ایمان لائے سب کے ساتھ کفر کرے اس سے بڑھ کر
(اور کیا کفر ہو گا : ۱۲)

اس قول پہ ہنپاک میں اس تاثر کی بے باک سنے بے پروہ و حجاب صاف صاف
تصریح کی گئی۔

۲۵۔ بعض لوگوں کو احکام شرعیہ زیریہ و تکیہ بلکہ وساطت انبیاء اپنے نواز قلب سے بھی پہنچتے ہیں۔

۲۶۔ خاص احکام شرعیہ میں انہیں وحی آتی ہے۔

۲۶۔ ایک طرح وہ انبیاء کے متعدد ہیں، اور ایک طرح تقلید انبیاء سے آزاد احکام شریعہ میں خود محقق۔

۲۸۔ وہ انبیاء کے قتل گد بھی ہیں اور ہم استاد بھی نہیں۔

۲۹۔ تحقیق علم وہی ہے جو انیس بے توسط انبیاء و خود اپنی قلبی وحی سے حاصل ہوتا ہے۔ انبیاء کے ذریعہ سے جو کتاب ہے وہ تقلید کی بات ہے۔

۲۰۔ وہ علم میں امیاد کے برابر جو مسرت میں سحر و تانے کے گزریا گونغا ہری دہی کا قی ہے انہیں باطنی، دو انبیاء کے مانند معصوم چوتھے ہیں۔ اسی تریہ کا نام کھمکت ہے یہ کھمکت علیحدگی کو نبی تانے ہے ۱۲ (الغیاں ۱۲۲)

بدلتی رہا آپ کو قسم ہے خان صاحب کی بے انصافی کی۔ یہاں انکارِ نعمت
کفر نہیں۔ اور حضرت مولانا فتویٰ شامی نے فرمائی کہ کفر نہیں۔ گمان کو کافر کہا جائے
نہو اب میں یہی بات کے قائل ہوں ہے ؟ یا نہیں تو جواب دو۔

۲۱۔ یہ قول یقیناً باجماع اہل سنت بہت دھبے کفر ہے۔ ازاں قبل یہ کہ اس میں

۲۱۔ اسی قول میں مراد شامان یا کراہت قضاے میں عیب و آلائش کا ناماثر ہے مگر مسئلہ
ترقی کے لیے اس سے بچنا ہے۔ یہ مراد شہر عروج کو قابض ہو کر نہ نقص و عیب و
آلودگی ماننا ہے۔ کہ یہ بھی شجی کو فخر بہتم ہزاروں گرفتاری کا خیر ہے۔ جو اہل قضاے
کے شان میں کوئی ایسی بات نہ۔ یا۔ ہاں کئے جس میں مکمل منقصت ہو کہ فخر ہو
جائے ہے ۳ (ص ۱۰۱-۱۰۲)

۲۲۔ اسی قول میں مدق اٹھ کر اس کی سبب مغائرت کمال کو اختیار فرمائی، مانا۔ (الایشخاص ۱۶۸۱)

ہم اللہ تعالیٰ کی سب سے حق پرست اور زیادہ ایمان مند مخلوق۔ تو یہ
 انہیں مخلوق یا ملائکہ بتائے یا اس میں توقف یا شک کرے وہ کافر ہے۔

۱۲۔ اس قول میں صاف بتایا کہ جن چیزوں کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی مدح کی جاتی ہے وہ سب باتیں اللہ عزوجل کے لیے ہو سکتی ہیں ورنہ تعریف نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے لیے نہ ہوتا نہ کھانا، نہ پکنا، نہ جورو، نہ بیٹا، نہ بدلوں سے ڈرنا کہ کسی کو اپنی بادشاہی کا شریک کر لینا، نہ تخت و عواری کے باعث دوسرے کو اپنا ناز و نافرمانی وغیرہ سب کچھ روا ٹھہرا کر اسی سب باتوں کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی مدح کی جاتی ہے۔ یہ سب صورتیں کفر ہیں ۱۲ (ایضاً ص ۱۱۶)

۲۲۔ یہاں انبیاء و ملائکہ کو دیا است و جنت و نذر دیمہ تمام ایمانیات کے ماننے سے صاف بھکا گیا ۱۲ (ایضاً ص ۱۹)

پھر ص ۲۱. ۲۲ فرماتے ہیں:

معاون اقبال مذکورہ کے صاف یہ سمجھنے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا

اقتدار سے بے واسطہ بنی احکام شریعت مٹنے کا وعدہ ہے اور یہ نبوت کا دعویٰ ہے۔ امام الرباعیہ کے کفر اجماعی کا یہ تمام جزئیہ والیہا فربا شد رب العالمین ۱۲ دوسریہ کو کتب الشہادہ میں ۳۳

یہ چند باتیں اگر کتب الشہادہ کی غرض سے طور پر پیش کی گئی ہیں جن میں یہ فرمایا ہے کہ فقیدہ صاف مروج کفر ہے۔ اجماعی کفر ہے۔ قائل نے اس بات کو صاف صاف کہا مروج کیا۔ ہواں دعوئی تادل میں کہتی ہے نہ لزوم والترام کا فرق ہر سکتا ہے اور جہاں با اتفاقی امت اجماعی کفر ہے وہاں فقہاء اور متکلمین کا اختلاف بھی نہیں ہو سکتا غرض محال صاحب کو اپنے قائل کے مطابق قائلین کا کفر کرنی اور اس کو کفر کرنا مزی قائل کو باوجود اس اعتقاد کے پھر بھی قائل کو کافر نہیں کہتے ہیں تو ایستہ قرار اور فتوے سے خود کفر ہوئے۔ گو خان صاحب کی اس قسم کی عبارات بہت ہیں گو کتابوں میں یہ ایک تمام اور نقل کروں۔

۱۱۔ حلف ہوتا دہے وغیرہ ص ۴۵ و ۴۶ مولانا شہید مرحوم کے ذمہ بہان باندوکر ای کی طرف قول کے ساتھ کفر نہ کو منسوب کیا ہے۔

”نقی کفر کفر تباشد“

۱۲۔ نواز دہے ہے جسے مکان ملان بہت تہ کیسہ قتل سے پاک کہنا بدعت متفقہ کے قیل سے ہے۔ اور مروج کفروں کے ساتھ گھٹنے کے قائل۔

۱۳۔ خدا کا سچ ہونا کچھ مزی نہیں جو صواب بھی ہو سکتا ہے۔

۱۴۔ خدا کی بات پر اعتقاد نہیں۔

۱۵۔ خدا کی کتاب پر اعتقاد نہیں اس کا بیان لائن اعتقاد ہے۔

۱۶۔ خدا کی ایسی ذات ہے جس میں ہر نقص اور عیب کی گنجائش ہے۔

۱۷۔ خدا اپنی مشیت غنی بننے رکھنے کے لیے تمہارا بھی بننے سے جتنا ہے اگر چاہے تو ہر گھنگی سے آلودہ ہو جائے۔

۱۸۔ خدا وہ ہے جس کا علم حاصل کئے سے ہوتا ہے اس کا علم اس کے اقتدار میں ہے اگر چاہے تو جاہل رہے۔

۱۹۔ خدا وہ ہے جس کا علم ہوتا

۲۰۔ محو ہوتا

۲۱۔ سوتا

۲۲۔ ادا گھٹنا

۲۳۔ غافل ہونا

۲۴۔ غلام ہونا

۲۵۔ حق کر رہا مناسب ممکن ہے۔

۲۶۔ کھانا

۲۷۔ بیٹا

۲۸۔ پیشاب کرنا

۲۹۔ پانچا پھینکا

۳۰۔ ناچنا

۳۱۔ غصہ کرنا

۳۲۔ شہ کی طرح گھسیٹنا

- ۵۳۔ خود قول سے جوار کرنا
- ۵۴۔ لواطت سے جس سے حیاتی کا ترکب ہوتا
- ۵۵۔ حتیٰ کہ حقیقت کی طرح خود منقول بنتا
- ۵۶۔ کوئی نہایت کوئی دفعہ خدا کی شان کے خلاف نہیں
- ۵۷۔ خدا کھانے کا منہ
- ۵۸۔ جبر سے کیا پیٹ
- ۵۹۔ خدا مریٰ زنی کی علامت رکھتا ہے اور بالفضل مریٰ ہیں۔
- ۶۰۔ محمدؐ میں عیسیٰؑ کا شکل ہے۔
- ۶۱۔ سلوک قدوس میں نہیں
- ۶۲۔ غشی مشکل
- ۶۳۔ کہ جسے کم آپ اپنے کو ایسا بنا سکتا ہے۔
- ۶۴۔ خدا ہے جو آپ کو بنا سکتا ہے۔
- ۶۵۔ خدا ہے جو اپنے کو ڈوب سکتا ہے۔
- ۶۶۔ خدا ہے جو ہر گھار کا اپنا گھاگھونٹ کرنا بندوبست کر کے رکھتا ہے۔
- ۶۷۔ خدا کے ماں باپ جو دنیا میں نہیں تھے۔
- ۶۸۔ خدا ماں باپ سے پیدا ہوا ہے۔
- ۶۹۔ خدا بڑی طرح عیسیٰؑ بننا ہے۔
- ۷۰۔ خدا پروردگار کی طرح چمکا ہے۔
- ۷۱۔ خدا ایسا ہے جس کا کام نہ بن سکتا ہے۔
- ۷۲۔ خدا ہر گھار کے ہر گھار کو ہر گھار کا ماننا ہوا ہے۔
- ۷۳۔ جین جہازات جو ہر طرح کر دی گئیں مادی میں مگر ایک دو لحاظ لاندہ کر دیئے گئے ہیں۔ یعنی صرف غیر کامر جی اور ایشادہ کا شمار الیہ ظاہر کر دیا گیا ہے۔
- ۷۴۔ جی صاحب کو اصل عبادت و کھیل جو وہ فتاوے رضویہ کے ص ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷ کو

علاوہ فرمائیں۔ خدا یا ہے ایک حرف کا بھی فرق نہ ہوگا۔

حضرات ناظرین! خود فرمائیں کہ جس شخص کے یہ عقائد غور نہ ہوں جو تباہی کا خلق
بیخودی اور مہمناخان صاحب سے نہایت پختاں اوسد یا تعدادی کے بیان فرمائے
ہوں گے۔ اس سے ایمان ارتد سے بڑھ کر کوئی کافر ہو سکتا ہے۔ پھر مسلمان بھی مناف
صاف مرتد مبادات میں ہوں یہاں کی تاویل وغیرہ کی گنجائش بھی نہ ہو اور لزوم اور التزام
کافری میں نہ مل سکے۔ اور متکلیف اور فقہان اختلاف میں نہ ہو۔ اور ایسے شخص کو کافر
کتابی اجماعی قطعی مسئلہ ہو یہاں چون وجہ انکار گواہی باقی نہ رہے۔ اور پھر بھی نہ مان
مناصب اپنا آخری حکم میں لٹائیں کہ اگر یہ مقام دو نے نہیں کے علان، محمد شہان، مفتخرین
فقہاء و متکلیف ایسے شخص کو کافر نہ کہیں۔ مگر نہ مان صاحب فرماتے ہیں کہ تمام ایسے
شخص کو کافر نہ کہیں۔ اس میں استیلا ہے۔ اسی پر فتویٰ ہوا اسی ایک سلامتی اور سواد
استقامت ہے۔ تو اس کا مطلب تو یہی ہوا کہ ان صاحب مذہب نے تمام کفریات
جائز ہیں۔ یہ تمام عقائد باطلہ کہ کوئی مسلمان کافر نہ ہو۔ ظاہر رہے حالانکہ نہ مان صاحب
کے فتاویٰ پہلے منقول ہو چکے کہ جو ایسے شخص کو کہیں کافر مان میں سے ایک عقیدہ بھی
ہو کہ کافر نہ کہے، کافر کہنے میں شک کرے، تو ذکر سے امتیاط ہوتے، ان خود کافر
مرتد ہے اس کا نکاح عالم میں کسی سے صحیح نہیں، از نلے کے معنی ہے وغیرہ وغیرہ۔ پھر
جائیکہ جس کے اس قدر عقائد کفریہ مرتد غیر قابل تاویل ہیں، کئے جائیں۔ جس سے
زیادہ دنیا میں نہ کوئی کافر ہوتا نہ ہو۔ مگر پھر بھی نہ مان صاحب اسے کافر نہیں کہتے تو
اپنے ہی فتوے سے خود کافر مرتد ہوتے دین کا نکاح عالم میں کسی سے صحیح نہیں،
یاد ہوئے۔ پھر جو ان کو تمام، تجدد، تکلیف، دعوت، وغیرہ وغیرہ کہیں وہ کبھی

ڈن کافر ہوں گے اور نہ مان صاحب کے ساتھ گئے یا نہیں۔ جو صاحب جواب کی
تکلیف کو افرار میں نہ فرمے کہیں لزوم اور التزام کافر متکلیف اور فقہاء کا اختلاف
نہ ملے، یعنی وہ خدا یا ہے بہت نام ہوں گے اور یہ فرما کر شہید مرموم
کی تو پر مشرود ہے اس سے تو توہر بھی پکی ہے آئندہ اعتقاد ہے متنبہ ہم نے
کر دیا ہے۔

حضرات ناظرین! یہی ہماری عرض ہے جس کو ہم مولوی حامد رضا خان صاحب
سے عرض کرتے ہیں کہ حضرات دیوبند اور ان کے قدامت کو ان پرستان لگائے گئے
تھے جواب دے کہ خدا شد و خدا لاس رہی ہو گئے۔ آپ کے والد ماجد اور ان
کو ان عقائد غور کے علم کے بعد جو کافر نہ کہے وہ صاب کے سبب انہیں کے
فتوے سے کافر ہیں۔ اس کا کوئی جواب آج تک نہ مان صاحب نے دیا ہو تو اس
سے مطلع فرمائیے۔ وہ خود کوئی جواب دے سکے۔ مگر غور سے

منہیں کے قدم کھنا دشت میں جنوں

کو اس توان میں مودا پر نہ با بھی ہے

ہم خدا کو سامنے حاضر کھڑے کرتے ہیں کہ ہم کو کبھی مسموعو دہے اگر ہماری
راے کے منطقی ہے تو ہم کو مطلع فرمائیے۔ وہ نہ اپنے والد صاحب اور ان کے جملہ
مریدین و معتقدین حتی کہ وائیں صرف مسلمان ہی جائیں کافر نہ کہیں۔ ان کے کفر و
استداد کا مع احکام مذکورہ کے اعلان فرمائیے۔

یہ فرمائے گا مودا دیوبندانی کو مسلمان جانتے ہیں تو ان کا اسلام متفق علیہ ہوا اس
میں گفتگو کی کیا ضرورت ہے۔ صحیح نہیں۔ اس وجہ سے کہ اگر ہزار ان کو مسلمان کہنا

صحیح ہے تو پھر ہمارے جن اکابر پر کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے وہ غلط ہو کر ان کا بھی ایمان ثابت ہوتا ہے یہ ناگہانی ہے کہ خان صاحب کو کوئی شخص مسلمان کہے اور حضرات اکابر و بزرگ کافر کہے۔ خان صاحب کے مسلمان کہنے کی طرف ایک ہی سمت ہے کہ ان کو کذاب جو باقرایہ ہمارے گران کے مریدین کے نزدیک ان کو کفری کذاب کہنا جتنی میں مانے سے میں زیادہ دشوار ہے۔ تو ہم جس طرح سے خان صاحب کا اسلام ثابت کرتے ہیں۔ وہ طریقہ ان لوگوں کے نزدیک غلط اور باطل ہے۔ تو اب خان صاحب اس دور سے بھی مسلمان در ہے۔ جو ہم نے بیان کی تھی کہ ان کے مستندین پر لازم ہے کہ جب ہم ان سے دریافت کرتے ہیں تو ان کو ان کا پیہ اپنا اسلام ثابت فرماتا چاہیے۔ دہلیزہ اتراوی کو تسلیم کیا جائے گا۔

اور یہ بھی واضح کر دینا ضروری ہے کہ جس بنا پر خان صاحب کو ہم مسلمان سمجھتے تھے اب میں بھی اس میں تردد ہو گیا۔ خان صاحب کی ایک عبارت اب بھی منظور کی کہ خان صاحب کو اگرچہ مفتی کذاب سمجھا اور یہی کہو کہ حضرت اکابر و بزرگ و علماء کرام شہید مرحوم پر جو کفریات خان صاحب نے بدعنوانی و راحت منسوب کئے ہیں وہاں ان کا اہل سے اونٹنی امتثال میں نہیں درو واقعات یہ ہے اگر خان صاحب پھر جو اپنے فتوے سے کافر اور بدعتی ہی ہوتے ہیں۔ اگر ان کے صاحبزادہ صاحب اور میر مستقد اس پر طمانی ہو جائیں کہ خان صاحب کو مفتی کذاب کہو کہ حضرات اکابر و بزرگ اور شہید مرحوم کو سچا پتا مسلمان متی حنفی کہیں گے تو پھر جو وہ مبتدع بھی پیش کر دیں گے جس سے خان صاحب اب بھی مسلمان نہیں ہو سکتے کافر یا بدعتی و کھوکھالیاں زد و کام کی بات کہو۔ ہماری غرض صرف تحقیق و اعتماد حق ہے۔ جو

بات کو مدد کو۔

خان صاحب نے بڑی غریبی تک شہید مرحوم پر لگا کر انہیں کافر نہیں کہا۔ جس کی بنا پر اپنے ہی فتوے سے کافر و بدعتی و بدعتی ہوئے ہیں اب وہ جملات عرض کرتا ہوں۔

۱۔ بالخصوص عہد و سر نیزہ کی طرح خان صاحب کا اس فرقہ متفقہ قرعہ و بائیس ائمہ علیہ السلام کے امام تازہ عام پر جو قطعاً یقیناً اجماعاً ہو چکا ہے کہ کفر لازم اور بلاشبہ جماعیہ فرقتا کے لازم صاحب فتوے اکابر و اعلام کی تصریحات واضح پر یہ سب کے سب مرتد کافر یا مجاہد انہیں سب پر اپنے تمام کفریات ملحوظ رکھے یا تصریح تو بدعتی و بدعتی اور اس فرقہ کفر و اسلام پر صاف فرما دیا ہے۔

(دکوہ الشہادہ ص ۱۶۱/۱۶۲)

اس جملات سے پہلی جملات کو ملا کر ان کا حاصل یہ ہے کہ کافر کفر کننا فریق ہے جو اسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ عبارت ذیل کو ملا کر خود فیصلہ فرالینا چاہیے کہ خان صاحب کو کافر ہوئے یا نہیں۔ خان صاحب جملہ عبارت مذکورہ کے بعد اپنا مذہب یہ ارشاد فرماتے ہیں۔

۱۔ ہمارے نزدیک مقام اقلیاطین الگافار دین کافر کہنے سے اکف مسلمان دین زبان کا ملوگنا یا خود دینا دینا سب۔ (دکوہ الشہادہ ص ۱۶۲، تفسیر ص ۰)۔
۲۔ یہ حکم فقہی متعلق بکتابت سننی تھا اگر قرآن لائے کیے شمار عتیں بے حد کرکس ہمارے حلالے کرام بدکر یہ کہہ دیکھتے اس طلب کے یہ سے بات بات پر سچے کافروں کو نسبت کفر و شرک ملتے ہیں۔ ہاں یہ بدعت متبغض دامن اقلیاطین

کے ساتھ سے چھڑا کر ہے۔ قوت انتقام حرکت میں آتی ہے وہ اب تک یہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ کرم اور التزام میں فرق ہے۔ اتنا ہی کہ کفر ہونا اور بات ہے اور قائل کو کفر مان لینا اور بات ہے حاصل یہ ہوا کہ کئی کئی گنا ہی سزا دینا کفر کے قتل کو کفر کہو مگر قائل کو کفر نہ کہنا چاہیے۔ اسی کافر نہ کہنے سے تو وہ کافر ہوئے۔ ناقل

ہم احتیاطاً بتیں گے کہ حرکت کریں گے۔ جب تک ضعیف یا ضعیف احتمال ہے مگر حکم جاری کرتے ہوئے کریں گے۔ (دوسرے ص ۲۱۲)

مگر علامہ نے دو بند یاد ہو کر مضامین کفر یہ کفر یہ کہہ کر یہ قرائن کو ان غیرت معنائیں کہ ہم کو غلط بھی نہیں آیا۔ ہمارے کلام کا مطلب بھی نہیں مگر خان صاحب وہاں نہ خدا سے ڈرے (جل شانہ) نہ دنیا کی دولت کی پرواہ کی اور ان کو کافر کہہ کر اور ایسے عقائد غریبہ رکھنے والے کو کافر نہ کہہ کر دونوں طرف سے ایسے کافر ہوئے کہ بجز کفر کے کوئی راستہ ہی باقی نہ رہا۔

۳۔ اور نام الظالمین و اسماء اللہ کے کفر و جہنم حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لاکر الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے۔ (خان صاحب جو اہل لاکر الا اللہ کے مشنہ پہلے بیان فرماتے ہیں کہ مکی گئے کیا عداوت و عالم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے دھرم کہہ کر گالیاں دیتے والے بھی جہنم کی تالیوں کی بھی گنجائش نہ ہو وہ بھی اہل لاکر الا اللہ ہیں جس میں ظالمین و غیور نہیں۔ ناقل)

جب تک وہ کفر کتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لیے اصل کوئی ضعیف یا ضعیف عمل بھی باقی نہ رہے۔ فان الاسلام یسلو لا

پہلے ۱۲ (تیسرے ص ۲۲)

واقعی معذرت کا بروہ بند۔ عقائد کفر یہ کفر نہیں اپنی کتاب کی مباحثات پیش قرائن اپنی مباحثات کا صاف مطلب بیان کریں اور جو ان معنائیں غریبہ کا مستعد ہو یا بدعت اعتقاد اپنی زبان سے کہے اسے کافر کہیں۔ پھر اس سے زیادہ کفر کی روشنی میں پٹھانوں دربار میں اور کیا ہو سکتی ہے۔ اگر ایسے پہنچتے پکتے مسلمانوں کو بھی خان صاحب کافر نہ کہیں کفر کا توشے حاصل کرنے کے لیے عرب کا سفر نہ کریں تو پھر عقائد کفر کیسے ہوتے۔

کفر کفر سے جو لایا وہ مسلمان کیسا

اپنے توشے سے بوجھ کر ہر وہ افسانہ کیسا

ہاں جو کلام صاف مروج غیر عقلی بتائیں معانی کفر یہ میں بیان کر کے اجماعی قطعی تمام امت کا اس پر کفر کا فتوے غلط ہو کریں۔ پھر اگر خان صاحب بھی اسے کافر کہیں تو خود قطعی کافر کیسے ہوتے۔ تقدیر کا اتنی کفر کیسے جاسکتا ہے۔

۴۔ ہم میں باہمی قول متکلمین اختیار کرتے ہیں۔ ان میں ہر کوئی دین کا مستحق نہیں نہ دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اسے کافر نہیں کہتے ۱۲ (تیسرے ص ۲۲)

ہاں خان صاحب مقتد جو غیر مقتد آپ مقتد اسکے اجماعی فتوے کو مقتد ہو کر چھوڑ گئے ہیں۔ قرآن میں آپ وہاں غیر مقتد ہیں یا معذرت دلو بند۔ بہر حال فقہاء کا اجماعی قطعی فتوے میں جو حکم ائمہ و فاضلین صاحب کافر جو ان کافر نہ کہے وہ بھی کافر اور یہاں فقہاء اور متکلمین میں اختلاف ہی کہاں ہے۔ یہ عقائد غریبہ جو مذکور ہوئے ان میں تو آپ کا دعوے ہے کہ ہر مستحقوں کا امر مستحب کیا جس میں

مراعت ضروریات دین کا اہتمام ہے۔ پھر متکلمین کا اختلاف کیا۔ اگر یہ بھی ضروریات دین کا اہتمام نہیں تو پھر اس کی صورت بھی خود ہی تحریر فرما دیجئے۔

بدقترا و دیگر کافرین ثابت ہوتا ہے۔ کافرین پر کڑے جاستے ہیں۔ غیر متکذوبوں کا یوں پتہ لگتا ہے۔

پھر اس طرح سے کہیں نے تنگہ الامداد
نہیں جھک گئیں ان کی دیکھو جواب بنا

۔ مائے قلیں نہیں کافر دیکھیں۔ دنیا صواب ہے۔

وہو الجواب دیہ یفتی وہو الجواب
وہو المذہب علیہما لا اعتقاد ونبیہ
السلامت ونبیہ التمداد۔
یعنی میری جواب ہے اور اس پر فتویٰ اور اس پر
فتوے ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اس پر
امت اور اس میں سلامت اور اس میں استقامت

(تفسیر ص ۳۲)

ناظرین! اب فراموشی کے اقرار کا فرمودہ ہونے میں کوئی سائل
ہے ان کے فتوے کے موافق ان کا کلام عالم میں کسی سے مرعوب ہو سکتا ہے۔
ان کی اولاد کسی ہوئی۔ ہمیں عرض کر سکتے کہ ضرورت نہیں۔ ناظرین خود فیصلہ فرمالیں۔
یہ دنیا کو کافر کہتے تھے خدا کی قدرت ہے کہ اپنے ہی اقرار سے ایسے کافر

سلف اور کلام بھی جو تو یہی فرادیا جائے کہ لازم ہیں جیسے باغیر ہیں اور لازم ان الزم
میں جس نے فرق کیا ہے اور لازم غیر میں کے اندر کیا ہے یا میں میں ضمان صاحب نے
کڑے کوئی مغربین چھوڑا ۱۲

شہادہ۔ ہر سب سے کائنات محال ہے۔

اک ہوا جام ہر سب سے سمون کو موندتے

آج اس کو چرخ زمین کی بھی حمایت ہو گئی

ہم نے جو دعویٰ کیا تھا کہ حضرات دیوبند نے مناظرہ سے پہلو توڑ کر ہر ایک اس
کو بھی ثابت کر دیا۔ نیز یہ کہ وہ انہوں نے کوئی کفری مضمون لکھا نہ اور کفار یا رات
سے مراد ان کفری مضمون کا اسی عبارت میں اس احتمال اور خان صاحب نے ان کے فتویٰ
سے وہ مسلمان ہیں اور ان صاحب کا خود اپنے اقرار سے یہ کہ فرمودہ ہوتا
بھی واقع ہو گیا اور یہی حجاب ہو گیا کہ خان صاحب کے مقابلہ پر اس طرح ہر
اب جو انہیں چاہیے کہ کافر و مرتد و غیرہ و غیرہ کہ وہ یہی دیکھتا ہے کہ جیسا کہ
خان صاحب ہیں۔ اور ان سب کا عالم یہ کسی سے کلام زیادہ درست ہے۔ ان کے سامنے
ہے۔ اور حضرت شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے واقع میں ممکن ہیں ان کا کہہ کر ہوا بھی ایسا
قطعی اور یقینی اجماعی ثابت ہو گیا کہ اب کوئی بدعتی بھی اگر کہہ سکتا ہے کہ اس کا تو خان
صاحب کا فتویٰ اس کے لیے ہے کہ کفر کا موجب ہے اسے اللہ تعالیٰ سے تو تادیر
مطلق ہے۔ تیری قدرت کے کربان تو اپنے اور ان کی ہر حمایت ختم ہے کہ خان
صاحب اور شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں بل غلام لکھ کر کہ جب مسلمان کہہ کر لکھا جائے
تو مسلمان ہی کہا جاوے گا۔

اگر کوئی صاحب اس طور پر جواب دیں تو چاہیے کہ کہ ان میں ہم باغیر نہیں اختیار
ہے کہ اصل مضمون کا جواب ضرور ہو۔ اور میرا حق فرما کر نہ کہ کے صاحب علم نظر فرمالیں
وہ یہ سب سے کہے جواب کہنے میں ان وقت اضافی پڑے گی۔ یہ کہہ کر لکھ کر کہ

حق واضح کر چکے تھے مگر ان صاحب کے مریدوں نے اپنے عوسے مائوسے سنا نہ
 کر سنے کے لیے پھر خان صاحب کے ویرین کفر کو تان کیا ہے۔ مولوی صاحب نے تان
 صاحب کے مریدوں کو اگر اس سے رنج ہو تو جلال بھائی قائم بھائی سے کہیں کہ اتوں
 اتوں سے کیوں اشتہار دیا اور یہ فقیر تصور ان کا بھی نہیں سمجھتے اور چھپوانے والا
 کوست ناگیا ہے کوئی اندبے اگر اتوں سے خان صاحب کو کافر نہ کہو اگر اتوں سے
 سیدھی کفری نہیں ہیں تو مریدان سے اندھو کہ چھپنا ہوا ہے نام سے لکھے تو پھر
 خدا پر ہے ہم اور چھپ طرح عرض کر دیں گے۔ مولوی صاحب نے خان صاحب کے دستخط
 سے جو جواب ہر گاہ وہ قابل التفات ہو گا۔ یا کوئی دتر دار شخص جواب لکھے گی
 دیکھئے کب تک جواب نہ ملے نہ نکلیں دیں

وَكُنْ أَتِلَهُ الْخَوَاتِينَ الْفُشَاكُ وَأَخُوهُ عَزَاوَانُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْقُدُّوسِ
 وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِ نَاوُولِيْنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ
 بِرَحْمَتِهِ يَا مَعْزِلُوا حَبِيبًا

بندہ سید محمد تقی حسن عفی عنہ ابن شیر محمد علی المرتضیٰ کو م اللہ تعالیٰ وجہ
 ناظم تعلیمات و شوق تبلیغ دارالعلوم دیوبند ۸ ذی قعدہ ۱۲۸۱ھ

الحاصل

مولوی محمد خان صاحب بڑی کی اولاد اور مجملہ مریدین اور متقدمین بلکہ خان صاحب کے
 عقائد باطل معلوم کرنے کے بعد کوئی ایسے کو کوئی اور بھی ایک خاص گنہگار مسلمان بھی سمجھے تو
 ہماری اس کے لیے صرف ایک ہے کہ خان صاحب کو بھڑی کڑا ہاتھ رنج
 لیا، کیمرہ لگے۔ اور بزرگان دین حضرت مولانا اشرفی شہید اور اکابر دیوبند حضرات (سارواہم)
 کی طرف خان صاحب نے جو عقائد کفریہ منسوب کئے ہیں اور کذاب معنی اور

خاص ہیں نہ وہ حضرات ان عقائد کفریہ کے مراجعہ التزام یا انکو ماقہدہ تھے اور نہ خان صاحب
 ان کا واقع میں یہ خیال تھا کہ ان حضرات کی عبادات کا یہ مطلب ہے کہ خان صاحب نے
 عین جھوٹ ان کی طرف نسبت کیا ہے کہ ان عقائد ملعونہ کے مقتصد تھے اگرچہ بھی خان صاحب
 کسی دنیاوی وجہ اور طبع و خیر و خرافہ انسانی میں ان کی یہ جھوٹ بولا اور ان پر دازی کی۔ نہ وہ
 بزرگان دین معاذ اللہ کافر نہ خان صاحب متروک کافران اپنے ہی اقرار سے خان صاحب
 اقل دہے کے فاسق اور قریب لگہ کیمرہ مریدوں کی ایک مقدمی جماعت پر لکھنا کی تمت
 لگائی محاسن صورت میں ایمان پختا ہے۔ اور اگر یہ صورت خان صاحب کی اولاد اور مسلمان جاننے
 والوں کو پسند نہیں تو پھر وہ خان صاحب کا دعویٰ سے ادنیٰ وجہ کا مسلمان ہونا ثابت فرمائیں ہماری
 کہنا شخص اس کے کہنے سے قاصر ہے۔ اس وجہ سے ہم نے ان کو کفر سے پہچانے کے
 لیے ان کے مال پر حکم کیا کہ فاسق خاں کا اور کافر نہ کہیں ان کو سپا جان کر اس پر عقیدہ رکھ کر

خان صاحب نے جو کچھ ان لوگوں کی طرف متنازعہ فرمایا ہے کیسے ہیں وہ نیک نیتی سے بیان کیے ہیں اور ان صاحب کا یہاں متنازعہ تھا کہ ان کے کہنے پر خان صاحب نے بیان فرمادینے ہیں۔ تو پھر خان صاحب کا اسلام ثابت کرنا محال ہے وہ اپنے ہی اقرار سے ٹھیکہ پختہ مرد اور قریب آئیے کہ جو ان میں کافر نہ کہنے میں شک نہ کہے وہ بھی ایسا ہی کافر ہے الی غیر انسانیہ۔ جس کا بیان مفصل ہو چکا۔ ہم نے یہ دریافت کیا جاتا ہے کہ خان صاحب نے شہید مرحوم کو مسلمان کہا ہے۔ اور اس کو با مزار پر چما جاتا ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ اقل تو خان صاحب کے کافر مرد ہونے کے لیے اس کی ضرورت نہیں کہ وہ شہید مرحوم کو مسلمان کہیں بلکہ جو عقائد ان کی طرف سے کہے ہیں اس کے بعد ان کو کافر نہ کہنا کافر کہنے میں متعاطی کرنا۔

خان صاحب کے کافر اور شہید نہ کہ اقل ہی سے ہے، دوسرے مرحوم نے خان صاحب کی عبارت نقل کی ہے اگر خدا بن عباد نے کبھی یہ تو سر جو معلوم ہو جائے اور اگر کبھی نہیں آتا تو پھر اپنے ملازم سے لکھا اور اگرچہ خان صاحب کے کلام سے شہید مرحوم کا مسلمان ہونا ثابت کر دیں گے تو خان صاحب کو کافر مرد نہ کہیں بلکہ اگر ہم میں سے کسی

ایک پر ناگہانی تو پھر کیا۔ بات وہ کہو جس سے خان صاحب کا اسلام ثابت ہو جائے۔ ایک مرتبہ میں راجہ گرو کو جو متنازعہ کفریہ خان صاحب نے شہید مرحوم کی طرف فرست کر کے مراد نہ لادیں تھیں ان پر کہیں میں اندھیر فتنہ پڑتی ہے جس کی نہیں کافر کو تو اس سے یہ لازم آیا یا نہیں کہ یہ عقائد دائرہ اسلام سے خارج نہیں ان عقائد سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔ اسلام عقائد کا متعلق ہے اگر انہیں عقائد پر مسلمان ہو گیا تو اسے حق علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام حق میں شہید ہو گا اور نہ عزرا یا ابدالہ کے لیے جنت میں داخل ہو گا۔ لہذا کی لڑائی ابدی جنتی

نہیں ہیں نے ان عقائد کو خان صاحب نے عقائد لازمہ جو کہلے ہوئے ہیں بولیا نہیں۔ یہ بھی سچ نہیں کہ خان صاحب نے یہ کہا ہے کہ یہ سے یہ عقائد ہیں اگر کلام کو دھوکا دیا جائے کہ خان صاحب نے اپنے یہ عقائد کتب بتائے ہیں یہ تو دوسرے کے عقائد بیان کیے ہیں۔ میں بھی یہی عرض کرتا ہوں کہ دوسرے کے عقائد بتائیں اس کو مستلزم ہے کہ آپ کے نزدیک عقائد کفریہ ملعونہ دائرہ اسلام میں داخل ہیں ان کا عقائد کفریہ داخل نہیں۔ بلکہ اسلام ہی میں داخل ہے، اور جیسے حقیقہ داس کے کافر نہ کہے وہ کافر۔ لہذا خان صاحب کافر ہوئے، اور جو کفر کافر نہ کہے وہ بھی کافر۔ لہذا خان صاحب کی اولاد اور علمبردار عقیدین اور کافر نہ کہنے والے سب کافر ہوئے اور ان پر وہ سب احکام عائد ہوں گے جو خان صاحب نے بیان فرمائے ہیں۔ مسلمان بھی طرح سے اس فرق کو سمجھیں تمام بھائی آپ یہی چاہتے تھے کہ کفر یقین کی تحریریں پڑھیں جائیں اور اتنا تصدیق بناظرہ جاری رہے۔ اپنے وعدہ کے موافق یا غرض یہوں کو نشان کریں یا جیسے اس طرف کی تحریریں نشان کرتے ہیں ہماری تحریر کو بھی نشان فرمائیں۔ ورنہ اس کا جواب



بِأَنبِهِمْ تَعَالَى كَاحِدًا وَأَوَّلَ مُتَوَلِّيًا

سورت کی بے جان مورت سراپا تصویر بدعت ملعونہ کی ننگی تصویر

بدعت کے ذخیرہ زندہ دنیائی معجزت نے ایک عجیب ہی راز پروری و حرم کی نگ تصویر
شائع فرمائی ہے اگر مولوی حامد رضا خان صاحب کو پندرہ سو اس سال کے حویلی شریف بیکم سے
کم سو الٹا کھاس کا ختم کر اگر اذیت حضرت کے لوح کو استعمال ٹوب فرمایا جائے۔
اگر یہ گائی نامہ پڑھے حضرت کی حیات میں جو تانک لیا بید ہے کتاب الوصیت میں جان
صاحب نے جس قدر لفظ اور مرقوب کھانوں کی فرست دی ہے ان سب کے کھلائی کی
فاتح خوانی کا اشارہ دیتا۔

اس قدس اور نیکانہ اور اپنا پاک کام بجز فرزندان بدعت کے اور کس کو کہنا آتا ہے
یوں پناہ نامہ اعمال سیاہ کرتے ہو۔ حضرت مولانا شرف علی صاحب دامت برکاتہم کا
اس سے کیا بگڑتا ہے۔ غلام مس صاحب مولانا نے تو عظیم فرست کو جو طاقی تین مضامین ان
ہے چاند کا کیا تصور ہے اور پھر ہی سے یہی تعلیم ہے۔

موقوف اس راز کا یہ ہے کہ اگر ہر پشت کے کے ابتدا میں کسی صاحب نے احکام شریف کی تعریف
کئی ہے۔ سلام اور کردہ تحریکی کی تعریف لکھ کر بعض رسائل میں سلام کو لکھ لکھا ہے ا

۱۔ اس کا منکر کا لہجہ اور سبے خند چھوڑنے والا نامق اور طہار کا متحق ۱۷
اور کردہ تحریکی کا یہ اس کا انکار کرنے والا نامق ہے اور بغیر مذکر کرنے والا
نگہ نگار اور طہار کا متحق ہے ۱۸ یا تو سو کا تب ہے اصل عبارت یوں ہوگی اور
اور سبے خند چھوڑنے والا اور ترک کرنے والا نامق اور طہار کا متحق ہے ۱۹

۲۰ کا لفظ کا تب سے چھوڑ پانا مستبعد نہیں۔ یا اصل عبارت یوں ہی مولوی ربانی میں
قاسم ہوا اور چونکہ ان احکام کی تعریف اور ان کے احکام میں کسی کا اختلاف نہیں اس وجہ سے ہر قسم کا
خط و سیر اور طہار حق تو جہد کی گئی اور یہی وجہ ہے کہ آج تک مولانا نے سورتی صاحب کے اور
کئی کے مشابہت نہیں ہوا۔ اور نہ کسی سلمان کو مشابہت ہو سکتا ہے۔

پھر خاشا یہ ہے کہ بعض رسائل کے حاشیہ پر یہ لکھا ہوا بھی ہے کہ یہ ملعون حضرت
مولانا غلامی اعلیٰ کا نہیں ہے۔ اور بعض رسائل میں عبارت مختلف اور بدلی ہوئی ہیں جن
پر کوئی مشتبہ نہیں ہو سکتا۔ اور مولانا صاحب رمال نے ایک کو نقل بھی کیا ہے۔ مگر ہر بھی
حضرت مولانا کے گائی نامہ رفاہیہ پروری و حرم کا نام ہے۔ چونکہ مذکور کے مقتدیوں میں اس
وجہ سے چاہتے ہیں کہ اعمال تو اعمال ان کا ایمان ہی بزرگوں پر نشان ہو جائے۔ معلوم نہیں کہ سودی
عاجی صاحب خاندان بدعت میں کس مشیت کے بزرگ ہیں اس وجہ سے ان کو نہیں بلکہ بلا
استثنا سب کے

تمام ہندوستان کے بدعتیوں کو تبلیغ عام ہے

بیرونی امراء آبادی، کچھو چھو، بنارس، آدری، پنجابی، بنگالی، بنگلی، شری، بھوی

ہری، گئے باشندہ سب کے سب اس بے حیائے کرم کو ملاحظہ فرما کر اتوں سواری کی جماعت
 اور بے حیائی اور فحش کلام سے العلماء و نفرت فرما کر لوگوں کو کہ جب بعض کو چہرہ ہشتی کے
 عاشق پر یہ لکھا جاتا ہے کہ یہ جماعت مولانا موصوفہ کی نہیں ہے۔ اور ملک میں کتاب
 مستند بار طبع ہوئی اور جو طبع کر اسے اس کا اہمات عام ہے۔ تو حضرت مولانا موصوفہ پر
 کیا وقوف داری ہے کہ ہر کتاب کی کامیابی اور پیروی و کھرا کر اس کی قطعاً کسی خود ہی کیا کریں۔ اور
 بغرض تھیں کسی ایک طرف کی بھی غلطی نہ ہو سکے۔ نیز بعض دیگر مطابع کی طبع شدہ کتاب میں
 جمادات بھی مختلف اور بدلی ہوئی ہیں۔ جن پر بظاہر کوئی غور نہ نہیں۔ بعض کو خود صاحب حال
 نے نقل ہی کیا ہے۔ جس کی صورت میں تو رسالہ خاکہ مجبوراً اعمال سیوا کرنے کے اور سننے
 ہی کیا کرتا ہے۔ اور جس طرح مولانا موصوفہ کے وقوف پر مکتا کو تمام رسائل کی تصدیق فرمائی
 اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں کہ انیس اس تغیر و تبدل کا علم بھی ہو اور بعد اہم وہ تمام ہندوستان
 میں ایسی تعداد نہیں لوگوں کے پاس بزمیر اشتہار وغیرہ اطلاع دی کہ پہلی عبارت ملاحظہ فرما
 یہ صحیح ہے اور جو کلام اس کے حکم میں متفق علیہ اور احوال میں مشہور ہیں اس دوسرے ملاحظہ فرمائیے
 بھی کوئی احتمال نہیں۔ اور بالیقین کوئی صاحب علم جس میں غلطی نہ کرے گا۔ اس وجہ سے یا سہو کا
 سے دوڑوں بگڑا لفظ "ح" چھوٹ گیا ہے۔ اور یہ غلطی کچھ کچھ مستعد نہیں ہیں کو اہل علم خوب جانتے
 ہیں اور اگر کتاب کی غلطی نہیں تو پھر بھی ادنیٰ غور سے اہل علم کے غور کیا کہ یہ کلام نثر ہے اور
 اس کے معنی صحیح ہیں ہو سکتے ہیں۔ بہر حال حضرت مولانا موصوفہ کو جو کامیابی دی گئی ہے فعل
 انسانی غفلت سے غافل ہے۔ کوئی شریف و عالم اس میں نہ لکھتا۔ اور ہم ایسے شخص سے اظہار
 نفرت اور اس کے اہل علموں پر نفرت سمجھتے ہیں۔ اس شخص سے تمام ہر بڑی جماعت کو بدنام
 کیا ہے۔ یہ فعل بجز ناہل متعصب و متعصب کے کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ اور پھر سب ان کے کام سے

کہ کوئی عامل مدد شاہان صاحب غور کیا کسی مترادف سے لکھا اور خود مستند فرمایا۔

- ۱۔ کہ یہ تحریر قطعاً حضرت مولانا موصوفہ کی ہے۔
- ۲۔ اور یقیناً اس میں کتاب کی غلطی بھی نہیں ہے۔
- ۳۔ اور قطعاً کسی طرح شش کا تاویل کی بھی گنجائش نہیں ہے۔
- ۴۔ اور بہر صورت اس کے مولانا موصوفہ کا نام و نامی نہیں۔
- ۵۔ اور سورتی صاحب نے جو کچھ بھی لکھا ہے وہ قطعاً سچ ہے۔

تو پھر اور بدعت مولانا صاحب یاد ہے کہ کوئی کہیں تیرا کوئی خریدار نہ ہوگا۔ اور تو
 در بدر بیگ انکس پیرت کی اگر تجھے پناہ کی جگہ نہ ہوگی۔ سورتی صاحب اور مال جہانی کا اسم
 صاحب کو کہا جیسے کہ اپنے اس تہذیبی طوائف سے درخواست کریں کہ یا تو حق ہو کو ظاہر فرمادیں
 اور جو اجماعی عرض کیا گیا ہے اسے گدیں اور ساتھ ہی یا سب قبول کا ترجمہ فرما کر مطلب بھی
 بیان فرمائیں۔

قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الا تشرکوا بہ شیئاً و یا اولادین
 احساناً ولا تقتلوا اولادکم من اطلاق نوح و نوحکم و یا اہم ولا تقتلوا النعماء مثل ما لہذا
 و یا بطعن ولا تقتلوا النعماء التي حرم الله الا بالحق ذلکم و حکم بہ بعلمک تقتلون۔ ولا تقتلوا
 مال الیتیم الا بالاقبی احسن حتی یبلغ اشدہ و ادفعوا الیکیل و المیزان با نقسط
 لا نکف فضا الا وصعہم و اذا قلتم فاعدوا و انوکا و قد بی
 و بعدہ اللہ ادعوا ذلکم و ضلکوبہ لعلکم تاتون و ان
 هذا امر علی مستقیماً فاقبوا و لا تبغوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ
 ذلکم و ضلکوبہ بعلمک تقتلون۔

اس دوسرے کی صورتی صاحب یا اُن کے کسی اور بیوی بھائی سے خوف ہے کہ وہ عورت کا
 وصال نہ ہو۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم سے کیے ہیں کہیں کسی تم سے
 سوا نہ تھا خدا تعالیٰ تعظیم مسلمانوں کے خدا سے نہ کہ جینے یا نہ بگ کے شوق میں یا کیوں کو یہ
 اعتراض نہ بتلاؤں کہ جو اعتراض مولانا علامہ اعلیٰ کے کام پر ہے وہی قرآن شریف پر بھی ہے
 کیونکہ قرآن تو ارشاد ہوا کہ اسے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ ان لوگوں سے فرما دیجئے کہ میں
 تم پر وہ استیلا ہرگز کرنا دوں جو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمائی ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ

۱۔ شرک نہ کرنا۔

۲۔ والدین کے ساتھ اسیسا نہ کرنا۔

۳۔ اللہ کو اناس کی دوسرے سے تعلق نہ کرنا۔

۴۔ ظاہری اور باطنی فواحش اور مجرمیوں اور بدکاریوں کے قریب میں نہ ہونا۔

۵۔ اللہ کی توفیق نہ کرنا۔

۶۔ اللہ کی برکت نہ کرنا۔

۷۔ عجم کے مال کے قریب نہ جانا۔

۸۔ جو عجم کے لیے بھلائی ہو کر نہ کرنا۔

۹۔ ناپ تول کو عجمی معیار پر پورا پرانا ناپ نہ کرنا۔

۱۰۔ اللہ جو بات کہو تو انصاف کی گتہ اگر کسی قریب کے مقابل میں کیوں نہ ہو۔

۱۱۔ اللہ خداوند عالم ہل جہ سے جو حد تک ہے اسے پورا کرنا۔

۱۲۔ یہ میرا واسطہ مستقیم ہے اس کی تباہی نہ کرو۔

۱۳۔ اللہ دوسرے واسطوں کی ابتداء نہ کرو نہ وہ مراد مستقیم سے الگ ہو جائی گے۔

حضرات علماء بدعت! اللہ تعالیٰ آپ کو بخش دے کہ تو نہیں ممانعت فرمائے یہ
 تیرا جو ہو گا جو کہے ان میں سے کوئی بھی حرام ہے ہمارے دین مذہب علم تعلیم کو تو کوئی
 چیز بھی حرام نہیں بلکہ سب ہی حرام ہیں۔ پھر عمرات میں ان کو نہ کرنا۔ کہ وہ جتنا ہے تو میرے
 کہ کوئی صاحب ادب دوسرے بدعتیوں کو اگرچہ عظم ہوگی تو وہ معلوم کیا کہ بیٹھیں گے ان کو کپ
 ہی رہے تو ہمیں مبارک متنازعہ طریق کا مطلب بیان کرنا بھی سہل ہو جائے گا۔ اور اگر ان
 بدعتیوں کو بدعت عمرات شریف کو کہہ دے بڑے وسیع ہیں کہ وہ آبادی شریف کے
 علاوہ ہی معقول پر عمل کرتے ہیں اور ان کے نزدیک یہ مراد خداوندی ہے تو تمام جہنم مبارک
 ہو یہ کہ وہ جانا ہے۔ پھر ہم مبارک مذکورہ کے سختی اور طرح سے بیان کر دیں گے مثلاً اللہ
 تعالیٰ بخود تو نہ برا مانے کی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس بدعتی ملعونہ میں
 حاضر و ابست اگر انسان ہم منت و تکرار حدیث جانتا ہی نہیں بلکہ تائیدت۔ میں صلوب ہو
 جاتی ہے۔ ہم آپ حضرات سے کیا عرض کریں اس کو آپ کے شے حضرت سے ملنا
 عرض کر سکتے ہیں وہ بھی خوب جانتے تھے اللہ آپ نے بھی خوب بیان لیا ہو گا۔ نہ جانا جو تو
 مغربہ ہا بھی طرح سے بتا دیں گے۔

ایک برکتیں مشورے کر کرنا رکھا جس کی یہ حقیقت ہے اگر خدا نے علم نہیں دیا تو کون
 ہی صاحب ہے۔

صافوں پر یہ امر واضح ہونا چاہیے کہ ہم تو بدعت سے بدعت ملعونہ کو مطلقاً منقطع
 دے چکے تھے اور دوسرے مخالفین اسلام آریہ، قادیانی وغیرہ کی حدیث میں معروف
 تھے۔ مگر زندان بدعت نے اولیٰ بلا تحریر کب پادرو سے اشتہار دلا کر نئے
 سرے سے تفسیر شروع کیا ہے۔ اس کے ذمہ دار ہم نہیں ہیں بلکہ بدعتیوں کا ہی حق

ہیں۔ تاکہ بھائی بھائی کو چاہیے کہ حسبِ وعدہ دونوں طرف کی تحریریں شائع فرمائیں مسلمان خود فیصلہ فرمائیں گے کون مسلمان ہے کون کافر کون نکالیاں دیتا اور فتنہ کھائی کرتا ہے کون اس سے مقتبہ رہتا ہے۔

یہ رسالہ مسلمانوں کے پاس رہنا چاہیے۔ خدا چاہے یہ فرقہ جو کچھ قیامت تک اس بحث میں کہے گا اس کا جواب اس میں موجود ہے۔ چنانچہ مسئلہ اہلحد کے جواب میں دو اشتہار ہمارے نظر سے گذرے ایک پادہ کا اور ایک برہمنی کا ہم خود اہل عالم میں مدہ کا شکر ادا نہیں کر سکتے کہ دونوں میں کوئی بات نہ ہوئی تھی نہیں جس کا جواب ہم پہلے عرض ذکر کیے ہوں۔ ایک ہی بات کو بار بار۔ ذکر کیا اور جواب دینا وقت کو ضائع کرنا ہے۔

مولوی حامد رضا خان صاحب دانی کا کوئی اشتہاری دفتر دار شخص اس زمانہ پر تعلم اعطا۔ مئے تو خدا چاہے ہم ان کی خدمت گذاری کے لیے نہایت تنہی ہے شانت سے حاضر ہیں صرف اس تعدد چاہتے ہیں کہ بڑے فاضل صاحب کے فتوے سے جو ان پر کفر و ارتداد وغیرہ کے احکام لکھے ہیں ان کو خٹلے دل سے سن کر کوئی معقول جواب مرحمت فرمائیں یہ فرمائیں کہ ان کا خٹلے دل بدتمیز ہی کرتے ہیں۔ جواب نہیں آپ ہم کو اور جہاد سے اکابر کو وہی الفاظ آئیں تو وہ تو حکم شرع شریف چوگیا۔ اور وہی بات ہم عرض کرنا چاہیں۔

خدا کے لیے انصاف فرما۔ بیشیہ یہ کون سی دیانت ہے۔ افسوس تو اس کا ہے کہ آپ ہمیں نکالیاں دے کر ہر کام کی بات نہیں فرماتے۔ خیر یہ آپ کا فعل ہے۔ ہمیں مسلمانوں کی خدمت میں عرض کرنا ہے کہ ہم جو کچھ

ہم عرض کرتے ہیں ان صاحب کے کلام سے عرض کرتے ہیں۔
واللہ تعالیٰ ہوا لہو الخ واللہ الاصل فی الاولیٰ والاخرۃ وعلیٰ رسولہ
والہ وصحبہ الصلوٰۃ والسلام۔

بندہ سید محمد مرتضیٰ حسن عفی عنہ ابن ثیر محمد علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
ناظم تعلیمات و شعبہ تبلیغ دارالعلوم دیوبند ۸ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری



حصہ سہ صفحہ پہلی ۱۲۳ ص ۱۰

- ۴۸۔ صاحب اساتذہ اکابر : مولانا محمد رفیع خان خاں خاں ، ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرت معلوم گرجا والا
- ۴۹۔ عرفان شریعت : محمد رفیع حقانی احمد خان ، دکنی دہلا شانت ، لاہور
- ۵۰۔ القسورہ علی احوال انگریزوں : مرتبہ امیر کتب سبھ ، منظرین حزب الاحیاء لاہور ۱۹۲۵ء
- ۵۱۔ قرال دیان علی مرتبہ بھادویان : مولوی احمد خان ، منظرین کتب خانہ ، لاہور ۱۹۵۳ء
- ۵۲۔ قرال قادیان علی احوال انگریزوں : مولوی محمد طیب ، علیہ سلطان بیسی ۱۳۵۵ھ
- ۵۳۔ کفلی الفقیر الفاضل فی احکام قرطاس الدرامہ : مولوی احمد خان ، دکنی کتب خانہ ، لاہور
- ۵۴۔ الخیر الموعود فی ذیل المستور : مولوی احمد خان ، علیہ بیسی ۱۳۳۶ھ
- ۵۵۔ مسئلہ گیس کی ذیلی بنیہ دہی : مولوی محمد صلیح قادری ، مسدس بیسی ضلع ایشہ ۱۳۵۵ھ
- ۵۶۔ مسئلہ خلافت و جزیرۃ العرب : مولانا امجد علی ، لاہور ۱۳۵۵ھ
- ۵۷۔ مقامات یوم رضا : مرتبین قاسم علی ، محمد علی ، کنوئین پبلشرز لاہور ۱۹۶۰ء
- ۵۸۔ مخطوطات اعلیٰ حضرت : مرتبہ مولانا محمد علی خان ، کلاسک پبلشرز لاہور
- ۵۹۔ مخطوطات دکنی اشرفیہ : مرتبہ مولانا محمد علی ، کنوئین پبلشرز لاہور
- ۶۰۔ مخطوطات دکنی اشرفیہ : مرتبہ مولانا محمد علی ، کنوئین پبلشرز لاہور

حصہ سہ صفحہ پہلی ۱۲۳ ص ۱۰

- ۵۱۔ نصرت الابرار : مولوی محمد رفیع خان ، علیہ بیسی لاہور ۱۳۵۵ھ
- ۵۲۔ نقش حیات : مولانا اسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی ۱۰
- ۵۳۔ نگارستان : مولانا محمد علی ، کنوئین پبلشرز لاہور ۱۹۶۳ء
- ۵۴۔ روزنامہ شری لاہور : ۱۰ ستمبر ۱۹۴۸ء
- ۵۵۔ روزنامہ نوائے وقت لاہور : ۱۰ ستمبر ۱۹۴۸ء

- ۵۶۔ روزنامہ نوائے وقت لاہور : ۱۰ ستمبر ۱۹۴۵ء
- ۵۷۔ روزنامہ نوائے وقت لاہور : ۱۰ ستمبر ۱۹۴۵ء
- ۵۸۔ روزنامہ نوائے وقت لاہور : ۱۰ ستمبر ۱۹۴۵ء
- ۵۹۔ مخطوطات دکنی اشرفیہ : ۱۰ ستمبر ۱۹۴۵ء
- ۶۰۔ سید غلام محمد علی خان : ۱۰ ستمبر ۱۹۴۵ء

تصنیع : انجمن ارشد المسلمین کے ناظم اعلیٰ جناب ارشد صاحب ابوالکلام ہیں۔ اہل بیت کی کاتب کی غلطی کی وجہ سے "احمد علیہ" پکٹان اور بریلوں کا کمالیہ ہم سے چھپ گیا۔ دوبارہ ترمیم کا قیام ہو گا۔

دکنی محمد خان

ناظم نشر و اشاعت : انجمن ارشد المسلمین ، لاہور

پیل

”مجموعہ رسائل چاند پوری جلد اول“ کے نام سے جو رسائل انجمن ارشاد المسلیین کی طرف سے شائع ہوئے ہیں ان کی تلاش و جستجو میں ہیں جن دشواریوں اور مصیبتوں کے گزند ناپڑا ہے ان کا ذکر باعفیہ تطویل بھی ہے اور غیر ضروری بھی نصف مصلی سے نائدہ صدمہ ہوا کہ یہ رسائل محدود مقدار میں طبع ہوئے تھے اس لیے ان کی فراہمی میں آج جن مشکلات کا ہمیں سامنا ہے وہ ہمارے لیے غیر متوقع نہیں۔ لیکن یہ مشکلہ نیست کو آسان نشود

اس لیے ہم علماء دیوبند کو حق پر سمجھنے والے ہر شخص سے توفیقاً اوائل المصطفیٰ سے مخصوصاً پیل کرتے ہیں کہ حضرت چاند پوری رحمہ اللہ کو درمیانہ سے متعلق مزید رسائل (مثلاً ود الشکفیر الطین اللارب۔ نار الفضا۔ جس المبادۃ فی التفسیر۔ الا السبوح علی اذن وغیرہ) کی فراہمی میں ہمارے ساتھ تعاون کریں تاکہ مجموعہ رسائل چاند پوری کی جلد دوم جلد سے جلد شائع کی جاسکے۔ اگر یہ کتب ایک پاس ہوں یا کسی اور صاحب کے پاس نہ آسکے کو معلوم ہو تو جس بذریعہ خط جلد سے جلد طبع فرمائیں یا دوسرے کو عاریتہ کی برائی تمام کتب بمقام طبیب معلوم ہوں کہ وہی جانیں گے نیز درمیانہ سے متعلق بذریعہ رسائل چاند پوری کی نیا یہ کتب جن پاس ہوں اس سے بھی طبع فرمائیں خط و کتابت کو خط طبع لکھ اپنا چاکھل اور سامان تحریر فرمائیں۔

دعا ہے ! محمد ارفان عالم نشر و اشاعت انجمن ارشاد المسلیین

انجمن کی مطبوعہ زیر طبع کتب

مقاصح احمدیہ :- از مولانا محمد شریف بہار پوری حضرت شیخ الحدیث کے اشعار مرثیہ پر جو اعتراضات لگائی جیوں کی طرف سے کیے گئے ہیں ان کے مسکت جوابات نیز حضرت مولانا اسماعیل خلیل خلیل دیوبند کی عبارات پر سے الزامات کا رد فیہ قیمت ۳ روپیہ **الدلائل القاطعہ** :- از احمد رضا خاں صاحب جناب محمد رضا خاں صاحب کے ہرگز نہ کافر نفس پر فتویٰ کفر ہو سکتا ہے میں ایک پر کر سکتے ہوں چسپاں کیا گیا کافر کی دگوں نے مسلم لیگ قائم کیا ہے اس لیے وہی فتویٰ آج مسلم لیگ پر بھی لگاؤ ہے۔ اس فتویٰ پر نورانی صاحب والد علیہ السلام صدیق محمد علی صاحب سمیت انہی رضا خاں کی طبعہ خط و کتابت میں نیز مولوی ابوالبرکات صاحب کا وہ فتویٰ بھی شامل کروا گیا ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ تمام عظیم مشرعوں علی جناح کی تعریف کرنے والے شخص مرتد ہے اور اس کا نکاح ہی ٹوٹ گیا نیز ایسے شخص کا بایکٹ کیا جائے۔ قیمت ڈھائی روپے

تکفیری افسانے :- از مولانا نور محمد صاحب رضا خاں کی ہوں کے ان مضامین کا مستند مجموعہ جن میں تقریباً ہر ایک نمایاں اور عظیم ملت مسلمان کو کفر کو لکھا گیا ہے۔ دعا ڈانٹا خدا مع سپاسست مگر جو یہودی پیروں نے مسلمانوں کو باغ میں گرل چلائے دئے رسوائے زمانہ خالاکوں نے جنرل اوڈ وائر گورنر پنجاب کی خدمت میں پیش کیا یہ کتاب بڑی دلچسپ ہے۔

قیمت چار روپے

کچھ یاد بھی ہے وہیں نوشین حصر تو
 تان توئی پہ کفر کا فتویٰ؛ حسیا کرو!
 دشنام ہو گئے ہیں کلمات دیوبند
 شلیل لہراں ہیں شہیدان باکوٹ؛
 احمد علیؒ کی ذات پہ کچھ اُچھال کر
 لڑو کہاں سے انور و محمود کا جواب
 علی ملک تھے آپ لارڈ کلاؤن کے خاندان
 سکھوں کے شرع فرشی کا ہاتھ ہیں
 سی آئی ڈی سے کہنا لڑا ہوا کی آڑ میں
 تم وادب سوم و خزان ہو خدا گواہ
 کہتا ہوں صاف صاف خدایان ذکر و خلایا
 چھوٹا دم نے شہیدہ کا فر گری اگر
 نکلا کروں گا تم کو خرافات کے نام پر
 بھولوں گاے کے پرچم شائق ذی وقار
 وقت آگیا کہ تیغ علی ہے نیام ہو
 اتان میں تسلیم پہ کوئی نادرہ انجیل
 اس کا زبان کفر پہ شیخ احمدیث ہو؟
 کیوں گردلوں ہے شریم رسولؐ خدا اٹھی
 توہین کر رہا ہے رسالت کی قانونی؟
 تشویش کا شکار ہیں ایمان و ایم
 یار ابن خود فردش مایہ لہذا خود سری؟
 کہتے ہو ایک عاشق صادق کی گھڑی
 کس پر غرور؟ کس پر جانتے ہو برتری؟
 پاتے تھے خاندان حکومت سے برتری
 یہ ذکر و حد ہے کہ نواسے گداگری
 دوں گے نل میں اپنی جانتے ہو برتری
 تم سے بنے ہیں گوہر شہب تاب کنکری
 میری طرف سے نل پہ بکھو جو بے آخری
 دونوں کا خاک پائیں تمہاری سنگدلی
 ٹھکانا آدوں کا نقاب منوں گری
 دنیا پہ آشکارا ہے میری ششما سی
 خیبر سے بڑھ کے آپ کا فتنہ ہے کشتنی
 لوگ انہیں نیاں پہ کوئی حریف گفتنی
 یوں کہ ہے ہو دین محمدیؐ کی پاکری؟

یہ بات اور عاف کرو بڑو لالین شہر
 کہ تک ہے ہونڈیہ غلیظ سے فیض یاب
 جس نے بکھا دیئے تھیں آداب کا فزی
 سوچا بھی ہے کہ آپ کے فتوؤں کی کتاب
 کہتا ہے تم سے گنبد خضریٰ کا آبادار
 تان توئی کی معنوی ادا د کے خلاف
 جو کچھ لکھا ہے دل سے لکھا ہے خدا گواہ
 شوش نہیں یہ محض نواسے شاعری

سوماتی

پیراں تیرا بچے شدتش کریں مٹات
 رہتی مجب ہے حبیب و ایتقا
 سودا گراں شہد رسالت آپ میں
 منہ پر دل مسیری آواز کا فنوں
 دامن پہ داغ بوسے ریا کی طاحین
 صورت پہ زبا نہ بوسے کی سلوین
 باتیں کرں گان سے یقینا کھری کھری
 دھم دھم کے بل پہ ہے حوقل بھری
 فزید سومت ہیں بائبل بہ داوری
 حجاب کی زبان پہ خطابت کی ساحری
 دل میں نہ سوز عشق نہ عرفان ہیری
 خلوت میں راہبان ایرادوں سے اجیری

چاہیں تو ہم کو دار پہ کھینچا اسکے دم نہیں
 شوش بھائی شہد کہ بعنوان مجری

در مدح
 حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ

گلاب ناب سے وہ تاجوں منزا اندیشہ
 کہ کس کبریا سے بس بظاقیرم کوڑا ہے
 وہ کون امام جہان و جانیان استمد
 کہ محض ثقت مدی شقیب پیہر ہے
 زمین کو ہر فلک سے نہ کیوں ہو دعویٰ فور
 کہ اس کا رایت اقبال سایہ گستر ہے
 ہر وجہ شگب در حصہ جاہ یہ کہ سچے
 بزار طہیں حنیض آویج لامکاں پر ہے
 نہ بسکہ کام نہیں ہے اسے سولے جہاد
 جو کوئی اس سے مقابل ہے سو وہ کافر ہے
 شرف ہے ہر کو اس کے زلف سے اُم
 نہ بسکہ روز و شب انصاف سے برابر ہے
 وہ بادشاہ ملاک سپاہ کو کب دیں
 کہ فوج شمس و قمر جس کی گروشک ہے
 وہ شد خصلت الحاد و سوز بھٹنہ گداز
 کہ جس کا نقش قدم ہر روز محشر ہے
 وہ برقی خرمن ارباب شرک و اہل منلال
 کہ شد خوش نہ جابل تو داد حسن گر ہے
 وہ قہر ان فلک تو سن و منجم ششم
 کہ ترک چرخ غلام اس کا ہر چاکر ہے
 وہ شاہ ملکات ایساں کہ جس کا سال خنجر
 ابام برقی مہدی نشان ملی فر ہے



جوتیہ احمد امام زمان و اہل زمان
 کہ سے لایہ ہے دین سے ادا دہ جنگ
 تو کیوں نہ صفہ عالم پہ کھنچے بال نفا
 خروج مہدی ثقت از سوز ملک و ملک

